خیرة الخیرة

طبع فی المطبع المسمّٰی بمفید عام الواقع فی
بلدۃ آگرہ فی غرۃ رجب سنۃ ۱۳۰۴
الهجریۃ

کرتا ہون مطالعہ کرنا کتب اخلاق و احوال اہل طریق کا ایک طرح کی صحبت معنوی ہے ساتھ اہل طریق کے خصوصًا جبکہ کوئی شیخ
کامل یا شخص صالح لائق صحبت کے میسر نہ آوے تو پھر اوسکے بدل مین یہی صحبت انفاس قدسیہ شیوخ عرفا کی اثر صحبت شیخ کا
بخشتی ہے فیض و برکت صوری و معنوی کا رستہ دکھاتی ہے مرید صادق الارادہ کو مراد تک پہنچا دیتی ہے ؎

جمالک فی عینی وذکرک فی فمی ۔۔۔ وحبّک فی قلبی فاین تغیب

اور کچھ نہین تو اتنی بات تو یہی النتیجہ ہے کہ طریق اہل طریق پر اطلاع حاصل ہو کر اونکی محبت دل مین آجاتی ہے یہ محبت خود ایک عمل
صالح ہے جو کہ موصل محبت الی قرب المحبوب ہو جاتی ہے صاحبان کو پستی مجاز سے طرف اوج حقیقت کے مرشد بنجاتی ہے ولله الحمد
مینے اس ترجمہ کا نام **خیرۃ الخیرہ** رکھا ہے کیونکہ یہ رسالہ مدخ الروح مقاصد اصل کتاب ہے مہذا بعض مطالب حسن
اور جگہ سے بھی اسمین بمناسبت مقام و موافقت کلام الفاظ زیادہ کر دیے ہین تعداد رجال مین اصل و ترجمہ دونون برابر ہین
فقط عبارت مین اختصار ہوا ہے مہذا حفظ اصل الفاظ قائل کا ملحوظ رہا ہے کشف الظنون مین بابت اصل کتاب کے یون لکھا ہے
کہ کتاب لواقح الانوار ایک مجلد مین تالیف شیخ ابو المواہب عبد الوہاب بن احمد شعرانی شافعی رح متوفی ۹۷۳ھ کی ہے جسمین بعض
مشاہیر اولیاء کا ذکر کیا ہے جنکی اقتدا طریق الی اللہ مین کیجاتی ہے آخر قرن نہم اور بعض قرن عاشر تک کے اولیاء مذکور ہین
بستم رجب ۹۵۲ھ مین اسکی تالیف سے اونکو فراغ حاصل ہوا اس کتاب مین ۴۳ صحابہ ۱۵ تابعین ۷ نسوان ۲۰۰ مشائخ سابق
۷۰ مشائخ معصر کا ذکر ہے مجموع تعداد اونکی چار سو بائیس نفس ہوتے ہین مراد انکے ذکر سے تعریف طریق قوم ہے لا غیر پھر اوسکے
اس کتاب کا ایک ذیل مستقل لکہا ہے اوس ذیل مین ایک جماعت مشائخ معصر و صوفیہ ہم عصر کا ذکر کیا ہے اور اوسکے آخر مین عذر کیا
ہین والباقی ذکرناہم فی کتاب المفاخر والمآثر فی علماء القرن العاشر وکان آخر لواقح الانوار مع ذیلہا الی عصرنا
ہذا وہو سنہ **قال** ولما ذکر من الصحابۃ والتابعین والعلماء والاشیاخ ممن کان لہ کلام فی الطریق کما لم اذکر
من الصوفیۃ والعلماء الذین ادرکتہم الا من کان لہ صحبۃ او قرأت علیہ او اخذ علی العہد انتہی مین
کرتا ہون خاتمہ اس طبقات مین بھی چند علماء کا ذکر مختصر کیا ہے جنکی تعداد ۴۳ نفس ہے اور کتاب المفاخر والمآثر تیری نظر
سے نہین گذری ورنہ اوس سے بھی استعانہ کیا جاتا ولکن اہل عصر اگر قدر شناسی کرین تو فقط ایک یہی کتاب اپنے
باب مین خطیب فی المحراب ہے لابد ہر کتاب دوست کے مطالعہ کرنا اس کتاب کا واسطے طالب آخرت کے بہت ضروری ہے کیونکہ
اصلاح قلب کی بدون صیقل گری اصحاب قلب کے ممکن نہین ہے یہ فن ملائمہ علوم کتاب و سنت ہے اس علم کا نام زبان شرع
ولغت دین مین احسان و تقوی ہے اس علم کا عالم اور اس طریق کا سالک مصداق اس شعر کا ہو جاتا ہے ؎

فاسکر القوم دور کاس ۔۔۔ وکان سکری من المدیر

اللہم حققنا بذلک وانت المستعان وبک التوفیق فی کل آن

مقدمہ طریق جمیع صوفیہ صافیہ قدس اللہ سرہم شیدہ بکتاب و سنت ہے بنیاد اس طریق کی سلوک اخلاق انبیاء

واضح [illegible] کوئی طریقہ اوسی وقت مذموم ہوتا ہے جبکہ مخالف صریح قرآن یا واضح سنت واجماع امت کے
ہو جیسا وہ [illegible] ہے جو ایک مسلمان کو دیا گیا ہے مسلکی چاہیے اسکو عمل مین لائے جسکا جی چاہے اوسکو ترک کر دیے
[illegible] مگر منکر قرآن اور یہ شرعاً جائز نہین ہے جب دل اولیاء اللہ کے عمل بالکتاب والسنت سے روشن ہو
ہین تب یہ [illegible] چمکنے لگتا ہے اس علم کو تصوف کہتے ہین اسی طرح جو شخص اس علم پر عمل کرتا ہے تو آداب و اسرار
وحقائق اس علم کے اوسکے دل پر نمایان ہو جاتے ہین زبان اوسکے بیان سے عاجز ہوتی ہے جسطرح کہ علماء کے دل استنباط مسائل
سے اعمال و احکام شریعت پر منور ہو جاتے ہین سو یہ تصوف زبدہ عمل باحکام شریعت ہے جبکہ یہ عمل سالک کا حظوظ النفس وعلل سے
خالی ہو جسکو اللہ نے نظر باریک بخشی ہے وہ اس بات کو جانتا ہے کہ کوئی شئے علوم اہل اللہ سے خارج از شریعت نہین ہے
اور کیونکر ہو سکتی ہے کہ اصل وصلت الی اللہ ہر لحظہ یہی علم ہے سو جسکو علم شریعت مین تبحر نہین ہے اوسکو البتہ استغراب ہوتا ہے
جنید [illegible] نے فرمایا ہے علمنا هذا مقيد بالكتاب والسنة ساری قوم کا اجماع ہے کہ طریق عزوجل مین صالح تصدر وہی
شخص ہوتا ہے جو کہ متبحر ہے علم شریعت مین اور منطوق و مفہوم و خاص و عام و ناسخ و منسوخ کو جانتا ہے اور مجازات و استعارات
علم لغت کو پہچانتا ہے اسی وجہ سے یہ بات مشہور ہے کہ ہر صوفی عالم ہوتا ہے اور ہر عالم صوفی نہین ہوتا یہ اور بات ہے کہ اسطرح علم شریعت
کی عزت کمتر [illegible] نے کھو دی ہے اسی طرح تصوف کو جاہل متصوفون نے بدنام کر دیا ہے قشیری نے کہا ہے لم يكن عصر في
مدة الاسلام وفيه شيخ من هذه الطائفة الا وائمة ذلك الوقت من العلماء قد استسلموا لذلك الشيخ
وتواضعوا له وتباركوا به ولولا مزية خصوصية للقوم لكان الامر بالعكس انتهى امام شافعی ہمراہ شیبان راعی کو
مان گئے تھے امام احمد بھی اونکو مانتے تھے شیبان سے پوچھا تھا ایک آدمی ایک نماز پڑھنا بھول گیا ہے وہ نہین جانتا ہے
کونسی نماز تھی شیبان نے کہا یہ ایک ایسا آدمی ہے جو اللہ سے غافل ہو گیا ہے اسکی سزا یہ ہے کہ ادب کیا جاوے پانچون
وقت کی نماز دوہراوے امام احمد پاس ابو حمزہ بغدادی کے مسائل باریک بیجکر پوچھتے تھے کہ تم ان مسائل مین کیا کہتے ہو امام
کا توقف کرنا اور ابو حمزہ کا بتانا غایت منقبت قوم ہے ابو العباس شریح پاس جنید کے آگئے تھے جب اونکی باتین سنین کہا
لا ادری ما يقول ولكن لكلامه صولة ليست بصولة مبطل امام ابی عمران نے چند مسائل حیض مین امتحان شبلی
کا لیا تھا اونے سات باتین ایسی بتائین جو ابو عمران جانتے نہ تھے آخر مان گئے امام احمد اپنے فرزند کو ترغیب دیتے تھے
کہ صوفیہ کے پاس جایا کرو اور کہتے تھے کہ یہ لوگ اخلاص مین اوس حد تک پہنچے ہین کہ جہانتک ہم نہین پہنچے امام قشیری نے
رسالہ مین اور امام عبد اللہ بن اسعد یافعی نے روض الریاحین مین مدح قوم بہت کی ہے انکی کتابین مدائح مشائخ سے بھری ہوئی ہین
ابو تراب نخشبی کہتے ہین جب بندہ اللہ سے روگردان ہو جاتا ہے تو پھر وہ بندہ اولیاء اللہ کی برائی کرنے لگتا ہے شیخ الاسلام
زکریا انصاری نے کہا ہے کثير الانتقاد ضيعة ولا انتقادهم مان انتہی یعنی بیجا اعتقاد بربادی ہے اور نکتہ چینی
بد نصیبی ہے اسکا یہ مطلب ہوا کہ پیر پرستی شرک بنا دیتی ہے اور انکار مطلق برکات اخلاص سے محروم کر دیتا ہے

شیخ محمد مغربی شاذلی رحمہ اللہ نے فرمایا سب علم قوم کا شرف انتہائی کمالی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے خضرؑ سے کہا تھا ہل اتبعک علیٰ ان تعلمنی مما علمت رشدا۔ یہ اعظم دلیل ہے طلب علم حقیقت پر۔ ہر شخص اپنے مقام سے کلام کرتا ہے **حکایت** ابن عربی نے امام فخر الدین رازی کو ایک خط لکھا تھا اسمیں نقصان اونکے درجۂ علم کا بیان کیا ہے ملا رازی وہ شخص ہیں جنکی طرف ریاست علوم کی منتہی ہوئی ہے ۵

ان التصوف ما ادق بیانه		متحیر فیه الامام الرازی

حکایت ابویزید بسطامی علماء عصر سے کہا کرتے تھے کہ تمنے اپنا علم علماء اور رسوم سے میتا من میت لیا ہے ہمنے علم اپنا حی لایموت سے حاصل کیا ہے انتہی یہ اسلئے کہ جو علم باللہ تعالیٰ قوم سے حاصل ہوتا ہے وہ ہمراہ انسان کے جاتا ہے اور جو علم اہل رسوم سے لیا جاتا ہے وہ یہیں رہجاتا ہے مثلاً علم طب کی حاجت عالم اسقام وامراض مین ہوتی ہے جب طبیب ایسے عالم مین گیا جہان نہ سقم ہے نہ مرض تو اب وہان وہ کسکی دوا کریگا سو وہ علم لیا جاہے جو ہمراہ تیرے برزخ تک جاوے نہ وہ علم جو وقت سفر آخرت کے یہیں رہجاوے ایسے علوم دو علم ہین ایک علم باللہ عز وجل دوسرا احکام مواطن آخرت کا تاکہ تجلیات کا منکر نہو اسیطرح کے علوم مین سے اوتنا ہی لینا کافی ہے جسکی حاجت سیر الی اللہ مین اصطلاح اہل اللہ پر ہوتی ہے سوان دونون علم کا کشف نہین ہوتا مگر خلوت و ریاضت و مشاہدہ و جذب الٰہی سے انتہی **ف** فتوحات مین کہا ہے کہ طریق وصول کا طرف علم قوم کے ایمان و تقویٰ ہے **قال تعالےٰ** ولو ان اهل القری اٰمنوا واتقوا لفتحنا علیهم برکات من السماء والارض یعنی مطلع کرتے ہم انکو علوم متعلقہ علویات و سفلیات و اسرار جبروت و انوار ملک و ملکوت پر ایمان سے مراد تصدیق دل کی ہمراہ انقیاد ظاہر کے ہے اور تقویٰ سے مراد مرتبہ احسان کا یعنی اخلاص نیت کا واسطے واحد حقیقی کے ہے یہ وصف ہے علماء کتاب و سنت کا ابن عربی مراد اہل اتباع تھے وللہ الحمد پھر کہا ہے **وقال تعالےٰ** ومن یتق اللہ یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب رزق دو طرح پر ہوتا ہے ایک روحانی دوسرا جسمانی وقال واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ اضافت تعلیم کی طرف اسم جلال کی دلیل ہے ذات جامع اسماء وافعال وصفات پر بہرحال سب اہل اللہ کسی آیت یا حدیث کے ایسے معنی بیان کرین جو ہماری سمجھ سے باہر ہون تو ہمکو چاہئے کہ ہم اوسکا اتباع احسن اختیار کرین جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ہے فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئک الذین هداهم اللہ واولئک هم اولوا الالباب کیونکہ خود قوم نے کہا ہے کہ ہمارا طریق مشید بقرآن و حدیث ہے سو جو بات اونکی خلاف قرآن و حدیث کے ہوگی اوسپر انکار کرنا شان علماء دیندار کی ہے اسی جگہہ سے حق صوفیہ صافیہ مین شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے انکار کیا ہے حالانکہ وہ خود بھی بڑے صوفی تھے کتاب الفرقان مین فرق اولیاء رحمٰن کا اولیاء شیطان سے بتایا ہے بلکہ ابن الجوزی نے بعض علماء صوفیہ پر بھی بسبب مخالفت ظاہر کتاب و سنت کے افسوس ظاہر کیا ہے حق غزالی ملکہ بن میں وشبلی مین کہا ہے لعمری لقد طوی ھؤلاء بساط الشریعة لما فیالیتهم لم یتصوفوا حالانکہ خود ابن الجوزی

نے کتاب صفوۃ الصفوۃ لکھی ہے اور ابن القیم نے تصوف صحیح کو مدارج السالکین میں ثابت کیا ہے ابو نعیم محدث کی کتاب حلیہ معروف
ہے ما بس پٹیہ کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد کما قال الشیخ احمد ولی اللہ الدہلوی رح فی وصایاہ

ف موصلی نے کتاب مناقب الابرار میں فضیل بن عیاض سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے تم پاس قراء کے نہ بیٹھا
کرو اور نہ بیٹھے رہو اسلئے کہ اگر وہ تمکو دوست رکھیں گے تو ایسی تعریف تمہاری کرینگے جو تم میں نہو گی تمہارے عیب تمپر
پوشیدہ کر دینگے اور اگر تمکو دشمن رکھیں گے تو ایسی جرح تمہاری کرینگے جو تم میں نہو گی لوگ اوس جرح کو تمہارے حق میں
قبول کر لینگے شیخ ابو الحسن شاذلی فرماتے ہیں اللہ کی سنت حق میں انبیاء و اصفیاء کے یوں جاری ہے کہ ہر ابتدا امر میں اونپر خلق
کو مسلط کر دیتا ہے یہ بات جب ہوتی ہے کہ اونکے دل طرف غیر اللہ کے مائل ہونے لگتے ہیں پھر آخر امر میں دولت و نصرت
اونھیں کو نصیب ہوتی ہے [illegible] پوری طرح متوجہ الی اللہ ہو جاتے ہیں انتھی مطلب یہ ہوا کہ مرید سالک پر طلوع و سیر
الی اللہ متعذر ہوتا ہے باوجود میل الی الخلق تو کیسے پھر جب اوسکو ہاتھ سے لوگوں کے کچھ ایذا پہنچتی ہے اور لوگ اوسکی مذمت
و تنقیص کرتے ہیں اور بہتان و زور کے ساتھ اوسکو متہم کرتے ہیں اور اسکا نفس اون سے نفرت کرنے لگتا ہے اور جی میں
کچھ بھی میل طرف اونکے باقی نہیں رہتا ہے تب اسکا وقت ساتھ اسکے رب کے صاف ہو جاتا ہے اور اقبال اسکا اللہ کیطرف
بسبب عدم التفات کے طرف ما سوا کے صحیح ہو جاتا ہے پھر بعد انتہا سیر کے رجوع طرف ارشاد خلق کے حاصل ہوتا ہے
اسکو خلعت صبر و عفو و ستر کی پہنائی جاتی ہے وہ ایذا خلق پر انکی متحمل ہو کر اللہ سے ہر حال میں راضی رہتا ہے خلق کچھ ہی
اوسکے حق میں کہے یا کرے اوسکو کچھ پروا نہیں ہوتی ہے اسوقت میں اللہ اوسکی قوت کو دوبالا کر دیتا ہے امداد اوسکی فزوں
نازل ہو جاتے ہیں اور وہ ساتھ میراث رسل کے متحقق ہو جاتا ہے جو ایذا خلق سے اوسپر آتی ہے وہ اوسکی برداشت
کرتا ہے اسی جگہ میں تفاوت مراتب کا ظاہر ہوتا ہے ابتلاء ہر شخص کی بقدر اوسکی صلابت کے دین میں ہوتی ہے **قال
تعالی** وجعلناهم ائمة يهدون بامرنا لما صبروا **وقال تعالی** ولقد كذبت رسل من قبلك
فصبروا على ما كذبوا واوذوا حتى اتاهم نصرنا [illegible] ادامة السکون میں انبیاء [illegible]
اقتفى آثارهم الانبياء من الاولياء والعلماء ان يؤذى كما اوذوا ويقال فيه البهتان والزور كما قيل فيهم ليصبر
كما صبروا ويتخلق بالرحمة على الخلق **ف** بعض خواص نے کہا ہے کہ کمال دعوت الی اللہ کا اس بات پر موقوف ہو
کہ خلق اونکی تصدیق پر اطباق کرے تو اولی تر ساتھ اسکے ہمارے حضرت اور اگلے انبیاء تھے حالانکہ ایک قوم نے
اونکی تصدیق کی اللہ نے اوس قوم کو اپنے فضل سے راہ ہدایت پر لگایا دوسری قوم نے اونکی تکذیب کی اللہ نے اوس
قوم کو اپنے عدل سے شقی کر دیا اسی طرح اولیاء و علماء بمقام تاسی و اقتداء اقدام رسل علیہم السلام پر ہیں اسلئے انکے
حق میں بھی لوگ دو فریق ہوگئے ہیں ایک فریق تو انکا معتقد و مصدق ہے دوسرا فریق منتقد و مکذب ہے یہ بات اسلئے ہوئی
کہ اللہ پاک کو تحقیق کرنا میراث رسل کا منظور ہے سو اللہ پاک کو جس کسی شخص کا محقق کرنا ساتھ اولیاء و علماء کے منظور ہوتا

وہ شخص تصدیق اہل علم و ولایت کی کرتا ہے اور معتقد صحبت علماء و ابرار کا ہوتا ہے اگرچہ بعد ایک مدت ہی کے کیوں نہو
اور جو شخص کہ اونکا مکذب و منکر ہوتا ہے وہ اونکی بارگاہ سے مطرود رہتا ہے اللہ کی طرف سے اوسکو دوری بڑھتی رہتی ہے سو
معترف اولیاء و علماء کے تو تھوڑے لوگ ہوتے ہیں کیونکہ اکثر پر غلبہ جہل کا ہوتا ہے اللہ پاک نے حق میں قوم نوح کے فرمایا ہے
وما آمن معہ الا قلیل وقال تعالٰی ولکن اکثر الناس لا یؤمنون وقال تعالٰی ولکن اکثر الناس
لا یعلمون وقال تعالٰی ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا
ف شیخ ابو الحسن شاذلی فرماتے ہیں ہر ولی کے لئے ایک پردہ یا کئی پردے ہوتے ہیں کوئی اونمیں سے تو یا اسباب ہے
کوئی مستور بظہور عزت و سطوت و قہر ہے جیسے تجلی حق کی اوسکے دل پر ہوتی ہے ویسا ہی اوسکا پردہ ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں
بھلا یہ کیونکر ولی ہوگا اسکا حال تو یہ ہے اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ جسکے دل پر تجلی بصفت قہر کرتا ہے وہ قہار ہوتا ہے اور
جسکے دل پر تجلی بصفت انتقام کرتا ہے یا بصفت رحمت و شفقت وہ منتقم و رحیم و شفیق ہوتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے
ارحم امتی بامتی ابو بکر واشدھم فی امر اللہ عمر واحیاھم عثمان واقضاھم علی وسیدا شباب اھل الجنۃ
الحسن والحسین وسیدۃ النساء فاطمۃ وسید الشھداء حمزہ سو ایسے ولی کی صحبت میں جو ظاہر بہ غلبہ قہر و سطوت
و انتقام ہے وہ مرید ٹھہر سکتا ہے جس سے اللہ نے ہوائے نفس کو محو کر دیا ہے شعرانی کہتے ہیں لم یزل فی کل عصر
اولیاء و علماء وتذل لھم ملوک الزمان ویعاملونھم بالسمع والطاعۃ والاذعان انتہی یہ کوئی
مستور باشتغال علم ظاہر و عادہ ظاہر لقول یہ ہوتا ہے یہاں تک کہ منجملہ آحاد طلبۂ علم و فقہا میں کے سمجھا جاتا ہے کوئی مستور
بمزاحمت اہل الدنیا و تزیّن بزی اہل ریاست و ملابس فاخرہ ہوتا ہے لیکن وہ باطن میں قدم عظیم پر ہے ع

چو فقر اندر لباس شاہی آمد	بہ تدبیر عبید اللٰہی آمد

کسی کا پردہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پاس ملوک و امراء و اغنیاء کے بہت آتا جاتا ہے اور اونسے سائل متاع دنیا کا ہوتا ہے
اور مطالب و ظائف تدریس و خطابت و امامت و عمالت و نحو ذالک چاہتا ہے پھر جب اوس خدمت پر قائم ہو جاتا ہے تو قیام
بالعمل و تصرف بالمعروف کرتا ہے جسکو امراء اور عمال و آحاد فضلاء نہیں پہچان سکتے ہیں حالانکہ وہ اون معلوم سے بالکل
کچھ نہیں کھاتا ہے یا بقدر سد رمق کھاتا ہے لیکن جو شخص قاصر الفہم والادراک ہے وہ کہتا ہے کہ اگر یہ شخص ولی اللہ ہوتا
تو پاس امراء کے ہرگز آمد و شد نہ کرتا بلکہ ایک گوشہ میں بیٹھ رہتا یا گھر کے کونے میں مشغول بعبادت و علم ہوتا یہ کہتا ہے
رحم اللہ الاولیاء الذین کانوا غرباء اسی طرح کے الفاظ جو دستر اپنے منھ سے نکالتا ہے سو اگر یہ شخص قائل انصاف
اپنے دین والا ہو کا کرتا تو ضرور متوقف ہو کر حال میں ان اولیاء کے متبصر ہو جاتا بلکہ بھی پاس اونکے واسطے ۔ بار بار کسی علوم
کے قید خانے سے یا واسطے قضاء حاجت کسی بندۂ خدا کے جاتا خصوصاً جبکہ وہ ایسا شخص ہو کہ معتمد و بعزّ ایمان ہو اور آمر با
لمعروف و نہی عن المنکر کرتا ہو اور مشفوع ایسے ہو یہ نہ ایسا ہو کہ ایسا شخص منجملہ محسنین کے ہوتا ہے کسی شخص کے

اوسپر اعتراض کرنا نہین پہنچتا ہے علی خواص رح نے فرمایا ہے اذا علم الفقیر من امراء الجور انهم یقبلون شفعه
لهم وشفاعته عند هم وجب علیه صحبتهم ولا دخول الیهم وصاحب النور یعرف ما یاتی وما یذر
انتهی ماترته از رسالہ سعة المجال مین ہینے دو ایک مثالین اس قسم کی اور بہی مع دلیل کے لکہی ہین پہر کسی ولی نے اپنا
یہ وضع رکہا ہے کہ وہ عطایا و صدقات وہدایا سب خلق کو قبول کرلیتا ہے اور اوسمین اپنا مال بہی ملاکر لوگون سے یہ کہتا ہے
کہ یہ صدقات فلان فلان لوگون کے مین دیکہو وہ لوگ کیسے کریم ہین سُننے والے اس بات کے یہ وہم کرتے ہین کہ اس شخص
نے اوس مال مین سے کچھ اپنے لئے یا اپنے اہل وعیال کے لئے کچھ کم کرلیا ہے اور کہتے ہین کہ اس زمانے مین ایسا کون شخص
ہے جو سارا مال صدقہ کا فقرا کو دیدے وہ آپ اوسمین سے کچھ ہضم نکر جائے حالانکہ یہ خُلق ان لوگون کا ہے جو بڑے مخلص
ہین معاملہ خدا مین فضیل بن عیاض کہتے ہین جو شخص طالب حمد کا لوگون سے ترک خدا پر ہوتا ہے وہ عابد نفس و مطیع ہوٰی
ہے اللہ سے اوسے کچھ کام نہین ہے بلکہ جسکو اپنی جان پر ڈر فتنہ کا ہو اوسکو یہ چاہئے کہ صدقہ لیکر چپکے سے دے اور خود
اوسمین سے کچھ نہ لے انشاء اللہ تعالیٰ وہ فتنہ سے امن مین رہیگا **ف** شیخ محی الدین کہتے ہین ایک دروازہ قلت
اعتقاد کا حق مین اولیاء اللہ کے وقوع ہے زلت کا بعض اشخاص سے جو نسبتی صلحا مین ہوتے ہین اور منتسب ہین طرف
طریق فقرا کے وہ اولیاء ستورہ و قوت اکبر قوا طع من اللہ ہے حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے **وکان امر اللہ قدرا مقدورا**
وقال ولاتزر وازرة وزر اخرى کسی ایک شخص کی اساءت سے یہ بات کب لازم آتی ہے کہ سارے اہل حرفہ اسکے ساقط
ہون یہ تو محض عناد و تعصب باطل ہے شعرانی کہتے ہین اشد حجاب معرفت اولیاء اللہ سے شہود مماثلت و مشاکلت
کا ہے یہ ایسا بڑا حجاب ہے جو اکثر اولین و آخرین پر آپڑا ہے **کما قال تعالے وقالوا ما لهذا الرسول یاکل**
الطعام ویمشی فی الاسواق وقالوا ما هذا الا بشر مثلکم یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون حکمت الٰہیہ
کا اقتضا یہی ہے کہ خلق کا اتفاق اعتقاد پر حق مین کسی ایک شخص خاص کے نہو اسمین ایک راز خفی ہے یعنی اگر ساری
خلق معتقد ہو تو اجر اسکے صبر کرنیکا تکذیب مکذبین پہ فوت ہو جائے اور اگر سب لوگ مکذب ہون تو اجر اسکے شکر کرنیکا
تصدیق مصدقین پر برباد ہو جائے اسلئے ارادہ حق یہ ٹہیرا کہ کچھ لوگ معتقد مصدق ہون اور کچھ لوگ منتقد مکذب کیونکہ
ایمان دو نصف ہے نصف صبر ہے اور نصف شکر ہے علی خواص نے لکہا ہے نفس مدح سے میلا ہو جاتا ہے اور ذم سے
ستہرا ہو جاتا ہے **ف** بعض اولیاء نے باب کلام کو دقائق کلام قوم مین بالکل مسدود کر دیا تہا اور حوالہ اوسکا سلوک
طریق پر رکہا تہا کہتے تہے من سلک طریقهم اطلع علی ما اطلعوا وذاق کما ذاقوا اسلئے ہمکو یہ چاہئے کہ ہم بہی
عوام سے وہ کلام نکرین بلکہ جواب بقدر عقل مخاطب کے اچہا ہوتا ہے کیونکہ لوگ متفاوت الدرجات ہین اکثر کلام فہم دقیق
و علم عمیق کو نہین سمجہتے اسلئے حمل کرنا کلام اولیاء اللہ کا محامل حسنہ پر واجب ہے امام احمد کے پاس جب کوئی سوال
متعلق بعلم قوم آتا تو پاس ابو حمزہ بغدادی رح کے بہیجدیتے اور کہتے **ما تقول فی هذا یا صوفی** اسکی مثال ایسی ہے

جیسے کہ ایک شیخ نے کہا ہے حقیقۃ التوبۃ ھی التوبۃ من التوبۃ سامع نے کہا یہ تو اصابہ ہوا گناہ پر حالانکہ مراد شیخ کی یہ ہے
کہ تزکیہ نفس ثابت اور توبہ پر متمکن ہو بلکہ اللہ کی محبت پر استحکام ہے کیونکہ اصرار نہیں ہے جب یہ مطلب سمجھ میں آیا تو کہنے لگا کہ یہ تو
نہایت عمدہ ہے حالانکہ اول انکار کیا تھا اسی جنس کا وہ کلام کسی اور صوفی عالیمقام کا ہے حقیقۃ التقوی ھی ترک التقوی
اور بعضوں نے کہا ہے استغفارنا یحتاج الی استغفار کثیر حالانکہ یہ قائلین مجتہد ہیں تب بھی مستغفر و متقی تھے شعرانی نے کہا ہے
ما بلغنا قط عن احد من القوم انه نفی احدا من الصلوة والزکوة والحج والصوم ابدا ولا تعرض لمعارضة شئ
من الشرائع وکیف یترک الولی ما کان سبب الوصول الی حضرة ربه انما یحث الناس علی الاکثار
من اسباب الوصول اب کوئی وجہ انکار کی ہو ابیدہ و انام قوم پر باقی نہیں ہے اور کسی طرح معارض کسی شئے کے سنت
صحیحہ سے نہیں ہیں امر آسان ہے جسکا جی چاہے انکی تصدیق کرے انکا معتقد ہو جسکا جی چاہے وہ خاموش رہے مگر انکار
نکرے یوں سمجھے کہ جس طرح علماء مجتہدین فروع میں اجتہاد کرتے ہیں اسی طرح اولیا استنطاق میں اجتہاد کیا ہے ایک مجتہد
کا انکار دوسرے مجتہد پر قادح نہیں ہوتا ہے اسی لئے امام الحرمین وغیرہ نے تکفیر شخص معین سے توقف کیا ہے بلکہ منع
فرمایا ہے اور یہ کہا ہے ھذا طمع فی غیر مطمع بے شبہ جس شخص کا علم و فضل و تقوی و طہارت ثابت ہے اور وہ نہایت ہم
خیر صوابی و مسیح ہے اور کوئی بدعت ضلالت اوسکے قسم کا فسق و فجور اوس سے ماثور نہیں ہے خواہ وہ اولیا میں معدود ہو
یا علماء میں اوس شخص کی تکفیر تضلیل کرنا مجرد کسی ایک دو مقالات پر جسکے معنی ظاہری افہام عوام میں خلاف شرع ہیں
اور مطلب قائل کا اور کچھ ہے جو موافق شرع کے ہے ایک داہیہ عظمی و بلیہ کبری ہے علماء ربانیین کا انکار جس جگہ ایسے
مقالات پر ہوا ہے وہاں اسکی روکنا عوام کا ہے اعتقاد الحاد و زندقہ سے نہ کہ انکار اوس شخص کا بعینہ اور اگر فرضا وہ
مقالہ میں کفر ہے تو بھی حسن ظن یہ ہے کہ وہ نتیجہ سکر کا ہے صحو کا نہیں مجنون اسی لئے مرفوع القلم ہیں کہ وہ اوس حالت
میں مکلف نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ بات بھی ثابت ہے کہ بعد صحو کے بعض قائلین نے اپنے قول سے انکار کیا ہے یا تائب
ہوئے ہیں اور بعض نے وہ کلمہ ایسی تعریض کہا تھا کہ جس سے خلق سے نجات پاکر ذکر الٰہی کی فرصت حاصل کریں اور لوگ
اونکو دیوانہ سمجھکر اون سے کنارہ کش ہو جاویں جیسے شبلی نے اللہ اللہ کہا انا الحق یا جملہ سبحانی ما اعظم شانی کہنا
یا لیس فی جبتی الا اللہ کہنا ایسا مطالب ان شطحیات کا صحیح ہے انمیں نہ کفر ہے نہ شرک یا مجرد ایہام ہے ساتھ نیت مراد کے
وانما لکل امرء ما نوی **حکایت** شیخ امین الدین امام جامع غمری واقع مصر نے کہا ہے کہ ایک شخص ایک عبارت
موہمہ تکفیر میں پڑ گیا تھا علماء مصر نے فتوی اوسکے کفر کا دیا جب اوسکا قتل کیا جاتا ہا سلطان چقمق نے کہا کوئی اور عالم
بھی باقی ہے جو یہاں حاضر نہیں ہوا کہا ابن شیخ جلال الدین محلی شافعی منہاج نہیں ہیں کہا بلاؤ وہ آئے دیکھا کہ وہ
شخص قید حدید میں سامنے سلطان کے حاضر ہے شیخ نے کہا اسکو کیا ہوا لوگوں نے کہا یہ کافر ہوگیا ہے اور بہت سے
نے فتوی اسکی تکفیر کا دیا ہے اوسکا مستند کیا ہے شیخ صالح بلقینی نے کہا یہ میرے والد شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی

اسی طرح کے امر میں ایک فتوی تکفیر کا دیا تھا شیخ نے کہا یا ولدی اترید ان تقتل رجلاً مسلماً موحداً یحب اللہ
ورسولہ بفتوی ایسا ٹ پھر کہا اسکو چھوڑ دو اور جولانہ نکال لو اور اوسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ لیکر چلے گئے سلطان دیکھتے
رہگئے کسی کو جرات نہوئی کہ پیچھے اونکے جاتا رضی اللہ عنہ ان شاء اللہ تعالی اسی طرح کی دو حکایتیں ہمنے بھی آخر رسالۃ السنۃ الجلیۃ میں نسبت
ابن تیمیہ علماء ہندوستان کے لکھی ہیں جزاهم اللہ خیرا **حکایت** شیخ عزالدین بن عبدالسلام کی ملاقات جب شیخ ابو الحسن شاذلی
سے ہوئی اور قوم کہلانے اونہون نے تسلیم کیا تو کہنے لگے کہ بڑی دلیل اسبات پر کہ گروہ صوفیہ اعظم اساس دین پر قائم ہے یہ کرامات
وخوارق ہیں جو اونکے ہاتھ پر واقع ہوتی ہیں کبھی کسی فقیہ سے کوئی کرامت کبھی تو واقع نہیں ہوتی مگر جبکہ اونکی چال
پر چلے کما ہو مشاهد حالانکہ پہلے شیخ عزالدین ان سے منکر قوم تھے اور کہتے تھے هل لنا طریق غیر الکتاب والسنۃ
لکن جبکہ اونہوں نے ذوق اونکے مذاق کا پایا تو انکی خوب ہی مدح کرنے لگے انتہی یہ ذوق صوفیہ کوئی اور طریقہ علاوہ کتاب
وسنت کے نہیں ہے بلکہ یہ دین ثمرہ اتباع قرآن وحدیث کا ہے **حکایت** وقتیکہ فرنج نے جو بمقام منصورہ قریب ثغر
دمیاط ہے آئے تھے شیخ عزالدین وشیخ مکین الدین وشیخ تقی الدین بن دقیق العید اور انکے امثال بیٹھے اور اونپر رسالہ قشیری
پڑھا گیا ہر شخص کلام کرتا تھا اتنے میں شیخ ابو الحسن شاذلی آ گئے سب نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ تم کچھ معانی اس کلام کے
ہمیں سناؤ شاذلی نے فرمایا تم مشائخ اسلام و کبار زمان ہو تم نے تکلم کیا اب مجھ سے آدمی کے کلام کی جگہ باقی نہیں ہے
سب نے کہا نہیں ضرور کچھ تو کہو تب شیخ نے بعد حمد و ثنا کے تکلم کرنا شروع کیا شیخ عزالدین نے خیمہ کے اندر سے جہاں بیٹھے تھے
دوڑ کے نکل کر آئے اور بلند پکار کر کہا اهلموا الی هذا الکلام القریب العهد من اللہ فاسمعوه انتہی یہ ویسی بات ہے
جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باران تازہ کے حق میں فرماتے تھے حدیث عهد بربہ ۵

	ای نفس خرم باد صبا		از بر یار آمدہ مرحبا	

یافعی نے کتاب روض الریاحین میں کہا ہے نہایت تعجب ہے اوس شخص سے جو کرامات اولیا کا انکار کرتا ہے
حالانکہ آیات کریمات احادیث صحیحات آثار مشہورات حکایات مستفیضات میں ذکر کرامات کا اسقدر آیا ہے کہ حد حصر سے
خارج ہے پھر کہا کہ منکر کئی طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو سرے سے انکار کرتے ہیں یہ لوگ اہل مذہب معروف ہیں
مگر تقوی سے معروف ہیں اور بعض لوگ مصدق کرامات اولیاء گزشتہ کے ہیں اور اپنے اہل زمان کی کرامات کا انکار
کرتے ہیں جیسے بنی اسرائیل نے بن دیکھے موسی کے تصدیق کی تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھکر مکذب ہوئے
تھے حالانکہ محمد صلعم موسی علیہ السلام سے افضل ہیں سو یہ انکار انکا براہ حسد و عدوان وشقاوت ہے اور بعض لوگ مصدق
اولیاء اللہ کے ہیں لیکن کسی شخص معین کی تصدیق نہیں کرتے ہیں سو یہ لوگ امدادات سے محروم ہیں کیونکہ بدون تسلیم حقیت
کے کبھی انتفاع نہیں ہو سکتا ہے یہی یہ بات کہ کرامت مشابہ سحر ہوتی ہے سو فرق ان دونوں میں یہ ہے کہ ظہور سحر کا
ہاتھ پر فساق و فجار و زنادقہ و کفار کے ہوتا ہے جو غیر شریعت پر ہیں اور ظہور کرامات کا اولیاء سے بسبب اتباع حق کا

وسنت وکثرت اجتہاد کے ہوتا ہے یہ لوگ بالغ درجہ علیا ہین **فائدہ** امام شافعی رح نے کہا ہے کہ نفاق ایک
فرع ہے نفاق کی شعرانی کہتے ہین یہ اسلئے ہے کہ اگر زمانہ مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انکار کرتے تو منافق ہوتے اور باطنا
اونپر ایمان لاتے یا نفی سے کہا ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ نسبت فعل شیاطین وسحر کی طرف اولیاء و مقربین و ابرار
وصالحین کی کیجاوے حالانکہ یہ لوگ صفات مذمومہ سے متطہر و متخلی اور صفات محمودہ کے ساتھ مزین و متحلی ہین
ہر اوس چیز سے جو اونکو اللہ سے شاغل ہوتی ہے مبرا ہین تو اگر دل حسد مین گرفتار ہوگا اور قول منکرین کو انکے حق
مین سنیگا تو خیر کثیر تجھسے فوت ہوجائیگی اس گروہ کے حق مین تو یہ گفتگو معہ ذی النون مصری وابویزید بسطامی سے
اسوقت تک چلی آتی ہے بلکہ سید ابراہیم دسوقی رح نے کہا ہے کہ لوگون نے حق مین ایک جماعت صحابہ کے کلام کیا ہے
جو حامی اولیاء اور اونکو منسوب طرف ریا و نفاق کے کیا چنانچہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز مین کثیر الخشوع تھے بعض
لوگون نے کہا کہ وہ ریائی ہین ایک دن زبیر رضی اللہ عنہ سجدے مین تھے اونکے سر و منھ پر گرم پانی ڈالدیا منھ کا چمڑا
نکل آیا اونکو خبر بھی نہوئی جب نماز سے فارغ ہوکر ہوشیار ہوئے کہا یہ کیا ہوا لوگون نے خبر دی کہا غفر اللہ لہم ما صنعوا اور
ایک مدت تک منھ کی تکلیف سے الم مین گرفتار رہے شعرانی کہتے ہین اسکی دلیل وہ ہے وجعلنا بعضکم لبعض فتنة
اتصبرون وکان ربک بصیرا ہر ولی کو اس فتنہ سے حظ وافر میسر ہوتا ہے کیونکہ جب ابتلاء ایک شرف ہوا
تو اللہ نے واسطے خواص اس امت کے سامنے بلایا و محن جو امم گذشتہ مین متفرق طور پر ہوئے تھے جمع کردئے ہین تاکہ
انکے درجات نزدیک اللہ کے بہت عالی ہون **حکایت** ثقات نے نقل کیا ہے کہ ابویزید بسطامی کو سات بار اون کے
شہر سے نکال دیا تھا وہ ایک بار سفر سے پھر کر بسطام مین آئے تھے اونہون نے مقامات انبیاء و اولیاء مین تکلم کیا
ایسے علوم بیان کئے جو معہود اہل بلد نہ تھے حسین بن عیسی بسطامی علم ظاہر مین اوس ناحیہ کے امام وقت تھے
اونہون نے ابویزید پر انکار کیا اور شہر والون سے کہدیا کہ انکو شہر سے نکال دو وہ اونہون نے نکال دیا پھر وہ بسطام مین
نہ آئے مگر بعد موت حسین مذکور کے پھر لوٹ آئے اونسے مالوف ہوکر تعظیم کرنے اور برکت لینے لگے پھر کوئی نکوئی شخص اون
کا کھڑا ہوتا اور اونکو شہر سے نکالتا یہانتک کہ استقرار امر کا اونکی تعظیم و تبرک پر اسوقت تک ہوا اسی طرح کا واقعہ
ذی النون رح کو پیش آیا تھا کہ بعض لوگون نے اونکی شکایت و سعایت پاس بعض حکام کے کی اوسپر اونکو
مغلول و مقید کرکے بغداد بھیجا گیا جب خلیفہ سے اونکی باتین ہوئین تو خلیفہ بہت خوش ہوا اور کہا اگر یہ شخص
زندیق ہے تو پھر روئے زمین پر کوئی مسلمان نہین ہے اسی طرح سمنون محب پر محنت شدید پڑی تھی ایک عورت
اونکو چاہتی تھی اور وہ اوسکا کہنا نہین مانتے تھے آخر اوس عورت نے یہ دعوی کیا کہ سمنون مع ایک جماعت صوفیہ
کے اوسکے پاس حرام کرنیکو آتا ہے سارے شہر مین یہ شہرت ہوگئی خلیفہ نے حکم دیا کہ سمنون کی گردن ماریں اور اونکے
اصحاب کو قتل کرین کوئی اونمین سے بھاگ گیا اور کوئی سالہا سال تک روپوش رہا یہانتک کہ اللہ نے اون سب کو

بلاسے بچا لیا اسی طرح ابو سعید خراز پر تہمت لگائی تھی اور علمانے بسبب بعض الفاظ کے جو اونکی کتابون مین پائے تھے فتوی کفر کا
دیا انہمین ایک یہ لفظ تھا فقلت من این الی این فلم یکن جوابی غیر اللہ اسطرحکے اور کئی لفظ تھے ایک بار فقہا
اخمیم نے ذی النون پر تعصب کیا تھا اور ایک زورق یعنے کشتی پر سوار ہوکر طرف سلطان کے بمقام مصر روانہ ہوئے
تھے تاکہ وہان پہنچکر ذی النون پر گواہی کفر کی دین لوگون نے اس بات کی خبر ذی النون کو پہنچادی اونہون نے کہا
اللہم ان کانوا کاذبین فغرقہم وہ کشتی ٹوٹ گئی سب لوگ دیکھ رہے تھے کہ وہ ڈوبتے ہین یہانتک کہ رئیس مرکب بھی
ڈوب گیا ذی النون سے کہا رئیس کا کیا قصور تھا کہا اوسنے ان فساق کو کشتی پر سوار کیا تھا اسیطرح سہل بن عبداللہ
کو اونکے شہر سے طرف بصرہ کے نکال دیا تھا اور اونکو کفر و قبایح کی طرف منسوب کیا تھا وہ مرتے دم تک بصرہ مین
رہے حالانکہ وہ بڑے عالم اور عارف و مجتہد تھے یہ نفی بلد اس بات پر کی تھی کہ وہ توبہ کو بندہ پر ہر نفس مین فرض
کہتے تھے ایک جماعت فقہا نے اون پر تعصب کیا اسکے سوا اور کوئی بات نہ تھی حسین حلاج دعای عمرو بن عثمان مکی
سے قتل کئے گئے اونکے پاس ایک جزو تھا جسمین علوم خاصہ قوم لکھے تھے حسین نے وہ جزو لے لیا عمرو نے کہا یہ کتاب چھینے
لی سب اوسکے ہاتھ پاؤن کاٹے جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور انکا ذکر بہ قتل کرنا گویا واسطے تستر دعوت عمرو کے تھا
ذکرہ ابن خلکان اسی طرح جنید رضی اللہ عنہ پر وقت تقریر علم توحید کے شہادت کفر کی دیگئی تھی لیکن وہ بہ تستر
بفقہ ہوکر مختفی ہوگئے باوجود اوس علم و جلالت کے ع

دانی کہ چنگ وعود چہ تقریر میکنند		پنہان خورید بادہ کہ تکفیر میکنند

محمد بن فضیل بلخی کو بسبب مذہب کے شہر سے نکال دیا تھا کیونکہ وہ ہم مذہب اصحاب حدیث کے تھے اونسے کہا کہ تمکو ہمارے
شہر مین رہنا جائز نہین ہے اونہون نے کہا مین یہان سے نہین نکلتا جب تک کہ تم میری گردن مین ایک رسی ڈالکر اور
بازار ہای شہر مین مجکو لیکر نگذرو اور یہ نکہو کہ ہذا مبتدع نرید ان نخرجہ چنانچہ اسی طرح کرکے اونکو شہر سے خارج
کیا اونہون نے ان لوگون کی طرف ملتفت ہوکر کہا نزع اللہ تعالی من قلوبکم معرفتہ پھر اس دعا کے بعد کوئی صوفی
شہر بلخ سے نہ اوٹھا حالانکہ وہ شہر اکثر بلاد اللہ تھا در بود صوفیہ مین اسیطرح ایک مجلس واسطے رد کی شیخ عبداللہ بن
ابی جمرہ پر منعقد کی یہ اسبات پر کہ اونہون نے کہا تھا کہ مین بیداری مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملتا ہون
پھر وہ اپنے گھر مین بیٹھ رہے سوای جمعہ کے باہر نہ نکلتے تھے یہانتک کہ مرگئے حکیم ترمذی کو یاروں نے طرف
بلخ کے نکال دیا تھا کتاب علل الشریعہ کتاب ختم الاولیا پر انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ تو نے اولیا کو انبیا پر فضیلت
دی ہے حالانکہ یہ بات نہ تھی وہ کلام اونکا مؤول تھا اور صوفیہ رے نے یوسف بن حسین پر انکار کیا تھا اور بڑی بڑی
تہمتین لگائی تھین یہانتک کہ وہ مرگئے لیکن انہون نے کچھ پروا ان لوگون کی نکی متمکن رہے ابو الحسن بوشنجی
کو شہر سے خارج کر دیا تھا اور اون پر انکار کرکے اونکو طرف نیشاپور کے نکال دیا تھا وہ مرتے دم تک وہان رہے

ابو عثمان مغربی کو مکہ معظمہ سے نکال دیا تھا حالانکہ اونکی مجاہدات اور اونکا علم و حال معلوم تھا علویہ نے ایک اونٹ پر اونکو سوار کرکے
بازار ہی مکہ مین پھرایا اور اونکے سر و دوش کو مضروب کیا وہ بغداد مین آکر مرتے دم تک رہے انتہی مین کہتا ہون اب بھی معاملہ
فقہاء زمان و اہل بدعت کا ساتھ اہل حدیث و سنت و اصحاب توحید و رسالت کے اسی طرح رہا کرتا ہے کہ مکہ معظمہ سے گاہ گاہ قائلین
عمل بالحدیث نکالے جاتے ہین ہندوستان مین بسبب آزادگی حکام وقت کے ان لوگون کو قابو کسی کے اخراج کا نہین ملتا ہے
تو وہ لوگ اونکے اہل سنت کو طرح طرح کی بلایا و طعن مین مبتلا کرتے ہین بہتان و زور و افترا کرکے متہم کیا کرتے ہین سبکی پر ایسا
گواہی کفر کی دیگئی باوجود اوس تمام علم و کثرت مجاہدات و اتباع سنت کے تا وفات اونکی یہی حال رہا یہانتک کہ جو کوئی اونکو
دوست رکھتا تھا اوسپر گواہی جنون کی دیتے تھے تاکہ وہ بیچارہ رہائی پاوے اور اوسکو بیمارستان مین پہنچا دیتے تھے
ابو الحسن خوارزمی شیخ بغداد نے حق مین سبکی کے کہا ہے ان لم یکن لله جهنم فانه یخلق جهنما بسبب السبکی یعنی
اگر بالفرض کوئی جہنم ابتک نہین بنائی ہے تو اب وہ واسطے موذیان سبکی کے ایک جہنم پیدا کریگا جنہون نے سبکی پر انکار کیا ہے
اور ناحق اونکو کافر ٹھیرایا ہے پھر کہا کہ ان لم یدخل السبکی الجنة فمن یدخلها امام ابو بکر نابلسی بڑے صاحب فضل و
علم و زہد و استقامت علی الطریقہ تھے امر بمعروف و نہی عن المنکر کرتے اہل مغرب نے اونکو مقید کرکے روانہ مصر کردیا اور
سامنے بادشاہ کے اونپر گواہی دی وہ اپنے قول سے راجع نہوئے آخر اونکی کھال اودھیڑی اور وہ زندہ تھے کسی نے اونکا
وقت سلخ کے صابر ہوکر قرآن پڑھتے تھے قریب تھا کہ لوگ فتنہ مین پڑجاوین یہ خبر بادشاہ کو پہنچی حکم دیا قتل کرکے کھال
نکالو شیخ ابو مدین مغربی کو بلدہ بجایہ سے نکال دیا ابو القاسم نصر آبادی کو بغداد سے خارج کردیا اور اونکے کلام و احوال کے منکر ہوے
وہ مرتے دم تک مکہ مین رہے یہ حال اونکا صلاح و زہد و ورع و اتباع سنت معلوم ہے ابو عبد الله شجری صاحب ابی حفص
حداد پر ابو عثمان حیری نے قیام کیا اور بھی اونکو مہجور کردیا اور لوگون نے کہا اگر تم ... جب ہوا لوگون نے اونکی
قدر ابو عثمان سے ... اور اونکی طرف توجہ لانے ابو الحسن ... نے اونپر گواہی کفر کی دی اور وہ الفاظ حکایت کئے
جو ذہن مین پہنچے سننے اور اونکو یاد کر سامنے ابو الحسن قاضی القضاۃ کے لیگئے قاضی نے اونسے مناظرہ کیا اور قعود جامع سے
منع کردیا یہانتک کہ مرگئے اسی طرح لوگون نے ... کے کلام ... فاحش کیا تھا جب وہ مرگئے تو اونکے جنازہ
پر بھی حاضر نہوئے باوجود اوس علو و جلالت کے اسی طرح شیخ کے حق مین امام ابو القاسم بن ... نے تکلم لفظا عظیم کیا تھا لیکن وہ مرتے
دم تک اشتغال علم و حدیث و صیام دھر و قیام لیل و زہد فی الدنیا سے یہانتک کہ ... متزلزل نہوئے رضی الله عنه
ابو بکر تلمسانی کہتے ہین کہ ابو دانیال ... جنید و رویم و سمنون و ابن عطا و مشائخ عراق پر حظ کرتے تھے اور جب کسی ایک کا ذکر
خیر انمین سے سنتے تو غیظ و غضب مین آجاتے اور متغیر ہوجاتے شعرانی نے کہا ہے کہ حلاج بھی اسی قوم مین تھے یہی سبب ہے
سوا اونکی محنت مخفی نہین ہے ورنہ اگر وہ قوم سے ... نہین ... حق مین ...
اختلاف کثیر کیا ہے ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ ...

دکان کے بیٹھے تھے وہان ایک خزانہ قطن نجیہ محلوج کا رکھا تھا صاحب دکان کسی کام کو گیا تھا پھر جو آیا تو دیکھا کہ ساری روئی
اوسکی دھنی ہوئی رکھی ہے اسپر انکا نام حلاج ہوا یہ موسم گرما مین میوہ موسم سرما کا اور موسم سرما مین میوہ موسم گرما کا منگا
دیتے ہوا مین ہاتھ بڑھا کر دراہم لے لیتے اور انکا نام دراہم القدرت رکھا تھا ابن خلکان کہتے ہین قتل انکا کسی امر موجب قتل کے
سے نہین ہوا ہے بلکہ انکو وزیر نے قتل کروا ڈالا کئی بار مجلس حکم مین بلایا کوئی بات خلاف شریعت اونسے ظاہر نہوئی تب ایک
جماعت سے کہا کہ انکی کچھ مصنفات بھی ہین کہا ہان پھر ذکر کیا کہ انکی ایک کتاب مین یہ لکھا ہے کہ انسان جب حج سے عاجز
ہو تو ایک گھر کے غرفہ کو مطہر و مطیب کر کے اوسکا طواف کرے گویا اوسنے بیت اللہ کا حج کر لیا واللہ اعلم یہ قول صحیح ہے
یا نہین بہر حال قاضی نے اونکو بلا کر پوچھا کہ یہ کتاب تمہاری تصنیف ہے کہا ہان کہا تمنے اسکو کہان سے لیا ہے کہا حسن بصری
سے حلاج کو معلوم تھا کہ اوسپر کیا تفسیر کیا ہے قاضی نے کہا کذبت یا مباح الدم اس کتاب کی تو کوئی بات بھی کتب
حسن بصری مین نہین ہے وزیر نے اس کلمہ قاضی کو دلیل شمیر کر کے کہا کہ یہ فرع ہے تمہارے حکم کی ساتھ کفر اس شخص
کے کتاب حرم ایک خط اسکی تکفیر کا لکھدو قاضی نے تامل کیا وزیر نے زبردستی خط لکھوا لیا عامہ وزیر پر برہم ہو گئے وزیر کو ڈر
اپنی جان کا ہوا خلیفہ سے کہا خلیفہ نے حکم دیا سرہنگ نے حلاج کو ایک ہزار کوڑے مارے اونہون نے آہ تک نہ کی پھر
ہاتھ پاؤن کاٹ کر سولی چڑھا کر آگ مین جلا دیا لوگون مین اختلاف پڑا کہ وہ مصلوب ہوئے یا مثل عیسی علیہ السلام کے مرفوع
ہو گئے اسی طرح امام غزالی پر فتوی تکفیر کا دیا تھا اور انکی کتاب احیاء العلوم کو جلا دیا پھر اللہ نے غزالی کی ایسی مدد کی کہ
وہ کتاب آب زر سے لکھی گئی منجملہ اون لوگون کے جنہون نے غزالی پر انکار کیا تھا اور فتوی تحریق کتاب کا دیا تھا ایک قاضی
عیاض دوسرے ابن رشید ہین جب یہ خبر غزالی کو پہنچی قاضی پر بددعا کی وہ ناگہان اوسی دن اندر حمام کے مر گئے بعض نے
کہا کہ مہدی نے حکم اونکے قتل کا دیا تھا اسلئے کہ شہر والون نے اونپر یہ دعوی کیا تھا کہ وہ یہودی ہین سنیچر کے دن باہر
نہین نکلتے حالانکہ وہ اوس دن تصنیف کتاب شفا مین مشغول رہتے تھے مورخین نے قاضی کو بددعاء غزالی سے قتل کرڈالا
اسی طرح ابو الحسن شاذلی کو مع اونکی جماعت کے بلاد مغرب سے نکال دیا تھا اور نائب اسکندریہ کو لکھ بھیجا تھا کہ تمہارے
پاس مغربی زندیق آتا ہے ہمنے اوسکو اپنے میان سے نکال دیا ہے تم بھی اوس سے نہ ملنا اور ہوشیار رہنا جب شیخ
اسکندریہ مین آئے تو دیکھا سب لوگ اونکو گالیان دیتے ہین پھر سلطان کو اونکی برائی پہنچائی وہ ہمیشہ ایذا مین رہے
یہانتک کہ لوگونکو لیکر اون سنوات مین حج کیا جن سالون مین بسبب کثرت راہزنون کے رستہ حج کا بند ہو گیا تھا لوگ
اونکے معتقد ہو گئے شیخ احمد بن رفاعی پر تہمت زندقہ والحاد و تحلیل محرمات کی لگائی تھی امام ابو القاسم بن قسی و ابن
برجان و حوفی و مرجانی کو قتل کروا ڈالا حالانکہ یہ سب ائمہ مقتدی بہم تھے حاسدون نے اوٹھکر گواہی کفر کی دی جب اسپر وہ
مارے نگئے تو حیلہ نکال کر سلطان سے کہا کہ ابن برجان کے نام کا خطبہ ایک سو تیس شہر مین پڑھا گیا ہے اوسپر بادشاہ نے
لوگ بھیجکر اونکو مع اونکی جماعت کے قتل کر دیا رہے شیخ محی الدین بن عربی و عمر ابن فارض سو اونکے لوگ اونپر انکار کرتے

۲

پہلے آئے ہیں شیخ عزالدین بن عبدالسلام کے لئے ایک کتاب متعلقہ عقائد پر ایک مجلس منعقد ہوئی تھی اور سلطان کو اونپر غصہ کا
دیا تھا پھر باہم لطف ہوگیا اسی طرح شیخ الاسلام تقی الدین ابن بنت الاعز پر برا [illegible] کی تھی ایک بات سلطان تک پہنچائی
بادشاہ نے حکم ہلاک کا لکھدیا تھا آخر پھر بارے بلطف ہوگیا ملک ظاہر بیبرس نہایت معتقد شیخ مذکور کا تھا حتی کا صاحب اونکی تعریف
کے نکرتا تھا اور بیان میں حسادت آگھسے اونھوں نے بادشاہ سے کہدیا کہ ایک مسئلہ جسکا خلیفہ صواب کہتے ہیں اور قول شافعیہ کا
اوس مسئلہ میں خلاف ہے اور اوسپر شیخ تقی الدین نے عمل کیا تھا پھر سلطان نے شیخ پر اعتماد کیا اور اوس زمانے میں بجز
قول شافعی کے مصر میں کوئی حکم جاری نہوتا تھا سلطان بیبرس نے اوس واقعہ سے چاروں مذہب کے قاضی مقرر
کردئے شعرانی کہتے ہیں فلم یزل الوالی [illegible] اسی طرح شیخ [illegible] پر اتہام لگائے اور انکو بادشاہ سے منسوب [illegible]
تھا جا بجا [illegible] تھا اکثر اونسے بچتے [illegible] دیکھتے ہیں انہو [illegible] مجتہدین کی بیب ابو حنیفہ و مالک و شافعی
واحمد اور انکے اصحاب امثال [illegible] کتب مناقب [illegible] مشہور ہیں شعرانی کہتے ہیں [illegible] ماجرا ہے لهؤلاء الائمة
من المتقدمين والمتاخرين وخذ لنفسك اسوة فيما تقع فيه من المحن انتهى كلامه رحمه الله تعالى یہ ہے کہ تمام
کہ جو محن صدر اول سے ابتک صلحا و علما امت پر گزرے ہیں اور جو بلایا مریدان دین کے ساتھ وقتاً فوقتاً پیش آئے
سب کا استیعاب [illegible] نہیں ہو سکتا ہے کتب سیر و تواریخ انہیں حوادث سے مشحون ہیں حدیث میں آیا ہے اشد الناس
بلاء الانبياء ثم الامثل فالامثل ابن مسعود کہتے ہیں گویا میں دیکھ رہا ہوں حضرت کو کہ ایک نبی کی حکایت کرتے ہیں جسکو
اوسکی قوم نے مارکر خون آلودہ کیا تھا وہ خون اپنے چہرے سے پونچھتے جاتے تھے اور یہ کہتے تھے اللهم اغفر لقومي فانهم
لا يعلمون متفق عليه ابو [illegible] سے روایت ہے حضرت نے فرمایا الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر رواه مسلم [illegible]
[illegible] حجبت النار بالشهوات وحجبت الجنة بالمكاره متفق عليه ابو موسى سے مروی ہے [illegible]
من احب دنياه اضر باخرته ومن احب آخرته اضر بدنياه فآثروا ما يبقى على ما يفنى رواه احمد والبيهقي
في شعب الايمان [illegible] حضرت نے فرمایا ہے لا احد اصبر على اذى يسمعه من الله عز وجل انه
يشرك به ويجعل له الولد ويعافيهم ويرزقهم اخرجه الشيخان [illegible] واقع ہیں اسباب [illegible] انبیا
و اولیا و صلحا و علما پر بلایا و محن آتے رہتے ہیں اللہ کی سنت اسیطرح پر جاری ہے اور [illegible] آفات پر تخلق
بخلاق الہی ہے کیونکہ جب زبان خلق سے خالق کو نجات نہیں ہے تو پھر کسی مخلوق کی کیا ہستی ہے [illegible]
[illegible] کا اولیا و صلحا پر [illegible] والے [illegible] کی تکفیر کرنا [illegible] مسائل مجتہد فیہا [illegible]
جبکہ خود [illegible] ۵

قيل ان الاله ذو ولد	قيل ان الرسول قد كهنا
ما نجى الله والرسول معا	من لسان الورى فكيف انا

ابتلاء ہر ولی و عالم کی بقدر اوسکی صلابت کے درایت و دین و علم مین ہوتی ہے شیخ الاسلام تقی الدین بن تیمیہ رح پر کیا کیا آفات
گذریں شہر سے نکالے گئے بارہا قلعہ مین محبوس ہوئے حافظ ابن القیم کو بھی قید کیا شہر مین پہرایا انکا لاہر طرح کی ایذا دی
حالانکہ یہ لوگ اکابر علماء و ائمہ دین و مقتداے صلحاء تھے وعلی ہذا القیاس ہر زمانہ مین علماء و صلحاء و اولیاء و اہل اللہ پر ہمیشہ
آفات کا برستا رہتا ہے لیکن انجام کو وہی لوگ مظفر و منصور ہوتے ہین اور مخالف اونکے دارین مین خائب و خاسر ہو جاتے
ہین الا ان حزب اللہ ہم الغالبون وکان حقا علینا نصر المومنین امام عبداللہ بن اسعد یافعی رح نے خاتمہ کتاب
روض الریاحین مین ایک فصل مستقل منعقد کی ہے اوسمین انکار کرنا بعض فقہاء کا فقراء پر لکھکر جواب ہر ایک دلیل انکار کا
دیا ہے اور حکایات صالحین کو جو ظاہر نظر مین خلاف علم فقہ معلوم ہوتی ہین محامل حسنہ پر محمول کیا ہے اوس انکار و جوابات
کو صاحب کتاب مجالس المحسنین نے صفحہ ۵۰۲ مین بذیل ایک فصل کے اردو مین ترجمہ کیا ہے اور بعض حکایات کا جواب
بذیل حکایت سطاوی کتاب مین لکھدیا ہے اسواسطے کچھ ضرورت اون انکارات و جوابات کے اعادہ کی اس جگہہ نہین ہے

فصل اول روض الریاحین مین کچھہ فضائل اولیاء و صلحاء و مساکین و فقراء کے ذکر کیے ہین اونکا ذکر اس جگہہ
بنظر فوائد زوائد کیا جاتا ہے **قال تعالی** ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم
من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ذلک الفضل من اللہ وکفی باللہ
علیما اس آیت شریف مین مراتب کمالات انسانی کو ترتیب وار ذکر کیا ہے پہلا مرتبہ نبوت کا ہے یہ سب سے اعلی درجہ ہے
کمال کا گویا انسان کامل وہی شخص ہے جو کہ اللہ پاک کی طرف سے نبی ہو کر آیا دوسرا مرتبہ صدیقیت کا ہے نبی کے بعد سب سے
افضل صدیق ہوتا ہے جسطرح کہ بعد ہمارے نبی سید المرسل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابوبکر صدیق رض خلیفہ اول ہے
امت مرحومہ کے تھے تیسرا درجہ شہادت کا ہے یہ درجہ بعد مرتبہ صدیقیت کے ہوتا ہے جسطرح کہ عمر فاروق رض و عثمان رض
ذی النورین و علی مرتضی رض علاوہ دیگر کمالات کے متحقق اس درجہ کے بھی ہوئے بعد شہادت کے درجہ صلاحیت کا ہے
یہ مرتبہ اگرچہ اس جگہہ ترتیب مین آخرا واقع ہوا ہے لیکن مدارج اس درجہ کے شامل ہین جمیع کمالات اہل درجات سابقہ
کو صلاحیت ایسی چیز ہے جسکی تمنا انبیاء علیہم السلام نے کی تھی اللہ تعالی نے یوسف صدیق علیہ السلام سے قرآن پاک
مین اس دعا کو حکایت کیا ہے رب انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین اس آیت
سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سوای ان چار اقسام کے ایک قسم اور ہے جنکو مطیعین کہتے ہین وہ اگرچہ تحلی بالفضائل مین مثل
انکے نہون لیکن منازل جنت مین ہمراہ انکے ہونگے یہ مرتبہ اونکو بسبب اطاعت خدا و رسول کے ملیگا اللہ کی اطاعت
یہی ہے کہ عامل بالقرآن ہو یہ عمل اسطرح پر ہوتا ہے کہ اول قرآن پر ایمان لاے اور آیات محکمات کی تصدیق کرے حلال
و حرام کتاب اللہ کو پہچان لے عمل مین مخلص ہو کیونکہ بدون اخلاص کے کوئی عمل ظاہر و باطن کا قبول نہین ہوتا ہے
اطاعت رسول اللہ کی یہ ہے کہ عامل بالسنہ ہو یہ عمل اسطرح پر ہوتا ہے کہ بدعات سے بچے ہر کام مین موافق حکم سنت کے

دنیا مین خوبی اور آخرت مین خوبی دے بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے یہ لوگ ہین انکو ہے کچھ حصہ اپنی کمائی سے اللہ جلد لیتا ہے حساب انتہی یہ قول بسطرح دعا ہے آحاد مسلمین کی اسیطرح قال ہے انبیا کا کیونکہ حق مین ابراہیم خلیل علیہ السلام فرمایا ہے وآتیناہ فی الدنیا حسنۃ وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین معلوم ہوا کہ حسنات دنیا وصلاحیت آخرت سے مراد اگر کوئی دوسرے ہوتی تو اللہ پاک اسی کا اسیجا ذکر فرماتا ۴ و قال تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلا من غفور رحیم تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر ٹھیرے رہے اونپر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کھاؤ اور خوشی سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ہم ہین تمہارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تمکو ہے وہان جو چاہے جی تمہارا اور تمکو وہان ہے جو منگواؤ مہمانی ہے طرف سے اوس بخشنے والے مہربان کی یہ فرشتے دن حشر کے اوترتے ہین جیسا ہر کسیکو اپنا غم وفکر ہوگا یا مرنیکے وقت اوترتے ہین یہ کہتے ہین انتہی آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اولیاء اللہ کا وصف یہ ہے کہ وہ قائل ہین توحید الوہیت وربوبیت کے پھر اس قول پر جمے ہوئے اور مستقیم ہین اونکو دنیا وآخرت دونون جگہہ مین ملائکہ رحمن خوشخبری جنان دیتے ہین ۵ قال تعالیٰ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ ولا تعد عیناک عنہم ترید زینۃ الحیاۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہواہ وکان امرہ فرطا تھام رکھ آپکو اونکے ساتھ جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح وشام طالب ہین اوسکے منہ کے اور نہ دوڑین تیری آنکھین اونکو چھوڑکر تلاش مین رونق دنیا کے زندگی کے اور نہ کہا مان اوسکا جسکا دل غافل کیا ہے ہمنے اپنی یاد سے اور پیچھے لگا ہے اپنی خواہش نفس کے اور اوسکا کام ہے حد پر نہ بڑھنا آپکا فرحضرت کو سمجھانے لگا کہ تم اپنے پاس رذالون فقیرون کو نہ بیٹھنے دو تاکہ سردار لوگ تمہارے پاس بیٹھین رذالا کہا غریب مسلمانون کو اور سردار دولت مند کا فرون کو اوسپر یہ آیت آئی انتہی یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ فقراء اہل اسلام جو صبح شام اللہ کا ذکر ونام لیا کرتے ہین یہ خاص مرید وجہ اللہ ہین پھر اللہ نے دنیا اور اہل دنیا کی مذمت کی اور اونکی چال پر چلنے سے منع فرمایا معلوم ہوا کہ وجود فقر کا ہمراہ اسلام وذکر اللہ کے ایک دلیل ہے ولایت کی ولتد الحمد ۵ و قال تعالیٰ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف تعرفہم بسیماہم لا یسئلون الناس الحافا دینا ہے اون مفلسون کو جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پھر نہین سکتے ملک مین سمجھے اونکو بے خبر محظوظ اونکے نہ مانگنے سے تو پہچانتا ہے اونکو اونکے چہرے سے نہین مانگتے لوگون سے لپٹ کر انتہی اس آیت مین ایک تو تعریف ہے فقراء اسلام کی کہ وہ راہ خدا مین بند ہو رہے ہین اونکو کوئی کام سوای رضای خدا کے نہین ہے

وہ معاش کی تلاش کے لئے بھی نہیں نکل سکتے پھر ذکر اونکی ناپرسائی کا فرمایا ہے کہ باوجود فقر و حاجت بشری کے جس وقت کسی
انسان کو چارہ نہیں ہے کسی سے کبھی کچھ سوال نہیں کرتے ہیں نکوئی اونکو دیتا ہے کس طرح کوئی دے سکے جاہل تو اون کو
بسبب عدم سوال کے تونگر و آسودہ حال سمجھتا ہے اور وہ خود کسی سے سائل کسی شئے کے نہیں ہوتے ہیں اس سے
یہ بات ثابت ہوئی کہ وہ متوکل محض ہوتے ہیں نکسی سے وہ کچھ مانگیں اور نہ کوئی اونکو کچھ دے اللہ ہی اونکا کفیل
رزق ہوتا ہے یہ صفت ہے اولیاء اللہ کی اسی لئے دوسری آیت میں آیا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون
تیسری آیت میں فرمایا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ در بدر
بھیک مانگتے پھرتے ہیں اور متقی نہیں ہیں وہ اولیاء اللہ نہیں ہوتے ہیں سوال کرنا شرعا حرام یا گناہ کبیرہ ہے اور سوال
کرنیسے آبرو جاتی رہتی ہے اولیاء کا منصب تو یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی ادب شرعی کو اگرچہ کتنا ہی حقیر کیوں نہو ترک نہیں
کرتے ہیں پھر بھلا ارتکاب سوال محرم کا اونسے کیونکر ہو ۶ وقال تعالی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم
سبلنا وان اللہ لمع المحسنین جنہوں نے محنت کی واسطے ہمارے ہم سجھا دینگے اونکو اپنی راہیں بیشک اللہ ساتھ
ہے نیکی والوں کے یعنی راہیں قرب و رضا کی انتہی یہ آیت دلیل ہے صحت مجاہدہ پر مراد مجاہدہ سے اسجگہ وہ جہاد نہیں ہے
جو راہ خدا میں تلوار سے کیا جاتا ہے اور جسکا حکم آیات و احادیث کثیرہ میں بجائے خود وارد ہوا ہے بلکہ مراد ریاضت
و عبادت ہے اس کوشش و کشش کا یہ نتیجہ ارشاد فرمایا کہ ہماری راہ کا پتا اونکو لگ جاتا ہے یعنی وصول بمنازل
قرب و تقرب نصیب ہوتا ہے پھر یہ خبر دی ہے کہ ہم ساتھ اہل احسان کے رہتے ہیں اور اونسے جدا نہیں ہوتے مراد احسان سے
اس جگہ مرتبہ اخلاص و مراقبہ کا ہے اور مراد محسنین سے زمرہ مخلصین و اہل مراقبہ ہیں بدلیل حدیث جبرئیل علیہ السلام
الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک رواہ مسلم بطولہ اس حدیث سے مشاہدہ و مراقبہ
دونوں کا ثبوت کامل ہوتا ہے پہلا مرتبہ اولیاء اللہ کا ہے دوسرا مرتبہ اہل ارادت کا ہے جمال آیت و حدیث حال اولیاء اللہ
ہے اللھم ارزقنا ہمنے کتاب ریاض مرتاض میں مقامات اولیاء اللہ کو مفصل لکھا ہے اور اونکے عقائد و اعمال و علوم
کا ذکر کیا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنیسے یہ بات شریف مطابق سنت صحیحہ کے حاصل ہو سکتا ہے وباللہ التوفیق
۷ وقال تعالی ان عبادی لیس لک علیھم سلطان یہ خطاب ہے شیطان کو کہ تیرا زور میرے بندوں پر
نہ چلیگا معلوم ہوا کہ جو شخص سلطنت ابلیس سے محفوظ ہوتا ہے وہ خاص بندہ خدا کا ہے سو ایسا ہی بندہ اللہ کا ولی ہوتا ہے
کیونکہ ولی کہتے ہیں دوست کو دوستی کا مقتضا یہ ہے کہ دوستدار خلاف مرضی دوست کے کوئی کام نکرے اگر کریگا
تو پھر سچا دوست نہوگا اسی لئے دوسری آیت میں فرمایا ہے ان اولیاءہ الا المتقون یعنی اللہ کے اولیاء نہیں ہیں
مگر اہل تقوی ولایت کو اسجگہ تقوی ہی میں حصر کیا ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ غیر متقی ولی نہیں ہو سکتا ہے گو کتنا ہی
کوئی استدراج اوس سے ظاہر کیوں نہو وہ شخص اگر اللہ کا ولی و دوست و محب و خلیل ہوتا تو یہ بال برابر خلاف حکم

وہ بندے کے کوئی کام اپنے اختیار سے نکریں ۸ **قال تعالیٰ** یحبہم ویحبونہ یعنی اللہ ان کو چاہتا ہے وہ اوسکو چاہتے
ہیں معلوم ہوا کہ ولایت نام ہے محبت خدا کا اور یہی ثمرہ ہے ان سارے مجاہدات و ریاضات کا کتاب محاسن المحسنین میں ابواب
محبت خدا کو ساتھ بسط تمام کے لکھا ہے اور کتب صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالیٰ میں بیان محبت و مراتب و منازل محبت کا مفصلا
آیا ہے جیسے رسالہ قشیریہ و کتاب عوارف و باب اشتیاق وغیرہا اس مترجم کو بھی ایک حصہ کامل اس باب سے حاصل ہے
وللہ الحمد ۹ **وقال تعالیٰ** رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا
وہ اقرار جو اللہ سے کیا تھا انتہیٰ یہ آیت دلیل ہے استقامت شرع پر معلوم ہوا کہ ولایت استقامت کا نام ہے اور
صدق عہد اولیاء اللہ کا کام ہے ولی اللہ وہی شخص ہوتا ہے جو اللہ کی توحید پر خالصاً مخلصاً قایم رہتا ہے کہ وہ متصل اوامر
و نواہی کا کما ہی رہتا ہے ہو سکتا ہے کہ مراد اس عہد سے عہد الست ہو یا وہ عہد جو اہل ایمان نے ہاتھ پر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باندھا تھا یا مطلقاً سارے عہود شرع مقصود ہوں اسلئے کہ حروف ما زبان عرب میں مفید
عموم کا ہے مثل شامل جمیع عہود و جمیع عقود ہوگا ۱۰ **وقال تعالیٰ** لیسوا سواء من اہل الکتاب امۃ
قائمۃ یتلون آیات اللہ آناء اللیل وھم یسجدون یؤمنون باللہ والیوم الآخر ویامرون بالمعروف
وینہون عن المنکر ویسارعون فی الخیرات واولئک من الصالحین وما یفعلوا من خیر فلن یکفروہ
واللہ علیم بالمتقین سب برابر نہیں کتاب والوں میں ایک فرقہ ہے سیدھا پڑھتے ہیں آیتیں اللہ کی راتوں کے
وقت اور وہ سجدہ کرتے ہیں یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر حکم کرتے ہیں نیک بات کا اور منع کرتے
ہیں خلاف شرع کام سے اور دوڑتے ہیں نیک کاموں پر وہ لوگ نیکبخت ہیں اور جو کرینگے نیک کام سو
نا قبول نہوگا اللہ کو خبر ہے پرہیزگاروں کی یہود میں پہلے سے آدمی حق پرست تھے وہ مسلمان ہو گئے اونکی
عبد اللہ بن سلام تھے حق تعالیٰ نے بیان اہل کتاب کی تعریف میں ستائش فرمائی انتہیٰ یہ آیت اگرچہ بیان میں
سکے اتری ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا اسی واسطے امام یافعی نے اس آیت کو فضائل
اولیا میں شمار کیا ہے یہ آیت دلیل ہے اوصاف اولیاء اللہ پر ایک وصف انکا یہ ہے کہ وہ راتوں کو اوٹھکر تلاوت
قرآن مجید کی کرتے ہیں یعنی نماز تہجد میں بدلیل ذکر سجدہ دوسرا وصف ایمان لانا ہے اللہ پر تیسرا وصف ایمان لانا آخر
قیامت پر چوتھا وصف امر بمعروف ہے پانچواں وصف نہی عن المنکر ہے چھٹا وصف جلدی کرنا ہے امور خیر میں سو
جس کسی شخص میں یہ اوصاف بروجہ کمال مع استقامت حال و قال کے پائے جاینگے اوسکا مآل یہ ہوگا کہ وہ نیکو
صلحاء کے شمار ہوگا اور اوسکی کوئی خیر یعنے عمل صالح برباد نہ جائیگا اللہ کو اہل تقویٰ معلوم رہتے ہیں ذکر تقویٰ کا اور
حکم اوسکا قرآن شریف میں ڈھائی سو جگہ سے زیادہ میں آیا ہے سارے کمالات دینی اسی ایک صفت نفیسہ میں
مندرج ہیں جسکو ولی بننا ہو اور اللہ سے تقرب حاصل کرنا چاہے اوسکو چاہیئے کہ وہ تقوی کو دانتوں سے پکڑ

اگر تقوی ظاہر او باطنا نہوگا تو پھر وہی مثل ہے کہ لبس و رباء عبادان قرینہ ۵

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کین رہ کہ تو میروی بترکستان ست

امام یافعی قدس سرہ نے فرمایا ہے فضل عشرۃ آیات اقتصرت علیہا انتھی ان دس آیتون پر قصر کرنا اونکا بغرض اختصار
کے ہے ورنہ ذکر ولایت و ولی کا آیات کتاب اللہ مین بہت آیا ہے اسکے بعد یہ فرماتے ہین واما الاخبار فنقتصر منہا علی
عشرۃ احادیث صحیحۃ یہ اقتصار بھی دس حدیثون پر بنظر اوسی اختصار کے ہے ورنہ احادیث وآثار فی الولایۃ بہی بہت
ہین ہمنے بھی اسجگہ انھین آیات و احادیث پر بغرض اختصار اکتفا کیا ف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ تبارک وتعالی قال من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب وما تقرب
الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ ومایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ
کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سألنی
اعطیتہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ رواہ البخاری یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے جسنے دشمنی کیا کسی میرے ولی کو
تو خبردار کرتا ہون مین اوسکو واسطے جنگ کے تقرب نکیا میری طرف کسی میرے بندے نے کسی چیز سے جو مجکو بہت محبوب
ہو اوس چیز سے جو فرض کی ہے مینے اوسپر ہمیشہ تقرب کرتا ہے بندہ میری طرف میری نوافل سے یہانتک کہ مین اوسکو چاہنے
لگتا ہون جب اوسکو چاہتا ہون تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ ہوجاتا ہون جس سے
وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤن ہوجاتا ہون جس سے وہ چلتا ہے پھر اگر وہ مجسے
مانگیگا تو مین اوسکو دونگا اور پناہ چاہیگا تو پناہ دونگا یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ اللہ ہے اور بندہ بندہ اور جو
شخص کسی ولی اللہ کا دشمن ہوتا ہے وہ اللہ کا دشمن ہے اور جسنے اللہ سے لڑائی باندھی ہے وہ چیز جسکے سبب سے بندہ
اللہ کا محبوب ہوجاتا ہے ادائے فرائض دین کا ہے جیسے نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ بلفظ فرائض مین باشارۃ النص حرام بھی
بھی داخل ہین اسلئے کہ اونسے اجتناب کرنا بھی فرض ہے اور اگر محارم و فرائض بہت جدا کرنا چاہوے تو دلیل ہے اسپر کہ
جلب منفعت دفع مضرت پر مقدم ہوتا ہے ابن القیم رح نے رسالہ صبر وشکر مین یہی بات ثابت کی ہے کہ اللہ کو اتیان
طاعات کا محبوب تر ہے بہ نسبت اجتناب سیئات کی واللہ اعلم بہرحال اجتناب محارم سے رتبہ صلاحیت کا ہاتھ آتا ہے اور
ادائے فرائض سے رتبہ محبوبیت کا ملتا ہے پھر جب الفرض پر اضافہ نوافل کا کیا جاتا ہے تو اور بہی زیادہ تقرب حاصل ہوتا ہے یہانتک کہ ساری
حرکات وسکنات صاحب نوافل کے اللہ کے حکم و مرضی سے صادر ہونے لگتے ہین ایسے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے اور اوسکے استعاذہ کرنیکا اثر
ہوتا ہے اصل اثبات مرتبہ ولایت مین یہی حدیث صحیح ہے امام علامہ محمد بن علی شوکانی رح نے اس حدیث کی شرح مین ایک کتاب
مستقل لکھی ہے قطر الولی نام جسے خلاصہ اوس کتاب کا کتاب ریاض مرتاض مین عبارت فارسی تحریر کیا ہے یہ کتاب
۵ اپنے باب مین ایک کتاب لاجواب ہے یافعی رح نے نیچے اس حدیث کے کہا ہے انشدنا الادیب شیخنا [illegible]

من اعتز بالمولی فذاک جلیل — ومن رام عزا من سواہ ذلیل
ولو ان نفسی مذ براها ملیکها — معنی عمرها فی سجدة لقلیل
احب مناجاة الحبیب باوجه — ولکن لسان المذنبین کلیل

انتہی یہ اشعار بیہقی نے کہے ہیں انمیں اشارہ ہے طرف انقطاع الی اللہ کے اور فضیلت ہے سجود اللہ کی اور محبت ہے مناجات رب العزت کی کیونکہ یہ سب امارات ہیں واسطے ولایت کے ۲ صحیح مسلم میں بروایت ابوہریرہ مرفوعاً آیا ہے رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ یعنی بہت سے لوگ گرد آلودہ پریشان صورت میلے کچیلے ہوتے ہیں جو دروازوں سے دھکے دیے جاتے ہیں کچھ پروا اونکی نہیں کیجاتی ہے وہ اگر قسم کھا بیٹھیں اللہ کے بھروسے پر تو اللہ اونکو سچا کردے یعنے دنیا میں بظاہر نزدیک اہل دنیا کے محتاج و فقیر و حقیر ہیں کوئی اونکی طرف التفات نہیں کرتا مسجدوں میں یا جھونپڑوں یا مقابروں وغیرہ اماکن ویران میں پڑے رہتے ہیں اللہ کی عبادت و ذکر میں رہا کرتے ہیں مگر اللہ کو ایسے عزیز و محبوب ہیں کہ اللہ اونکی قسم کو جھوٹی نہیں کرتا جس بات پر وہ توکلاً علی اللہ قسم کھا بیٹھتے ہیں دنیا میں اللہ اونکی عزت قائم رکھنے کو کر دیتا ہے ۵

خاکساران جہان را بحقارت منگر — تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

معلوم ہوا کہ اللہ کسی کی صورت نہیں دیکھتا ہے بلکہ سیرت دیکھتا ہے جب دل مومن کا صالح ہو جاتا ہے تو سارا جسد صالح بنجاتا ہے اور جب دل کسی کا فاسد ہو جاتا ہے تو سارا جسد اوسکا فاسد ہو جاتا ہے اور یہ آثار ظاہری [illegible] نظیف و پر زینت باطن پر نظر بھی ہے اسی لئے دوسری حدیث میں آیا ہے الا ان البذاذة من الایمان یعنی رثاثت ہیئت ایک امارت ہے ایمان کی ۳ ابو سعید خدری سے مرفوعاً صحیحین میں یوں آیا ہے کہ ایک مرد نے پوچھا یا رسول اللہ ای الناس افضل قال مومن یجاهد بنفسه وماله فی سبیل الله تعالی قال ثم من قال ثم رجل یعتزل فی شعب من الشعاب یعبد ربه وفی روایة یتقی الله ویدع الناس من شره یعنی ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کون شخص افضل ہوتا ہے فرمایا وہ مومن جو جہاد کرتا ہے اپنی جان و مال سے راہ خدا میں کہا پھر کون فرمایا وہ شخص جو کسی ایک درہ میں دروں سے کوہ سے اپنے رب کی عبادت کرتا ہے دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ اللہ سے ڈرتا ہے لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا اس حدیث میں اول فضیلت جہاد کی راہ خدا میں بیان کی ہے مراد اس راہ سے مقاتلہ فی سبیل اللہ ہے اسلئے کہ اکثر لفظ سبیل اللہ سے مطلقاً یہی عمل صالح مراد ہوتا ہے یا مراد براہ خدا ہے یعنی سارے اعمال صالحہ اس صورت میں مراد بجا آوری ہے جملہ طاعات و حسنات کی پھر جس کسی شخص سے یہ کام بسبب کسی مانع یا عجز کے نہیں ہو سکتے ہیں اور اوس سے اتنا ہی کام بنتا ہے کہ وہ لوگوں سے کنارہ کش ہو کر کسی علحدہ جگہ میں بیٹھکر اللہ کی عبادت کرتا ہے اور متبتل الی اللہ ہو گیا ہے تو وہ سب سے بہتر آدمی ہے ۵

غالب بیدم از بہرخواہم گزین سپس ۔۔ گنجے کا نیم و برسر شم فداے سا

اس حدیث میں فضیلت ہے عزلت وعبادت کی دوسری روایت میں جو فکر تعاوت وترک شر کا آیا ہے وہ بھی شامل ہے عزلت
اسی عزلت وعبادت کے معلوم ہوا کہ ایسا آدمی جو خالصتاً یہ کام واسطے اللہ کے کرتا ہے وہ ولی اللہ ہوتا ہے واللہ اعلم
یہ بھی معلوم ہوا کہ ولی منبقس حدیث افضل الناس ہوتا ہے ۴ بخاری کا لفظ ابن عمر سے مرفوعاً ہے اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بمنکبی وقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل یعنی ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے
کاندھے کو پکڑ کر یہ ارشاد فرمایا کہ ہو تو دنیا میں جیسے کوئی غریب یا راہ کا مسافر ہوتا ہے ابن عمر بعد اس روایت کے یوں
کہا کرتے تھے کہ اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتك لمرضك
ومن حیاتك لموتك یعنی اے شخص مخاطب تو جب شام کرے تو منتظر صبح کا نہ ہو اور جب صبح کرے تو منتظر شام کا
نہ ہو اپنی صحت سے واسطے زمانہ مرض کے اور اپنی زندگی سے واسطے زمانہ موت کے کچھ لے لے یہ بیان انکا گویا شرح
ہے حدیث باب کی کیونکہ غریب و مسافر کا یہ دستور ہوتا ہے کہ وہ رات کو کسی جگہ رہا تو صبح کو اوٹھ کر چلدیا اور اگر دن کو
کسی جا ٹھیرا تو رات کو کوچ کر گیا ۵

مرزا زاہد وضع برتو بخوبرشید خود آمد ۔۔ سحر گر برنہ میں منی لشیند شام بر خیزد

غرضکہ مسافر کو حالت سیر و سفر میں کسی جگہ و کسی چیز سے کچھ دلبستگی نہیں ہوتی ہے اسی طرح یہ دنیا ایک مسافر خانہ
بلکہ قید خانہ ہے مومن کو اس میں جی لگانا نہ چاہئے بلکہ جو زمانہ تندرستی وعافیت کا ہے اوس میں وہ کام کر لے جو وقت
بیماری کے بیکار نہ ہو اور زندگی ایسے اعمال صالحہ میں بسر کرے جو وقت موت کے کام آویں سچ تو یہ ہے کہ مومن مسلمان
اس صفت وشان کا ہوتا ہے وہ اللہ کا ولی ہے اسی لیے اہل سلوک مجاہدہ و ریاضات کو سیر الی اللہ کہتے ہیں گویا خود مسافر
ہیں اور یہ کام اونکا سفر الی اللہ ہے مسافر راہ میں اگر کوئی چیز دیکھتا ہے کیسی ہی اچھی کیوں نہ ہو لیکن اوسپر دل نہیں جماتا
کیونکہ جانتا ہے کہ مجھے اس مرحلہ میں رہنا بسنا نہیں ہے اسلئے اوسکو چھوڑ کر اور راہ سے منہ موڑ کر اپنا رستہ لیتا ہے ۵

بحال اگر نخلد انچہ در نظر گزرد ۔۔ خوشا روانی عمرے کہ در سفر گزرد

۵ کتاب ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے یدخل الفقراء الجنة قبل الاغنياء بخمسمائة عام
قال الترمذی هذا حديث حسن صحيح یعنی بہشت میں فقرا واسطے اغنیا دولت سے پانسو برس پیشتر داخل ہونگے
اس حدیث میں دلیل ہے فضیلت فقر پر مراد فقر سے اسجگہ یہ ہے کہ دنیا میں اگرچہ غنی بھی زاہد ہوتا ہے کیونکہ حدیث
میں آیا ہے الغنا غنا النفس یعنی تونگری دل سے ہے نہ مال سے لیکن یہ حال جو کوئی ظاہر و باطن دونوں میں زاہد و فقیر ہے
وہی مستحق اس سبق کا ہے یہ وصف خاص اولیاء اللہ کا ہوا کرتا ہے کیونکہ وہ فقر کو خود اختیار کر لیتے ہیں اور انکی محتاجی
کچھ اضطراری نہیں ہوتی ہے اور اگر کوئی دنیا بھر کی بادشاہت دے تو بھی وہ اوسپر نگاہ نہیں کرتے ہیں ۵

کہ یافتے از پا درشت سے نفور	امید ش اندر گدائی صبور

تونگر کی تونگری تو زائل بھی ہو جاتی ہے لیکن انکے فقر کو ہرگز زوال نہیں ہوتا ہے یہ کمال مرتبہ ہے استقامت کا ۵

خوشا حال تہیدستی و غریبان نش	زوال نیست درو اقبال بی نصیبانش

یہ مسئلہ کہ فقر و غنا مین کون افضل ہے اور فقیر صابر بہتر ہوتا ہے یا غنی شاکر نہایت دقیق ہے کشف اس اشکال کا جیسا کہ
رسالہ ادامۃ السکر با تامۃ الصبر والشکر مین کیا گیا ہے شاید کہ کسی دوسری کتاب مین میسر آئیگا ۶ صحیحین مین
اسامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے قمت علی باب الجنۃ فکان عامۃ من دخلھا المساکین واصحاب الجد محبوسون
الحدیث یعنی کھڑا ہوا مین دروازۂ جنت پر اکثر داخل ہونیوالے جنت مین یہی مساکین تھے مالدار لوگ روکے گئے تھے
یہ حدیث بھی دلیل ہے فضیلت اولیاء اللہ پر اسلئے کہ اکثر اولیاء مساکین و فقراء ہوتے ہین نہ اہل دولت سو سب سے زیادہ
بہشت مین یہی اللہ کے دوست ظاہر ہیجاوینگے مساکین وہ شخص ہوتا ہے جسکا دخل کم اور خرچ زیادہ ہو فقیر وہ شخص
ہوتا ہے جو بالکل تہیدست ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مصر سے نکل کر مدین کو گئے تھے بالکل بھوکے پیاسے تھے
اونھون نے کہا رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر ۔ وہ لوگ جنکی کشتی خضر علیہ السلام نے توڑ ڈالی تھی مسکین تھے ملاحی
کرتے تھے قال تعالیٰ لمساکین یعملون فی البحر بہرحال ایک علامت ولایت کی مسکنت بھی ہے جبکہ ہمراہ
تقویٰ و طہارت کے جمع ہو جاتے ۷ صحیحین مین سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے مر رجل بالنبی صلعم
فقال لرجل جالس عندہ ما رایک فی ھذا فقال رجل من اشراف الناس ھذا واللہ حری ان خطب
ان ینکح وان شفع ان یشفع فسکت رسول اللہ صلعم ثم مر رجل آخر فقال لہ رسول اللہ صلعم ما رایک
فی ھذا فقال یا رسول اللہ ھذا رجل من فقراء المسلمین ھذا حری ان خطب ان لا ینکح وان
شفع ان لا یشفع وان قال لا یسمع لقولہ فقال رسول اللہ صلعم ھذا خیر من ملء الارض مثل ھذا
یعنی ایک آدمی کا گزر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہوا حضرت نے ایک شخص سے جو آپکے پاس بیٹھا ہوا تھا
کہا تیری رائے حق مین اس آدمی کے کیا ہے کہا یہ ایک آدمی ہے اشراف مردم سے واللہ یہ اس لائق ہے کہ اگر منگنی کرنا
چاہے تو نکاح کر دیا جاوے اور اگر سفارش کرے تو اوسکی سفارش قبول ہو حضرت خاموش رہے پھر ایک اور آدمی نکلا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا بھلا اسکے بارہ مین تیری کیا رائے ہے اوسنے کہا یہ ایک شخص فقراء مسلمین مین سے
ہے یہ اس لائق ہے کہ اگر پیغام بھیجے تو نکاح نکیا جاوے اور اگر سفارش کرے تو قبول نہو اور اگر بات کہے تو سنی نہ جاوے
حضرت نے فرمایا یہ شخص بہتر ہے اوس شخص سے ساری زمین بھر کر یہ حدیث دلیل ہے فضیلت فقر پر معلوم ہوا کہ اللہ
کے فقیر بہتر ہوتے ہین مالدارون سے اور علامت ولایت کی غالباً یہی فقر ظاہر و غنا باطن ہوتا ہے ہمراہ تقاوت و طہارت
کے اسی سلئے فقیر کا ایک درہم صدقہ کرنا افضل ہے صدقہ لاکھ درہم غنی سے وللہ الحمد ۸ صحیحین مین ابو موسیٰ اشعری

رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منہ واما ان تجد منہ ریحا طیبا ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منہ ریحا منتنۃ یعنی مثال ہمنشین نیک وہمنشین بد کی ایسی ہے جیسے حامل مسک ونافخ کیر جو شخص مشک اوٹھا نے پھرتا ہے وہ یا تو کچھ تجھکو دیگا یا تو اوس سے کچھ خرید یگا یا تو اوس سے خوشبو پائیگا اور جو شخص بھٹی پھونکتا ہے وہ یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اوس سے بدبو پائیگا ؎

باش چو عطار کہ بپہلوے او ۔۔۔ جامہ معطر شود از بوے او
چند چو آتشکدہ آہنگران ۔۔۔ دود و شرارے دمی از ہر کران

یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ قرین سوء اور ہمنشین بد سے اجتناب و احتراز کرنا لازم ہے ؎

نخست موعظت پیر دانش این سخن ست ۔۔۔ کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید

سو جتنے لوگ دنیا دار دنیا طالب مستغرق دنیا منہمک فسق و فجور ہوتے ہین یہ سب جلساء سوء ہین انکی صحبت سے بچنا ہر مومن خدا طلب پر لازم ہے احادیث کثیرہ مین صحبت اغنیاء سے ڈرایا ہے یافعی نے اس حدیث کے نیچے یہ اشعار لکھے ہین ؎

تجنب قرین السوء واصرم حبالہ ۔۔۔ فان لم تجد عنہ محیصا فدارہ
واحبب حبیب الصدق واترک مراءہ ۔۔۔ تنل منہ صفو الود ما لم تمارہ
وللہ فی عرض السموات جنۃ ۔۔۔ ولکنھا محفوفۃ بالمکارہ

۹ کتاب ترمذی مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے قال اللہ عز وجل المتحابون فی جلالی لھم منابر من نور تغبطھم النبیون والشھداء قال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح یعنی اللہ نے فرمایا ہے وہ لوگ جو باہم محبت رکھتے ہین میرے جلال مین اونکے لئے منبر ہین نور کے رشک کرینگے اونکا پیغمبر و شہید معلوم ہوا کہ اللہ کے لئے محبت رکھنا بڑی فضیلت ہے اللہ کے دوستون پر انبیاء و شہداء کو بھی رشک ہوگا اس اجمال کی تفصیل حدیث موطا مین باسناد صحیح یون آئی ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واجب ہوگئی محبت میری واسطے ان لوگون کے جو محبت رکھتے ہین میری راہ مین اور ملتے ہین آپس مین میرے لئے اور خرچ کرتے ہین میری راہ مین انتہی یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اولیاء اللہ کا ہر کام اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے اگر انکو کسی سے محبت ہے تو اسی لئے ہے کہ وہ اللہ کا مطیع و دوستدار و طالب ہے اور اگر کسی سے راہ و رسم ملاقات کی رکھتے ہین تو اسی لئے کہ اوسکی ملاقات و زیارت سے خدا یاد آتا ہے اگر کچھ صرف کرتے ہین تو اسی لئے کہ اللہ اون سے راضی ہو لیکن یہ مقام محبت کا نہایت درجہ مشکل ہے اگرچہ ظاہر مین بہت آسان نظر آتا ہے سو جو کوئی شخص فائز اس مقام کا ہے وہ

بڑا صاحب نصیب ہے یہ محبت عام ہے خواہ صلحا احیا سے ہو خواہ اولیا اموات سے ہر محب اوس دن ہمراہ اپنے محبوب کے
ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ۰ صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے سبعة یظلهم الله تحت ظله یوم لا ظل الا ظله
امام عادل وشاب نشأ فی عبادة الله تعالیٰ ورجل قلبه معلق فی المسجد ورجلان تحابا فی الله عز وجل
اجتمعا علیه وافترقا علیه ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال انی اخاف الله تعالیٰ ورجل تصدق
بصدقة فاخفاها حتی لا تعلم شماله ما تنفق یمینه ورجل ذکر الله خالیا ففاضت عیناه یعنی سات قسم کے
آدمی ہین جنکو اللہ تعالیٰ سایہ دیگا نیچے اپنے سایہ کے جسدن کہ نہوگا کوئی سایہ مگر اللہ کا سایہ ایک امام عادل یعنے بادشاہ
انصاف کرنیوالا دوسرا وہ جوان جسنے نشو ونما پایا ہے اللہ کی عبادت مین تیسرا وہ شخص کہ لگا ہے دل اوسکا مسجد مین
چوتھے وہ دو آدمی کہ محبت ہین ایک دوسرے کے اللہ کی راہ مین جمع ہوتے ہین محبت پر اور جدا ہوتے ہین اوسپر
پانچوان وہ شخص کہ بلایا اوسکو ایک عورت صاحب منصب وجمال نے اوسنے کہا کہ مین اللہ سے ڈرتا ہون چھٹا وہ
شخص کہ جسنے صدقہ دیا اور چھپایا اوسکو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتھہ نے کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھہ نے ساتوان
وہ شخص کہ یاد کیا اوسنے اللہ کو تنہائی مین پھر آنسو بہے اوسکی آنکھون سے اس حدیث کی شرح بہت طول طویل ہے ہمنے
بیان اس حدیث کا عون الباری وسراج وہاج شروح صحیحین مین کیا ہے ان سات شخصون کے سوا اور بہی لوگ ہین جنکو
اللہ پاک قیامت مین نیچے اپنے سایۂ عاطفت کے سایہ دیگا اس حدیث کو یافعی نے ایک قصیدۂ مختصرہ مین نظم
کیا ہے اور بقیۃ اصحاب ظلال کو جسنے کتاب دلیل الطالب مین یکجا استقرار کرکے لکھا ہے یہ حدیث دلیل ہے اس بات
پر کہ متحابین فی اللہ وذاکرین خدا اور متصدقین بالاخفاء اور دل بستگان مساجد اور عادلین وعابدین خدا وباکین من خوف
اللہ اولیاء اللہ ہوتے ہین ان صفات ہفت گانہ مین جو کونسی صفت کسی مومن مین ہوگی وہ اللہ کا دوست ہے یہ بہی معلوم ہوا
کہ ولایت کچھہ خاص ساتھہ کسی ایک حالت مخصوصہ کے نہین ہوتی ہے کہ جب وہی حالت کسی شخص پر طاری ہو اور ساری عمر
تبہی وہ ولی سمجھا جائے بلکہ بعد ادائے فرائض واجتناب محارم کے جب ایک حال بہی ان حالات مین سے موجود ہوگا تو
صاحب حال ولی اللہ شہیر ہوگا وللہ الحمد یہ تعدد صفات وتکثر احوال کا اسلیئے ہے کہ مراتب اشخاص کے متفاوت ہوتی ہین کسی
شخص پر ایک حالت آسان وغالب ہوتی ہے اور دوسری حالت وصفت کا بجالانا اوسپر مشکل پڑتا ہے تو جو حالت
وصفت جس شخص کو حاصل ہو سکے از جنس وصف کا وہ بنظر اپنی قوت واستعداد کے اہل ہو اوسی امر کو واسطے حصول
ولایت الٰہی کے حاصل کرے یہ ویسی بات ہے جیسے کہ دوسری حدیث مین آیا ہے الایمان بضع وستون او سبعون
شعبة افضلها قول لا اله الا الله کیونکہ بجالانا جملہ شعب ایمان کا اور اعمال جمیع صالحات کا کسی بشر کے حیطۂ قدرت
مین نہین ہے الا ما شاء اللہ تعالیٰ اور کس طرح ہر شخص امتثال جملہ اوامر پر قادر ہو سکتا ہے کیونکہ بہت اوامر ایسے
ہین جو اوسکے حیطۂ تکلیف سے باہر ہین مثلاً جسکے پاس مال بقدر نصاب کے نہین ہے وہ زکوٰۃ کہان سے دیگا اور

جسکو استطاعت زاد و راحلہ کی نہیں ہے وہ حج کسطرح ادا کریگا جو شخص ناتوان وعاجز ہے وہ جہاد کیونکر کریگا اسلیے اللہ
پاک نے بمضمون لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا امور متعددہ وحسنات کثیرہ بتادیے ہین کہ جو عمل صالح اور فعل حسنہ
جس کسی شخص کے امکان مین ہو وہ اوسی کو ساتھ صحت نیت وخلوص طویت وطریقہ صواب کے بجالاے اللہ اوسکو
دوست رکھیگا اور وہ مخصوص برحمت خاصۂ الہی کا ہوکر انشاء اللہ تعالی مغفور ہو گا کیونکہ بڑا فوز واسطے انسان مومن کے
یہی ہے کہ نار سے بچکر گلزار مین جاوے فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز اس زحزحت وفوز کی علامت
دنیا مین یہی ہے کہ آدمی متقی کامل ہو اگرچہ اعمال حسنہ کو ایجاب دخول جنت مین اور اعمال سیئہ کو ایجاب دخول نار مین
مداخلت کلی نہین ہے لیکن اللہ پاک نے عمل صالح کو ایک نشانی مغفرت ورضوان کی اور عمل طالح کو ایک علامت سخط و
دخول نیران کی ٹھیرایا ہے اور اصل بات فقط اوسکا فضل ہے دیگر سب یہ نتیجہ ہے اوسکی سبقت رحمت کا اوسکے غضب
پر ولله الحمد اللھم لا تحرمنا خیرک لشرنا وھب لنا من فضلک العظیم واجعل ذلک شغلنا بجاہ حبیبک النبی الحبیب
نبیک الکریم صلعم اللھم آمین یافعی نے آیات واحادیث مذکورہ کو بطور دلیل ہمارے کلام اور اونکے معانی
پر نہین کیا تھا ہمنے نہایت اختصار سے جو کچھ اسجگہ لکھا ہے وہ ایک قطرہ ہے بحر زخار کا یا ایک ذرہ ہے بیابان ناپیدا کنار
کا اسکے بعد یافعی نے ایک فصل مستقل مین اثبات کرامات اولیاء اللہ کا بعض آیات وآحادیث سے کیا ہے کچھ حاجت اوسکے
ذکر کی اسجگہ نہین ہے اسلیے کہ وجود کرامات کا اولیاء اللہ سے بجای خود ادلۂ صحیحہ سے ثابت ہے کوئی مسلمان اوسکا
انکار نہین کرسکتا ہے اگر انکار کریگا تو وہ منکر قرآن وحدیث کا ہوگا قرآن وحدیث کا انکار عین کفر ہے عیاذا باللہ منہ
کچھ یہ ضرور نہین ہے کہ ہر ولی اللہ سے کرامت ظاہر ہوا کرے ولایت کے لیے ظہور کرامات کا کسی ولی یا عالم باللہ نے
شرط نہین کیا ہے بلکہ جسقدر قدم ولی کا مراتب ولایت وکمال باطن مین راسخ تر ہوتا ہے اوتنا ہی نبعد اوسکو ظہور کرامات سے
رہتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھو کہ جو شمار کرامات کا اولیاء متاخرین سے ہوا وہ اون سے نہوا امام احمد بن حنبل
رضی اللہ عنہ سے کسی نے وجہ اس امر کی پوچھی تھی کہا اولئک کان ایمانھم قویا فما احتاجوا الی زیادۃ شیء یقوون
بہ وغیرھم کان ایمانھم ضعیفا لم یبلغ ایمان اولئک فقووا بالھا بالکرامات نعم ہم سے لیے اسی قدر
کافی ہے کہ ہم انکار کرامات اولیاء اللہ کا جبکہ ظہور اوسکا طریقۂ صحیحہ پر ساتھ سے کسی متقی صالح خدا دوست کے ہو
نکرین بلکہ تصدیق سے پیش آئین ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے التصدیق بعلمنا ھذا ولایۃ
یافعی کہتے ہین مراد اس سے ولایت صغری ہے نہ کبری اور سب لوگ یہاں چار طرح پر ہوتے ہین ایک وہ لوگ ہین جنکو
تصدیق علم اولیاء اللہ کی اور علم اونکے طریقہ کا اور ذوق اونکے مشرب واحوال کا حاصل ہوا ہے وہ بہت ہی کم لوگ
ہین جنکو تصدیق وعلم مذکور تو حاصل ہوا ہے لیکن ذوق حاصل نہین ہوا تیسرے وہ لوگ ہین جنکو فقط تصدیق حاصل ہوئی
نہ علم وذوق چوتھے وہ لوگ ہین جنکو کوئی شے بھی ان اشیاء ثلثہ سے حاصل نہین ہوئی نعوذ باللہ من الحرمان و

منا التوفیق والغفران انتہیٰ — ہم لوگ سو ہمکو اس بات کا اعتراف ہے کہ ہم بالکل اونکے احوال و اذواق سے
خالی اور اونکے علوم تحقیق سے بے بہرہ اور اونکے سلوک طریق سے عاجز ہین ہان اتنی بات ضرور ہے کہ ہم اونکو دوست
رکھتے ہین اور اونکے صدق پر یقین لائے ہین اور اللہ سے امید رکھتے ہین کہ کل قیامت کو وہ اپنے فضل و رحمت سے
ہمکو اور اونکو اپنی دار کرامت مین جمع کرے اور دنیا مین بھی اونکی برکات سے ہمین محروم نرکھے کیونکہ حدیث
المرء مع من احب اور حدیث انت مع من احببت بشارت رسان دلہای مردہ وطمانینت بخش خاطرہای افسردہ
ہے اگرچہ ہمارے سارے اعمال بمقابلہ اونکے احوال کے برابر ایک پر پشہ اور ریزہ کاہ کے بھی نہین ہین لیکن سعت رحمت
و منت فضل کے لئے کچھ مساوات درکار نہین ہوتی ہے رافت رؤف فقط حیلہ جو ہوا کرتی ہے ؎

الہی نالۂ گرمے دل دیوانۂ ما را	کرامت کن نہال آتشینی دانۂ ما را
گریبان را نظر بر رشتی مہمان سنی باشد	سبز از باغ بیرون سبزۂ بیگانۂ ما را
درین محفل مکن اندست مردم آبرو ریزی	فروگردش دہ برنگ آسمان پیمانۂ ما را

تمام ہوا مقدمہ اس کتاب کا اب بعد اسکے ہمکو لکھنا مقالات اولیاء اللہ اور ملفوظات صوفیہ رضی اللہ عنہم کا منظور ہے
شعرانی رح نے کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار مین مقالات مذکورہ کو نام بنام اہل ولایت لکھا ہے
اس جگہہ تلخیص اون ملفوظات کی کیجاوےگی یہ سارے عبارات واشارات حقیقت مین مستنبطات ومفہومات بلکہ منطوقات
کلام الہی واحادیث رسالت پناہی ہین یہ سب اوسی اجمال کی شرح ہین جو شرع مین آیا ہے اور شارع نے طرف
اوسکی دعوت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متمم مکارم اخلاق تھے یہ لوگ اون اخلاق کے مبین ہین
ہر مطلب انکا دلالت نص یا اشارت نص سے ثابت ہے وللہ الحمد سو مومن مصدق انکا کلام سنکر عالم ہوجاتا ہے عالم
انکا مقال و مقام پہچانکر مستعد ظہور آثار ولایت بنجاتا ہے سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا
کہ مرید ونکو ان حکایات حالات و مقالات اولیاء و فقراء و زہاد و عباد سے کیا فائدہ ہے فرمایا الحکایات جند من جنود اللہ
تعالی تقوی بہا قلوب المریدین پوچھا اسکا کوئی شاہد بھی ہے کہا ہے قول اللہ کا ہے وکلا نقص علیک من انباء
الرسل ما نثبت بہ فؤادک **حکایت** ابو سلیمان دارانی کہتے ہین مین مجلس مین ایک واعظ کے گیا اوسکی بات
میرے جی کو لگی جب وہان سے اوٹھکر آیا کچھہ بھی اثر دل مین باقی نرہا پھر دوبارہ گیا تو اوسکے کلام نے طریق قوم مین
میرے دل پر اثر کیا پھر تیسری بار گیا تو وہ اثر دل مین ایسا باقی رہا گھر مین آکر سارے آلات مخالفات توڑ ڈالے اور طریق
الی اللہ کو لازم پکڑا یحیی بن معاذ رازی نے اس حکایت کے بعد کہا ہے عصفور اصطاد کرکیا یعنی ایک چڑیا نے
ایک باز کو شکار کرلیا مراد عصفور سے واعظ ہے اور مراد کرکی سے شیخ دارانی ہین اہل دل نے کہا ہے ان الرحمۃ
تنزل عند ذکر الصالحین مین کہتا ہون ذکر صلحاء کا دو طرح پر ہوتا ہے ایک اس طرح کہ اونکی کرامات و مقامات

کا ذکر کیا جاوے دوسرے اس طور پر کہ اونکی مقالات وملفوظات کو لکھا جائے یہ دونون طرحکا ذکر نفع بخش ہوتا ہے لکن پہلا ذکرانفع ہے اسلئے کہ کلام برکت التیام اونکا سُنتے سُنتے کچھ نہ کچھ اپنا اثر اوسکا ہوتا ہے اور وہ اثر سامع کو سالک طریق الی اللہ بناتا ہے اسمین فائدہ سُننے والیکا بہت زیادہ ہے اور پہلے ذکرسے فقط یہ نفع ہے کہ اعتقاد اونکی صلاحیت کا دل مین آتا ہے ہیئے کتاب تقصار مین تراجم اولیاء سلف وخلف کے مع بعض ملفوظات کے لکھے مین اس رسالہ مین فقط ذکر مقالات وعبارات پر اقتصار کیا جاتا ہے عربی الفاظ کا ترجمہ اُردو مین کتاب لواقع الانوار سے لکھا ہے ہرچند وہ حسن وجمال لغت عرب کا زبان ریختہ اُردو مین کہان ادا ہو سکتا ہے لکن پھر بھی اصل مطلب کی طرف راہبر ہے اور کہین جگہہ خاص لفظ عربی کو بھی ذکر کردیا ہے یہ مقاصد صحیحہ خواہ عربی مین ہون جسطرح کہ شعرانی نے ذکر کئے ہین خواہ فارسی مین جسطرح کہ تقصار وغیرہ کتب تذکار مین لکھے گئے ہین خواہ اُردو مین جسطرح کہ اس رسالہ مین اتفاق ہوا ہے مطلوب ان سب سے ذات پاک رب العلمین اور وجہ کریم ارحم الراحمین ہے بس بس ع

عباراتنا شتی وحسنك واحد	وكل الی ذاك الجمال يشير

ع حدیث عشق می با بدچو سر با نی چہ عبرانی ✦ اگرچہ جسنے ان اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کو جنکا نام وکلام اس رسالہ مین لکھا ہے نہین دیکھا ہے اور نہ اونکے زمان برکت نشان کو پایا ہے لکن جو بات اونکی صحبت سے متوقع سمجھی جاتی تھی وہ اونکے کلام برکت نظام سے اب بھی بصورت صدق نیت ممکن الحصول ہے گویا مطالعہ مقالات وعبارات واشارات وبشارات کا اونکو بمنزلہ حصول صحبت صوری کے ہے بلکہ ایک طرح صحبت سے بھی فوقیت زائد رکھتا ہے کہ صحبت صوری مین احتمال کسی قصور وفتور کا رہتا ہے اور خوف سوء ادب دامنگیر حال ہوتا ہے اور یہ صحبت معنوی انفاس قدسیہ کی ہرگرد وغبار سے پاک صاف ہے وللہ الحمد

ذات من نقش خیال خوش تست	من مگر خود صفت ذات توام
نقش اندیشہ من جملہ تست	گو کی الفاظ وعبارات توام

حدیث شریف مین آیا ہے خوشی ہو اوسکو جسنے دیکھا مجکو ایک بار اور خوشی ہو اوسکو جسنے مجھکو نہین دیکھا اور مجپر ایمان لایا سات بار معلوم ہوا کہ تصدیق بالغیب کا رتبہ تصدیق شہادت سے اعلی وارفع ہوتا ہے اللہ ورسول کے کلام کا مطلب بابت تہذیب اخلاق وتحسین اعمال وصدق اقوال واخلاص فعال کے سمجھنا مطالعہ پر انہین مقالات کے موقوف ہے علم نافع جسکا سوال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالجلال سے اپنی دعا مین کیا ہے اور عمل صالح جو مطلوب شارع ہے وہ اسی پردہ مین مستور ہے طالب حق وراغب طریق نجات کو لازم ہے کہ بعد تحصیل علوم کتاب وسنت کے مطالعہ اس رسالہ کا بھی بروجہ اعتقاد وانقیاد کیا کرے آئینہ دل کی زنگار کو صیقل کی اس اعتبار کے دور کر کے مظہر انوار بننے اور یہ سمجھے کہ گویا خدمت مین ان اکابر کے حاضر ہے اور بلا واسطہ اونکے

برکات قال و حال سے استفادہ و استفاضہ حاصل کرے امام شعرانی نے دیباچہ طبقات مین فرماتے ہین
اعلموا ان کل من طالع ھذا الکتاب علی وجہ الاعتقاد وسمع ما فیہ فکانہ عاصر جمیع الاولیاء المذکورین
فیہ وسمع کلامھم وذالک لان عدم الاجتماع بالشیخ لا یقدح فی محبتہ وصحبتہ فانا نحب رسول اللہ صلعم
والصحابۃ والتابعین والائمۃ المجتہدین ولم نرا بناھم ولا عاصرناھم وقد انتفعنا باقوالھم واقتدینا
بافعالھم کما ھو مشاھد فان صورۃ المعتقدات اذا ظہرت وحصلت لا یحتاج الی مشاھدۃ
صور الاشخاص ثم ان من طالع مثل ھذا الکتاب ولم یحصل عندہ نھضۃ ولا شوق الی طریق اللہ
عز وجل فھو والاموات سواء والسلام حاصل اس کلام کا یہ ہوا کہ مطالع اس کتاب کا بمنزلہ معاصر اولیائے
مذکورین کے ہے گویا اونکے کلام کا سامع ہے عدم اجتماع الشیخ کچھہ قادح محبت وصحبت نہین ہوتا ہے دیکھو ہم
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ و تابعین و ائمہ کو دوست رکھتے ہین حالانکہ ہمنے اونکو نہین دیکھا ہے اور
نہ ہم اونکے ہمعصر تھے مگر اونکے اقوال سے ہمنے نفع لیا ہے اور اونکے افعال کے ہم مقتدی ہوئے ہین صورت اعتقاد
کی جب ظاہر و حاصل ہوجاتی ہے تو محتاج مشاہدہ صورت شخص کی نہین رہتی اگر اس کتاب کے مطالع کو ان مقالات
سے کچھہ بھی نہضت و شوق طریق الٰہی کا حاصل نہوا تو سمجھو کہ وہ اور موتی برابر ہین لا الٰہ الا اللہ ولا حول
ولا قوۃ الا بہ ٭ افادہ اس کلام کا واسطے اہل اسلام کے یہ ہے کہ شخص صحیح الاعتقاد کے لئے جو اس کلام کو
لیتا ہے تقریب طریق حق ہے کیونکہ مرید صادق جسوقت کہ بات شیخ کی سنکر جزم و یقین کے ساتھہ اوسپر عمل
کرتا ہے تو مرتبہ مین برابر شیخ کے ہوجاتا ہے شیخ کو اوسپر فقط اتنی ہی فضیلت و زیادت باقی رہتی ہے کہ وہ مفیض
ہے مرید پر اسی لئے یہ کہا ہے کہ بدایت مرید کی نہایت شیخ ہوتی ہے کیونکہ جو کچھہ شیخ نے اواخر عمر مین کمایا کیا ہے
وہ اوسکی ساری مجاہدات طول عمر کا خلاصہ ہے فاکرم بہ من کتاب جمع مع صغر حجمہ غالب فقہ اھل الطریق
واللہ المستعان وبہ التوفیق وھو خیر رفیق ٭

باب بیان مین اکابر صحابہ کے

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سید اول اولیاء امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین نسب انکا حضرت سے کعب بن مرہ
مین جا ملتا ہے انکے مناقب بیحد و بیحساب ہین انکی وفات مابین مغرب و عشا کے ۲۲ جمادی الآخر سنہ ۱۳ ہجری کو
بعمر شصت و سہ سال ہوئی ای رب یہ تیرا بندہ شرمندہ انکا ہمنام ہے تو اوسکی محرومی انکی برکات سے پسند نکر
اس مشارکت اسمی کو قوت کیمیائی بخش ٭

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا	بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است

۱ یہ فرماتے تھے بڑی عقلمندی تقوی ہے بڑی حماقت فجور ہے اَصْدَقُ الصِّدْقِ اَمَانَتٌ ہے اَکْذَبُ الْکِذْبِ خیانت ہے ۲ جسکو وعظ کرتے اوس سے کہدیتے کہ اگر تو نے میری وصیت حفظ کر لی ہے تو اب چاہیے کہ کوئی غائب موت سے زیادہ تجھکو محبوب نہو اور وہ تو آوے ہی گی ۳ بندے کے اندر جب کسی زینت دنیا سے عجب آجاتا ہے تو اللہ اوسکو دشمن رکھتا ہے یہانتک کہ وہ اوس زینت سے جدا ہو جاوے ۴ ہم کہتے تھے کاش میں درخت ہوتا کہ اوسکو ذبح کرکے کھا لیتے یہ اسلیے کہ اونپر خوف و حزن بنہایت درجہ غالب تھا ۵ نوکر زبانکو پکڑکے فرماتے کہ اسی نے مجھے بہت جا بیجا پھرایا ہے ۶ اونٹنی کی باگ ہاتھ سے چھوٹ جاتی تو اوسکو بٹھا کر باگ پکڑتے کسی سے نکہتے کہ اوٹھا دو فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں لوگوں سے کچھ نہ مانگوں گویا اسکو بھی داخل سوال خیال کرتے تھے یہ اعلیٰ درجہ ترک سوال کا ہے سوای صدیقین کے کب کسی دوسرے شخص سے بنسکتا ہے رضی اللہ عنہ ✦

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت سے کعب میں جا ملتا ہے سب سے پہلے امیر المومنین انھیں کا لقب ٹھیرا انکی کثرت علم و وفور عقل و فہم و زہد و تواضع و رفق و انصاف و قوت دین و تعظیم آثار رسول و شدت متابعت حضرت پر اجماع ہے ۱ انکے دسترخوان پر دو سالن نہوتے ایکبار حفصہ نے ٹھنڈے شوربے میں کچھ تیل ڈالدیا تھا کہا اِدَامَانِ فِی اِنَاءٍ وَاحِدٍ لَا آکُلُہُ حَتّٰی اَلْقَی اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یعنی ایک برتن میں دو سالن ہیں تو میں اسکو نہ کھاؤں گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملوں یہ دلیل ہے انکے کمال زہد کی مافوق اوسکے متصور نہیں ہے ۲ انکی قمیض و ازار میں چودہ پیوند لگے تھے اونمیں ایک پیوند لال چمڑے کا بھی تھا یہ دعا کیا کرتے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَھَادَۃً فِی سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِی فِی بَلَدِ رَسُوْلِکَ ۳ ایکبار حضرت سے اجازت عمرہ کی انکو فرمایا لَا تَنْسَنَا یَا اُخَیَّ مِنْ دُعَائِکَ دوسرا لفظ یہ ہے اَشْرِکْنَا فِی دُعَائِکَ ۴ کہتے تھے اگر خوف حساب کا نہوتا تو میں بھی ایک بکری تنور میں بھون کر کھاتا ۵ فرماتے تھے کاش میں ایک مینڈھا ہوتا میرے گھر والے مجھکو موٹا کرکے ذبح کرتے پھر پکا کر کھا لیتے میں فضلہ ہو کر باہر نکلتا مگر بشر نہوتا ۶ کہتے تھے میں چاہتا ہوں کہ جیسا دنیا میں آیا ہوں ویسا ہی چلا جاؤں نہ مجھپر کوئی بوجھ ہو نہ مجھکو کچھ ملے ۷ اندھیروں اور یتیموں کے لیے تھیلا آٹے کا اپنی پشت پر لادے لیے جاتے کسی نے کہا ہمکو دو ہم اوٹھا لے چلیں کہا بھلا دن قیامت کے کون میرے گناہ اوٹھا لے چلیگا انکے فضائل و احوال بیشمار ہیں جسطرح ابو بکر رضی اللہ عنہ ارحم امت تھے ویسے ہی یہ امر خدا میں اشد تھے انکے سبب سے ہدایت و نہایت میں اسلام کو بڑی قوت حاصل ہوئی رضی اللہ عنہ ✦

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت سے عبد مناف میں جا ملتا ہے رقیہ پھر ام کلثوم دختران حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے نکاح میں آئیں اسلیے ملقب بذی النورین ہوئے ۴۹ دن محصور رہکر شہید ہوئے بیاض مارکیٹ سامنے مصحف رکھا تھا اوسکو پڑھتے تھے ۱ سخت باحیا تھے خلوت میں بھی برہنہ نہوتے ۲ صائم النہار قائم اللیل

٣٢٤ - پانچم جمعہ ہم کی زنار میکر خطبہ پڑہتے ہم آدام خلافت مین غلام کو اپنے ساتھہ سوار کر لیتے ٥ منبر کو دیکہکر اشارہ دیکر وہاڑ ہی سے بیک جاتی ٥

نکیے مگور فریبان شہر سیر سے کن ۔۔۔ ببین کہ نقش املمانچہ باطل آمادہ ست

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یہ برادر عم زاد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین ١ کہتے تہے دنیا مُردار ہے جو کوئی کچہ اوسمین لیا چاہے تو وہ مخالطت کلاب پر صبر کرے ٥

زوال دنیا تیرے اطوار کی ایسی تیسی ۔۔۔ ہت تیرے قہر کہ مُردار کی ایسی تیسی

شعرانی کہتے ہین اسیلئے کسی زاہد کو کبہی کمی مزاحمت مین دنیا پر دیکہا نہین گیا کما ہو مشاہد طالب فضول دنیا کو گتا دنیا کا اسیلئے کہتے ہین کہ دل اوسکا متعلق دنیا رہا کرتا ہے کلب ماخوذ ہے تکلیب سے جس شخص پر فراق شہوت کا مشکل ہے وہ اوس شہوت کا کتا ہوتا ہے توسع متوسع کا ماکل وملبس مین نہین ہوتا مگر قات ورع سے شارع نے ہمکو حکم توسع کا شبہات مین نہین دیا ہے ٢ مناجات مین کہتے تہے کفانی عزا ان تکون لی ربا وکفی بی فخرا ان اکون لک عبدا انت لی کما احب فوفقنی لما تحب یعنی کافی ہے مجکو یہ عزت کہ تو میرا رب ہے بس ہے مجکو یہ فخر کہ مین تیرا بندہ ہون تو میرے لئے ویسا ہے جیسا کہ مین چاہتا ہون اب توفیق دے تو مجکو اوس کام کی جسکو تو چاہتا ہے ٣ آدمی پوشیدہ ہوتا ہے نیچے اپنی زبان کے تم اوس سے بات کرو پہچان لوگے ٥

تا مرد سخن نگفتہ باشد ۔۔۔ عیب وہنرش نہفتہ باشد

جس شخص نے اپنی قدر پہچانی وہ برباد نہوگا ای ایاز قدر خود بشناس ٤ انعام کر جسپر تو چاہے تو اوسکا امیر ہے بے پروا ہو تو جس سے چاہے تو اوسکا نظیر ہے محتاج ہو تو جس کا چاہے تو اوسکا اسیر ہے ٥ مرنا انسان کا بڑا ہوکر رب کو پہچان کر بہتر ہے طفلی مین مرنے سے اگرچہ بیحساب جنت مین کیون نہ جائے شعرانی کہتے ہین یہ اسلئے کہ بندہ جنت مین ہمنشین اپنے رب کا ہوتا ہے بقدر عبادات کرنیکے ٦ کسینے کہا کیا ہم آپکی حراست نکرین کہا حارس ہر آدمی کی اوسکی اجل ہے ٧ عمل کی نسبت اہتمام قبول عمل کا زیادہ تر کرو کیونکہ کوئی عمل ہمراہ تقوی کے قلیل نہین ہوتا ہے اور عمل متقبل کس طرح قلیل ہوگا ٨ نہین ہے خیر عبادت بے علم مین اور نہ علم بے فہم مین اور نہ قرارت بے تدبر مین ٩ تقوی ترک کرنا اصرار کا ہے معصیت پر اور ترک کرنا اغترار کا ہے ساتھہ طاعت کے دنیا سے کہتے تہے غری غیری قد طلقتک ثلاثا عمرک قصیر ومجلسک حقیر وخطرک کبیر یعنی کسی اور کو تو دہوکا دے مینے تجکو تینون طلاقین دیدی ہین تیری عمر کم تیری مجلس خوار تیرا اندیشہ بڑا ہے ٥

نوشتہ اند بر ایوان جنت الماوی ۔۔۔ کہ ہر کہ عشوہ دنیا خرید وای بوی

١٠ فرماتے دنیا ملنے پر بہت خوش نہو اور فوت ہونے پر رنج فکر مابعد موت کی کرے ٥

	بہ پیشِ ہمت ماہر چہ آمد بود مہمانی		نہ شادی وہ سامانِ نہ غم اور نہ نقصانی	

طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرّہ میں ملتا ہے حضرتؐ انکو طلحۃ الخیر کہتے تھے انکی روزانہ آمدنی ایک ہزار کی تھی ایک دن سو ہزار صدقہ دے ڈالے اتنا کپڑا نہ تھا کہ پہنکر مسجد میں جاتے گھر اپنے سے ایک کرتہ بھی مول نہ لیا سنہ ۳۶ھ میں دن جمل کے مقتول ہوئے قبر شریف بصرہ میں ہے رضی اللہ عنہ دن احد کے ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثابت رہے اور اپنی جان کو سپر بنایا ہاتھ شل ہوگیا چوبیس زخم کھائے منجملہ عشرۂ مبشرہ کے ہیں جو کوئی انکو باغی کہتا ہے وہ مخطی ہے ✦

زبیر بن العوام چھٹی میں جا کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے ہیں دن بدر کے خوب ہی دل کھول کر لڑے اور پشت و دوش پر بہت زخم آیا وقت وفات کے قرضدار تھے کچھ مال نہ تھا لوگوں نے کہا قرض کیونکر ادا ہوگا اپنی اولاد سے کہا تم یون کہو یا مولی الزبیر اقض دینہ اللہ نے وہ سارا قرضہ اتار دیا دو کروڑ دو لاکھ کا قرض تھا ۲ انکے ایک ہزار مملوک تھے ہر دن خراج داخل کرتے یہ اوسی مجلس میں صدقہ کرکے اوٹھتے ایک زر بھی نہ لیتے منجملہ عشرۂ مبشرہ کے ہیں رضی اللہ عنہ ✦

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ انکا نسب پدر پنجم میں حضرتؐ سے جا ملتا ہے ایک بار بیمار ہوئے کہا الٰہی میرے بچے خُرد سال ہیں میری موت میں تاخیر فرما کہ یہ بالغ ہوجائیں بیس برس تک تاخیر ہوئی ۲ فتنۂ عثمان میں کنارہ کش ہوکر گھر میں بیٹھے رہے باہر نہ نکلے ۳ احد کے دن ہزار تیر لگائے تھے ۴ کہا جس جبہ میں دن بدر کے میں نے سامنا مشرکین کا کیا ہے اوسی جبہ میں مجھکو دفن کرو یہ بھی عشرۂ مبشرہ میں ہیں رضی اللہ عنہ ✦

سعید بن زید رضی اللہ عنہ انکا نسب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کعب بن لوئی میں ملتا ہے ا یہ مجاب الدعوۃ تھے اروی بنت انس نے پاس مروان کے دعوی کیا کہ انہوں نے کچھ زمین میری دبا لی ہے سعید نے کہا اللھم ان کانت کاذبۃ فاعم بصرہا واقتلہا فی ارضہا یعنی الٰہی اگر یہ جھوٹی ہے تو تو اوسکو اندھا کر دے اور اسکی زمین میں اسکو مار غرضکہ وہ اپنی زمین میں چلی جاتی تھی اور اندھی ہوچکی تھی ایک کنوئیں میں گر کر مرگئی ۲ انکا انتقال عقیق میں ہوا تھا مدینہ میں لاکر دفن کیا سنہ ۵۱ھ میں وفات پائی یہ بھی عشرۂ مبشرہ بالجنۃ میں ہیں رضی اللہ عنہ ✦

عبدالرحمن بن عوف انکا نسب حضرتؐ سے کلاب بن مرہ میں جا کر ملتا ہے ۱ انہوں نے سات سو اونٹ صدقہ کئے مع احمال و اقتاب ۲ اہل اللہ کے فقرا و مساکین کو دیدئے ۳ حضرت نے اپنے ہاتھ سے انکے سر پر عمامہ باندھا تھا اور انکے پیچھے نماز پڑھی تھی اور انکا نام عبد صالح رکھا تھا ۴ بسبب شدت خوف و تواضع کے انہیں اور انکے غلاموں میں کچھ فرق نہ تھا سنہ ۳۲ھ میں وفات ہوئی بقیع میں دفن ہوئے منجملہ عشرۂ مبشرہ کے ہیں رضی اللہ عنہ ✦

ابو عبیدہ عامر بن جراح ساتوین پشت میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملتے ہیں انکی تو قریۂ عماد معذب

شہر مدینہ میں ۳۲ھ میں انتقال کیا یہ کہتے تھے بہت سے لوگ سفید لباس میں جنکا دین میلا ہے بہت سے مکرم
نفس میں جو نفس کو ذلیل کرتے ہیں ۲ تم بادی کرو سیئات قدیمات پر ساتھ حسنات حدیثات کے تم میں اگر کسی
ایک نے اتنے سیئات کئے ہیں کہ آسمان تک بھر گیا ہے پھر کوئی حسنہ کیا تو وہ اون سیئات پر فائق ہوکر مٹادے گا
یعنی مافات کا تدارک ماآت سے کرو پر اسلئے کہ ہوں کونسی نیکیوں سے مٹاؤ رضی اللہ عنہ یہ بھی عشرہ مبشرہ میں ہیں +
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم تھے وضو کا پانی مسواک جوتا وسادہ سفر
میں رکھتے ہدی وسمت میں مشابہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے بغرض تعظیم نعل نبوی اچھا لباس پہنتے خوشبو
رہتے حضرت کے سامنے عصا لیکر چلتے انکی پنڈلیاں باریک تھیں بعض لوگوں نے مسخری کیا حضرت نے فرمایا واللہ میزان
میں یہ جبل احد سے بھی زیادہ گران ہونگے حضرت انکا قرآن پڑھنا سنتے اور فرماتے جسکو یہ بات خوش آئے کہ قرآن کو
ترو تازہ پڑھے جسطرح کہ وہ اترا ہے تو ابن مسعود کی طرح پڑھے یہ قلیل الصوم کثیر الصلوٰۃ تھے کسی نے اس بابت کچھ کہا
جواب دیا کہ میں جب روزہ رکھتا ہوں تو نماز سے ضعیف ہو جاتا ہوں میرے نزدیک نماز اہم ہے مراد صوم نفل ہے نہ صوم
فرض ایک بار باہر نکلے کچھ لوگ ہمراہ ہو گئے کہا تمکو کچھ مجھ سے کام ہے کہا نہیں کہا اچھا جاؤ یہ مشایعت ذلت تابع فتنہ
متبوع ہے کہتے تھے اگر تم جانو وہ حال میرا جو میں جانتا ہوں تو تم میرے سر پر خاک ڈالو کیا اچھے ہیں دو مکروہ موت و فقر
آدمی پاس سلطان کے جاتا ہے اوسکے ساتھ اوسکا دین ہوتا ہے پھر باہر آتا ہے اور دین نہیں رہتا اسلئے کہ وہ متعرض ہوتا
اللہ کی معصیت کا فعل یا سکوت یا اعتقاد سے کوئی آدمی اگر ستر برس اللہ کی عبادت درمیان رکن و مقام کے کرے اور کسی
ظالم کا محب ہو تو اللہ اوسکو ہمراہ اوسکے محبوب کے حشر کریگا **حکایت** جب بیمار ہوئے عثمان بن عفان انکی عیادت
کو آئے کہا کیا بیماری ہے کہا اپنے گناہوں کی کہا کس چیز کو جی چاہتا ہے کہا رحمت رب کو کہا ہم کوئی طبیب بھیجدیں کہا
طبیب ہی نے تو بیمار ڈالا ہے کہا کیا تمکو کچھ دوں کہا مجھے کچھ حاجت نہیں ہے کہا تمہاری بیٹیوں کے کام آئیگا کہا
کیا تمکو میری بیٹیوں پر ڈر فقر کا ہے میں نے اونکو حکم دیا ہے کہ وہ ہر رات سورہ واقعہ پڑھ لیا کریں میں نے حضرت کو سنا
کہ جو کوئی سورہ واقعہ کو ہر شب پڑھے گا اوسکو کبھی فاقہ نہو گا دعا میں کہتے اللھم انی اسالک ایمانا لا یرتد ونعیما
لا ینفد وقرۃ عین لا تنقطع ومرافقۃ نبیک صلعم فی اعلی جنان الخلد فرماتے تھے نہیں ہے علم کثرت روایت
سے علم تو خشیت ہے دنیا کا صفو گیا کدر باقی رہگیا آج کے دن موت تحفہ ہے ہر مسلمان کا بندہ حقیقت ایمان کو نہیں
پہنچتا ہے یہانتک کہ اوسکی چوٹی پر نہ اوترے چوٹی پر ایمان کے نہیں اوترتا ہے جب تک کہ فقر محبوب تر نہو اوسکو غنا سے
اور قلت عزت سے اور برابر ہو جاوے ذام نزدیک اوسکے مراد فقر ہے حلال میں بہ نسبت غنا فی الحرام کے اور تواضع طاعت
میں بہ نسبت شرف فی المعصیۃ کے اپنے یاروں سے کہتے تھے تمہاری نماز لمبی اور تمہارا اجتہاد اکثر ہے اصحاب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ تمسے زہد فی الدنیا ورغبت فی الآخرۃ میں بڑھکر تھے آدمی اوس سنگ سے جو گھر میں

وُلاۃ کے ہوتا ہے غائب ہے مگر اوسپر گناہ برابر حاضر کے لکھا جاتا ہے اسلئے کہ اوسکو خبر لوس منکر کی پہنچتی ہے اور وہ اوسپر راضی ہوتا ہے یا سکوت کرتا ہے ✦

خباب بن الارت رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے ہمارے بہائی چل بسے اونہون نے اپنے اجر مین سے کچھ نلیا اور نہ دنیا نے اون کو ناقص کیا اب ہم لہو اوسکے رہگئے ہین ہمکو مال ملا ہے جسکے لئے کوئی جگہ ہم نہین پاتے مگر مٹی اگر حضرت نے ہمکو موت مانگنے سے منع نکیا ہوتا تو ہم موت مانگتے انکی وفات کوفہ مین ہوئی علی مرتضیٰ نے نماز جنازہ کی پڑہی ✦

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ قاری تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحکم خدا سورۂ لم یکن انکو پڑہکر سنائی یہ کہتے تھے تم سبیل وسنت کو پکڑے رہو جو بندہ سبیل وسنت پر ہوتا ہے اور اللہ کے ڈر سے روتا ہے اوسکو آگ نہین چھوتی میانہ روی سبیل وسنت مین بہتر ہے اجتہاد کرنیسے خلاف سبیل وسنت مین مراد سبیل سے اسلام ہے مراد سنت سے عمل بالحدیث ہے بندہ جب کوئی چیز اللہ کے لئے ترک کردیتا ہے تو اللہ بہتر اوس سے بدلا دیتا ہے جہان سے کہ اوسکو گمان بہی نہو وللہ الحمد ✦

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ انکو پانچہزار ملتے تھے تیس ہزار مسلمان پر امیر تھے سب صرف کردیتے ہاتھ کے شغل سے کہاتے جہان جاتے کسی سایۂ دیوار مین ٹہرتے گہر کچھ نہ تہا خادم کو کسی کام کے لئے بہیجتے تو آپ آٹا گوندہتے کہتے لانجمع علیہ عملین ٹوکرے بناتے اوسکو بیچکر کہاتے صدقات کا مال نہ کہاتے لوگ اونکو بسبب رثاثت حال کے بیگار مین پکڑ کر اپنا بوجہ اونپر لادتے کبہی پہچان جاتے تو کہتے لاؤ ہم اوٹہائین وہ کہتے نہین چلو گہر تک پہنچا دو حالانکہ امیر تھے مداین پر کہتے تھے جو مؤمن اشیاء کثیرہ کی خواہش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو سوکہا دیتا ہے یہانتک کہ مرکر جنت مین جاتا ہے تعجب ہے مؤمل دنیا سے حالانکہ موت اوسکی طلب مین ہے اور وہ غافل ہے مغفول عنہ ہنستا ہے اور نہین جانتا کہ اللہ اوس سے راضی ہے یا ناخوش ہے حضرت نے عہد لیا تہا کہ تمہاری پونجی زاد راکب کے برابر ہو انکی عمر ڈہائی سو برس کی ہوئی خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین انتقال کیا رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اینکے حق مین فرمایا تہا سلمان منا اهل البیت ✦

تمیم داری رضی اللہ عنہ بڑے تہجد گزار تھے ایک رات صبح تک ایک آیت قرآن پاک کی پڑہتے رہے رکوع وسجدہ کرتے اور روتے وہ آیت شریف یہ تہی ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم کالذین امنوا وعملوا الصلحٰت سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون صاحب ہیئت ولباس وحسن تھے سب سے پہلے بحکم عمر بن خطاب انہین نے لوگون کو وعظ کیا انکا ایک حلہ تہا جسکو ہزار درہم دیکر خریدا تہا جس رات امید لیلۃ القدر کی ہوتی اوس شب اوسکو پہنتے واللہ اعلم یہ اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق ✦

نکتہ

ابو الدرداء عویمر بن زید رضی اللہ عنہ یہ قسم کہاکر کہتے تھے کہ مامون نہین ہوتا ہے کوئی شخص اپنے ایمان پر سلب ہونیسے لیکن اوسکا ایمان سلب کر لیا جاتا ہے مین شکر کرتا ہون تمکو کسی کام کا اور خود اوسکو نہین کرتا مجھے امید ہوتی ہے اجر کی تمہاری طرفسے تفکر ایک ساعت کا بہتر ہے قیام سے چالیس شب کے ذرہ برابر نیکی ہمراہ تقوی و یقین کے افضل و اعظم و ارجح ہوتی ہے امثال جبال عبادت مغترین سے تو اگر لوگون کا انتقاد کریگا تو وہ تیرا انتقاد کرینگے اور جو تو اونکو ترک کر دیگا تو وہ تجکو ترک نکرینگے اور اگر تو اونسے بھاگیگا تو وہ تجکو پالینگے سو دو تم اپنی آبرو واسطے یوم الفقر کے مین کہتا ہون اسکا تجربہ مجکو بخوبی ہوا جیسا انہون نے کہا ہے ویسا ہی آنکہہ سے دیکہا کہتے تھے پایا تہا مینے لوگون کو برگ بیخار سو اب وہ خار بے برگ ہو گئے ہین جو لوگ اللہ کے ذکر سے رطب اللسان رہتے ہین وہ جنت مین ہنستے ہوئے جائینگے شعرانی کہتے ہین مراد رطب اللسان ہونیسے عدم غفلت ہے اسلئے کہ جب دل غافل ہو جاتا ہے تو زبان سوکہہ جاتی ہے اور رطب ہونیسے خارج ہو جاتی ہے حدیث مین آیا ہے لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ

ورد زبان و مونس جان ست نام یار	یکدم نمی رود کہ مکرر نمی شود

کہتے تھے اچہا مومن وہ مرد مسلمان کا اوسکا آہرت ہے ردکتاب اوسکی زبان و شرمگاہ و نظر کو ام الدرداء اسلئے کہا تیرے بعد اگر حاجت ہو تو مین صدقہ کہاؤن کہا نہین مزدوری کر اگر نہو سکے تو دانے چن مگر صدقہ نکہا مین کہتا ہون محتاج کو صدقہ کہانا درست ہے لیکن یہ فتوی بطور تقوی کے تہا بیشک نفوس شریفہ کو ایسے مال کے لینے اور کہانے سے عار و نفرت آتی ہے اپنے دونون ہاتہہ سے دنیا کو دور کرلے اور کہتے الیک عنی کہتے تہے آدمی پورا فقیہ نہین ہوتا ہے جب تک کہ اپنی جان کو جانب خدا مین دشمن نرکہے مومن مین کوئی پارہ گوشت زبان سے زیادہ اللہ کو محبوب نہین ہے چاہیے کہ اوسکو نگاہ رکہے تاکہ اسکو دوزخ مین نلیجا سکے کہتے تھے ہم ایک قوم کے منہہ پر ہنستے ہین اور ہمارے دل اونکو لعنت کرتے ہین نوف بکالی واعظ تھے انکی مان نے اونکو کہا بیٹا اتق اللہ ولکن موعظتک لنفسک یہ اسلئے کہ نفع ذات مقدم ہوتا ہے نفع غیر پر پہلے اپنی اصلاح کرے پہر غیر کی +

نکتہ

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ بڑے عابد زاہد تھے کبہی اینٹ پر اینٹ نرکہی اور نہ کوئی درخت لگایا جب سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا یہ کہتے تھے اے ابن آدم تو بدن سے مصاحب دنیا رہ اور دل اور نیت سے یار آخرت کا **حکایت** ایک بزرگ نے کہا ہے دنیا را بازی دادم گفتند چگونہ گفت نان اینجا خوردم وکار آن جا کردم اتباع سنت مین یہ پیش قدم صحابہ تھے بال برابر سنت نہ چھوڑتے ادنی بدعت روا نرکہتے انکا ترجمہ مصفی شرح موطا مین بہت بسط سے لکہا ہے یہ کہتے تھے آدمی عالم نہین ہوتا جب تک کہ من فوق پر حسد نکرے اور من تحت کو حقیر نہ جانے اور علم پر قیمت نہ لے **ف** یحیی بن ابی بکر عامری نے ریاض مستطابہ مین لکہا ہے کان لازماً للسنۃ فاراً من البدعۃ ناصحاً للامۃ حضرت نے انکو رجل صالح فرمایا تہا جابر کہتے ہین ما منا

احد الا امانت بہ الدنیا و مال بہا الا ابن عمر یہ اپنے غلامون مین جب کسیکو دیندار دیکھتے آزاد کر دیتے لوگون نے
کہا یہ تو تمکو دہوکا دیتے ہین کہا من خدعنا باللہ انخدعنا لہ یعنی جو کوئی دہوکا دیگا ہمکو اللہ کے نام سے تو ہم اوسکا
دہوکا کہا لینگے انکا انتقال مکہ مین بزمانۂ عبدالملک بن مروان ۷۳ھ مین بعمر ۸۴ سال ہوا محصب مین دفن ہوئے
یا قریب مکہ انتہے رضی اللہ عنہ
ابوذر رضی اللہ عنہ کو ایک دن ایسی فکر مین رہے کہ دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے کہتے تھے کہ اگر صاحب منزل ہمکو
چھوڑ دیتا تو ہم اس گھر کو امتعہ سے بہر دیتے ولکن وہ تو ہمارا نقل کرنا اس جگہ سے چاہتا ہے انکا اعتقاد یہ تھا کہ ایکدن
کے نفقہ سے زیادہ ذخیرہ کرنا حرام ہے کوئی آدمی اسلیے گہر مین آتا اودہر اودہر نظر دوڑاتا کوئی شئے متاع دنیا سے نپاتا یہ بڑے
زاہد متصدق تھے جوڑ کا نام صحابہ مین معلوم نہین ہوتا واللہ یختص برحمتہ من یشاء ۵

	آن زمان وقت چلا وطن زنبور ست		زر چند ذرکہ چون خانہ پر از شہد شود	

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ صاحب سر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کہتے تھے بہت محبوب دن جکو وہ دن
ہوتا ہے جسدن کہ میرے گہر والے آکر یہ بات کہتے ہین کہ آج ہمارے پاس کوئی چیز نہین ہے جو ہم کہائین نہ قلیل نہ کثیر
حکایت ایک دن نماز مین خوب روئے دیکہا تو ایک آدمی پیچھے تہا اوس سے کہا تو یہ حال کسی سے نکہنا
کہتے تھے قریب ہے کہ آئیگا لوگون پر وہ زمانہ کہ اوسمین کسی شخص کو بڑا ظریف وعقیل بتائینگے حالانکہ اوسکے دلمین
برابر ایک ذرہ کے ایمان نہوگا انتہے مین کہتا ہون یہی مضمون ایک حدیث مرفوع مین بہی آیا ہے یہ زمانہ مدت سے
پر اہل اسلام کے آگیا ہے اس زمانے مین جتنے لوگ عقل وہوش مین مشار الیہ ہوتے ہین وہ اوتنے ہی ایمان سے
دور ہین ایماندار لوگ نزدیک اونکے احمق الحمقا ہین عیاذا باللہ حذیفہ کہتے تہے تم مین وہ لوگ بہتر نہین ہین جو کہ
دنیا کو واسطے آخرت کے ترک کر دیتے ہین بلکہ بہتر وہ ہین جو دنیا وآخرت دونون کو لیتے ہین گویا یہ اشارہ ہے طرف
مضمون آیت شریف کے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

	لا بارک اللہ فی الدنیا بلا دین		ما احسن الدین والدنیا اذا اجتمعا	

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اونکے پاس ایک چہوٹی سی پتی تہی اسلیے انکی یہ کنیت ہو گئی یہ کہتے تہے اگر ایک آیت کتاب اللہ
کی نہوتی تو مین تمکو کبہی روایت حدیث کی نکرتا ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدی قبل صحبت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فقط پیٹ بہر روٹی پر لوگون کی خدمت کرتے تہے مگر کسی سے سوال نکرتے ۵

	زبان بود دہن لقمۂ حلال مرا		چو بستہ شد ز قناعت لب سوال مرا	

ہر دن بارہ ہزار بار تسبیح کرتے اور کہتے ہم کہ بقدر گناہ کے تسبیح کرتا ہون **حکایت** ایکدن ایک کنیز پر کوڑا
اوٹہایا پہر کہا اگر خوف قصاص کا نہوتا تو مین تجکو مارتا اور کہہ دیتا لکن مین تجکو ایسے شخص کے ہاتہ فروخت کرتا ہون

جو مجکو پوری قیمت دیا جاتو آزاد ہے واسطے اللہ کے چاہو انکی بی بی اور کنیزرات کے تین حصے کر لیتے ایک نماز پڑہتا پہر دوسرے کو جگا دیتا پہر وہ دوسرا نماز پڑہکر تیسرے کو اوٹہا دیتا۔ کہتے تھے بخار سے زیادہ کوئی درد مجکو محبوب تر نہین ہے اسلئے کہ وہ ہر جوڑ کو حصہ اوسکا اجر سے بسبب عموم جسد و درج کے دیتا ہے ۵

	گر بسترش بسیر کوم پہر استخوان کنم		تا آمدہ بشہر و بر دوم تپ محنت	

مین کہتا ہون بعض اہل نصرت نے کہا ہے کہ بدن مین تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہین بعدد ایام سال اسلئے ایک دن کی تپ کفارہ ہوتی ہے سال بہر کے گناہون کی وللہ الحمد ابو ہریرہ کہتے تھے بیماری مین دخل ریا و سمعہ کا بالکل نہین ہوتا ہے بلکہ اجر محض ہوتا ہے **ف** شیخ عبد القادر جیلی نے مرض کو تین قسم پر تقسیم کیا ہے عقوبت کفارہ رفع درجہ عقوبت وہ مرض ہے جسکے ساتھہ سخط و ناخوشی ہو کفارہ وہ مرض ہے جسکے ساتھہ رضا و صبر ہو درجہ وہ مرض ہے جسکے ساتھہ انشراح صدر و رضا ہو ابو ہریرہ طرف سے مروان کے خلیفہ تھے گٹھا لکڑی کا سر پہ لادے ہوئے نکلتے اور کہتے اوسعوا الطریق للامیر وقت وفات کے رونے لگے پوچہا تو کہا مین بوجہ سفر و قلت زاد پر روتا ہون مینے ہبوط جنت و نار پر صبح کی ہے مین نہین جانتا کہ مجکو انمین سے کون لیگا انکی وفات خلافت معاویہ مین مدینہ کے اندر ہوئی ۷۸ برس کی عمر مین رضی اللہ عنہ آدہی احادیث اسلام گویا انہین سے مروی ہین +

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے ای صاحب گناہ تو نڈر عاقبت گناہ سے امن مین نرہ یہ تیرا ہنسنا اور تجہے معلوم نہین کہ اللہ تیرے ساتھہ کیا کریگا گناہ سے بڑہکر ہے اور خوش ہونا تیرا گناہ پر بعد ظفر کے اعظم تر ہے گناہ سے اور غمگین ہونا تیرا گناہ پر جبکہ فوت ہوجائے اعظم تر ہے گناہ سے لوگون پر ایک وقت ایسا آئیگا کہ عقل ونکی لیجاوینگی تو کسی ایک کو بہی صاحب عقل نپائیگا مین کہتا ہون کہ وہ وقت یہی ہمارا وقت ہے خصوصا حق مین اہل ثروت و جاہ و دولت و ریاست کے معہذا وہ آپکو سارے جہان سے زیادہ عقلمند جانتے ہین ۵

	ہم کرا دیدم ازین طائفہ آزاری داشت		غلط است این کہ ہمہ اہل دل بے دردانند	

انکی عادت تہی کہ ایک دن تفسیر قرآن کی بیان کرتے ایک دن فقہ احکام کا ذکر فرماتے ایک دن مغازی ایک دن شعر ایک دن ایام عرب کا ذکر کرتے شعرانی کہتے ہین یہ شعر کو بطور استشہاد لغت عرب کے بیان کرتے تہے اور کہتے تہے کہ قبول نہین کرتا ہے اللہ نماز اوس شخص کی جسکے پیٹ مین حرام ہے عیادت مریض کی ایکبار سنت ہے جو زیادہ ہو وہ نافلہ ہے میمون بن مہران کہتے ہین مین جنازہ ابن عباس مین حاضر تہا لوگ کہڑے تہے کہ ایک سفید پرندہ آکر انکے کفن مین گہس گیا بہتیرا ڈہونڈا نپایا جب قبر کی مٹی برابر کی تو یہ آواز سنی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی انکی قبر طائف مین ہے ۵

	خاک آن بقعہ کرم از عنبر تر شناسی		ای صبا گر و بمزار پسر عم نبی	

کردہ ام خوب تماشا چمن طائف را		ز سد ہیچ قبول او بکل عجب سیر	

ریاض مستطابہ مین کہا ہے کہ سنہ مین بعمر ا۷ سال نابینا ہو کر انتقال کیا حضرت کہ انکے باپ دادے بہی نابینا ہو کر
مرے تھے احادیث صحیحہ مین صبر کرنیسے کف بصر پر وعدہ جنت کا آیا ہے **حکایت** ابن جریج نے کہا ہے بیٹے علی و
محمد فرزندان ابن عباس کو طواف کرتے ہوئے دیکھا او نکے حسن و جمال سے تعجب کیا عطا نے کہا کہان ہو ابن عباس
انسان مین سے کبہی ایسا نہیں ہ مگر دیکھتا ہون تو مجکو چہرہ ابن عباس کا یاد آتا ہے محمد بن حنفیہ نے انپر نماز جنازہ کی پڑہی تہی
اور کہا تمامات الیوم ربانی ھذہ الامۃ یہ حبر است ترجمان قرآن تہے بعد وفات نبوی کے تیرہ یا پندرہ برس
کے تہے حضرت نے انکو دعا دی تہی اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ التاویل رضی اللہ عنہ

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بڑے عابد تہے جب نماز کو کھڑے ہوتے ایک ستون بنجاتے نہایت خاشع تہے سجدہ بہت
لنبا کرتے کبہی ساری رات قیام مین اور کبہی رکوع میں او کبہی سجدہ مین بسر کر دیتے انکا نام لوگون نے حمامۃ المسجد
رکہا تہا

	تو ای کبوتر بام حرم چہ میدانی		طپیدن دل مرغان رشتہ بر پا را	

۷۲ برس کی عمر مین سنہ مین مقتول ہو کر دروازہ کعبہ پر مصلوب ہوئے حجاج نے انکو قتل کیا اسلئے کہ لوگون نے
انسے بیعت خلافت کی تہی اور اہل حجاز و یمن و عراق و خراسان انکے تابع ہو گئے تہے سات برس تک خلیفہ رہکر بعد
حصر کے شہید ہوئے اطلس بے ریش تہے حجاج نے انکی ماں اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہا تہا تو نے
دیکہا کہ ہمنے اسکا کیا حال کیا انہون نے کہا افسدت علیہ دنیاہ و افسد علیک آخرتک یعنی تو نے اوسکی
دنیا بگاڑ دی وہ تیری آخرت تباہ کر گیا رضی اللہ عنہ

حسن بن علی علیہما السلام نصف رمضان سنہ ہجری مین پیدا ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے کان
مین اذان دی حسن نام رکہا بڑے حلیم کریم ورع تہے اسی ورع کے سبب سے دنیا ترک کر دی خلافت چہوڑ دی
عثمان رضی اللہ عنہ کے محل پر سب سے پہلے واسطے مدد دینے کے یہی پہنچے تہے بعد علی مرتضیٰ کے چہ ماہ تک
خلیفہ رہے حجاز و یمن و عراق و خراسان انکے تابع تہا پہر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا ارشاد صادق آیا ان ابنی ھذا سید یصلح اللہ بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین یہ مصالحہ
سنہ مین ہوا یہ صورت مین بہت مشابہ تہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابن ملجم قاتل علی علیہ السلام انکے
روبرو مارا گیا بیس بار مدینہ سے مکہ کو واسطے حج کے پا پیادہ گئے جنائب ساتہ ساتہ رہتے تہے تین بار سارا
مال اپنا راہ خدا مین دیدیا اگر کسی سے باغ خرید کرتے اور بائع محتاج ہو جاتا تو باغ مع قیمت کے پہیر دیتے
حکایت حسین علیہ السلام نے پوچہا تمکو کسنے زہر دیا ہے بتاؤ ہم اوسکو قتل کرینگے کہا ان یکن الذی

الحمد للہ اشد بلاءًا واشد تنکیلا وان لم یکن فما احب ان یقتل بی بہی سنہ ۵۰ھ مین وفات ہوئی بقیع
مین دفن ہوئے وقت موت کے کہا کہ مجھکو گھر کے صحن مین لیچلو جب باہر لائے کہا اللھم انی احتسب نفسی
عندک فانی لم اصب بمثلہا رضی اللہ تعالی عنہ +

حسین بن علی علیہما السلام شعبان ۴ھ مین پیدا ہوئے پچیس حج پا پیادہ کئے سواریان ہمراہ رہتی تھین کہتے تھے
ان حوائج الناس الیکم من نعم اللہ عز وجل علیکم فلا تملوا النعم فتعود نقما مجکو یاد رہے
کہ سنہ ۱۲ ہجری مین جب بتقریب سفر حج گذر میرا مدینہ پر ہوا تو ملا شامی شارح بخاری سے ملنے وقت ملاقات کے
مجھسے یہی حدیث مذکورہ کہا تھا اور میری کتاب حطۃ کو بہت پسند کرکے کہا تھا للہ الحمد حسین علیہ السلام کہتے تھے جو دے
سیادت ملتی ہے بخل سے ذلت نصیب ہوتی ہے یوم الجمعہ روز عاشورا ۱۰ محرم ۶۱ھ مین بعمر ۵۶ سال شہید ہوئے
اللہ نے انکے عوض ۹۵ ہزار نفر کو قتل کرایا بلکہ دوچند اس عدد کے جسطرح کہ اہل سیر نے کہا ہے واللہ اعلم +

باب بیان مین سادات تابعین کے

اویس قرنی رضی اللہ عنہ یہ اکابر زہاد سے تھے رث البیت قلیل المتاع خامل الذکر کوئی انکو نہ پوچھتا کہ کون ہین جب رات
ہوتی کہتے اللھم انی اعتذر الیک الیوم من کل کبد جائع فانہ لیس فی بیتی من الطعام
الا ما فی بطنی یہ کہتے تھے امر بمعروف نہی عن المنکر واسطے مومن کے کوئی دوست نہین چھوڑتا ہے جب انکو
امر بمعروف کیا انہون نے ہماری بے آبروئی کی گالیان دین اور انکو اس کام پر اعوان فاسقین مل گئے یہانتک
کہ واللہ مجکو بڑی بڑی تہمتین لگائین انتہی یہی حال اس بندہ ناچیز کا اس بلدہ پر اختلال مین ہوا والحمد للہ علی
کل حال **حکایت** ایک شخص نے انسے کہا تھا مجھے کچھ وصیت کرو کہا بھاگ طرف اللہ کے کہا معاش
کہان سے ملیگی کہا دلون مین شک پڑا ہوا ہے کیا تو دین لیکر طرف اللہ کے بھاگ گا اور رزق مین تو اوسکو متہم
رکھیگا ایک دوسرا آدمی طالب وصیت ہوا کہا میری وصیت تجکو یہی کتاب اللہ و سنت مرسلین وصلحاء مومنین
ہے تو موت کو یاد کرتا رہ ایک دم بہر اوسکی یاد سے جدا نہو اور ساری امت کا خیر خواہ بن اور خبردار کہ کبھی تو جماعت
سے جدا ہو اگر جماعت سے جدا ہوگا دین سے جدا ہو جائیگا تجھے معلوم بہی نہو گا تو نار مین داخل ہوگا مراد جماعت
سے اسجگہ جماعت اہل سنت و حدیث ہے **حکایت** ایک شخص نے کہا مجھے دعا دو کہا حفظک اللہ
مادمت حیا ورضاک من الدنیا بالیسیر وجعلک لما اعطاک من الشاکرین یعنی
حفظ وصبر وشکر کے دعا دی اللھم ارزقنا ہرم بن حیان نے کہا مجھے کچھ وصیت کرو کہا جب تو سوئے
موت کا تکیہ لگا جب تو اوٹھے تو موت کو سامنے آنکھ کے رکھہ کہتے تھے کہ دعا بظہر الغیب زیارت ولقا سے

افضل ہوتی ہے اسلئے کہ اوسمین تزیین ہوتا ہے اگرچہ دفن کرکے پھرے تو قبر کا کچھ نشان نہ پایا سبحان اللہ دیکھو ویس رضی اللہ عنہ صحیح مسلم مین ایک حدیث انکے حق مین روایت کی ہے انکو اہل علم نے افضل تابعین کہا ہے انکی نسبت باطنی بدون واسطہ ظاہر کی تھی اسلیئے اس طور کے اولیاء اللہ کو اویسی المشرب کہتے ہین رزقنا اللہ تعالیٰ بمنہ وکرمہ +

عامر بن عبداللہ بن قیس تیمی یہ کہتے تھے کہ اگر ساری دنیا میرے لئے ہو پھر اللہ مجھے کہے کہ تو اسکو چھوڑ دے تو مین بطیب نفس اوسکو نکال باہر کر دون چنے ہے ٥

کلید گلشن فردوس آن کسان دانند		که در بروی خود از کائنات می بندند

انہون نے ہر روز ہزار رکعت پڑھنا اپنے اوپر لازم کر لیا تھا پاؤن سوج سوج جاتے اپنے نفس سے کہتے تو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے واللہ مین تجھے یہانتک کام لونگا کہ فراش تجھسے اپنا نصیب نہ لے سکے کہتے تھے جب سے اللہ کو پہچانا ہی سوا اوسکے کسی چیز سے نہین ڈرا جب کسی انسان سے مشوش ہوتے اور اوسکو بددعا دیتے تو یون کہتے اللھم اکثر مالہ واصح جسمہ واطل عمرہ فرماتے تھے وہ خیر میری کس کام آویگی جبپر مینے عمل کیا حکایت کسی نے کہا تمسے بہتر کون شخص ہے کہا جسکی خاموشی تفکر جسکا کلام ذکر جسکا چلنا تدبر ہو کہتے تھے اللہ کا ذکر شفا خیر کا ذکر دارو ہے بندہ کا عیب ہے کہ لوگون پر انکے گناہون سے ڈرے اور اپنے گناہون سے امن مین ہو ماخیرکم الیوم بخلیل ولکنہ خلیل من اشرہ عندہ دیوانون کو کھانا کھلاتے لوگون نے کہا یہ نہین جانتے کہ کسنے کھلایا کہا یہ نہین جانتے ہین لکن اللہ تو جانتا ہے کریمہ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا کے یہ معنی کہتے تھے ای من کل شئی ضاق علی الناس کہا جب مین مرجاؤن تو کسی سے مت کہیو مجھکو گھسیٹ کر طرف میرے رب کے پھینکدینا رضی اللہ عنہ

مسروق بن عبدالرحیم انکو صغر سن مین چرالیا تھا اسلئے مسروق کہلاتے تھے انکا قول ہے کہ مومن کو اتنا علم کافی ہے کہ اللہ عزوجل سے ڈرتا رہے تم مین جب کوئی چالیس برس تک پہنچ جائے تو اللہ سے بچاؤ حاصل کرے یہ اتنی نماز پڑھتے کہ پاؤن سوج جاتے لوگون مین حکم جاری کرتے اجرت قضا کی نہ لیتے کہتے تھے آج کے دن نزدیک میرے لئے مدد سے بہتر کوئی شے نہین ہے رحمہ اللہ تعالیٰ +

علقمہ بن قیس انسے کہا کہ تم پاس بادشاہ کے جاکر سفارش نہین کرتے کہا مین انکی دنیا سے کچھ نہ لونگا مگر وہ میرے دین سے اوسی قدر لے لینگے دختران فقراء سے براہ تواضع نکاح کرتے جب مرے تو سوا ایک گھر اور ایک مصحف کے کچھ نہ تھا +

اسود بن زید نخعی یہ روزہ بہت رکھتے عبادت مین جہد کرتے یہانتک کہ نیلے پیلے ہوگئے تھے روتے روتے ایک آنکھ کھو بیٹھے تھے انکی وفات کوفہ مین ۵ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ +

[illegible] نفس کا آپ [illegible] ہو جائیگا

	آدم است کہ او را ہمت عنو بیت		ہر کہ خود ستو بیت خود کند عصیان ست	

[illegible] کہا میں جانتا ہوں کہ نعاش ہے لیکن عنقریب نہ تمکو بھی باقی رہیگا نہ داکی

ساری عبادت چپکے کرتے سوا گھر والوں کے کوئی نہ جانتا مسجد میں دو آدمی مقام کراتے لوگوں نے کہا اللہ

نے رخصت دی ہے کہا منادی رب جو حی علی الصلوٰۃ کہتا ہے اسکا علاج ہے اپنے گھر میں آپ جاروب کشی

کرتے کہتے میں چاہتا ہوں کہ نفس کو سنت میں کھینچو یہ بھی کہتے تھے کہ ہمنے ایسے لوگ دیکھے ہیں جنکے مقابلہ میں ہم

اپنی جانوں کو چور پاتے ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

ہرم بن حیان یہ کہتے تھے صاحب کلام اگر بات میں عصیان کریگا تو غصہ کیا جائیگا اور اگر اغراق کریگا تو گنہگار

ہوگا اسی اللہ میں پناہ مانگتا ہوں شر سے اوس زمانہ کی جسمیں صغیر تمرد کرے کبیر متحمل ہو آجل قریب ہو اعزا اخوان کو

معصیت پر دیکھیں اور منع نکریں ✦

ابو مسلم خولانی یہ ایک بڑے جانب کبیر پر عبادت ہے تھے یہانتک کہ اگر یہ کہا جاتا کہ جہنم سلگائی جاتی ہے تو بھی

یہ کچھ عمل میں زیادت نکرسکتے یہ کھانا چھوڑ دیتے تھے اور کہتے تھے گھوڑا جب دوڑتا ہے کہ بھوک سے دبلا ہوتا ہے

جو شخص اپنے پاؤں نماز میں جماتا ہے اللہ اوسکے پاؤں صراط پر ثابت رکھیگا ✦

حسن بصری رضی اللہ عنہ انکے باپ شہر میسان کے تھے یہ قید ہو کر آلے الضار کے غلام تھے انپر خوف غالب تھا

گویا دوزخ اکیلے انہیں کے لیے بنائی گئی تھی یہ کہتے تھے کہ عارف گئے سناکر رہگئے مسلمان معذوم ہیں اللہ

جب کسی بندہ کے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکو اہل و ولد میں مشغول نہیں کرتا ہے شرط تواضع یہ ہے کہ

جب گھر سے باہر نکلے تو جسکو دیکھے اوسکو آپسے بہتر دیکھے ✦ ٥

	تیغ اصیل را بجمیین توان شناخت		ہر جا تواضع ست دلیل نجابت ست	

فرماتے تھے بندہ جب گناہ کرکے توبہ کرتا ہے تو قرب اوسکا اللہ سے بڑھجاتا ہے جب دوبارہ گناہ ہوجاتا ہے

پھر توبہ کرتا ہے تو اور زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے **حکایت** ایک شخص نے سختی دل کا شکوہ کیا کہا مجالس ذکر سے

قریب ہو کہتے تھے بڑے لوگ اہل میت میں میت کے لیے روتے ہیں اور جو قرض اوسپر ہے اوسکو نہیں ادا کرتے

ہیں اون لوگوں کو پایا ہے کہ وہ حلال میں زیادہ تر زاہد تھے بہ نسبت تمہارے حرام میں اللہ جب کسی بندہ

ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکے عیال کو موت دیتا ہے وہ بندہ عبادت کے لیے خالی ہوجاتا ہے آدمی کا ذم کرنا

اپنے نفس کو علانیہ میں مدح ہے نفس کی **حکایت** کسینے پوچھا کہ بصرہ میں کوئی منافق بھی ہے کہا اگر وہ سب

منافق نکل جاویں تو ویران ہوجائے اے ابن آدم اگر تو سیر اہل کو دیکھے تو عزرائیل کو دشمن رکھے جب بیٹھے

توشش اسیر کے بیٹھتے جب بات کرتے تریوں میں سے کہ اونکو حکم جہنم میں لیجانیکا ہوا ہو کہتے تھے قسم ہے اللہ کی عزت نہ کی کسینے درہم کی مگر ذلیل کر دیا ہے اللہ اوسکو ایک بار لوگوں نے کہا فقہا یوں کہتے ہیں کہا تم نے کبھی کوئی فقیہ آنکھ سے دیکھا بھی ہے فقیہ وہ شخص ہوتا ہے جو دنیا میں زاہد اپنے گناہ کا بصیر عبادت رب پر مداوم ہو دنیا تیری سواری ہے اگر تو اوسپر سوار ہوا تو تجھکو لیجاویگی اور اگر وہ تجھپر سوار ہوئی تو مار ڈالیگی فضل کرتی کی مرد صالح کا دوست رکھنا خود اللہ کا دوست رکھنا ہے کسیکو نہیں دیکھا کہ طالب دنیا ہو پھر اوسکو آخرت ملے بخلاف عکس یعنے طالب آخرت کو دنیا بھی بقدر نصیب کے ملجاتی ہے محب مست ہوتا ہے افاقہ میں نہیں آتا مگر وقت مشاہدہ محبوب کے ؎

	مست ساقی روز محشر بامداد		مست می بیدار گردد نیم شب	

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے اوس آدمی میں کچھ خیر نہیں ہے جو حج نہیں کرتا ہے دنیا کو واسطے بچانے دین وجسم اور صلہ رحم کرنیکے چالیس برس تک کوئی فریضہ جماعت میں اونسے فوت نہیں ہوا کہتے تھے تیس برس سے مؤذن نے اذان ندی مگر میں مسجد میں موجود تھا اسی برس کے ہوگئے تھے کہتے تھے کہ میرے نزدیک کوئی شئے خوفناک تر عورتوں سے نہیں ہے تم نہ بہرو اپنی آنکھیں اعوان ظلمہ سے مگر ساتھ انکار دل کے کہیں تمہارے عمل صالح اکارت ہوجائیں **حکایت** انکو عبد الملک بن مروان نے تھونک پیٹ کر ٹاٹ پہنا کر بازار شہر میں پھرایا جبکہ اونہوں نے اوسکی بیعت سے لوگوں کو منع کیا اور خود بھی بیعت نہ کی وہ کہتے تھے جو کام اللہ کے لئے ہے وہ عظیم جلیل ہے جو شخص مستغنی باللہ ہوتا ہے لوگ اوسکی طرف مفتقر ہوجاتے ہیں لوگ انکے پاس اذن لیکر آتے تھے جسطرح کہ پاس امرا کے پروانگی سے جاتے ہیں بسبب انکی ہیبت کے ع ہیبت حق ست این از خلق نیست ۔ کہتے تھے کوئی شریف یا عالم یا فاضل نہیں ہے جسمیں کچھ عیب نہ ہو لیکن بعض لوگوں کا عیب کرنا نہ چاہئے جسکا فضل نقص سے اکثر ہو وہ نقص اوسکے فضل کو دینا چاہئے رضی اللہ عنہ ؎

	عیب ہمہ کس بپوش قباحتی بہ ازین نیست		آئینہ خود باش صفائی بہ ازین نیست	

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ انہوں نے مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کر کے اپنے گھر میں بمقام عقیق عزلت اختیار کی تھی کسینے وجہ اسکی پوچھی کہا رایت مساجدهم لاهية واسواقهم لاغية والفاحشة فی فجاجهم عالية فكان فيما هناك عما هم فيه عافية ؎

	در دامن صدف چو کشد پاک گوهر شود		عزلت گزین کہ آب باین سہل قیمتے	

اپنی اولاد سے کہتے تھے تم علم سیکھو اگر تم صغار قوم ہوگے تو کبار قوم ہوجاؤگے جہل بہت بری چیز ہے خصوصًا شیخ سے **حکایت** یہ پاس ولید بن عبد الملک کے گئے تھے پاؤں میں مرض آکلہ ہوگیا اوسکو کاٹ ڈالا اوسکو عقوبت مشی الی الولید خیال کرتے تھے ؎

مرد آنست کہ باشد بسبب مروت دہر	گر گنج ہا بیفتے در سرائی خوش مست

جب یزید بن [illegible] سے [illegible] تھا نا فرمان کیا کہا الحمد للہ الذی القیت لی [illegible] سنہ ۹ مین انتقال [illegible] رحمہ اللہ تعالی ◆

محمد بن حنفیہ بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے جسپر نفس اوسکا مکرم ہوا اوسکے نزدیک دنیا کی کچھ قدر نہوگی وہ حکیم نہین ہے جو معاشرت نکرے ساتھہ معروف کے اوسکے ساتھہ جسکی معاشرت سے اسکو چارہ نہین ہے یہانتک کہ اللہ اوسکے لئے کوئی مخرج نکالے ٥

با سفلگان طریقہ تسلیم حکمت ست	پیش آیدت اگر در پستی خمیدہ رو

علی زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہ یہ سارے سادات حسینیہ کی جڑ ہین مین بہی انہین کی اولاد مین ہون اگرچہ مثل کرم کے ننگ آب اور مثل دود کے عار آتش ہون **حکایت** انکو جب کوئی شخص برا کہتا عیب کرتا تو اوسکے گہر جاکر تلطف فرماتے کہتے اے شخص اگر وہ بات جو تونے کہی ہے سچ ہے تو اللہ مجکو بخشے اور اگر جہوٹ ہے تو اللہ تجکو بخشے والسلام علیك ورحمة الله وبركاته کوئی شخص مسجد مین اونکے سر پر کہڑا ہوکر برا بہلا کہتا کوئی بات باقی نچہوڑتا اوسکو کچہہ جواب ندیتے خاموش رہتے جب پہرتے وہ پیچہے لگتا فرماتے لا عدت تستمع منی شیئًا تکرہہ قط ٥

صورت نہ بست سینۂ ما کینہ از کسے	آئینہ ہرچہ دید فراموش میکند

کہتے تہے نفرا حبہ قربت ہے کہتے تہے دوست رکہو ہمکو مثل حب اسلام کے اللہ کے لئے تمہاری محبت ہمپر عار ہوگئی ہے یہاشارہ ہے طرف واقعہ عبد الملک بن مروان کے اوسنے انکو مدینہ سے شام مین گردن ہاتہہ پاؤن مین لوہا ڈالکر بلایا تہا زہری نے کہا انکی نسبت گمان تمہارا طرف خلافت کے ٹہیک نہین ہے وہ تو اپنے حال مین مشغول بعبادت رب معروف رہتے ہین اوسپر اونکو رہا کردیا وضو کا پانی رکہہ کر ہوتے سفر وحضر مین قیاد لیا کرتے کہتے اللہ دوست رکہتا ہے مومن مذنب تواب کو ع کہ مستحق کرامت گنہگار انند ◆ خلفاء ثلثہ پر ثنا و ترحم کرتے رات دن مین ہزار رکعت پڑہتے ایک دن مسجد سے آتے تہے ایک آدمی لے خوب گالیان دین غلامون نے چاہا کہ تعرض کرین روک دیا اوس شخص سے کہا جو عیب ہمارے تجہپر مستور ہین وہ اس سے بہی زیادہ ہین جو تونے بیان کئے تیرا کچہہ کام ہو تو مین مددکو حاضر ہون وہ شرمگیا اوسکو اپنی چادر اور ہزار درہم زیادہ دئے اوسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم اولاد رسول اللہ صلعم ہو ٥

خاکساری پیشہ کردن ہیچ سیلابی کہ ہست	مشت خاشاکے بچشم دشمنان افگندن ست

انکی وفات سنہ ۹۴ مین بعمر ۵۸ سال ہوئی رضی اللہ عنہ ◆

۱۴
محمد باقرؒ بن زین العابدین رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ بجلی مومن وغیر مومن دونون پر گرتی ہے مگر ذاکر خدا پر نہین گرتی آدمی کے دل مین جتنا کبر آتا ہے اوتنی ہی اوسکی عقل گھٹ جاتی ہے ابو بکر صدیق کو بہت دوست رکھتے تھے اونکی مدح مین مبالغہ کرتے تھے جو کوئی اونکو صدیق نکہے اللہ اوسکو دنیا و آخرت مین سچا کرے انکو خبر گئی کہ ایک جماعت اہل عراق با فرض ابو بکر و عمر پر زد اعم محبت اہل بیت ہین اونکو خط لکہا کہ مین ناخوش ہون ابو بکر و عمر سے بری ہون اگر مین والی ہوتا تو اللہ کا تقرب حاصل کرتا اون لوگون کے خون بہا کر جو کہ ابو بکر و عمر سے ناخوش ہین فرماتے تھے کوئی عبادت عفت بطن وفرج سے بہتر نہین ہے ۱۱۴ھ مین بعمر ۷۳ سال انتقال کیا وصیت کی کہ جس قمیص مین نماز پڑہتے تھے اوسی مین مکفون ہون +

۱۵
جعفر صادق رضی اللہ عنہ بن امام محمد باقرؒ کہتے تھے شریف کو نچاہیے کہ باپ کی تعظیم سے مجلس مین اور خدمت مہمان اور خدمت معلم وسیاست والیہ سے عار کرے اگرچہ سو غلام رکہتا ہو احسان بے تین کام کے تمام نہین ہوتا ہے ایک یہ کہ اوسکو صغیر سمجہے دوسرے یہ کہ اوسکو مستور رکہے تیسرے یہ کہ اوسمین جلدی کرے صغیر سمجہنے سے عظیم ہو جائیگا مستور رکہنے سے تمام ہوگا جلدی کرنیسے خوشگوار ٹہیر لیگا دنیا جب پاس کسی شخص کے آتی ہے محاسن غیر اوسکو دیتی ہے اور جب کسی کے پاس سے جاتی ہے تو محاسن ذاتی اوسکی لیجاتی ہے **حکایت** شعرانی کہتے ہین امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اونکے پاس گئے فرمایا مینے سنا ہے تم قیاس کرتے ہو ایسا کام نکرو سب سے پہلے جسنے قیاس کیا تہا ابلیس ہے تم جب کسی مسلمان سے کوئی بات سنو تو اوسکو محمل حسن پر حتی الوسع حمل کرو۔ ناپنی جان کو ملامت کرو تجہسے جب گناہ ہو تو استغفار کر کہ یہ خطائین پیدائیش سے پہلے گلے کی ہار ہو چکی ہین سارے ہلاک اصرار مین ہے۔ انکو جب کچہ حاجت ہوتی کہتے یا رباہ انا محتاج الی کذا ہنوز دعا تمام نہوتی کہ وہ شئے انکے پاس موجود ہو جاتی فرماتے تھے جسکے رزق مین دیر ہو وہ بہت استغفار کرے جس شخص کو اپنے اموال کا بقا منظور ہو وہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہے فرماتے تھے اللہ نے دنیا کو وحی کی ہے کہ جو شخص میری خدمت کرے تو اوسکی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے اوسکو تو تعب دے ۱۴۸ھ مین بمقام مدینہ منورہ انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ +

۱۶
عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی دنیا انکے پاس ذلیل ہو کر آئی تہی انہون نے اوسکو نلیا زہد کیا یا تو شکن شکم مین انکا ازار بند گم ہو تا تہا یا عہد خلافت کے ہڈیان بے ہاتہہ لگائے گنتی مین آتی تہین انکی آمدنی پچاس ہزار دینار کی تہی جب خلیفہ ہوئے سوا ایک کرتہ کے کچہ باقی نرہا انکی بی بی فاطمہ دختر عبد الملک بہی اسی طرح کی تہین کہ اونہون نے سارا مال اپنا بیت المال مین رکہدیا مثل ادنی عورتون کے ہو گئین فاطمہ کہتی ہین جب سے وہ خلیفہ ہوئے مرتے دم تک کبہی جنابت سے غسل نہین کیا اپنی جوروں سے کہدیا تہا کہ تمکو اختیار ہے میرے سر پر ایک ایسا کام آیا ہے جسنے مجکو تمسے قیامت تک مشغول کر دیا ہے یہانتک کہ لوگ حساب سے فارغ ہون اب تم مین

جسکا جی چاہے مین اوسکو آزاد کر دون اور جسکا جی رہنے کو چاہے وہ رہے مگر مجھسے کچھ مطلب نرکھے وہ سب رو ئین
ن طمعہ سے جسی کہا کہ تمکو اختیار ہے میرے پاس رہو یا باپ کے گھر جاؤ وہ کہتی ہین کہ ہمنے کوئی مرد زیادہ ڈرنے والا
اللہ سے مثل انکے نہ دیکھا جب گھر مین آتے اپنی جای نماز پر گر پڑتے روتے رہتے یہانتک کہ سو جاتے تھے پیراہن پیوند دار
پہنے ہوئے خطبہ پڑہتے کسی نے کہا ای امیر المومنین اللہ نے تمکو دیا ہے تم کیون نہین پہنتے ہو کہا افضل القصد
عند الجدۃ وافضل العفو عند القدرۃ یعنی بہتر میانہ روی وقت آسودگی حال کے ہے اور بہتر عفو وقت قدرت
کے ہے ہر سال ایک قاصد مدینہ کو بھیجتے کہ حضرت و ابو بکر و عمر کو سلام پہونچائے سوا سلام کے کچھہ اور مطلب نہ تھا کہتے تھے
تو پاس کسی امیر کے نہ جاؤ تو اوسکو امر بمعروف یا نہی عن المنکر کیون کرے فرماتے اگر اللہ چاہتا کہ اللہ کی نافرمانی نکیجائے
تو ابلیس کو پیدا نکرتا متقی ملجم ہے اگر تم جانو حال میرا جو مجھے معلوم ہے تو میری صورت ندیکھو زہد مزال مین ہوتا ہی رہا
حرام سوا ایک سلگتی آگ ہے جسمین اموات بھرتی ہین اگر زندہ ہوتی تو المزار کا پاتی اخبار انکے حلیۂ ابو نعیم مین مرقوم
ہین ماہ رجب سنہ ۱۰۱ھ مین بعمر ۳۹ سال انتقال کیا دیر سمعان ارض حمص مین مدفون ہوئے دو سال چودہ دن خلیفہ رہکر مسموم
ہوئے فاطمہ نے کہا انسے قوی تر سبب موت کا کثرت بخوف خدا تہا رضی اللہ عنہ

مطرف بن عبد اللہ رح یہ کہتے تھے اگر کوئی اللہ کے پاس سے آکر مجھسے یہ بات کہے کہ تجھکو اختیار ہے درمیان جنت و نار اور
درمیان خاک ہونیکے تو مین یہی خاک ہونا اختیار کرون انکا بیٹا مر گیا داڑہی مین کنگھی کی اچھے کپڑے پہنے کسی نے کہا یہ
کیا حال ہے کہا تم مجکو مصیبت زدہ بناتے ہو واللہ اگر ساری دنیا میرے پاس ہو پھر اللہ یہ وعدہ فرماتے کہ ایک جرعہ
آب آخرت سے لے اور یہ دنیا دے تو مین اوسی کو اختیار کرون کہتے تھے مین اگر رات کو سوؤن اور صبح کو نادم اوٹھون تو یہ
ہمکو دوستر ہے اس بات سے کہ شب بیدار ہون اور صبح کو معجب جاگون بندہ کا جب ستر و علانیہ یکسان ہوتا ہے تو اللہ
فرماتا ہے کہ یہ میرا سچا بندہ ہے **حکایت** ایک آدمی نے انپر کچھ ظلم کیا تھا کہا اماتک اللہ یعنی اللہ تجھکو موت دے
فی الفور مر گیا انکو پاس زیاد کے بصرہ مین پکڑ کر لیگئے زیاد نے پوچھا کہ انکا ہاتھ اوسکو لگا تھا کہا نہین کہا تو پہر یہ دعا
ہے ایک مرد صالح کی جو موافق تقدیر کے پڑی پہر انکو چھوڑ دیا انکی دعا یہ تھی اللہم انی استغفرک من کل عمل
ادعیت انی مخلص فیہ وانی اردت بہ وجہک کبھی یون کہتے تھے اللہم ارض عنا فان لم ترض عنا فاعف
فان المولی قد یعفو عن عبدہ وھو غیر راض عنہ بڑا خطاوار لوگون مین وہ ہے جسکو واسطے ذکر خطای مردم
کے فراغت ملی ہے تو کبھی پاس لیر کے ایسا خطا نہ لیجانا جسکا مضمون معلوم نہین ہے علم گیا بڑے ظرفون مین چھپا
رہگئی ہین **حکایت** انسے پوچھا ایک آدمی ہمراہ جنازہ کے فقط اہل میت سے شرماکر جاتا ہے اوسکو کچھ اجر ملیگا یا
نہین کہا ابن سیرین کا مذہب یہ ہے کہ اوسکو دو اجر ہین ایک نماز پڑہنے کا بہائی پر دوسرا چلنے کا بخاطر داری زندہ
کے تھے جو شخص نشاء و طعام کو چھوڑ دیگا اوس سے ضرور کرامت ظاہر ہوگی اگلے لوگ اوسکو سیاح کہتے تھے

جو تارک طعام و شراب و نساء ہوتا تھا اگرچہ مقیم بلد ہو **حکایت** ایک آدمی کو سنا کہ وہ کہتا ہے اللھم لا تزد ھؤلاء القوم من اجلی کہا یہ شخص عارف نغف ہے کہتے تھے کہ اقوام دن قیامت کو تمنا کرینگی کہ کاش اونکے اقلام آگ کے ہوتے کہ جو کچھ اونہون نے لکھا ہے وہ نہ لکھتے ہمارے زمانہ مین قراء یعنی علماء باقی نہین رہے ہو تو بہتر نہین فی الدنیا بین وہ ہمارا یار نہین ہے محمد بن واسع لوگونکی نسبت کرتا ہے بسطارت ویرانس پہنتے اور گھوڑون پر سوار ہوتے تھے اور دعا مین کہتے تھے اللھم لا تزد المسائلین معی من اجلی بعطاعون جارث جب حجاج والی عراق ہوا سنہ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی وایانا ✤

علاء بن شخیر رح یہ کہتے تھے عافیت ہمراہ شکر کے مجکو دوست تر ہے بلا مع الصبر سے سفیان ثوری نے کہا یہ اسلئے کہ اللہ تعالی نے سلیمان علیہ السلام کی مدح کی ہے ہمراہ عافیت کے **بقولہ تعالی** نعم العبد انہ اواب اور صفت ایوب علیہ السلام مین ہمراہ بلا کے فرمایا ہے نعم العبد انہ اواب سو دونون صفتین برابر ٹہیرین حالانکہ وہ معافی تھی اور یہ مبتلی تھے معلوم ہوا کہ شکر قائم مقام صبر ہے سو جب دونون برابر ٹہیرے تو عافیت مع الشکر احب ہوئی بلا مع الصبر سے واللہ اعلم ✤

حکایت صفوان بن محرز مازنی رح یہ کہتے تھے جب ہمکو روز ایک روٹی ایک کوزہ پانی ملا تو اب دنیا پر خاک ہے انکا ایک گھر تھا اوسکی سقف کی ایک میال ٹوٹ گئی کسینے کہا اسکو تم درست نہین کرتے کہا مین کل مر جاؤن گا اگر صاحب منزل مجکو چھوڑ دیتا کہ مین زندہ ہون تو مین اسکو درست کر لیتا اپنے گھر مین سے سوای نماز کے باہر نہ نکلتے اور نیچے ہوکر جلد چلے جاتے مین کہتا ہون مرزا مظہر جانجان رح طول عمر خانقاہ کرایہ مین رہے کسی نے کہا گھر بنالو کہا چھوڑ جانے کو اپنا اور غیر کا گھر دونون برابر ہین رح ✤

ابو العالیہ رح یہ کہتے تھے جسکے شر سے لوگ ڈرتے ہین وہ قیامت کو لوہے مین جکڑ بند کیا جائیگا پھر اوسکو ہمراہ جبارین و شیاطین کے آگ مین لیجاوینگے **ف** پشمینا صوف کا رہبان کی طرح مکروہ جانتے تھے کہتے تھے مسلمانونکی زینت تجمل بلباس ہے تنہائی دوست تھے جب چار آدمی سے زیادہ پاس آکر بیٹہتے تو اوٹھ جاتے خوف لغوست کہتے تھے جسنے نماز مین خشوع نکیا وہ پھر کب خشوع کریگا اعظم ذنوب یہ ہے کہ آدمی قرآن سیکھکر سو رہے نماز تہجد مین اوسکو نہ پڑھے سنہ مین انتقال کیا ✤

بکر بن عبد اللہ مزنی رح یہ کہتے تھے کہ اوثق اعمال نزدیک میرے بحبت عمل صالح سب ہے عرفات مین کھڑے ہوکر کہا واللہ لولا انی فیھم لرجوت ان یغفر اللہ لھم اجمعین یعنی اگر مین انمین نہوتا تو امید تھی کہ یہ سب لوگ بخشدئے جاتے آدمی متقی نہین ہوتا ہے جبتک کہ بطی الطمع بطی الغضب نہو جتنا لباس و امتعہ گھر مین زیادہ ہوگا اوتنا ہی اللہ کا سقت زیادہ ہوگا اور جتنا تو مال کو زیادہ روکے گا اوتنا ہی خدا کی طرف سے مدد دہوگا ✤

چینی بس ست زقر خدا برای بخیل | که فقر دارد و زفر د فقر نو سید شت

توجب طرف اخوان کے جفا پائیگا تو یہ کسی تیرے گناہ کے سبب سے ہے تو اللہ سے توبہ کر اور جب اونکی طرف سے محبت وانمد پائے تو یہ کسی طاعت کی وجہ سے ہے تو اللہ کا شکر بجا لا ۳۱۲ھ مین مرگئے رح ✦

۲۲
صلہ بن اشیم عدوی رح یہ جب کسی قوم کو لعب مین دیکہتے کہتے بہلا بتا ؤ تو ایک قوم نے ارادہ سفر کا کیا ہے اور راہ سے مشغول ہوکر سارے دن وہ کہیل تماشے مین رہے پہر رات کو سو رہے یہ کسطرح منزل مقصود تک پہنچینگے

خراب نوشین بامداد رحیل | باز دارد پیادہ را ز سبیل

حکایت انکا ایک بہائی کسی شہر دور دست مین مرگیا تہا ایک شخص نے سبقت کرکے خبر دی کہا مجہکو پہلے ہی اللہ نے خبر دیدی ہے انک میت وانہم میتون ✦

۲۲
علاء بن زیاد رح انہون نے بیٹہنا پاس لوگون کے بالکل ترک کر دیا تہا مگر نماز جماعت و فعل خیر مین کہتے تہے واخرنا ۵ علی الخیر روتے روتے آنکہین کہو بیٹہے کبہی ایک ہفتہ تک لگا تار روتے نہ کہاتے نہ پیتے کہتے تہے اگر لوگون کو معلوم ہو جائے کہ اونکے سامنے کیا ہے تو ایک گہڑی بہی اس گہر مین خاطر جمع نرہین نہ کہیتی کرین گہر بنائین نہ کہائین نہ پئین نہ سوئین **حکایت** ایک شخص نے آکر کہا مینے تمکو آجکی رات جنت مین دیکہا ہے کہا ویحاک اما وجد الشیطان احدا یسخر بہ غیری وغیرک یعنی شیطان کو سوا تیرے اور میرے اور کوئی نہ ملا جس سے وہ مسخراپن کرتا کہتے تہے تم ایسے زمان مین ہو کہ اقل تم مین وہ ہے جسکا عشر دین جاتا رہا اب عنقریب وہ زمانہ آویگا کہ اقل تم مین وہ شخص ہوگا جسکا عشر دین سلامت رہیگا انتہی مین کہتا ہون حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یاتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی سو یہ زمانہ تین سو برس سے آگیا ہے واللہ اعلم ✱

۲۲
ابو حازم رح یہ کہتے تہے ہر صورت جسمین لقا زیادہ ہو وہ مدخول ہے ✿

در راہ عشق مرحلہ قرب و بعد نیست | می بینمت عیان و دعا می فرستمت

ہمنے ایسے علماء کو پایا ہے کہ امراء و سلاطین اونکے دروازون پر مثل غلامون کے کہڑے رہتے تہے آجکے دن ہم دیکہتے ہین کہ فقہاء و علماء و عباد پاس اغنیاء و امراء کے جاتے ہین جب اونہون نے یہ دیکہا تو اونکو حقیر سمجہنے لگے اور کہنے لگے کہ اگر وہ چیز بہتر نہوتی جو ہمارے ہاتہون مین ہے تو یہ کاہے کو ایسا کرتے تو جب ایسے زمانہ مین ہو کہ اسمین عوض عمل کے قول سے راضی ہون تو تو شر مردم اور شر زمان مین ہے انتہی مین کہتا ہون ایک زمانہ مین عمل تہا قول نہ تہا پہر وہ زمانہ آیا کہ عمل بہی تہا اور قول بہی تہا اب وہ وقت آیا ہے کہ نہ عمل ہے نہ قول

امنا بالله رب امتنا مسلمین ۔

محمد بن سیرین رح انکے پاس جب کسی کا ذکر برائی سے کیا جاتا یا اوسکا ذکر بھلائی سے کرتے جب گھر سے باہر جاتے
کسیکو اپنے ہمراہ رہنے نہ دیتے کہتے اگر کچھ کام نہیں ہے تو جاؤ اپنی مان سے جب بات کرتے دبی زبان سے بات
کرتے پوری بات نہ کہتے بسبب [illegible] **حکایت** ایک روز [illegible] ایکبار محبوس ہو گئے تھے [illegible]
جیلخانہ نے کہا تم رات کو اپنے گھر چلے جاؤ صبح کو آجانا کہا مین تیری مدد خیانت امانت پر نکرونگا کہتے تھے ظلم روشن
یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا شر بیان کرے اور وقت غضب کے اوسکی خیر کو چھپائے فرماتے تھے لو ان الذنوب
ریحا الما قدر احد ان یدنو منی لکثرة ذنوبی یعنی اگر گناہ را بوی بودے ہیچکس پہلوی من نمی توانست نشست
کوئی انسے خواب کا سوال کرتا تو کہتے تو اللہ سے بیداری مین ڈر پھر تجھکو وہ چیز جو تو نے خواب مین دیکھی ہے کچھ ضرر
نکریگی **حکایت** ایک شخص نے کہا مجھے معاف کر دیجئے مینے تمہاری غیبت کی ہے کہا مین ناخوش رکھتا ہون اِس
بات کو کہ اللہ کے حرام کو اعراض مسلمین مین سے حلال کرون ولکن اللہ تجھکو معاف کرے کسینے فتوی پر اونکی
مدح کی اور کہا صحابہ بھی اس سے بہتر فتوی نہ دیتے کہا واللہ اگر ہم اونکے سے فقہ کا ارادہ کرین ہرگز ہماری عقل
اوسکو نہ پہونچیگی ستر برس مین کچھ اوپر اسّی برس کی عمر مین انتقال کیا ۔

ثابت بن اسد بنانی رح یہ جب ذکر نار کا کرتے انکے اعضا مفاصل سے الگ ہو جاتے کہتے تھے اہل ذکر واسطے ذکر
کے بیٹھتے ہین اوپر پہاڑون کے برابر گناہ لدے ہوتے ہین جب اوٹھتے ہین ایک گناہ بھی اونپر باقی نہین رہتا انہون نے
پچاس برس تک قیام لیل کیا وقت سحر یہ دعا کرتے تھے اللھم ان کنت اعطیت احدا من خلقك الصلوة فی
قبرہ فاعطنیہا جب مرگئے اور خشت کو برابر کیا تو ایک خشت گر گئی دیکھا تو قبر مین کھڑے نماز پڑھ رہے ہین کہتے تھے نماز
ایک خدمت ہے اللہ کی زمین مین اگر اللہ اس سے بہتر کسی چیز کو جانتا تو یہ نفرماتا فنادته الملائکة وهو قائم یصلی
فی المحراب فرماتے تھے بیس برس تک نماز مشقت سے پڑھی اب بیس برس سے چین سے پڑھتا ہون جب مرگئے تو لوگ
اونکی قبر سے آواز تلاوت قران کی سنتے تھے رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

یونس بن عبید رح یہ کہتے تھے اس امت مین ریا خالص و کبر خالص نہین ہے پوچھا کیا سبب ہے کہا لا کبر
مع السجود ولا ریا مع التوحید واللہ اعلم مین کہتا ہون مراد سجدہ خالص و توحید خالص ہے جسمین شرک و بدعت کا
رایحہ بھی نہو ۔

فرقد سنجی کوفی والی بصرہ رح کہتے تھے مینے خواب مین ایک ندا سنی کہ کوئی منادی کہتا ہے ای اشباہ یہود تم نہ آئے
شرباؤ دتم عطا مین شکر کرتے ہو نہ بلا پر صبر **حکایت** ایک عابد بنی اسرائیل کا گذرا ایک ریت کے ٹیلے پر اوس
زمانے مین ہوا کہ قحط سالی تھی اوسنے یہ تمنا کی کہ اگر یہ ٹیلا آٹا ہوتا تو مین بنی اسرائیل کا پیٹ بھرتا اللہ نے

اوس وقت کہ تمکا دوسری بھی کہ تم عابدے کہدو کہ مینے واجب کیا ہے تیرے لئے اجر اگر جنگل جاتا ہوتا اور تو اوسکو صدقہ
کرتا رضی اللہ عنہ اونسے معلوم ہوا کہ نیت مومن کی بہتر ہوتی ہے اوسکے عمل سے جسطرح کہ ایک حدیث مین
وارد ہوا ہے ✦

محمد بن واسع رح پشمینہ صوف پہنتے تھے ایک دن پاس قتیبہ بن مسلم کے گئے قتیبہ نے کہا تم کیون صوف پہنتے ہو خاموش
رہے اونہون نے کہا تم میری بات کا جواب نہین دیتے کہا مین اس بات کو نہین پسند کرتا کہ یون کہون کہ مین زاہد ہون
اور اپنے نفس کا تزکیہ کرون یا یہ کہون کہ فقیر ہون اور اپنے رب کا شکوہ کرون یہ کہتے تھے جسنے دنیا مین زہد کیا
وہ دنیا و آخرت دونون کا مالک ہوا جو دل سے اللہ پر متوجہ ہوتا ہے بندون کے دل اوسکی طرف توجہ کرلیتے ہین ہمنے
اون لوگون کو پایا ہے جو ایک بستر پر ہمراہ بی بیون کے سوتے تھے پھر آنسو روتے کہ وسادہ تر ہوجاتا اور اونکی بی بی کو
خبر نہوتی یعنے اللہ کو کسی حال مین نہین بھولتے تھے نہ راحت مین نہ جراحت مین واللہ اعلم ✦

سلیمان تیمی رح انہون نے چالیس برس تک نماز صبح وضوی عشا سے پڑھی برہنہ پا پھرتے تھے ۵

زدہ ام بر سر جہان پاپوش	بی سبب این برہنہ پائی نیست

رعایا وغیرہ پر اونکی ہیبت تھی امرا کے پاس جاکر امر بمعروف نہی عن المنکر کرتے ✦

مالک بن دینار رح یہ کہتے تھے کہ اگر مجھکو ڈر بدعت ہونیکا نہوتا تو مین یہ حکم دیتا کہ جب مین مرجاؤن تو میرے گلے
مین طوق ڈالکر مجھکو طرف میرے رب کے پھینکدین جسطرح کہ غلام گریختہ کو طوق ڈالکر پاس مولے کے لیجاتے ہین ۵

بردر آمد بندۂ بگریخت	آبروی خود بعصیان ریختہ

علامت حب دنیا کی یہ ہے کہ دائم البطنہ قلیل الفطنہ ہو ہمت اوسکی بطن و فرج ہو گئے صبح ہوگی تو لہو لعب کرون گا
کھاؤن پیون گا شام ہوگی تو سوؤن گا رات کو وہ مردار ہے دن کو بطال ہے کوئی اونسے سوال کرتا اور اتفاقاً ابر
آسمان پر ہوتا تو کہتے ذرا صبر کر یہ ابر نکل جائے لیکن ہمین ایسا نہو کہ اسمین تہہ ہون جو ہم پر برسین کہتے تھے کوئی کسیکا
ایسا شفیق نرہا جو عمل آخرت پر مدد کرے اب آدمی کا دل بگاڑنے والے رہگئے ہین اس آیت کی تفسیر مین وکان فی المدینۃ
تسعۃ رہط یفسدون فی الارض ولا یصلحون کہتے تھے کم الیوم فی کل مدینۃ ممن یفسد ولا
یصلح یعنی اوس شہر مین سوا نو نفر کے سب مصلح تھے نہ مفسد اب سب مفسد ہین تو مصلح بھی نہین ہین لوگ
استسقاء مطر کرتے ہین اور مین استبطاء حجر ایک کتا پالا تھا جو انکے ہمراہ رہتا تھا کسینے پوچھا تو کہا ھو خیر من
قرین السوء کہتے تھے ہم سبنے حب دنیا پر صلح کرلی ہے اب کوئی صالح یا عالم دوسرے پر عیب نہین لگاتا سال تمام
مین دو پیسے کا نمک خرید کرتے اور سوای قربانی کے گوشت نہ کھاتے اور گھر والون سے کہتے جو کوئی تعلق پر
میرا ساتھ دے وہ میرے ساتھ رہے ورنہ فراق ہے ✦

ترک کر مالک دینار نیستی سعدی — طرق نیست بجز زہد ملک دینار

نوکری نہاتے اور کسکو بیچکر قوت کرتے کبھی قرآن لکھتے انکا گھر خالی تہا اور مین سوای مصحف اور دو ہنے و بوریئے کے کچھ نہ تہا کہتے تہے مالک اصحاب الاثقال یعنی بوجہ والے ہلاک ہوئے ۵

ترسیدہ ز کثرت اسباب گر خود تنگ نیست ازمی — سنگر و جان ہم بوی گل فرو بستند محملہا

دعا کرتے تہے اللہم لا تدخل بیت مالک بن دینار من الدنیا شیئاً کہتے تہے اگر یہ نہوتا کہ لوگ کہینگے کہ مالک دیوانہ ہوگیا ہے تو مین ٹاٹ پہنکر اور سر پر راکہ ڈالکر لوگون مین رہتا ۵

در پاکشان عمامہ و دستی لبسر نان — سیری چنین میانہ بازارم آرزوست

بندہ جب علم واسطے عمل کے سیکھتا ہے تو اوسکا علم بڑہجاتا ہے اور جب غیر عمل کے لئے سیکھتا ہے تو فجور و تکبر اور استغنا بجاے زیادہ ہوجاتا ہے **حکایت** بعض ولاۃ نے کہا ہمارے لئے دعا کرو کہا مین کیونکر دعا کرون ایک ہزار آدمی تو تجہپر بد دعا کرتے ہین کہتے تہے جب سے مینے یہ بات پہچانی کہ ذم مردم اور مدح مردم دونون افراط ہین تب سے اونکی مدحت کو مکروہ رکہتا ہون رح +

محمد بن منکدر رح یہ کہتے تہے چالیس برس تک مینے اپنی جان پر مشقت کی تب کہین آثار سلف پر استقامت حاصل ہوئی اطفال کو لیکر حج کرتے اور کہتے ہم انکو اللہ پر عرض کرتے ہین شاید اللہ انکی طرف نظر کرے مجہے شرم آتی ہے اس بات سے کہ مین یہ اعتقاد کرون کہ ان رحمۃ اللہ تعجز عن احد من المسلمین ولو فعل ما فعل اس بات کی بنیاد گویا حسن ظن باللہ اور تمام رجا پر ہے بیشک اللہ کی رحمت اوسکے غضب پر سابق ہے انکی وفات سنہ ۱۳۰ مین ہوئی رح +

صفوان بن سلیم رح رات کو اتنی نماز پڑہتے کہ پاؤن سوج جاتے موسم سرما مین چہت پر جاکر تہجد پڑہتے تاکہ نیند نہ آئے **حکایت** سلیمان بن عبد الملک مدینہ مین آئے انکو دیکہا اونکے طرز کو پسند کیا ہزار دینار انکے پاس بہیجی انہون نے غلام سے کہا تجہسے غلطی ہوئی ہے وہ نہین ہون جسکو یہ دینار بہیجے ہین تو جاکر پہر دریافت کر آ اودہر غلام گیا ادہر یہ چلدئے جبتک سلیمان مدینہ سے نہ گئے یہ مدینہ مین نہ آئے ۵

ہر کسی حاجت خود ابہر حرص نمود — دست دریوزہ ما ہمہ در استغنا زد

انکی وفات مدینہ مین سنہ ۱۳۲ مین ہوئی رح +

موسی کاظم علیہ السلام بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ یہ بسبب کثرت عبادت واجتہاد و قیام لیل کے عبد صالح کہلاتے تہے انکو جب خبر ملتی کہ فلان آدمی انکو ایذا دیتا ہے تو اوسکے پاس کچھ مال بہیجدیتے سنہ ۱۲۸ مین پیدا ہوئے مہدی نے انکو عراق مین پکڑ بلایا تہا پہر واپس کردیا ایام رشید تک مدینہ مین رہے جب رشید مدینہ مین آئے انکو

[illegible] چراغ لیکر [illegible] اونکی اولاد مین مشہور ہے رضی اللہ عنہ ✦

[illegible] کہتے تھے اللہ جب کسی بندہ کے ساتھہ ارادہ بہتر کا کرتا ہے تو اوسکو تین خصلتین دیتا ہے ایک فقہ دین مین یعنی فہم دوسرے زہادت دنیا مین تیسرے تبصرہ اپنے عیوب کا ❁

	خواہی کہ عیبہای تو برتو شود عیان		یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

س

کہتے تھے اگر کسی کو ترک ذکر کی رخصت دیجاتی تو زکریا علیہ السلام کو دیجاتی **قال تعالی** آیتک ان لا تکلم الناس ثلاثة ایام الا رمزا واذکر ربک کثیرا **حکایت** ایک آدمی نے کہا بھلا اگر مین اللہ سے یہ عہد و پیمان باندہون کہ کبھی اوسکی نافرمانی نکرون تو یہ کیسا ہے کہا اسدم کون تجھسے جرم مین بڑہکر ہوگا تو اللہ پر قسم دلاتا ہے کہ وہ اپنا حکم تیرے اندر نافذ نکرے ایکبار لوگون کو وعظ کر رہے تھے مسجد گر پڑی سب کے سب دبکر مرگئے [illegible] مین انکی وفات ہوئی فرماتے تھے یسیر الدنیا یشغل عن کثیر الآخرة یعنی تھوڑی سی دنیا بہت سی آخرت سے باز رکھتی ہے جس دل مین عزم معصیت کا ہوتا ہے اوسپر حکمت نہین اوترتی فرعون نے کہا تہا ما علمت لکم من الہ غیری پھر کہا انا ربکم الاعلی ان دونون قول مین چالیس برس کا فاصلہ تہا کہتے تھے جب نماز صحیح ہوجاتے ہین تو کبائر بخشدئے جاتے ہین یہ اعرج تھے یعنی لنگڑے کہتے تھے قیامت کو منادی ندا کریگا کہ اے فلان فلان خطا والو کھڑے ہوجاؤ مین بہی اونکے ساتھہ کھڑا ہونگا پہر ندا ہوگی اے فلان فلان خطا والو کھڑے ہوجاؤ مین اونکے ساتھہ بہی کھڑا ہونگا فاراک یا اعیرج تقوم مع اہل کل [illegible] یعنی اے لنگڑے مین تجہے دیکھتا ہون کہ تجکو ہر خطا والے کے ساتھہ کھڑا ہونا پڑیگا انکا انتقال [illegible] مین ہوا رح ✦

۲۷ عبید بن عمیر رح یہ کہتے تھے صدق ایمان سے ایک اسباغ وضو کرنا ہے سکارہ مین رات کو دوسرے یہ کہ خوبصورت عورت سے خلوت ہو اوسکی طرف التفات نکرے دنیا مین کوئی شئے واسطے مومن کے ایسی باقی نہین رہی ہے جس سے لذت پاسکے مگر ایک تہ خانہ جسمین گھس جائے یہانتک کہ مرجائے اوسکو خوشی ہو جسکی آنکہ شہوات دیکھتی ہے اور اوسکا دل اون شہوات کو نہین چاہتا اخلاص کی علامت یہ ہے کہ لوگون مین طمع نکرے اور اونکی محبت کو دوست نرکہے مہمان کا حق تجہپر یہ ہے کہ تو اوسکے لئے تکلف نکرے اور نہ کہلاسکے اوسکو مگر حلال اور نکاح کیسے تو اوسپر اوقات نماز کو آدمی متقدم نہین ہوتا ہے جبتک کہ ترک ہوی نکرے آدمی عالم ہوتا ہے جبتک کہ لوگون کو وہ چیز نہ سکہائے جسمین اونکے لئے امید نجات کی ہے کہتے تھے واللہ ما المجتہد فیکم الا کاللاعب فیما مضی رح ✦

۲۸ مجاہد بن حنین رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے کل موجبة کبیرة آدمی اللہ کے ذاکرین مین نہین ہوتا ہے

جب تک کہ ذکر اوسکا کھڑے بیٹھے لیٹے نکرے فرماتے تھے لیس احد الا و یوخذ من قولہ ویترک الا النبی صلعم
بندہ کو حکم نار کا ہوگا وہ کہیگا ای رب میرا گمان تیرے ساتھ ایسا نہ تھا تو جاتا ہے اللہ فرماویگا حالانکہ دانا تر ہے اچھا عمل
میرے ساتھ کیا گمان تہا وہ کہیگا یہ تہا کہ تو مجھکو بخش دیگا پہر فرماویگا خلوا سبیلہ مین کہتا ہون حدیث صحیح مین آیا ہے
انا عند ظن عبدی بی [illegible] ما شاء ٥

	کہ گفتہ اند اگر ہیچ نیست اللہ ہست		بہستی تو امید ست نیستی ما را	

نکتہ یہ فرماتے تھے چاہیے کہ آخر کلام تمہارا وقت سونے کے یہ ہو لا الہ الا اللہ کیونکہ نوم وفات ہی معلوم نہین
شاید اس خواب مین موت ہو یعنی اگر موت آجائے تو کلمہ پر خاتمہ ہوے انکی وفات سجدہ مین سنہ ۱۰۲ھ مین بعمر ۸۲
سال ہوئی رحمہ اللہ تعالی +

عطا بن ابی رباح رح آنکی جب کوئی کچھ بات کہتا تو خوب کان لگا کر سنتے گویا پہلے سنی نہ تھی حالانکہ اوس بات کو
جانتے ہوتے تھے تاکہ قائل خجل نہو قیام شب مین دو سو آیت سے زیادہ پڑہتے کوئی آتا تو کواڑ نہ کھولتے پوچھتے کیون
آئے ہو وہ کہتا تمہاری زیارت کو کہتے ما مثلی من یزار پہر کہتے قد خبث زمان یزار فیہ مثلی فرماتے
تھے جو شخص ایک مجلس ذکر مین بیٹھتا ہے تو دس مجلس باطل کا کفارہ ہوجاتا ہے یہ ابو میسرہ فہری کے حبشی غلام
تھے مکہ مین نشو و نما پایا تہا امام احمد نے فرمایا ہے اللہ تقسیم نہین کرتا خزائن علم کو مگر اوسی کو دیتا ہے جسکو دوست
رکھتا ہے اگر کسی کو خاص ساتھ علم کے کرتا تو اہل نسب اولی تر تھے عطا عبد حبشی تھے یزید بن ابی حبیب نوبی تھے
حسن بصری بہی نوبی غلام تھے ابن سیرین مولی انصار کے تھے انتہی شعرانی کہتے ہین منجملہ موالی یہ لوگ تھے
مکحول طاؤس نخعی میمون بن مہران ضحاک بن مزاحم تھے **قال الزہری** عطا بڑے بڑون کو علم سکہاتے
تھے سلیمان بن عبد الملک نے سامنے اونکے بیٹھکر مناسک حج سیکھے پہر اپنی اولاد کی طرف ملتفت ہو کر کہا
تعلموا العلم فانی لا انسی ذلنا بین یدی ہذا العبد الاسود عطا نے ستر حج کئے سو برس جئے
سنہ ۱۱۴ھ مین مرے رح +

عکرمہ مولی ابن عباس رح یہ تفسیر کریمہ الذین یعملون السوء بجہالة ثم یتوبون من قریب یون کہتے تھے
الدنیا کلہا قریب وکلہا جہالة یعنی تا آخر حیات وقت توبہ کا باقی ہے جسنے مرنے سے پہلے توبہ کرلی گویا
جلد کی اور جو گناہ ہوا تہا وہ جہالت سے ہوا تہا اللہم تب علینا یہ کہتے تھے جو شخص ہر دن سورہ یس پڑہیگا
وہ اوس دن شام تک سرور مین رہیگا سورج زمین سے ست مین تین گنا ہے اور چاند ایک گنا انہون نے رات
کے تین حصے کئے تھے تہائی رات حدیث کرتے تہائی رات سوتے تہائی رات نماز پڑہتے واللہ اعلم +

طاؤس بن کیسان یمانی رح یہ کہتے تھے قم للقرد فی دولتہ یعنی بندر کی دولت ہو تو اوسکی بہی تابعداری کر

فرماتے کہ اگر تم علم کو دنیا کمانے کے لئے سیکھتا اسلئے کہ لوگون کو خصومات و حیل بالعلم جاتا ہے سب سے افضل عبادت وہ ہے
جو مخفی ہو چھو مومن کے خوف درجا کو اگر وزن کرین تو دونون برابر نکلین گے انہون نے چالیس حج کئے تھے جب آگ
کو دیکھتے عقل اوڑ جاتی بادشاہ کی کنوئین سے اپنے جانور کو پانی نہ پلاتے بڑے حق گو تھے ولاۃ وغیرہم سے بے خوف
کہ بیت لوزیت لا تر کی پروا نکرتے ۱۶۵ھ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ

وہب بن منبہ رح یہ شعر گوئی کو مکروہ رکھتے تھے اور کہتے تھے مین نہین پسند کرتا کہ میرے صحیفۂ اعمال مین قیامت
کے دن شعر پایا جائے اور قیاس کو دین مین مکروہ جانتے تھے اور کہتے تھے اخاف علی العالم ان تزل قدمہ
ہدہد بھوپتا شریف جب علم پڑہتا ہے تو متواضع ہو جاتا ہے وضیع جب علم پڑہتا ہے متکبر بنجاتا ہے جو اپنے دشمن
کے ساتھ مسامحت مال کی نہین کرتا ہے اوسکو کوئی راہ سوا قتال کے نہین ملتی ہے جو شخص فقیر ہو جاتا ہے اوسکا
دین رقیق اوسکا عمل ضعیف ہو جاتا ہے مروت جاتی رہتی ہے لوگ اوسکو سبک جاننے لگتے ہین علم کا طغیان بھی مثل طغیان
مال کے ہوتا ہے تم پاس فقیرون کے نعمت سکھو کل دن قیامت کو انکے لئے دولت ہوگی ابن آدم احمق پیدا کئے
گئے ہین اگر احمق نہوتے تو کبھی انکو زندگی گوارا نہوتی **حکایت** ایک آدمی نے آکر کہا میرا گزر فلان
شخص پر ہوا تھا وہ تمکو گالی دیتا تھا غضب مین آکر کہنے لگے ما وجد الشیطان غیرک رسولا اتنے مین
وہ دشنام دہندہ آگیا انہون نے اوسکو اپنے پاس بٹھایا کہتے تھے مینے کچھ اوپر نوے کتابین اللہ کی پڑہی ہین سب
مین یہی پایا ہے کہ جسنے ذرا بہی مشیت کو طرف اپنی جان کے سونپا وہ کافر ہوا یعنی مشیت اللہ کی ہر تبہ نہ بشر کی
وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین اللہ نے بعض کتب منزلہ مین فرمایا ہے یا ابن آدم کم لی علیک
نعم ما تمت لی بما یجب علیک اذکرک وتنسانی وادعوک تفر منی خیری الیک نازل و
شرک الی صاعد کہتے تھے ہمارے علما کا یہ حال ہو گیا ہے کہ دنیا لینے کو اہل دنیا کو علم سکہاتے ہین اسلئے
اونکی نظر مین خوار ہو گئے ہین اور علم مین بے رغبت ہوگئے فلا حول ولا قوۃ جسکا شکم ایک بیابان ہو اوسکو بہ
نہ ہو دنیا مین حاصل ہو سکتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا تہا ای رب زبان لوگون کی مجھسے روک دے فرمایا اگر مین
ایسا کرتا تو اپنے ہی لئے کرتا ٥

قليل ان الاله ذو ولد
ما نجى الله والرسول معا

قيل ان الرسول قد كهنا
من لسان الورى فكيف انا

داؤد علیہ السلام کو وحی آئی تھی کہ بہت جلد صراط پر سے وہ لوگ گزر جائینگے جو میرے حکم سے راضی ہین اور اونکی
زبان میرے ذکر سے تر ہے اعظم ذنوب بعد شرک کے سخریہ کرنا ہے لوگون سے انسان جب روزہ رکھتا ہے نظر
دھندلی ہو جاتی ہے جب شیرینی پر افطار کرتا ہے تو بدستور آجاتی ہے عبادت سے قوت بڑھتی ہے کسل سے

تنور ڈہتا ہے عیسی علیہ السلام حواریین سے کہتے تھے مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جَوکی روٹی کہانا صاف پانی پینا مزابل کلا
پر سو رہنا ہونے والے کے لئے بہت ہے ۵

داشت لقمان یکی کریچۂ تنگ ۔ چون گلوگاہ نای و سینۂ چنگ
بوالفضولی سوال کرد از وے ۔ کین چہ خانہ ست یکبدست و نیم
بادم سرد و چشم گریان پیر ۔ گفت ہذا لمن یموت کثیر

کہتے تھے ایمان عریان ہے لباس اوسکا تقوی ہے زینت اوسکی حیا ہے انکی وفات سنہ ۱۱۰ مین ہوئی تفاسیر مین قرآن مقدس کی انسے بہت روایات صحیح مقیم آیا کرتی ہین واللہ اعلم ✦

میمون بن مہران رح کہتے تھے کہ دہ رکہنا آدمی کا عصیان خدا کو بہتر ہے واسطے اوسکے کثرت طاعات سے ہمراہ میں الی المعاصی کے **حکایت** کسی نے انسے کہا یہان کچھ لوگ ہین وہ کہتے ہین ہم اپنے گہر و نمین دروازہ بند کرکے بیٹھ رہینگے یہانتک کہ ہمارا رزق ہمارے پاس آوے کہا یہ ایک احمق قوم ہے اگر انکا یقین مثل یقین ابراہیم خلیل کے ہو توالبتہ الیساکرین کہتے تھے ای اصحاب قران تم قران کو بضاعت نہ ٹہراؤ کہ اوس سے دنیا کا نفع اوٹہاؤ دنیا کو دنیا سے آخرت کو آخرت سے طلب کرو اپنے اصحاب سے کہتے کہ تم میرے منہہ پر وہ بات کہو جو مجکو بُری لگے کوئی آدمی اپنے بہائی کا ناصح و خیرخواہ نہین ہوتا ہے جب تک کہ اوسکے منہہ پر وہ بات نہ کہے جو اوسکو بُری لگے

از صحبت دوستے برنجم ۔ کا خلاق بدم حسن نماید
کو دشمن شوخ چشم بیباک ۔ تا عیب مرا بمن نماید

سلف جب کسی کو دیکہتے کہ سوار جاتا ہے اور کوئی شخص اوسکے پیچہے چلتا ہے تو کہتے قاتلک اللہ من جبار
حکایت ایکبار لونڈی کے ہاتہہ سے گرم شوربا سر پہ گرگیا سر جل گیا وہ کانپ گئی کہا کچھ ڈر نہین تو آزاد ہے واسطے اللہ کے کہتے تھے جب مودت درمیان دو برادر کے ثابت ہو گئی تو اب تُہمذیارت کا کچھ ڈر نہین ہے ۵

گر در یمنی چو با منی پیش منی ۔ ور پیش منی نہ با منی در یمنی

۲۲
تعقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے مجہے شرم آتی ہے کہ مین ان پاؤن سے گرد کعبہ کے طواف کرون جنسے مین طرف ناجائز کے چلا ہون اب اونہین اقدام سے جوف کعبہ وحجر مین چلون **حکایت** ایک شخص کو سُنا کہ وہ کہتا ہے کہ فلان آدمی متقی ہے کہا افسوس ہے تجہکو تو نے کبہی متقی دیکہا بہی ہے متقی کی علامت یہ ہے کہ جب ذکر نار کا سُنے جان نکلجائے یہ جب اللہ کا ذکر سنتے تو مثل طیر مذبوح کے پہڑپہڑاتے کہتے تہے مجہے شرم آتی ہے کہ سوا اللہ کے کسی اور رشتے سے ڈرون ایسے گہر والے جنکے دسترخوان پر حلال کی۔ روٹی

ہو اس زمانے میں کمیاب ہین جب تک عمل کسی آدمی کا اللہ کی یاد مین ہے وہ نماز مین ہوتا ہے اگرچہ بازار مین کہیں نہو پہر اگر ہونٹ ہبی ہلتے ہین تو وہ بہی بڑہکر ہوا تم مین اور قوم مین بہت بڑا فرق ہے اونکی طرف ہو سکتے منہہ کہاتا وہ بہاگ گئے تہے دنیا تے پیٹہہ پہیری تم اوسکے پیچہے دوڑے کہی تم مین ایسا نہو کہ علانیہ مین ولی اللہ ہو اور سر مین عدو اللہ یعنی ظاہر مین اللہ کا دوست بنے اور باطن مین خدا کا دشمن رہے +

ابراہیم تیمی رح یہ سنہ ۹۲ مین اندر قید حجاج کے مر گئے حجاج نے ابراہیم نخعی کو طلب کیا تہا یہ آئے اور کہا مین ابراہیم کا طالب ہون انہون نے کہا مین ابراہیم ہون اوسنے نجانا کہ یہ ابراہیم تیمی ہین وہ نخعی سمجہا حکم قید کا حمام مین دیا وہان نہ دہوپ سے بچاؤ تہا نہ سردی سے دو دو آدمیون کو ایک ایک زنجیر مین باندہا جاتا تہا ابراہیم متغیر ہوکر مر گئے حجاج نے خواب مین دیکہا کہ کوئی شخص کہتا ہے مات اللیلۃ فی حبسک رجل من اھل الجنۃ کہا دیکہو کون مر گیا ہے ابراہیم کو پایا کہا حلم من نزغات الشیطان یعنی یہ خواب پریشان طرف سے شیطان کے ہے حکم دیا کسی کو کہ ایک مزبلہ پر ڈالدیا یہ کہتے تہے کافی ہے علم سے خشیت اور جہل سے عجب بعض جعلنا المطامع علی سوء الصنائع یعنی طمع نے ہمکو برے کامون پر آمادہ کیا ہے جسکو تو دیکہے کہ تکبیر اولی مین سستی کرتا ہے اوس سے تو اپنے ہاتہہ دہو ڈال یعنی کچہہ امید خیر کی نرکہہ رح +

ابراہیم بن یزید نخعی رح یہ کہتے تہے نہین دیا گیا بندہ بعد ایمان کے کوئی شے بہتر صبر علی الاذی سے ہمنے وہ لوگ پائے ہین جو تفسیر کرنیسے قرآن کی ہیبت کرتے تہے اب تو جو کوئی چاہتا ہے وہ تفسیر کرنے بیٹہہ جاتا ہے کاش مین تکلم بعلم نکرتا یہ زمانہ جسمین مین فقیہ شہیر ہون برا زمانہ ہے یہ کہتے تہے لاباس ان تسلم علی النصرانی اذا کانت الیک لہ حاجۃ او بینکما معروف شعرانی کہتے ہین مراد سلام سے اسجگہ مزاج پرسی ہے جیسے کیف حالک نہ السلام علیک کیونکہ سلام متبع ہدی پر کیا جاتا ہے بہر کیف یحتمل ان یکون ذلک من باب اذا تعارض مفسدتان ارتکبنا الاخف منہما او مصلحتان فعلنا ادونہما عند تعذر اعلاہما واللہ اعلم کہتے تہے آدمی کوئی کلمہ علم کا کہتا ہے تاکہ لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے اوس کلمہ کے سبب سے جہنم مین جا گرتا ہے پہر اوسکا کیا کہنا جو اول جلوس سے تا فراغ اسی نیت پر بیٹہا ہے جانور کرایہ پر جب سوار ہوتے اور اتفاقا کوڑا گر جاتا تو اوسکو وا٘ین بائین نہ لیجاتے اوترکر کوڑا اوٹہاتے اور کہتے کہ ہمنے کرایہ اسکا ادہر چلنے کو کیا ہے نہ اودہر کبہی کپڑا زعفرانی رنگ کا پہنتے اور کبہی معصفر تاکہ دیکہنے والا یہ جانے کہ وہ عالم نہین ہین بلکہ جوان آدمی ہین سنہ ۹۵ مین انتقال کیا رح +

حران بن عبد اللہ رح یہ کہتے تہے ہر کسی کے لئے ایک عمل سیئہ ہوتا ہے سیئہ عمل میرا ذکر خدا ہے تجکو اتنا ہی کبر کفایت کرتا ہے کہ تو آپکو مومن دوسرون سے بہتر جانے طرانی خلاص کا روئیت منکر سے جسکے تغیر کی قدرت نہو یہ ہے

کہ اہل منکر سے کنارہ کش ہو جائے یہ آسان تر ہے اس سے کہ اونکی زمین سے بھاگ جائے مجالس ذکر کو مصقال قلوب و
شفاء صدور کہتے تھے کبھی خز پہنتے کبھی صوف کہتے خز اسلیے پہنتا ہوں کہ ذو جنیت میرے پاس بیٹھنے سے نہ رکے یا
صوف اسلیے پہنتا ہوں کہ مساکین مجھسے ہیبت نکرین جو شخص اپنے نفس کو متہم جانتا ہے کرتا ہے اوسکے پاس نفاق
نہیں ہوتا ہے **حکایت** جب کوئی غلام الکا خلاف اونکے کچھ کام کرتا تو یہ کہتے ما اشبهك بمولاك مع
مولاك تمام تقویٰ یہ ہے کہ آدمی زیادت علم سے سیر نہ ہو ایک قوم نے جو طلب زیادت علم ترک کر دی سو اسلیے کہ
اونکو کچھ انتفاع اونکے علم سے حاصل نہوا جسنے اپنے شکر کا ضبط کیا اوسنے سارے اعمال صالحہ کو ضبط کر لیا کہتے تھے
لو رأیت الاجل ومسیرہ لابغضت الامل وغروره انتہی رح +

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اتنا روئے کہ آنکھیں چندھی ہو گئیں کہتے تھے میں آدمی کو گناہ کرتے دیکھتا ہوں نہی کرنے سے
بسبب حقارت نفس اپنے کے شرماتا ہوں **حکایت** ایک مرغ کی آواز پر نماز کو کھڑے ہوتے تھے ایک رات
وہ نہ بولا یہ سو گئے ورد قضا ہو گیا اوسکو بد دعا کی وہ اوسی وقت مر گیا اب کسی شے پر عزم بد دعا کا نکیا کہتے تھے بلا
اجابت کی حلاوت دعا ہے **حکایت** حجاج نے انکو گرفتار کیا تھا کہا میں دیکھتا ہوں کہ مقتول ہو نکا بیٹی نے
انکے پاؤں میں قید دیکھ روئی جب واسطے قتل کے بلائے گئے چیخ ماری اور کہا وا ویلاہ یا ابی انھوں نے کہا یا بنتی
ما بقاء ابیك بعد سبع وخمسین یعنی اب بعد ۵۷ برس کے کتنا جینا ہے کہتے تھے جسنے اطاعت کی اللہ کی
وہ ذاکر ہے جسنے عصیان کیا اوسکا وہ ذکر نہیں اگرچہ بہت سی تسبیح وتلاوت قرآن کی کیوں نکرے **حکایت**
کسی نے کہا بڑا عابد لوگوں میں کون ہے کہا جسنے گناہ کر کے توبہ کی جب اپنے گناہوں کو یاد کیا اپنے عمل کو حقیر دیکھا
جب قید طالع ہوتی سورج اللہ کے بات نکرتے یہانتک کہ نماز صبح ہو چکتی حجاج نے سر کاٹا تو دو بار لا الہ الا اللہ کہا
تیسری بار کہنا چاہا پورا نکر سکے جب وعدہ قتل کا روز دیا تو حجاج سے کہا مجھے چھوڑ دے کہ میں رستے کو طیار
ہو جاؤں اور کل صبح کو آجاؤں گا آخر انکو سچا سمجھکر چھوڑ دیا صبح کو آئے قتل کے لئے پیش کئے گئے ہاتھ باندھ کر
تیاف لئے آخر نطع پر ذبح کیا انھوں نے کہا تھا اللھم لا تسلط الحجاج علی احد بعدی چنانچہ حجاج کے
پیٹ میں آکلہ پڑ گیا پندرہ شب کے بعد مر گیا جسدم تک زندہ تھا یہی کہتا تھا ما لی ولسعید کلما اردت النوم
اخذ برجلی ۹۵ھ میں مقتول ہوئے رح +

عامر بن شراحیل شعبی رح یہ کہتے تھے ایاکم والقیاس فی الدین فان من قاس فقد زاد فی الدین یعنی دین
میں قیاس کرنا زیادت فی الدین ہے فرماتے تھے اگر کسی جماعت میں تو مت بیٹھ تو اس سے بہتر بیٹھ کہ ... یوں
سفیان نے کہا یہ سبب افضل ... کہ اور خوف و توبہ کرنے کے نہیں **ف** کہ میں ... گناہ ... بہ گناہ ...
کہتے تھے بچو تم عالم فاجر و جاہل متعبد سے کہ یہ دونوں فتنہ ہیں واسطے ہر مفتون کے وقت ... میں ... یہ باتیں

دیئے چلے میری جان اگر میرے ہاتھہ مین ہوتی تو مین اوسکو پاخانہ مین پہینکدیتا +

ادریس خولانی یہ کہتے تھے وہ فقیہ نہین ہے جو حدیث بیان کرے اور عمل نکرے اللہ اوس بندہ کا پردہ فاش نہین
کرتا جسکے دل مین ایک ذرہ کے برابر خیر ہوتی ہے زبان کا اعراب لوگون کے نزدیک اقامت جاہ کرتا ہے دل کا
اعراب اللہ کے نزدیک جاہ قائم کرتا ہے اپنا کوڑا مسجد مین لٹکا رکھتے تھے کہ جواب ست زیادہ تو مین ہی مستحق
اس کوڑے کا ہون جب سستی پاتے پاؤن کو کوڑے سے مارتے تاکہ چاق ہوجائین دجلہ بغداد پر پاؤن
سے چلے جاتے تھے +

۵۶ مکحول دمشقی تھے یہ کہتے تھے جسنے ایک رات ذکر خدا سے زندہ رکھی وہ صبح کو ایسا ہوتا ہے جیسے کہ آج اوسکی مان نے
جنا ہو فضل اگر جماعت مین ہے تو سلامت عزلت مین ہے جس گروہ مین پندرہ آدمی مستغفر ہوتے ہین جو ہر دن
پچیس بار استغفار کرتے ہین تو اللہ اوس گروہ کو عذاب عام مین گرفتار نہین کرتا ہے وہ طیب الریح زائد العقل
نظیف الثوب قلیل الہم ہوتا ہے +

یزید بن میسرہ تھے یہ کہتے تھے کامل نہین ہوتی محبت اللہ کی جبتک کہ وہ ماں باپ سگے بھائی سے زیادہ تر
محبوب نہو اللہ [illegible] ما ازالت تدنی بنا ولو [illegible] فی فتنا ولو فعلت ذلک لجعلت بیننا
وبین قوم [illegible] فیلش ہوگئے تو پوچھا [illegible] بدل [illegible] ہمارے شیوخ نے تمام دنیا کا
دشمن زمانہ تھا اگر اس مت [illegible] نام ہوتا تو وہ [illegible] کہتے تھے

دنیا [illegible] بہشت باشد	[illegible] جنت باشد

۵۷ کعب احبار رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے [illegible] نہین کیا جاتا کوئی بندہ زمین پر [illegible] اوسکی
آسمان مین فرشتے مین کرتا ہون الست ذکر یا ہے ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن
ودا اسی تفسیر مین ایک حدیث آئی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ کسی بندے کو دوست رکہتا ہے تو
جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ مین فلان بندہ کو چاہتا ہون تو بھی اوسکو چاہ پھر وہ آسمان پر پکار دیتے ہین
کہ اللہ فلان بندہ کو محبوب رکھتا ہے تم بھی دوست رکھو پھر قبولیت اوسکی زمین پر اوترتی ہے اوکما قال
یہ کہتے تھے روشن کرو تم اپنے اللہ کے ذلیئے جسطرح کہ تم اپنے دل روشن کرتے ہو نہین جاتا کوئی دوزخ
مین مگر سیاہ رو ہوکر لکن اس امت کے لوگ کہ وہ اپنی رنگت پر جاینگے اسلیئے کہ منہہ سے دنیا مین سجدہ کرتے
تھے نماز پڑھ کے جسکے بیچ مین لغو نہو کتاب ہے علیین مین المؤمن کا میت سے نہین جاتا جبتک کہ وہ اپنی
گور مین سے انکی وفات خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین ہوئی ہے +

۵۸ عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی ہے یہ خشکی کا شکار ایام فراغ مین مکروہ رکھتے تھے رحمت سے ام افراغ پر کہتے تھے

تبارك من جعلك وجعلك تنظر بشحم وتسمع بعظم وتتكلم بلحم یعنی بڑی برکت والا ہے وہ شخص جسنے تمکو چربی سے دکھایا ہڈی سے سنایا گوشت سے بلوایا خادم نے منہ پر سنا منسنے کا اسکے کچھ وعظ کرو کہا ما احد من الرعیة الا وهو یشکو بلیة ادخلتها علیه او ظلامة سقتها الیه بھاگنے والا میاں سے جیسے غلام گریختہ و بجز نہین کرتا ہے اللہ اوس سے روزہ نہ نماز یہانتک کہ پھر کر آئے ؎

بہین آن سبے حمیت را کہ ہرگز	نخواہد دید روی نیکبختی
تن آسانی گزیند خویشتن را	تن و فنہ زند گزار بدبختی

ہمنے اون لوگون کو پایا ہے کہ جو جاگ کر نماز صبح پڑھکر سب فکر معاد انجام کار کی کرتے تھے پھر قرآن وفقہ مین معروف ہوتے انکی ولادت ۸۸ھ میں ہوئی تہی ۱۴۸ھ مین مرگئے مولد بعلبک تھا تمام بیروت مین گئے تھے حمامی دروازہ بند ہوکے پہنا گیا جب آیا تو مردہ پایا دست راست پر تکیہ لگائے رو بقبلہ تھے رح +

۶۰

حسان بن عطیہ رح یہ نماز عصر پڑھکر ایک ناحیہ مسجد مین بیٹھ کر تا غروب آفتاب اللہ کا ذکر کرتے اور کہتے تھے کہ جو شخص قیام لیل کو طویل کریگا اللہ اوسپر طول یوم القیامہ کو آسان کردیگا انہون نے کہا ہے کہ آدم علیہ السلام مکہ مین سو برس مقیم رہے تھے +

۶۱

عبد الواحد بن زید رح انہون نے حسن بصری کو پایا تھا یہ کہتے تھے اچھا حال بندے کا ساتھ اللہ کے موافقت ہے اگر دنیا مین اوسکو ملامت کے لئے باقی رکھے تو یہی اوسکو محبوب تر ہو اور اگر دنیا سے اوٹھا لے تو یہی دوست تر ہو رحمہ اللہ تعالی +

۶۲

ابو بشر صالح مری رح یہ ایسے روتے تھے جیسے زن ثکلی روتی ہے اور ایسی پناہ ڈہونڈہتے تھے جیسے ... ہوتے مین او یاد انکے مفاصل منقطع ہوئے جاتے تھے جب تمہد کو کہتے دو دو تین تین دن تک بہوت بنے بیٹھے رہتے بات کرتے نہ کہاتے پیتے کلام ہوتی سنتے تھے اون سے بات چیت وعظ کی ہوتی تہی رح +

۶۳

ابو المهاجر بن عمر قیسی رح انکا نام ریاح تھا یہ کہتے تھے بیست کچھ اوپر چالیس گناہ ہین جنپر ہر گناہ کے عوض لاکھ بار استغفار کی ہے لیکن جبکہ وہان عفو و مغفرت ہو تب کی بات ہے تو اچھی پیٹ کو اپنی عقل پر زادہ ندست دنیا ایام قلائل ہین یعنے چند روزہ ہے اور خود نہ کھاتے مگر تہوڑا سدرمق پیا بلا اپنی نگاہ سے مر جانا آسان ہے مگر دور رہنا محبت ریاست کا جبکہ جی مین مستحکم ہو گئی مشکل ہے جو دار جو کبھی قصاب کی دکانات پہ ہوتا تو سودا سود کا ہوتا ہے جسطرح کہ ضعیف آنکہین سورج کو نہین دیکھ سکتین ہین اسی طرح دل محبان دنیا کے نور حکمت کو نہیں دیکھ سکتے ہین آدمی منازل صدیقین کو نہین پہنچ سکتا ہے جبتک کہ اپنی بی بی کو رانڈ کی طرح اور اپنی اولاد کو یتیمون کی طرح چھوڑ نہ دے اور منازل کلاب مین بسر کرے سوا روٹی و نمک کے کچھ نہ کھاتے غرض

المباہجۃ واقترض منی ٥

قرض از مرتبۂ مردمی انداخت مرا ۔۔۔ بسکہ این بارگران بود سبک ساخت مرا

مین کہتا ہون اللہ کا شکر ہے کہ مینے بہی کبہی زمانۂ احتیاج مین کسی سے کچہ قرض نہین لیا اور اتنا اللہ نے ہزار درجہ سے زیادہ مجہکو دیا ہے ولید الحمد سفیان کہتے تہے اذان دینا خراسان مین بہتر ہے مجاورت کہ معظمہ سے زہد دنیا مین تعداد ہے نہ اکل خشن ولبس غلیظ وعبا فرماتے تہے ازہد فی الدنیا ونم لاکل وک اعلیک ٥

فریب نعمت الوان مخور فراغت کن ۔۔۔ چو ماہ نو بدو انگشت نان قناعت کن

عالم کو جب دیکہو کہ پادشاہ کے در پر ہے تو جان لو کہ وہ چور ہے اور جب کسی آسودہ کے در پر دیکہو تو سمجہو کہ ریاکار ہے کسی آدمی کے پاس مال ہوتا ہے اور وہ زاہد ہے دنیا مین اور کوئی شخص فقیر ہوتا ہے اور وہ راغب ہے دنیا مین مین چاہتا ہون کہ ایسی جگہ ہون کہ نہ مجہکو کوئی پہچانے نہ مین کسی کو تو نے جب اپنے نفس کو پہچان لیا تو اب کوئی تجہکو کچہ کہے کچہ نقصان تیرا نہین ہے اصل ہر عبادت کی نیکی کرنا ہے ساتہ لوگون کے ٥

نکوئی با بدان کردن چنان ست ۔۔۔ کہ بد کردن بجاے نیک مردان

کسی نے پوچہا غور غا کون لوگ ہین کہا جو اپنے علم سے دنیا کماتے ہین فرماتے تہے مجہے تعجب آتا ہے کہ اکثر ایسی عورتین ہونگی حالانکہ مردون کے اعمال اونکے اعمال سے بہی بدتر ہین یہ وہ زمانہ ہے کہ تو خاص اپنے نفس کو لے خاصکر کو چہوڑ دے دونون فرشتے بیچ حسنات وسیئات کی باتے ہین جبکہ دل اوسپر رجوع ہوتا ہے سو جسطرح کہ وہ تجہکو نہین سناتے ہین تو بہی اونکو نہ سنا **حکایت** ایک شخص نے کہا ایک آدمی واسطے عیال کے کسب کرتا ہے اگر نماز جماعت مین ادا کرتا ہے تو قیام اونپر فوت ہوتا ہے وہ کیا کرے کہا اونکے لئے قوت کما اور نماز اکیلا پڑہ لے کہتے تہے اس زمانہ مین گمنام امن مین نہین تو مشہور کا کیا ٹہکانا ہے تم جب ذکر کسی بدعت کا سنو تو اپنے یارون سے حکایت نکرو نہ اپنے جی مین اوسکو ڈالو ہمارے اس زمانے مین اہل سنت وجماعت بہت کم ہو گئے ہین کہتے تہے مین محب دنیا کو پہچانتا ہون وہ اہل دنیا کو سلام کہلا بہیجتا ہے یہی دلیل اوسکے جہکنے کی ہے طرف دنیا کے تم جب کسی سرہنگ کو دیکہو کہ نماز سے سو گیا ہے تو اوسکو نہ جگاؤ وہ اوٹہیگا تو لوگون کو ستائیگا اس سے سونا اسکا احسن ہے ٥

نظالمے را خفتہ دیدم نیمروز ۔۔۔ گفتم این فتنہ ست خوابش بردہ بہ

حکایت ایک شخص نے کہا تم پاس ولاۃ کے نہین جاتے کہ اونکو کچہ وعظ ونصیحت کرو اور محفوظ رہو کہا تم مجہکو کہتے ہو کہ مین دریا مین چلون اور میرے پاؤن نہ بہیگین مجہے ڈر ہے کہ کہین وہ مجہکو مرحبا کہین مین اونکی طرف جہکون میرا عمل اکارت جائے **حکایت** ایک شخص نے انکے سامنے شکوہ اپنی

مصیبت کا گلہ کیا اور کہا اوٹھ جا میرے پاس سے تو نے کسیکو زیادہ خوار تر اپنی آنکھون مین مجھسے نپایا کہ لگا تو پاس میرے اللہ
کا شکوہ کرنے فرماتے تھے علما تین قسم کے ہوتے ہین ایک عالم باللہ و بامر اللہ انکی علامت یہ ہے کہ ڈرتے ہین اللہ سے
واقف ہین نزدیک حدود خدا کے دوسرے عالم باللہ نہ بامر اللہ انکی علامت یہ ہے کہ اللہ سے ڈرتے ہین مگر واقف نزدیک
حدود خدا کے نہین ہین تیسرے عالم بامر اللہ نہ عالم باللہ انکی علامت یہ ہے کہ نہ واقف نزدیک حدود کے ہین اور نہ خائف
خدا سے قیامت کی آگ کو اسی تیسری قسم سے سلگائین گے رح انکے مناقب بحساب ہین ◆

۴۷
امام محمد بن ادریس شافعی رح شعرانی نے انکو بلفظ امام لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ شعرانی شافعی المذہب تھے یہ ابن عم
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین عبد مناف مین حضرت سے جا ملتے ہین غزہ مین پیدا ہوئے دو برس کے تھے
کہ مکہ مین لائے گئے ۵۴ برس جیئے چار برس مصر مین رہے شب جمعہ بعد مغرب سنہ ۲۰۴ھ مین وہین انتقال کیا یتیم تھے
مان کی گود مین پرورش پائی قلت عیش وضیق حال مین بچپن سے مجالس علما مین بیٹھکر استفادہ علم کیا کرتے مسلم بن
خالد زنجی پر تفقہ کیا پھر مدینہ مین آکر امام مالک کو ساری کتاب موطا حفظا سنائی مالک نے کہا تو اللہ سے ڈر تیری بڑی
شان ہونے والی ہے اوسوقت یہ تیرہ سال کے تھے پھر یمن گئے وہان سے عراق آئے علم مین مشغول رہے محمد بن
حسن سے مناظرہ کیا علم حدیث کو پھیلایا مذہب اہل حدیث کو قائم کیا نصرت سنت فرمائی سنت سے استخراج احکام کا
کیا بہت سے علما اپنے مذاہب سے پھر کر انکے مذہب مین آگئے سنہ ۱۹۹ھ مین بمقام مصر کتب جدیدہ لکھی سارا اقطار سے
لوگ سفر کر کے آنے لگے ربیع بن سلیمان کہتے ہین مینے دروازہ شافعی پر سات سو راحلہ دیکھے جنپر لوگ واسطے طلب
سماع کتب کے آئے تھے یہ کہتے تھے اذا صح الحدیث فہو مذہبی کاش خلق یہ علم سیکھتا اور میری طرف
ایک حرف بھی منسوب نکرے زکریا انصاری کہتے ہین اللہ نے دعا اونکی قبول کی اونکے مذہب مین سوا مقالات
اصحاب شافعی کے کچھ مسموع نہین ہوتا یہی بات زرکشی سے بھی منقول ہے کہتے تھے مین جب کسی سے مناظرہ
کرتا ہون تو یہ چاہتا ہون کہ اللہ حق کو اوسی کے ہاتھ پر ظاہر کرے علم کا طلب کرنا صلوٰۃ نافلہ سے افضل ہے جو
شخص مرید آخرت ہو اوسپر اخلاص کرنا علم مین لازم ہے بڑا ظالم اپنی جان پر وہ شخص ہے جو تواضع کرے اوس کے لئے
جو اسکا اکرام نہین کرتا ہے اور راغب ہو دوستی مین اوس شخص کی جو اسکو نفع نہ دے اور قبول کرے مدح اوسکی جو
اوسکو پہچانتا نہین ہے علما کے لئے کوئی شئے زینت بخش تر فقر و قناعت سے نہین ہے جبکہ وہ اسپر راضی ہو
جو شخص یہ چاہے کہ اوسکے ساتھ اچھا کیا جائے وہ لوگون کے ساتھ بھی اچھا گمان رکھے طالب علم بعز نفس فلاح مند
نہین ہوتا افلح وہ ہے جو طلب علم کی بذل نفس وخدمت علما کرتا ہے علما کا جمال کرم نفس ہے علم کی زینت
ورع وحلم ہے علما کا فقر اختیاری ہوتا ہے جہلا کا فقر اضطراری ہے جھگڑنے سے علم مین دل سخت ہوتا ہے
کینہ پیدا ہوتا ہے لوگ اس سورت سے غفلت مین ہین والعصر ان الانسان لفی خسر انہون نے نہین دیکھا

نہین ہوا اور جکہیں قسم کہاتی دیکہی وہ ہی اللہ منّ جہہ کا سفر و حضر و بیمدین کبہی ترک کیا کہتے تہے طلب کرنا فضول کی
دنیا کا حقیر ہے حرف اسے خدا کے واسطے اہل توحید کے ترک کیا ہی مہدگر و کہ مسلوک تہے راضی ہون نہین ہو سکتا
اسلئے اپنا عمل درمیان اپنے اور اللہ کے خالص کرو ریا کو نہین پہچانتے مگر مخلص احمق مردم زہاد ہین سیاست کرنا لوگون
کو سیاست دواب سے بہی دشوار تر ہے مروت والے جہد مین ہوتے ہین خانہ مروت خراب جسکو خواہش حسن خاتمہ
کی ہو وہ لوگون سے نیک گمان رکہے چالیس سال تک مینے لوگون سے سوال احوال ترویج کا کیا جو کہ تترویج تہے کسی
ایک نے بہی یہ نہ کہا کہ ہمنے کچہہ خیر دیکہی ۵

	گفتمش چیست کہ خدا ئی گفت		ساعتے عیش و غصہ سالی چند	

کہتے تہے فقیہ کو چاہیے کہ اوسکے ساتہہ ایک سفیہ بہی ہو جو سفاہت کرے داڑہی مین کبہی خضاب حنا اور کبہی رنگ
کرتے کثیر الاستقام تہے بواسیر مین مبتلا رہتے لباس مین میانہ روی کرتے معد اصاحب ہیبت تہے سامنے اونکے کوئی
پانی نہ پی سکتا گدیلہ تکیہ لگا کر بیٹہتے کہتے تہے مین دوست رکہتا ہون واسطے ہر مسلمان کے کہ سبت درود بہیجا کیے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرماتے تہے مین جب کوئی شخص اصحاب حدیث مین سے دیکہتا ہون تو گویا ایک
مرد کو اصحاب رسول خدا صلے اللہ وعلیہ وآلہ وسلم مین سے دیکہتا ہون اگر صاحب بدعت کو دیکہون کہ ہوا پر چلتا ہے
تو بہی اوسکو قبول نکرون انکے مناقب بہت ہین رح ✦

امام ملک بن انس رح یہ ایک شخص طویل بزرگ سر اصلع سفید دلیش سپید رنگ نفیس جامہ تہے جب واسطے تحدیث
کے بیٹہتے نہا کر بخور و طیب ملتے اور لوگون کو آواز بلند کرنیسے رد کردیتے گہر مین شغل اونکا تلاوت قرآن تہا سلاطین اونسے
ہیبت کہاتے مونچہون کا مونڈانا مثلہ سمجہتے فرماتے تہے مجہے یہ بات پہنچی ہے کہ جو سوال انبیاء علیہم السلام سے
دن قیامت کو ہوگا وہی علماء سے بہی ہوگا انہی کے مین کہتا ہون یہ اسلئے کہ علماء وارث ہین انبیاء کے لہذا دو نون
فریق سے سوال تبلیغ کا ہونا سمجہہ مین آتا ہے کہتے تہے مثال منافقون کی مسجد مین مثل چڑیون کے ہے قفس
مین جہان قفس کا دروازہ کہلا عصافیر اوڑ گئے پچیس برس تک حاضر جماعت نماز نہوسکے جب پوچہا تو کہا مین
ڈرتا ہون کہ کوئی منکر دیکہون اور محتاج اوسکے تغیر کا ہو شعرانی کہتے ہین اس امر مین یون مسامحت کی ہی
کہ وہ مجتہد تہے اگر کوئی اور شخص ایسا کام کرتا تو اوسکو اس امر پر مقرر رکہا نجاتا واللہ اعلم فرماتے تہے آدمی
جب اپنی تعریف کرتا ہے تو اوسکی خوبی و رونق جاتی رہتی ہے وہ جب کسی مسئلہ مین لا و نعم کہدیتے تو کوئی نکہہ سکتا
کہ تمنے یہ بات کہان سے کہی ہے انہون نے نوسو شیخ سے علم لیا تہا اونمین تین سو تابعین تہے فرماتے تہے علم کثرت
روایت سے نہین ہوتا ہے وہ تو ایک نور ہے جو اللہ دل مین رکہدیتا ہے **حکایت** جعفر بن سلیمان نے اونکو مسئلہ
طلاق مکرہ پر مارا اور ایک اونٹ پر سوار کیا کہا تم اپنے نفس پر آپ ندا کرو انہون نے کہا الا من عرفنی فقد

عن غنی ومن لم یعرفنی فانا مالک بن انس اقول حلاق المکرم لیس بشیٔ یہ خبر جعفر کو پہنچی کہا جلد جاکر اونکو اوتار لاؤ فرماتے تھے طالب علم پر حق ہے کہ وقار وسکینہ وخشیت رکھتا ہو عالم کو چاہیے کہ سامنے غیر مطیع کے تکلم بعد نکرے کہ یہ ذلت واہانت ہے علم کی مدینہ منورہ کی گلی کوچوں مین پا پیادہ برہنہ پا چلتے کہتے مجھے شرم آتی ہے کہ اوس خاک کو جو فرزند ابطہ بالکل گذرنے جسمین قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے **حکایت** مطرف سے پوچھا لوگ میرے حق مین کیا کہتے ہین کہا دوست ثنا کرتے ہین دشمن برا کہتے ہین فرمایا لوگ ہمیشہ اسی طرح پر ہوتے ہین کہ کوئی اونکا دوست ہوتا ہے اور کوئی دشمن ولکن نعوذ باللہ من تتابع الالسنۃ کلہا ۹۳ھ مین پیدا ہوئے ۱۷۹ھ مین مرے بقیع مین دفن ہوئے انسے معنی اس آیت کے پوچھے تھے الرحمن علی العرش استوی انکو پسینا آگیا سر بگریبان ہوکر ایک لکڑی ہاتھہ مین تھی اوس سے زمین کریدنے لگے پہر سر اوٹھا کر کہا کیف غیر معقول ہے استوار معلوم ہے ایمان لانا اوس پر واجب ہے سوال کرنا اوس سے بدعت ہے مین گمان کرتا ہون کہ تو صاحب بدعت ہے پہر کہا کہ اس شخص کو نکال دو انتہی مین کہتا ہون مذہب سلف کا بابت استوار وغیرہ صفات الہی کے یہی تہا کہ ایمان بلاکیف لاتے تھے تاویل نکرتے نہ تمثیل بتاتے نہ معطل چھوڑتے نہ تشبیہ کی طرف جاتے یہی حق وصواب بحث ہے واللہ اعلم ✦

۹۱

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رح ۸۰ھ مین پیدا ہوئے ۱۵۰ھ مین بعمر ستر سال بغداد مین وفات پائی انکے زمانہ مین چار صحابی تھے انس بن مالک عبد اللہ بن ابی اوفی سہل بن سعد ابو الطفیل یہ سب کے بعد مرے لکن کسی سے اخذ نکیا آپ پر بابت تولیت قضا کی زبردستی کی گئی سر پر ضرب شدید پہنچی یعنے ایام مروان مین لکن قضا قبول نکی جب رہا ہوئے کہا مجھکو غم اپنی مان کا اس ضرب سے بھی اشد تہا احمد بن حنبل جب انکا ذکر کرتے روتے ترحم فرماتے پہر بعد اسکے ابو جعفر نے اکراہ کیا کوفہ سے بغداد مین بلا بھیجا انہون نے اختیار قضا سے انکار کیا قید ہوئے قیدخانہ مین وفات پائی منصور نے کئی بار حبس سے بلاکر دہمکایا کہا اے منصور اللہ سے ڈر مجھکو والی نکر او سکو کر جو اللہ سے ڈرے واللہ مین رضا مین مامون نہین ہون پہر غضب مین کسطرح مامون ہونگا بعض کہتے ہین کہ دو یا تین دن قاضی رہکر چھہ دن بیمار پڑے پہر مرگئے سبحان اللہ تقوی اسکا نام ہے **حکایت** ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے کہ منصور نے ابو حنیفہ وثوری ومسعر وشریک کو واسطے تولیت قضا کے بلایا تہا ابو حنیفہ نے کہا مین تم مین تخمینہ کرتا ہون مین تو حیلہ کر کے بچ جاؤنگا مسعر احمق بنکر رہ جاوے گا سفیان بہاگ جائیگا شریک پہنس جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا مسعر نے یہ تحامق کیا کہ جب پاس منصور کے گئے کہا کیف حالک وکیف عیالک وکیف حمیرک وکیف دوابک منصور نے کہا اسکو نکالو یہ تو دیوانہ ہے سفیان کو جب یہ خبر پہنچی کہ شریک نے قضا قبول کی اونکو چھوڑ دیا اور کہا تجھکو گریز ممکن تہا پہر تو کیون نہ بہاگا ابو حنیفہ رح خوش لباس خوشبودار کثیر الکرم حسن المواساۃ

تھے جب گھر سے باہر آتے جاتے خوشبو سے پہچانے جاتے کہتے تھے مین جب نماز پڑھتا ہون تو اپنے ہر اوستاد و شاگرد
کے لئے دعا کرتا ہون شافعی فرماتے تھے لوگ فقہ مین عیال ابو حنیفہ ہین رات کو نہ سوتے نماز پڑھتے جیسے ایک میخ
گڑی ہو کہتے ہین چالیس برس تک صبح وضوی عشا سے پڑھی قرضدار کے سایۂ دیوار مین نہ بیٹھتے کہتے ہر قرض جو
جالب نفع ہو ربا ہے جس جگہ مرے وہان اونہون نے سات ہزار ختم قرآن کئے تھے قیلولہ درمیان ظہر وعصر
کرتے فرماتے قاضی شرح رشوت لینے سے معزول ہوجاتا ہے اگرچہ امام اوسکو معزول نکرے **حکایت** کسی نے پوچھا علقمہ
افضل ہین یا اسود کہا واللہ ہم اس لائق بھی نہین ہین کہ اونکا ذکر کرین پھر اونمین تفاضل کسطرح کرین **حکایت**
کہتے تھے مین پچاس برس لوگون مین اوٹھا بیٹھا ایک آدمی بھی ایسا نہ پایا جو میرا گناہ بخشتا یا مجھسے وصل کرتا بعد
قطع کے یا میرا عیب چھپاتا یا وقت غضب کے بیچ اوس سے اپنی جان پر امن مین ہوتا قال الاشتغال بھو لاء حمق
اکبر کہتے تھے اگر دشمن نرکنے تو دنیا کو مگر اسی لئے کہ اوسمین اللہ کی معصیت کیجاتی ہے تو ہو سکتا ہے کمک ہمراہ وٹی
کے شہوت ہے **حکایت** کسی نے بعد موت کے انکو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تم سے کیا کیا کہا مجھے بخشدیا
پونچا عادر کے سبب سے کہا مہمات علم کے لئے شروط و آداب ہین تھوڑے لوگ ہین جو اوسکو بجالاتے ہین کہا
پھر کس بات پر کہا بقول الناس فیّ ما لیس فیّ فرماتے تھے جسپر خوار ہوئی فرج اوسکی خوار ہوا اوسپر دین اوسکا
جب تکلم نکیا بندہ نے اپنے گمان پر تو اوسپر کچھ گناہ نہین ہے مجھکو یہ بات پہنچی ہے کہ دنیا مین فقیہ ورع سے کوئی عزیز
تر نہین ہے **حکایت** ایک آدمی نے کہا مین تمکو دوست رکھتا ہون کہا تمکو میری محبت سے کون مانع ہے تو نہ
برادر ہم زاد میرا ہے نہ ہمسایہ میرا اقرب غار وہ لوگ ہین جو لوگون کا مال وعظ کہکر کمایا چاہتے ہین انکے مناقب بہت
ہین کہتے تھے قاضی کو نہ چاہئے کہ ایک سال سے زیادہ قضا پر ٹھیرے یعنی اگر اس مدت سے زیادہ قاضی بنا رہا
تو فقہ اوسکی گمی گذری رحمہ اللہ تعالی **ف** یحیی عامری رح نے ریاض مستطابہ مین لکھا ہے قد نقل ابن
الجوزی وغیرہ ان الائمة المتبوعین فی المذاهب بایع کل واحد منهم لامام من ائمة اهل البیت
فبایع ابو حنیفة لابراهیم بن عبد الله بن الحسن وبایع مالك لاخیه محمد وبایع الشافعی لاخیهما
یحیی فحین غلبوا علیهم رجعوا الی طاعة الآخرین وسلموا وبایعوا فهذا ما حضرنی نقله من
جواز ارتسام العامة لائمة الجور انتهی +
امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے تھے خوشی ہو اوس شخص کو جسکا اللہ نے گمنام کیا ہے خامل الذکر ہے
حکایت فرماتے تھے مینے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا ای رب ما افضل ما تقرب بہ المتقربون
الیک فرمایا بکلامی یا احمد مینے کہا بفہم او بغیر فہم فرمایا بفہم او بغیر فہم تنہا انکے پاس جب کوئی حدیث آتی
تو حدیث نکرتے جب تک کہ کوئی دوسرا اور بھی ہمراہ نہوتا شعرانی کہتے ہین یہی حال یحیی بن معین و عبد اللہ بن مبارک

کا بھی تھا جیسا کہ یضرب بہ المثل فی اتباع السنة واجتناب البدعة ۔ کبھی قیام لیل ترک نہ کرتے تھے راتوں میں
ایک ختم قرآن کا کرتے اور لوگوں سے مخفی رکھتے لباس سفید و صاف پہنتے ریش و بروت و سر و بدن کا تعہد کرتے انکی
مجلس خلوص تھی ساتھ آخرت کے کسی امر دنیا کا ذکر انکی مجلس میں نہ آتا انکی ماں بہ کے پاس کپڑا نہ تھا زکوٰۃ کا مال آیا پھیر دیا
کہا العری لهم خیر من اوساخ الناس وانما ایام قلائل ثم نرحل من هذه الدار جب بھوکے ہوتے
پاس ہی خشک نان لیکر غبار جھاڑ کر پانی میں بھگو کر نمک سے کھا لیتے کبھی اونکو مسور کی دال پکا دیتے اکثر سالن انکا
سرکہ تھا راہ میں کوئی ساتھ نہ لگے نہ چلسکتا بیمار ہوئے انکا قارورہ طبیب کو دکھایا اوسنے کہا یہ بول اوس شخص
کا ہے جسکا جگر غم و حزن نے ریزہ ریزہ کر دیا ہے تنہائی پر بڑے صابر تھے سوا مسجد یا جنازہ یا عیادت کے نظر نہ آتے
بازاروں میں چلنے کو مکروہ رکھتے تین حج پیادہ کئے ہر حج میں بیس درہم صرف کرتے جب پاس خلیفہ متوکل
کے گئے متوکل نے کہا اپنی ماں کے گھر اس شخص سے [illegible] ہو گیا ہے اچھا لباس لاکر انکو پہنایا ہے ۔ وسطے یہ کہا میں سارے عمر
ان لوگوں سے سلامت رہا جب موت قریب آئی انمیں مبتلا ہوا ہے اوس لباس کو اوتار ڈالا فضیل بن عیاض کہتے ہیں
۲۸ ماہ قید رہے ہر روز انکو کوڑوں سے مارتے تھے تلوار سے کونچتے تھے زمین پر ڈالکر پاؤں سے روندتے تھے
یہانتک کہ معتصم مرگیا واثق خلیفہ ہوا اسپر اور زیادہ سختی ہوئی انہوں نے کہا میں ایسے شہر میں نہیں رہتا جہاں الحاد
کیا گیا ہے روپوش ہو گئے تا حیات واثق نماز وغیرہ کے لئے بھی باہر نہ نکلے جب متوکل والی ہوا وہ محنت اٹھائے
اور [illegible] انکو بلا کر نہایت درجہ اکرام اعزاز کیا اور حکم منع محنت اور اظہار سنت و غیر مخلوق ہونے قرآن کا طرف
آفاق کے لکھ بھیجا معتزلہ بگلے پست ہو گئے لوگ طوائف مبتدعہ میں ٹپے تھے بہت تھے بشر بن حارث کہتے ہیں
امتحن احمد بعد ما ادخل الکیر فخرج ذهبا احمر ہیثم کہتے ہیں احمد السلی حجت تھی بنی اہل زمان پر فضیل حجت تھے
اپنے زمانہ والوں پر وهكذا الامر فی كل زمان امام احمد فرماتے تھے آدمی میں اگر سو خصال خیر ہوت
اور وہ شراب پیے تو شراب اون سب کو مٹا دیتی ہے بہت لکھو علم اوس شخص سے جو عمر بھر کچھ سامان دنیا کا نہ تھا
کہتے تھے جتنے فضائل علی مرتضی کے آئے ہیں کسی ایک صحابی کے نہیں آئے انکا انتقال بعمر ۷۷ سال [illegible] میں ہوا
جب بیمار پڑے انسان و دواب دروازے پر واسطے عیادت کے آئے یہانتک کہ سارے گلی کوچے بھر گئے
جب وفات ہوئی لوگ چلائے ۔ وحشیوں کی آوازیں بلند ہوئیں دنیا انکی موت سے گونج اوٹھی اہل بغداد واسطے نماز
جنازہ کے طرف صحرا کے نکلے [illegible] میں جنازہ کا اندازہ کیا تو آٹھ لاکھ آدمی تھے اور ساٹھ ہزار عورتیں سواون
لوگوں کے جو اطراف و کشتی و سطح میں تھے اون سب کو ملاؤ تو لاکھ الف سے بھی زیادہ ہوتے ہیں ایک روایت
میں آیا ہے دو کروڑ پانچ لاکھ آدمی تھے اوس دن بیس ہزار یہود و نصاریٰ و مجوس مسلمان ہو گئے رضی اللہ عنہ
قال الشعرانی میں کہتا ہوں اسی کے [illegible] حال جنازہ احمد ثانی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا تھا لاکھوں آدمی

سفر کی کمی کو جو چاہا دو ہمراہیوں جمع ہو گئے تھے اور گریان بہ بریان تھے انکا انتقال حالت تہجد میں ہوا تھا رضی اللہ عنہ۔
ف شعرانی نے ایک کتاب لکھی ہے میزان نام مطلب اوسکی تالیف سے یہ ہے کہ ہر مسلمان کو حق میں ائمہ اربعہ
مجتہدین رضی اللہ عنہم کے حسن اعتقاد رکھنا چاہیے کہ بسبب اختلاف فروع مسائل کے کسی کی جناب میں بدگمان و
بے ادب نہوا جائے کہ سارے مجتہدین ایک ہی چشمہ شریعت کبریٰ سے غرف ہیں شریعت بمنزلہ ایک شجرہ عظیمہ کے ہے
اور اقوال علما کے بمنزلہ فروع و اغصان کے ہیں یہی وجہ ہے کہ کوئی فرع بے اصل کے اور کوئی ثمرہ بغیر غصن کے
نہیں پایا جاتا ہے اقوال مجتہدین میں کوئی قول ایسا نہیں ہے جو مخالف نص یا اجماع کے ہو ہمارا اعتقاد حق میں
سارے ائمہ کے یہ ہے کہ وہ بے نظر کرنیکے دلیل و برہان میں کوئی بات نہیں کہتے تھے جو قول اونکا خارج از شریعت
خیال کیا جاتا ہے وہ قصور ہمارے فہم و عدم عبور کا اوپر کتاب و سنت پر ہے والشارع ما سکت عن اشیاء
الا رحمة بالامة لا لذهول ولا نسيان الى قوله فسائر ائمة المسلمين على هدى من ربهم فى كل حين واوان
وكل من لم يصل الى هذا الاعتقاد من طريق الكشف والعيان وجب عليه اعتقاد ذلك من طريق التسليم والايمان انتهى
استنباط ائمہ مجتہدین میں طعن کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ شریعت من حیث الامر والنہی دو مرتبہ تخفیف و تشدید پر آئی ہے سارے مکلفین
دو حال سے خالی نہیں ہیں یا تو قوی ہیں یا ضعیف ایمان کی راہ سے یا جسم کی راہ سے سو جو شخص قوی ہے وہی مخاطب ہے تشدید کا
اوسکو اخذ بعزیمت چاہیے اور جو شخص ضعیف ہے وہ اخذ برخص کرے انہیں سے ہر ایک شریعت رتبہ پر ہے قوی کو بعزیمت کا طرف رخصت
کے دینا نہ چاہیے اور ضعیف کو امر صعود کا طرف عزیمت کے فرمانا مناسب نہیں ہے جو کوئی اس میزان پر عمل کریگا جمیع ادلہ شریعت و
اقوال علما اوس کے نزدیک اور اونکے اختلاف مرتفع ہو جائیگا غرضکہ مجموع شریعت راجع ہے طرف امر و نہی کے اور
ہر امر و نہی منقسم ہے طرف مخفف و مشدد کے رہا یہ کہ اون حکم مباح کا سو وہ مستوی الطرفین ہے ہمراہ نیت صالحہ
کے راجع طرف قسم مندوب کے ہوتا ہے اور ہمراہ نیت فاسدہ کے راجع طرف قسم مکروہ کے ہوتا ہے ائمہ میں کسی نے
امر کو مطلقاً وجوب پر محمول کیا ہے اور کسی نے ندب پر اور نہی کو مطلقاً تحریم پر حمل کیا ہے اور بعض نے کراہت پر تو ہر
ہر مرتبہ کے لئے کچھ رجال ہیں جو مباشران تکالیف کے ہوتے ہیں شخص قوی الایمان والجسم مخاطب بعزیمت ہوتا ہے
خواہ وہ عزیمت صریحاً شریعت میں آئی ہو یا استنباط اوسکا شریعت سے کیا گیا ہو مذہب میں اس مکلف کے یا مذہب
میں غیر اس مکلف کے اور جو شخص ضعیف الایمان یا ضعیف الجسم ہے وہ مخاطب برخصت و تخفیف ہے خواہ وہ
تخفیف صراحۃً شریعت میں آئی ہو یا استنباطاً فی مذہب ذلک المکلف او غیرہ کما اشار الیہ قولہ تعالیٰ
فاتقوا اللہ ما استطعتم خطابا عاما وقولہ صلعم اذا امرتکم بشیء فاتوا منہ ما استطعتم حاصل
یہ ہوا کہ یہ دونوں مرتبہ ترتیب وجوبی پر ہیں نہ تخییر پر اسی لئے ائمہ مجتہدین نے جس جگہہ حضرت کو دیکھا کہ تشدید
فرمائی ہے وہاں تشدید کی ہے خواہ وہ امر تھا یا نہی اور جہاں دیکھا کہ تخفیف فرمائی ہے وہاں خود بھی

تحقیق کی ہے اسکے بعد شعرانی نے چند فصول نافعہ مقدمہ میزان مین منعقد کئے ہین ہر فصل اپنے باب مین ایک علم
مستقل ہے ائمہ مجتہدین سے مذمت رای کی نقل کی ہے ہر امام کا قول ذم رای مین ایک فصل جداگانہ مین لکھا ہے
پھر طریقہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو شریعت کتاب و سنت بتایا ہے معارضے شنارو مع امام کو نقل و حکایت کیا ہے
انکا کمال انصاف و تحری [illegible] مذہب ہے جسکے استقصا طول منع ہو مکرر ہے ورع و فضائل امام مین
ملا ہے حدیثی [illegible] ہمارے اہل اسلام پر فرض ہے کہ ہم اپنی زبان و دل کو محبت جمیع ائمہ مجتہدین سے تر رکھین
رکھین کسی مذہب و طریقہ فقہ پر طاعن و جارح نہون یہ سارے امام ہمارے پیشوا تھے انہین کے طفیل سے ہمکو
قرآن و حدیث پہنچا ہے انہین ہر شخص متبع سنت تھا اصول مین یہ سب ائمہ موافق جماعات صحابہ و تابعین و تبع
تابعین کے ہین رہے فروع مسائل سوا اول تو وہ اختلاف بہت قلیل ہے چنانچہ اسی کتاب میزان سے معلوم ہوتا ہے
کہ ہر باب فقہ مین صدہا مسائل متفق علیہ ائمہ اربعہ کے ہین پھر مسائل مختلف فیہ کے لئے جو میزان کشف و عیان
سے شعرانی رح نے بیان کی ہے بہت درست ہے بہ رجوع ہر امر کا طرف ہر دو مرتبہ میزان کے ہوتا ہے تشدید یا
تخفیف پر رجوع اوس خلاف ظاہر کو جو نظر عوام مین آتا ہے بالکل دور کر دیتا ہے ایک فصل مستقل اسی بیان مین
شعرانی نے لکھی ہے اور امثلہ تشدید و تخفیف کو بیان کیا ہے فمن ذلک حدیث البیھقی وغیرہ مرفوعا
لا یقتل مسلم بکافر وفی روایۃ بمشرک مع حدیث البیھقی ان رسول اللہ صلعم قتل مسلما بمعاھد
وقال انا اکرم من وفی بذمتہ ان صح الحدیث والآثار عن الصحابۃ فی ذلک فالاول مخفف والثانی
مشدد فرجع الامر الی مرتبتی المیزان اس قسم کے بہت سے امثلہ لکھے ہین مین کہتا ہون جسطرح کہ یہ
قانون میزان کا حق مین مسائل فرعیہ کے جاری ہو سکتا ہے اسی طرح یہ میزان حق مین مسائل تصوف
و ترتب ریاضات و مقامات اولیاء اللہ کی بھی قائم ہو سکتی ہے یعنی اگر مرید قوی الجسم والایمان ہے تو اوسکو
حکم مجاہدات شاقہ کا بطور عزیمت دینا چاہئے اور جو مرید کہ ضعیف الجسم والایمان ہے اوسکو امر اختیار اخلاق
حمیدہ کا فرمانا کفایت کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جسکا ظرف عالی ہوتا ہے اور قلب قوی اوسپر اسرار و کشوفات کا
ظہور بیشتر ہوتا ہے اور جو مرید کم ہمت کم محنت ہے اوسکو وہ مراتب عالی میسر نہین آتے خلاصہ مدعا یہ ہے
کہ طریق نجات کا اور طریق ہلاک سے واسطے مومن کے سوا اسکے نہین ہے کہ سب مذاہب علما و طرق اولیاء کو
بہتر جانے اور کسی مذہب کو کسی مذہب پر اور کسی طریق کو کسی طریق پر ترجیح نہ دے سب کو بہتر و معتبر سمجھے اور
اپنی جان کو عمل و قول و عمل مین مطابق کتاب و سنت کے رکھے سوء ظن ساتھ ائمہ مجتہدین اور اولیاء
عارفین کی علامت ہے خسران و خذلان کی حفظنا اللہ من ذلک ہمارا دین سراپا ادب ہے جو اوس ادب
کو ملحوظ نہ رکھیگا وہ محروم [illegible]

از خدا خواہیم توفیق ادب | بے ادب محروم گشت از فضل رب

یہ بھلی بری خواہشان ہین سو ہمارا دل سے دونون طرح پر مہلک ہے دنیا و دین دونون کھو بیٹھین والمھدی من ہداہ اللہ تعالیٰ والسلام ◆

سفیان بن عیینہ رح چار برس کی عمر مین حافظ قرآن ہو گئے تھے سات برس کی عمر مین حدیث لکھی ایک
بھائی کو قلم نکیا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تم لوگون سے متوحش ہو جاؤ ہنسے تو ایسے لوگ پائے ہین کہ جب کوئی اون مین
چالیس برس کو پہنچ جاتا تو معارف سے مجنون ہو جاتا گویا شدت تاہب موت کے لئے مختلط العقل ہو جاتا تھا کہتے
تھے جسنے بلا پر صبر کیا راضی بقضا رہا اوسکا کام پورا ہو گیا آدمی کو اتنا ہی شر کافی ہے کہ اپنے نفس کا فساد دیکھے
اور اوسکی اصلاح نکرے دو خصلتین ہین جنکی علاج سخت دشوار ہے ایک طمع مال کی دوسرے اخلاص عمل کا کہتے تھے جب
میرا دن سفیہ کا سا دن اور میری رات جاہل کی سی رات ہو تو پہر مین اس علم کو جسے مینے لکھا ہے کیا کرون جسکی عقل
زیادہ ہوتی ہے اوسکا رزق گھٹ جاتا ہے لا الہ الا اللہ بمنزلہ پانی کے ہے دنیا مین جسکے پاس یہ نہین ہے وہ مردہ
ہے اور جسکے پاس یہ ہے وہ زندہ ہے اللہ نے بندون پر کوئی نعمت اس سے بڑہکر نہین کی کہ اونکو لا الہ الا اللہ سکھایا
حدیث من غشنا فلیس منا مین کہتے تھے کہ جیسے یہ کہا کہ مراد اس سے لیس هو علی هدینا و حسن طریقتنا
ہے اور جسنے بے ادبی کی اسکی تفسیر سے سکوت کرنا بالغ تر ہے زجر مین زہد کرنا دنیا مین یہی صبر و انتظار موت ہے ایک
نان جو آستین سے نکالکر حرام سے کہا لوگون کو بکنے دو ساٹھ برس سے یہی میرا کھانا ہے اور مزم بمنزلہ طبیب کے
ہے اوسنا ید زمانہ چاہیے مومن کی آبرو مال سے سخت تر ہے نفس مومن متعلق رہتا ہے اوسکے قرض سے یہانتک
کہ ادا کیا جائے پہر صاحب غیبت کا کیا پوچھنا کیونکہ قرض ادا کیا جاتا ہے اور غیبت ادا نہین کیجاتی اگر کوئی شخص
کسی شخص کا مال لیلیے پہر بعد اوسکی موت کے اوسکے ورثہ کو دیدے تو ہم خیال کرتے ہین کہ یہ اوسکے
لئے کفایت ہو جائیگا اور اگر اوسنے کسی شخص کی غیبت کی ہے پہر توبہ کیا اور بعد اوسکی موت کے نزدیک اوسکے
ورثہ بلکہ سارے اہل ارض کے آکر معافی چاہے تو وہ معاف نہین ہو سکتا خضر نے موسی علیہ السلام کو وصیت کی تہی
کہ کسی شخص کو عار گناہ کی نہ لگاؤ علم جب تجھکو نفع نکریگا تو ضرر پہنچائیگا جب نماز سے فارغ ہوتے کہتے اللھم اغفر لی
ما کان فیھا جب تو اپنے حق کو خصومت اور سلطان سے نہ پہنچے تو پہر تو اوسکو چھوڑ دے تیرا دین سلامت رہیگا ۵

گر شتر از بہر مطلب تمام شد مطلب | تجاب چہ بہ مقصود بود مطلب ما

بہت سے لوگ ہین جو اظہار زہد کا دنیا مین کرتے ہین اور اللہ اونکے دل پر مطلع ہے کہ وہ محب دنیا ہین فقر
کا چھپانا مطلوب ہے اسلئے کہ فقر اعمال صالحہ سے ہے اور یہی کتمان دوسکا نفس پر سبب شاق ہوتا ہے انما عرفوا
کانھم اجوان لا یعرفی کہتے تھے نماز کے لئے قبل ندا کے آنا چاہیے تم مثل برے غلام کے نہو کہ نہ آئے بلائے
فانی نہین آتا تھے کہو یہ اوسکا کیا حال ہوگا جو بلانے سے بھی نماز کے لئے نہین جاتا تجھپر کوئی چیز مضر تر

اوس طرح سے نہین ہے جسپر تو عمل نہین کرتا ہے وہ زمانہ جسمین لوگ ہمسے آدمی کی طرف محتاج ہون برا زمانہ ہے
سئلہ مین کوفہ مین پیدا ہوے مکہ مین رہے ۱۹۸ھ مین وہان مرکر حجون مین بعمر ۹۱ سال دفن ہوے ۹
شعبہ بن الحجاج رح انکو امیر المومنین فی الروایۃ والحدیث کہتے تھے یہ فرماتے تھے واللہ شیطان کھیلتا ہے
ساتھ قراء یعنی علماء کے جسطرح بچے جوز سے کھیلتے ہین بہر غیر قرار کا کیا ذکر ہے انہون نے اتنی عبادت کی کہ
سوا پوست واستخوان کے نام کو گوشت باقی نرہا تھا صائم الدہر رہتے تھے آٹھ درہم کی قیمت کا کپڑا اپنا
عیب جانتے تھے کہتے تھے چار درہم کی قیمت کا پہنا ہوتا چار درہم تصدق کیے ہوتے اگر کوئی سائل آتا جو
گھر مین ہوتا سب دیدیتے انکا جامہ خاکی رنگ ہوتا جب بدن کھجلاتے مٹی جھڑتی انکا گدھا مع لگام و زین
درہم کا تھا ایک قمیص و ردا و ازار مین بسر کرتے مہدی نے تیس ہزار درہم انکے پاس بھیجے سب اوسی مجلس مین
دیدیے ایک درہم بھی نلیا حالانکہ گھر والے ایک روٹی کے محتاج تھے بصرہ مین بعمر ۷۷ سنہ ۱۶۰ھ مین
انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی +
مسعر بن کدام بکسر کاف رح یہ کہتے تھے اللہ کے ایسے بندے بھی ہین کہ اگر جان لین کہ قدر سے کیا نازل
ہونیوالا ہے تو اوسکا استقبال کرین محبت رب و محبت قدر و قضا سے پہر بہا وہ لعد و توقع قدر رکے کس طرح
اوسکو کر وہ رکھہ سکتے ہین تم فارغ ہو کر نہ بیٹھو موت تمکو طلب کر رہی ہے تب نماز کے کبھی شعر پڑھتے اور
کہتے ان النفس تکون ھکذا وھکذا کسی نے پوچھا اس شہر مین کون بڑا فقیہ ہے کہا جو اتقی لقدسہ ہر رات
نصف قرآن پڑھکر سوتے پہر تہجد کو اوٹھتے انسے کہا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمکو خبر تمہارے عیبون کی دے کہا
اگر ناصح ہے تو بہتر اور اگر فقط بیہ اگہٹانا چاہتا ہے تو کچہ ضرور نہین ہے ان کی مذمت کیا کرتے تھے اور کہتے تھے
کہ اگر ماں نہوتی تو کبھی مین مسجد کو نچھوڑتا آتے جاتے نماز پڑھتے بیٹھے دعا کرتے سو

	این سطر موجاک بدبیا نوشتہ اند		مضمون گر یہ الیست کہ از ما نوشتہ اند

انکے ماتھے پر سجدہ سے گٹا پڑ گیا تھا یہ کہتے تھے اوس عالم کی تمنا کرنا نہ چاہیے جو جائزہ سلطان لے یکا یہ
خلیفہ منصور نے انکا قاضی کرنا چاہا نہ مانا کہا اے مسعر اگر تجھسا کوئی مسلمان نہین ہوتا تو مین اوسکے پاس نہ بیٹھتا
جاتا یہ کہتے تھے کہ جو کوئی عقل و نقل پر راضی ہوگا اوسکو لوگ اپنا غلام نہ بنائینگے جسنا مان باپ کا تخت پر بیٹھے
مجاہد کو سیوف سے راہ خدا مین **حکایت** انسے کوئی آکر کہتا کہ میرے لیے دعا کرو یہ کہتے تو دعا کر مین آمین
کہونگا کیونکہ دعا حاجتمند کو کرنا چاہیے شعرانی کہتے ہین یہی بات جملہ عروف کرخی سے بھی پہنچی ہے اور
وہ مشہور تھے ساتھ اجابت دعوت کے کہتے تھے شکوہ عارف کا طبیب سے شکوہ رب کا نہین ہے بلکہ وہ ذکر نعمت
کی قدرت کا طبیب سے کرتا ہے یہ تہمت رو یا کرتے کسی نے پوچھا کہا وھل خلقت الا لہذا مثلی جو کوئی کرتا

اوسکو یہ دعا دیتے کہ اللہ اوسکو قاضی یا مفتی کر دے کہتے تھے قیامت کو ایک منادی ندا کریگا اسے مادح خلا
کہڑا ہو جا سو کوئی کہڑا نہوگا مگر وہ شخص جو قل ہو اللہ احد بہت پڑہا کرتا ہے بڑا عارف لوگون کے عیب کا ذم
ہوتا ہے جو کانا ہوتا ہے ٥

واحد العینی کہ برہم زن زند آفاق را || وای گر چشم دگر می بود قرم ساق را

انکا انتقال کوفہ مین ۱۵۵ھ مین ہوا رحمہ اللہ تعالیٰ +

حسین بن صالح بن حی رح یہ جب کچہ نہ پاتے کہ سائل کو دین تو ایک شلوار دیکر کہتے کہ اسکو کسی سے کہہ لیجا
وہ تمکو کچہ دیدیگا جب کسی کو وعظ کرنا چاہتے ایک رقعہ مین لکہہ بہیجتے منہہ پر کچہ نکہتے **حکایت** ایک
شخص نے کہا اس قول کی الکریم لا یستقصی کیا دلیل ہے کہا یہ قول عرّف بعضہ واعرض عن بعض کہتے تھے
جب عالم اپنے رب سے نہ ڈرا تو وہ عالم نہین ہے مومن کو چاہئے کہ اوسکا کہانا پینا چلنا بات کرنا سب بہ نیت ہما
ہو کسی سے کوئی شئے قبول نکرتے کہتے تھے سعید بن مسیب نے کہا ہے جو کوئی لازم مسجد ہوا اور جو کچہ اوسکو
دیا گیا وہ اوسنے لیلیا تو وہ ملح فی المسئلہ ہے **حکایت** یہ کہتے ہین ابن مسیب سے پوچہا ستّالہ سا تر مصلی کیا ہے
کہا التقویٰ کہا قاطع نماز کیا ہے کہا فجور یہ جب کسی مقبرہ کو دیکہتے یا ہمراہ کسی جنازہ کے جاتے تو بیہوش
ہو جاتے جب روتے تو صعیبت زدہ کی طرح روتے کہتے تھے بڑا فقیہ وہ ہے کہ جب دیکہے کہ اللہ نے دنیا دی اسکو دی
اور اوسکے قرآن کو روکدی ہے تو خوش ہو یا انکا انتقال ۱۶۰ھ مین ہوا رح +

عبد اللہ بن مبارک رح ۱۱۸ھ مین پیدا ہوئے انکو ادب مین سفیان ثوری پر بہی مقدم رکہتے تھے ثوری کہتے ہین
مینے بہت جہد کیا کہ سال بہر نہین تین ہی دن اوس طرح پر رہون جیسا کہ حال ابن المبارک کا ہے نہوسکا یہ کہتے تھے
کہ نظر کرنا سیرت صحابہ و تابعین مین مقدم تر ہے مجالست علماء عصر سے جب سنہ دو سو ہون تو لوگون سے بہاگو
مگر واسطے حضور واجب کے انتہی مین کہتا ہون یہ اسلئے کہ حدیث مین آیا ہے ظہور الآیات بعد المائتین
پہر بعض اہل علم نے حمل اس حدیث کا مابعد یک ہزار سال پر بہی کیا ہے یعنی جب ہزار سال پر دو سو برس گزر جائین
تو اوسوقت بہاگنا چاہئے اسی لئے سنہ ۱۲۰۰ کو محل آفات ٹہرایا ہے بہر حال اب سنہ ۱۳۰۴ ہجری ہین اسوقت مین
بہاگنا واجب ہوگیا ہے کہتے تھے ہمارے اس زمانہ مین اب کوئی شخص ایسا نہ رہا جو نصیحت کو انشراح صدر سے
اخذ کرے عالم کے لئے یہ شدید ہے کہ خطرہ محبت دنیا کا اوسکے دل پر نگزرے **حکایت** کسینے پوچہا مردم
سفلہ کون ہوتے ہین کہا جو معاش دین سے حاصل کرتے ہین عار نفس کی یہ علامت ہے کہ کتے سے بہی زیادہ
ذلیل ہو بہت سے عمل صغیر ہین جنکو نیت بڑا کر دیتی ہے بہت سے عمل کبیر ہین جنکو نیت چہوٹا کر دیتی ہے
جب کسی کہانے کو جی چاہتا تو مہمان کے ساتہہ کہاتے اور کہتے بلغنا ان طعام الضیف لا حساب علیہ

یہ بڑے خوش خوراک تھے سفر میں دو شتر پر انکا باورچی خانہ چلتا مرغ بریان لدا ہوتا اپنے اصحاب کو فالودہ خبیص کھلاتے
آپ دن بھر روزہ دار رہتے کبھی حمام میں ننگے **حکایت** کسینے کہا مال تھوڑا رہگیا ہے ذرا صلہ کم کرو
کہا اگر مال کم ہوگیا ہے تو عمر بھی ہو چکی فرماتے تھے چار کلمے ہیں جنکو چار ہزار حدیث سے انتخاب کیا ہے ایک یہ
کہ عورت پر وثوق نکرے دوسرے یہ کہ مال پر دہوکا نکھائے تیسرے یہ کہ معدہ کو تحمل اوس چیز کا نکرے جسکی
وہ طاقت نہیں رکھتا ہے چوتھے وہ علم سیکھے جو کام آئے **حکایت** جس زمانہ میں ہارون رشید رقہ میں آئے
ابن مبارک بھی وہاں وارد ہوئے ہر طرف سے لوگ اونکے لینے کو دوڑے جوتیاں ٹوٹ گئیں غبار بلند ہوا ام ولد
خلیفہ نے برج قصر چوبی سے یہ غل غپاڑا دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا ہنگامہ ہے لوگوں نے کہا عالم خراسان آیا ہے کہا
واللہ ھذا ھو الملک لا ھارون الرشید الذی یجمع الناس الیہ بالسوط والعصا والشرط والاعوان
حکایت کسینے کہا اہل علم لوگوں سے زکوٰۃ لیتے ہیں کہا یہ میں کیا کروں اگر منع کرتا ہوں طلب علم سے باز
رہتے ہیں اور اگر اجازت دیتا ہوں تو تحصیل علم کیلئے تحصیل خدا افضل ہے کہتے تھے ایک درہم شبہ کا پھیر
کر دینا دوستر ہے مجھکو چھ کرور درہم صدقہ کرنیسے پوچھا تواضع کیا ہے کہا تکبر کرنا اغنیا پر انکے سامنے ذکر صالحات
یوسف بن اسباط کا کیا کہا تم نے اوس قوم کا ذکر نکالا جنکے ذکر سے شفا حاصل ہوتی ہے لکن اگر سب لوگ یہی
کام کریں تو پھر سنن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیمار کی عیادت مریض شہود جنازہ کون کریگا اسطرح
اور کئی قربہ کن ڈالے پوچھا ملائکہ کو کیونکر معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے ارادہ نیکی کا کیا ہے کہا اوسکی خوشبو پاتا ہے
کہتے تھے ان الرحمۃ تنزل عند ذکر الصالحین امساک دنیا کا حفظ آبرو کے لئے بندہ کو زہد سے خارج نہیں
کرتا ہے **حکایت** کسینے کہا شیعیان کا یہ گمان ہے کہ تم مرجئی ہو کہا وہ جھوٹا ہے میں تین چیزوں میں برخلاف
مرجیہ کے ہوں اونکا یہ عقیدہ ہے کہ الایمان قول بلا عمل میرا قول یہ ہے ھو قول وعمل وہ اسکے معتقد ہیں
کہ تارک نماز کافر نہیں ہوتا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ کافر ہوجاتا ہے اونکا زعم یہ ہے کہ ایمان بڑہتا گھٹتا نہیں و
میں کہتا ہوں کہ انہ یزید وینقص سنہ ۱۸۱ میں وفات ہوئی ہیت نام شہر میں غزوت پھرتے ہوئے دفن ہوئے
خراسان میں رہا کرتے تھے ولادت انکی سنہ ۱۱۸ میں ہوئی تھی رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

عبد العزیز بن ابی رواد سے شعیب بن حرب کہتے ہیں میں پاس انکے پانسو بار سے کم نہیں بیٹھا مجھے گمان ہے
کہ صاحب شمال نے کچھ بھی اونپر نہ لکھا ہوگا **حکایت** کسینے انسے پوچھا تم کیسے ہو رونے لگے کہا کچھ تو کہو کہا اوس
شخص کا کیا حال ہوگا جو موت سے غفلت عظیم میں ہو باوجود کثرت ذنوب کے ہر طرف سے گناہوں نے اوس کو
گھیر لیا ہے ہر دم اجل اوسکی طرف لپکتی ہے وہ نہیں جانتا کہ جنت میں جائیگا یا نار میں انکی وفات مکہ میں سنہ ۱۵۱
میں ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

ابو العباس بن سماک رح یہ کہتے تھے شرط نا ہدیہ ہے کہ تحویل دنیا سے خوش ہو ہمارے اس زمانہ مین کان
مواعظ سے بہرے ہوگئے ہین دل منافع سے غفلت مین پڑ گئے ہین نہ موعظت نفع دیتی ہے نہ واعظ نفع اوٹھاتے
ہین اے بھائی مینے مانا کہ ساری دنیا تیرے ہی ہاتھ مین ہے تو ذرا دیکھ کہ وقت موت کے کیا تیرے ہاتھ
مین ہوگا بہت سے مذکر خدا ہین جو ناسی خدا ہین بہت سے داعی الی اللہ ہین جو خود گریزپا ہین بہت سے تالی کتاب اللہ
ہین جو آیات خدا سے منسلخ ہین انکا انتقال کوفہ مین ۱۸۳ھ مین ہوا ۔

محمد بن نضر حارثی رح یہ کثیر العبادۃ تھے ایک شخص نے تاکا تو چالیس رات دن تک انکو سوتے نہ پایا یوسف ابن
اسباط کہتے ہین مین انکے غسل جنازہ مین حاضر تھا اگر گوشت نکال کر تولا جاتا تو ایک رطل بھی نہ نکلتا عبادت نے
انکو وایسے سوکھا دیا تھا جب آخرت کو یاد کرتے انکے مفاصل مضطرب ہو جاتے یا سلام ستم کہتے رح ۔

محمد بن یوسف اصبہانی رح ابن مبارک نے انکا نام عروس العباد والزہاد رکھا تھا یہ اپنے نفس سے کہتے تھے تا
کہ تو قاضی ہے تو پھر کیا ہوا عالم ہے تو پھر کیا ہوا محدث ہے تو پھر کیا ہوا الا من وراء ذلک ع

	زمین شدیم چہ شد آسمان شدیم چہ شد	بچشم خلق ببہائے گران شدیم چہ شد	
	بہیچ رنگ درین بوستان قرارے نیست	تو گر بہار شدی ما خزان شدیم چہ شد	

یہ جب کسی نصرانی کو دیکھتے اوسکا اکرام کرتے مہمانی و تحفہ سے پیش آتے مطلب یہ ہوتا کہ وہ مائل با سلام ہو کہتے تھے
چاہیے اصحاب تو طرف رحمت خدا کے گئے ہمکو ان حشوش دنیا مین پھینک گئے انکے پاس مال بھیجا تھا کہ بانٹ
دین نہ لیا کہا سلامتی مقدم ہے جب صبح کو اوٹھتے انکا منھ عروس کا سا منھ ہوتا چھتہ اور تیس برس کے
تھے ۱۸۴ھ مین انتقال کیا رح ۔

یوسف بن اسباط رح یہ کہتے تھے نہایت تواضع یہ ہے کہ جب تو گھر سے باہر نکلے تو جس کسیکو دیکھے آپ سے بہتر
جانے اگر کوئی شخص مثل ابوذر و ابو الدرداء کے ترک دنیا کردے تو ہم مین اوسکو زاہد نہ کہونگا اسلیے کہ زہد نہین ہوتا ہے
مگر حلال مین اور آجکل حلال محض معلوم نہین ہوتا آپنے ہاتھ سے ٹوکری بن کر قوت کرتے مین نہین گمان
کرتا کہ کوئی شخص شر سے بھاگے لیکن اوس سے زیادہ شر مین گرفتار ہوتا ہے تم صبر کرو یہانتک کہ اللہ تعالی اپنے
نفس سے ... کو تحویل کردے قرآن پڑہکر مائل بہ محبت دنیا ہونا اللہ کی آیات کو ہنسی ٹھٹھا بنانا ہے
عار وہ ہے جو اس بات سے ڈرے کہ اوسکے خیر اعمال منقطع ہون اور بیگناہ ہون سے اوسکے کچھ اور ۱۹۶ھ مین مرے
بدن پر ایک اوقیہ گوشت نہ تھا رح ۔

حذیفہ مرعشی رح یہ کہتے تھے اگر کوئی انسان قسم کھا کر مجھسے یہ بات کہے کہ واللہ تیرا عمل اوس شخص کا سا نہین ہے
جو یوم الحساب پر ایمان رکھتا ہے تو مین کہون تو سچا ہے اپنی قسم کا کفارہ نہ دے مجھکو اگر یہ ڈر نہین ہے کہ

اللہ تجھکو میرے نیز اعمال پر عذاب کریگا تو پہر تو ہالک ہے مین نہین جانتا کہ کوئی شئے اعمال تر مین سے افضل تر ہو لزوم سبب ہے مجہکو اگر کوئی حیلہ نہ نکلنے کا طرف ابن فرائض کے ملتا جو مجھے خلاصی دیتا تو مین وہی حیلہ کرتا انکی وفات سنہ ۱۲ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ +

یمانؔ بن معاویہ الاسود رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے تھے میرے سب بہائی مجھسے بہتر ہین کہ مجہکو آپسے فاضل تر دیکہتے ہین قبیح ہے حامل قرآن پر کہ ساعی ہو تحصیل قلیل تر مین ایک پر پشہ سے یا مزاحمت کرے اور پہر اندہے ہو گئے تھے لکن جب مصحف مین پڑہنا چاہتے تو اللہ نظر پہیر دیتا جب پڑہ چکتے تو پہر ویسے ہی بے بصر ہو جاتے **حکایت** ایک شخص نے انکی آبرو مین بہت سی زبان درازی کی لوگون نے منع کیا کہا چہوڑ دو دل بہر کے کہہ لے پہر کہا اللھم اغفر لی الذنب الذی سلطت بہ علی ھذا مزابل وغیرہ سے چیتھڑے لتے التقاط کرکے اور پانی سے دہو کر گدڑی بنا کر ستر چہپاتے اور کہتے اما انا البس انشاء اللہ فی دار البقار رضی اللہ عنہ +

مسلم بن میمون خواص رح کہتے تہے مین قرآن پڑہتا کچھ حلاوت نہ پاتا مینے اپنے جی سے کہا تو اسکو یون پڑہ گویا تو رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم سے سنتا ہے کچھ حلاوت آئی پہر مینے زیادہ مزہ چاہا کہا اے نفس تو یون اسکو پڑہ گویا کہ تو جبرئیل علیہ السلام سے سنتا ہے کہ وہ حضرت پر نازل کر رہے ہین حلاوت بڑہ گئی پہر مینے کہا کہ تو یون قرات کر کہ گویا رب العالمین سے سماعت کر رہا ہے تب مجہکو پوری حلاوت آئی رح +

ابو عبیدہ خواص رح طاقت قرات سورۂ قارعہ اور اوسکے سماعت کی نہ رکہتے تہے ایک شخص نے کہتے تہے آپ نے اخوان کو ایکبار لکہا کہ تم ایسے زمانے مین ہو جسمین ورع کم ہے قلم نعم فسدہ بن جاتے ہین اہل علم جاہل ہون اور مشہور ہو نیسے ساتہہ اضاعت عمل کے کراہت کرتے ہین اسلئے ناطق بالرای ہین تا کہ اپنی خطاؤن کو روشن دین سو لئے ذنوب گناہ خفیہ ستغفر منہ ہین رح +

ابو بکر بن عیاش رح کہتے تہے محب دنیا مسکین ہے اگر ایک درہم اوسکا کہین گر جاتا ہے سارے دن انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے اور اوسکی عمر گہٹتی اور دین کم ہوتا ہے اور پہر ذرا رنج نہین کرتا ادنی مرد منطق کا شہرت ہے وبال اوسکو کفایت کرتی ہے **حکایت** یہ کہتے ہین مینے ایک بڑہیا بدشکل کو دیکہی جو ڈہول بجاتی تہی اوسکے پیچہے ایک فاسق لگی تہی جب یہ میری طرف کو آیا تو متوجہ ہو کر کہا الا لو ظفرت بک لصنعت بک ما صنعت بھولا حو پہر تیرا .. رونے انتہی مرادہ عجوبہ دنیا ہے ۵

۰	ایمن شوز ہ شوہ دنیا کہ این مجوز		۵۰ ۔ ذی الشب ... و د	

رسالہ ادامتہ الشکر باقامۃ الصبر والشکر مین نے کئی مثالین دنیا کے کلام اہل علم سے لکہی ہین قابل دیکہنے ملکہ یاد رکہنے کے ہین اسنون نے کہا ہے مینے اٹہارہ ہزار ختم قرآن کے کئے ہین عاش رہ سبب

منہ کے ایکہی برکت سے ہوں جنتیں میں پڑگیا ہوں سنہ ۱۹۳ھ میں وفات پائی ۶۲ سال کی عمر میں رح ۔

حسین بن یحییٰ بخشی رح فرماتے تھے جہنم میں ننگوں کا گھر ہے نہ نار نہ تیہہ نہ طوق نہ زنجیر لیکن اوسپر نام اوسکے صاحب کا لکھا ہوا ہے فلا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم حکمت لقمان میں ہے کہ پامال نکر تیرے بساط کو مگر ... ب یا راہب جو تجھسے ڈرتا ہو تو اوسکو اپنے پاس بٹھا اور اوسکے سامنے تہلا کہ خبردار جو تو نے چشمک زنی کی اور جو تجھسے ... غضب ہو ... اوسکے ساتھ اظہار بشاشت کا کر اور پامال نکر قبل سوال کے بجالا ور جب اوسنے سوال کیا تو جتنا تو نے اوسکو دیا اوس سے دوگنی آبرو اوسکی تو نے لے لی رح ۔

ربیع بن جراح رح کہتے تھے زہد نہیں ہوتا مگر حلال میں اور حلال گم ہوگیا ہے بلئے نازل کر تو دنیا کو بقدر اپنی حاجت کے اور ... کہ اگر وہ حلال ہے تو تو زاہد ہے اور اگر حرام ہے تو تو نے بقدر زیست کے لیا یہہ مجھکو حلال ہے اور اگر شبہ کا مال ہے تو اوسکا تھوڑا عتاب ہے شعرانی کہتے ہیں مراد فقد حلال بنظر اونکے حال و مقام کے ہے اسلئے کہ وہ لوگ اس بات کی تفتیش کر کے پاتے ہیں حلال کسکے ہاتھ میں ہے واجب گنتے تھے ... نقشبندیہ ... علما نقشبندیہ میں کہتا ہوں صوفیہ صافیہ اور بعض ... اس باب میں بڑا مبالغہ ہے لیکن نفس الامر میں حلال اسقدر مفقود نہیں ہے جتنا کہ فقدا وس کا خیال کیا گیا ہے شیخ ابن ... مسئلہ کی تحقیق میں ایک رسالہ لکھا ہے سعة الجبال فيما يحرم ويحل من الارزاق والاموال اور ... رزق وغیرہ کو ذکر کیا ہے یہ لوگ بڑے اہل تفاوت و طہارت ہیں لقبول شوکانی ... تمام رجال نے ... جزاهم الله خيرا حكايت انکو جب کوئی شخص ایذا دیتا یہ اپنے ... ذات ... لولا ذنبي ما سلط هذا علي پہر کثرت سے استغفار کرتے یہانتک کہ وہ موذی ... سنہ ۱۲۵ھ میں پیدا ہوئے سنہ ۱۹۱ھ میں مرے آخر کی ... میں حج سے پہرتے ہوئے دفن ہوئے ۶۶ برس کی عمر پائی رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

عبد الرحمن بن مہدی رح ہر رات قرآن ختم کرتے نصف قرآن تہجد میں پڑہتے انکا خوان جب انکے سامنے ... کو ... اوسپر ... یہاں بیٹھی ہیں ایک آدمی انکے حلقہ میں ہنسا کہا تم طلب علم کرتے ہو اور ہنستے ہو آج سے میرے پاس نہ بیٹھنا دو ماہ تک اوسکو آنے نہ دیا جب اوسنے توبہ کی تو کہا طلب علم کے لئے رونا چاہیے نہ ہنسنا اسلئے کہ مراد علم سے اقامت محبت ہے اپنی جان پر کہتے تھے رشک نہیں آتا مجھکو آجکے دن مگر اوس مومن پر جو اپنی قبر میں ہے سنہ ۱۳۵ھ میں پیدا ہوئے سنہ ۱۹۸ھ میں انتقال کیا رح ۔

محمد بن اسلم طوسی رح انہوں نے کہا عليكم بالسواد الاعظم پوچھا سواد اعظم کیا ہے کہا هو الرجل العالم او الرجلان المتمسكان بسنة رسول الله صلعم وطريقته وليس المراد به مطلق المسلمين فمن كان من

مذہب الرجلین او الرجل وتبعہ فہو الجماعۃ ومن خالفہ فقد خالف اہل الجماعۃ یہ اپنے عمل تطوع کو چھپاتے اور کہتے تھے کہ اگر ممکن ہوتا تو مین اوسکو دونون فرشتون سے بہی چھپاتا جب گہر مین جاتے اتنا روتے کہ ہمسایہ رحم کرتے جب باہر آتے منھہ دہوکر سرمہ لگاکر نکلتے ؎

ابر تا داند کہ این مقدار می باید گریست		بہر سر کوئی تو ام یکبار می باید گریست

رات کو لکڑی منھہ چھپاکر بھیجدیتے کوئی نہ پہچانتا سیاہ جو کہاتے اور کہتے کہ یہ کشمش یعنی شکر مین جا ایک **حکایت** کہتے تھے کوئی تم مین اگر طعام خرید کرے اور خوش ذائقہ و خوش رائحہ لیکر پاخانہ مین پہینک آیا کرے تو تم اوسکو دیوانہ سمجہنے اور تم رات دن اوسکو حرص مین پہینکتے ہو یعنے پیٹ مین اور اپنی جان پر مضحکہ نہین کرتے سنہ ۲۲۶ مین انکی وفات ہوئی رحمہ اللہ تعالی ؎

۹۰ محمد بن اسمعیل بخاری صاحب صحیح رضی اللہ عنہ شعرانی کہتے ہین کان رضی اللہ عنہ من العلماء العاملین تستنزل الرحمۃ عند ذکرہم یہ صائم الدہر تھے اتنے برس رہے کہ ایک تر و یا خشک … لیس کرتے اللہ سے بار بار خلا مین جاتے ہوئے شرماتے سنہ ۱۹۴ مین بمقام بخاری پیدا ہوئے دن عید فطر کے سنہ ۲۵۶ مین انتقال کیا قریہ خرتنگ مین دو فرسخ پر سمرقند سے مدفون ہوئے فرماتے تھے مادح و ذام میرے نزدیک برابر ہین مجہکو امید ہے کہ خدا سے ملون اور مجہسے مطالبہ کسیکی غیبت کا نہو کبہی بیع و شرا نہین کی نہایت ورع پر تہے اکثر مین سوتے کبہی بیس بار رات کو اوٹہکر چراغ جلاکر احادیث لکہتے ہر شب آخر شب مین تیرہ رکعت نماز پڑہتے ایک وتر کرتے لیالی رمضان مین مع اپنے اصحاب کے ہر رات ثلث قرآن پڑہتے تین شب مین ختم کیا کرتے اور کہتے تہے کہ نزدیک ہر ختم قرآن کے دعا قبول ہوتی ہے کتاب صحیح مین کوئی حدیث نہین رکہی لیکن ہر حدیث کے بعد دو رکعت شکر کی پڑہین اپنے باپ کا مال کہاتے اسلئے کہ وہ حلال تہا انکے باپ کہتے تہے میرے مال مین ایک درم بہی حرام یا شبہ کا نہین ہے انکے مناقب … مشہور ہین انکی تصانیف … کتابین کتاب خلق و ایمان و تاریخ کبار وغیرہ ہین مینے ترجمہ انکا مع تراجم خمسہ دیگر ائمہ حدیث کے … اصحاب صحاح ستۃ داخل قرون مشہود لہا بالخیر ہین وللہ الحمد تمام تر لکہے ہین … مستطابہ مین لکہا ہے کہ ابن صلاح نے کہا ہے کہ احادیث صحیح بخاری باتفاق مکرر چار ہزار ہین اور احادیث صحیح مسلم … چار ہزار ہین … اور ان دونون کا اصح الکتب بعد القرآن ہونا بیان کیا ہے اور اس بات پر … وغیرہ اجماع ائمہ نقاد و جہابذہ ضبط اسناد نقل کیا ہے … انتہی مین کہتا ہون بخاری مجاب الدعوۃ تہے انہون نے حق مین … صحیح کے دعا کی ہے … سعادت اوس شخص کی جو عالم اس کتاب کا اور اوسپر عامل ہے مینے تجرید صحیح کی شرح عربی مین لکہی ہے عون الباری نام چہپ کر مصر مین حاشیہ نیل الاوطار پر طبع ہو چکی ہے اب دوبارہ علیحدہ … طبع ہو رہی ہے … بہی تمام ہوا

سادات بخارا میں مشہور ہے میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھکو برکات صحیح و صاحب صحیح سے محروم نہ کرے دوسری شرح تجرید مسلم پر لکھی ہے سراج وہاج نام وہ اسی جگہ طبع ہو چکی ہے وللہ الحمد ۵

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا — بلبل ہمین کہ قافیۂ گل شود بس ست

[91] یزید بن ہارون واسطی رح احمد بن سنان کہتے ہیں میں نے کسی عالم کو انسے بہتر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا گویا ایک استوانہ قائم ہے انکی آنکھیں بہت خوبصورت تہیں کثرت گریہ سے ایک آنکھ جاتی رہی ایک چندھی ہو گئی کسی نے پوچھا کہ وہ آنکھیں کہاں گئیں کہا ذہب بہما بکاء الاحزان فی الاسحار ۵

رونے سے میرے ابر کا ہنگامہ سرد ہے — آنکھیں اگر یہی ہیں تو دریا بھی گرد ہے

انکی وفات ۲۰۶ھ میں ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ +

[92] یونس بن عبید رح کہتے تھے آدمی کا تقوی آدمی کی بات سے پہچانا جاتا ہے ایک حفظ لسان سے سارا عمل نیک ہو جاتا ہے جب آدمی کی نماز و زبان درست ہوئی تو سب کچھ درست ہو گیا میں سو خصال پڑھتا ہوں مجھمیں اونمیں سے ایک خصلت بھی نہیں ہے انکی وفات ۱۳۹ھ میں ہوئی رح +

[93] عبد اللہ بن عون رح کہتے تھے عاقل کو نہ چاہیئے کہ اس زمانہ میں کسی پر عتاب کرے اگر عتاب کریگا تو عتاب سے بدتر اوسکا انجام دیکھے گا یہ حسن الملبس طیب الریح تھے اپنے گھر میں صامت ساکت متفکر تنہا بیٹھے رہتے کسی شخص کا آنا دھونا اپنے عمل پر پسند نکرتے ابن مہدی نے کہا میں چوبیس برس انکے پاس بیٹھا میں نہیں جانتا کہ ملائکہ نے ایک خطا بھی انپر لکھی ہو یہ ادب سے ہمیشہ والدین کے کھانا کھاتے تھے باروالدین تہے ایک دن ماں نے انکو پکارا زور آواز بلند سے جواب دیا اوسکے کفارہ میں دو بردے آزاد کئے انکی نیت سے کبرتے سب لیے کرایہ بننے کو دیتے ۱۵۱ھ میں انتقال کیا رح +

[94] عبد اللہ صوری رح یہ کہتے تھے اعمال زاہدین کے دل سے ہوتے ہیں اعمال مرائین کے جوارح سے ہوتے ہیں فرماتے تھے دل میں ایک درد ہے جسکو صحت نہیں دیتا ہے مگر حب اللہ کا تجھکو جبکہ اپنی بات سے آپ نفع نہو تو غیر کو کیا خاک اوس سے نفع ہوگا انکا قول ہے من تهاون بالسنن ابتلی بالبدع یعنی جو کوئی عمل سنت میں سستی کرتا ہے وہ بدعت میں پہنس جاتا ہے بہت سے لوگ ہیں جو دعوی عبودیت کا مضمر رکھتے ہیں اظہار نہیں ہوتے اونپر مگر اوصاف ربوبیت کے اعظم اخلاق رجال سے یہ بات ہے کہ لوگ تیری بدگمانی سے سلامت رہیں رح +

[95] عبد اللہ بن عبد العزیز بن عمری رح یہ ایک متعبد تھے مقابر میں رہا کرتے تارک مجالست مردم تھے کہتے تھے میں نے کوئی شئے اوعظ قبر سے نہیں دیکھی اور نہ اسلم تر واسطے دین کے وحدت سے کہتے تھے یہ بھی غفلت ہے اللہ سے کہ تو گذر کرے ایک ایسی چیز پر جو اللہ کو خفا کرے اور تو ڈرے لوگوں کے اوس سے منع نکرے جو کوئی خوف مخلوق سے ترک امر معروف کرتا ہے اللہ کی ہیبت اوس سے چہین لیجاتی ہے انکی وفات مدینہ میں ۱۸۴ھ

جو کچھ کہ اونہین حلول جنان و رضای رحمٰن ہے مگر ساتھ تعب ابدان کے رح +

عائشہ بنت جعفر صادق رحمہا اللہ تعالیٰ یہ باب قرافہ مصر پر مدفون ہین یہ فرماتی تہین وعزتک وجلالک لئن

ادخلتنی النار لآخذن توحیدی بیدی واد دور بہ علی اہل النار واقول لھم وحدتہ فعذبنی

یعنی قسم ہے تیری عزت و جلال کی تو اگر مجھکو آگ مین داخل کریگا تو مین اپنی توحید اپنے ہاتھہ مین لیکر گرد اہل نار کے

پہرونگی اور اونسے یہ کہونگی کہ مینے اللہ پاک کی توحید کی تہی اسلئے مجھکو عذاب کیا ہے سبحان اللہ یہ کیا کلمۂ نازبکہ نیاز

کا ہے جس سے دل وحشت زدۂ عصاۃ کو آرام ملتا ہے بنیاد عفو و مغفرت کی مستحکم ہوتی ہے مین یہ کہتا ہون ؎

الٰہی تا عفو اسمت شنیدم
گنہ را مست شادی مرگ دیدم

بیشک توحید باری تعالیٰ راس طاعات اساس حسنات ہے بیان توحید مین میرا رسالہ دعایۃ الایمان واسطے

تصحیح عقیدہ کے کتاب کافی ہے انشاء اللہ تعالیٰ +

رابعہ ؒ ربات قیس رح یہ نیک بخت ساری رات قیام کرتین جب ایک پہر رات گذر جاتی شوہر سے کہتین اے رباح نماز

کو اوٹہو وہ نہ اوٹہتے تو خود قیام کرتین پہر آکر یہی کہتین قم یا رباح وہ نہ اوٹہتے تو پہر قائم ہوتین غرضکہ تا آخر

شب یہی تماشا کرتین پہر آکر کہتین ای رباح اوٹہہ لشکر شب گذر گیا اور تو پڑا سوتا ہے کاش مین جانتی

کہ کسنے مجھکو تیرے ساتھہ دہوکا دیا تو نہین ہے مگر ایک جبار مرکش کبھی زمین پرسے ایک تنکا اوٹہا کر فرماتین واللہ

دنیا اس سے بھی خوار ترہے ہمیشہ نماز عشاء ادا کرکے کپڑے پہنکر شوہر سے کہتین تمکو کچہ حاجت ہے وہ اگر یہ کہتا کہ نہین

تو لباس زینت اوتار کر فجر تک نماز پڑہا کرتین رح +

فاطمہ ؒ نیسابوری رح ذوالنون مصری کہتے تہے یہ میری استاذ ہین وہ کہا کرتی تہین جو اللہ کا مراقبہ ہر حال مین نہین

کرتا ہے وہ ہر میدان مین گرتا ہے ہر زبان سے بات کرتا ہے اور جو کوئی مراقب ہوتا ہے خدا کا ہر حال مین وہ گونگا

ہو جاتا ہے مگر صدق سے اوسکو حیا و اخلاص لازم حال ہو جاتا ہے انکا قول ہے کہ من عمل للہ علی مشاہدۃ

اللہ ایاہ فہو مخلص مین کہتا ہون یہ مضمون مقتبس ہے حدیث صحیح جبرئیل علیہ السلام سے نزدیک مسلم کے بروایت

مرفوع عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک ابویزید کہتے ہین مینے کوئی

عورت مثل فاطمہ کے نہین دیکہی جس کسی مقام کی مقامات مین سے اونکو خبر دی اونکو وہ خبر پہلے ہی سے عیان تہی

راہ عمرہ مین بمقام مکہ معظمہ ۲۲۳ھ مین انتقال کیا رحمہا اللہ تعالیٰ +

رابعہ ؒ بنت اسمٰعیل رح یہ ساری رات اول شب سے تا آخر قیام کرتی تہین کہتی تہین بندہ جب اللہ کی طاعت بجا لاتا ہے

تو جبار اوسکو مساوی عمل پر اوسکی اطلاع دیتا ہے اوسوقت وہ اپنے مساوی یعنے معائب مین مشغول ہو جاتا ہے

مساوی خلق سے کام نہین رکہتا اپنے میان سے کہتی تہین کہ مین تمکو ویسا نہین چاہتی ہون جیسے کہ خاوندون کو

چاہا کرتی ہین بلکہ تجھسے محبت براورانہ رکھتی ہون مین جب اذان سنتی ہون تو مجھکو منادی یوم القیامہ یاد آتا ہے بار ہا جنات کا آنا جانا دیکھتی ہون حور عین کو دیکھتی ہون کہ وہ اپنی آستینون او شاکر مجھسے پردہ کرتی ہین اسکے مناقب بہت ہین رضی اللہ عنہا ❊

امّ ہارون رح [illegible] عابدین کی تہین [illegible] کہا تین کہتی تہین میرا جی خوش نہین ہوتا ہے مگر رات کے آنیسے جب دن ہوتا ہے مغموم ہو جاتی ہون ساری رات قیام کرتین وقت سحر دل مین راحت پاتین **حکایت** ایک بار باہر نکلی تہین کسیکو یہ لفظ کہتے سنا خذ وہا یعنی اسکو پکڑو غش آگر گر پڑین بیس برس سے سر مین تیل نہ ڈالا تہا لیکن جب سر کہولتین بالون کو سب عورتون کے بالون سے احسن تہ پاتین جنگل مین شیر سامنے آتا تو اوس سے کہتین اگر تیرا رزق مجھہ مین ہے تو تو مجھکو کہالے وہ پشت پہیر کر چلد تیا رح ❊

عمرہ زن حبیب رح ساری رات قیام کرتین جب سحر ہوتی شوہر سے کہتین اے شخص اوٹھہ بیٹہہ رات گئی دن آیا آگے ملاء اعلیٰ کا نمونہ قافلے صلحا کے چلدئے تو پیچہے رہگیا اونکو نہ پائیگا ایک بار آنکھہ دکھنے کو آئی تہی کسینے پوچہا کہ آنکھہ کا درد کیسا ہے کہا میرے دلکا درد اس سے بہی سخت تر ہے رحمہا اللہ تعالیٰ ❊

امۃ الجلیل رح عابدات زاہدات سے تہین **حکایت** ایکبار عابدون کا اختلاف تعریف ولایت مین کئی قول پر ہوا سب نے کہا آؤ پاس امۃ الجلیل کے چلکر اونسے پوچہین غرضکہ جاکر کہا تمہارے نزدیک تعریف ولایت کی کیا ہے کہا کہ ولی کے ساعات شغل ہین دنیا سے ولی کے لئے کوئی ایسی ساعت نہین ہے جسمین وہ واسطے کسی شئے کے دون اللہ سے فارغ ہو پہر کہا جو کوئی تمسے یہ بات کہے کہ اولیاء اللہ کو کوئی شغل بغیر اللہ کے ہوتا ہے تو تم اوسکی تکذیب کرو رضی اللہ عنہا ❊

عبیدہ بنت ابی کلاب رح پاس مالک بن دینار کے آتی جاتی تہین ایکشخص کو سنا وہ کہتا ہے متقی حقیقت تقویٰ کو نہین پہونچتا جبتک کہ کوئی شئے اوسکو دوست تر نہ ہو علی اللہ سے غش کہا کر بیہوش ہوکر گر پڑین لوگ انکو سابعہ پر تقدیم دیتے تہے رحمہا اللہ تعالیٰ ❊

عفیرہ عابدہ رح ایک دن عباد انکے پاس واسطے زیارت کے آئے کہا تم کیون آئے ہو کہا ہم تمسے دعا چاہتے ہین کہا اگر خطاوار لوگ گونگے ہو جاتے مین تو بہی تمہاری بڑہیا گونگی ہو کے بات نکرتی لیکن دعا سنت ہے پہر کہا

جعل اللہ قراکم من نبق الجنۃ وجعل ذکر الموت منی ومنکم علی بال وحفظ علینا الایمان الی الممات وھو ارحم الراحمین ❊

شعوانہ رح روتیسے کبہی نہ تہکتین انسے پوچہا کہا میں چاہتی ہون کہ اتنا روؤن کہ آنسو باقی نہ رہین پہر خون روؤن یہانتک کہ بدن مین کوئی قطرہ خون باقی نہ رہے ❊

اشکست ترقطرۂ خون لخت جگر … ایک سے ایک صد دانہ سے بہتر نکلا

کہتی ہین جو شخص خود نہ رو سکے وہ رونے والون پر رحم کرے کیونکہ رونے والا اپنی شناخت نفس اور جنایت نفس اور خوف انجام سے روتا ہے اور روکر کہتی ہین الہی انک لتعلم ان العطشان من حبک لایروی ابدا یعنی اے اللہ تیری محبت کا پیاسا کبھی سیراب نہین ہوتا ہے ؎

شربت الحب کاسا بعد کاس … فما نفد الشراب وما رویت

انکی خادمہ کہتی تھی جب سے میری نظر ان پر پڑی ہے کبھی مین طرف دنیا کے مائل نہین ہوئی اور نہ کوئی مسلمان میری نظر مین حقیر ہوا فضیل بن عیاض انکے پاس آ کر بیٹھا کرتے اور سوال دعا کا انسے کیا کرتے تھے +

[۱۴] آمنہ رملیہ تھین بشر بن حارث انکی زیارت کو آتے ایکبار بشر بیمار ہو گئے یہ اونکی عیادت کو گئین اتنے مین امام احمد بھی اونکی عیادت کو آ گئے بشر سے پوچھا یہ کون ہین کہا آمنہ رملیہ ہین مجھکو خبر ملی کہ یہ آئی ہین امام احمد نے کہا انسے کہو کہ ہمارے لئے دعا کرین بشر نے کہا دعا کرو اللہ ہمکو (؟) لنا آمنہ نے کہا اللھم ان بشر بن الحارث واحمد بن حنبل یستجیران بك من النار فاجرھما یا ارحم الراحمین امام احمد کہتے ہین جب رات ہوئی ایک رقعہ ہواسے گرا اوسمین لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم قد فعلنا ذلك ولدینا مزید رضی اللہ عنہما +

[۱۵] منفوسہ بنت زید بن ابی الفوارس تھین انکا بچہ جب مرا اوسکا سر گود مین رکھکر کہتین واللہ تیرا جانا آگے میرے بہتر ہے نزدیک میرے تیرے رہنے سے … میرا صبر کرنا تجھپر اولی تر ہے میرے جزع و فزع کرنے سے تجھپر اگرچہ تیری جدائی میرے لئے تو تلخ ہے مگر اسمین ثواب بہت ہے +

[۱۶] سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی علیہم السلام مکہ مین پیدا ہوئین مدینہ مین انہون نے عبادت مین نشو و نما پایا اسحق موتمن انکے شوہر تھے اور انسے دو بیٹے ہوئے قاسم و ام کلثوم سات برس مصر مین رہین سنہ ۲۰۸ مین وفات پائی امام شافعی جب مصر مین آئے انکے پاس آ کر بیٹھا کرتے اور انکے ہمراہ رمضان مین اندر مسجد کے تراویح پڑھتے رحمہا اللہ تعالی +

فصل بیان مین مجانین کے

[۱] سعدون مجنون تھے چھ ماہ دیوانے رہتے اور چھ ماہ ہوشیار ؎

ہمارا آئی مزاجون کی سبھی تدبیر کرتے ہین … جو الوان کو انہین ایام مین زنجیر کرتے ہین

انکو جب ہیجان ہوتا سطح پر جا کر رات کو باواز بلند پکارتے یا نیام انتبھوا من رقدۃ الغفلۃ قبل انقطاع المھلۃ فان الموت یاتیکم بغتۃ یعنی اے سونیوالو خواب غفلت سے جاگو قبل قطع مہلت کی موت تمکو ناگہان آویگی ؎

دیکھو تو شاہ اسرافی کیا ہے ۔ یان وقفۂ پیری و جوانی کیا ہے
کیون آسکے نہ اعتراض کرنیکو اجل ۔ مضمون غلط ہے زندگانی کیا ہے

بہلول مجنون سے ہارون رشید نے کہا مین مدت سے تمکو دیکھنا چاہتا تھا جواب دیا لیکن مینے کبھی تمہارا دیکھنا نہین چاہا کہا مجھکو کچھ وعظ کر کہا بغا اعظلت هذ ۲ قصور هم و هذ ۲ قبور هم ٭

در این چمن که بہار و خزان ہم آغوش ست ۔ زمانہ جام بدست و جنازہ بر دوش ست

پھر کہا اے امیر المومنین تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ حق تعالیٰ تمکو اپنے سامنے کہڑا کرکے ہر نقیر و قتیل و قطمیر سے سوال کریگا اور تم پیاسے بہوکے ننگے ہونگے اور سوقت والے تمکو دیکہین گے اور ہنسین گے ہارون رشید نعرہ مارکے دم گھٹ گیا ٭

اے شاہ چہ گوئی چو بپرسند از تو ۔ جائیکہ نہ بترسی و نہ ترسند از تو

رشید نے حکم صلہ کا واسطے انکے دیا انہون نے پہیر دیا اور کہا کہ جس سے تو نے یہ مال لیا ہو اوسکو واپس کر دے قبل اسکے کہ صاحب مال مطالبہ اسکا تجسے آخرت مین کرے اور مجھکو کچھ ہاتھ نہ آئے کہ تو اوسکو دیکر رضامند کرے رشید رو دئے بہلول مجاب الدعوۃ تھے رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

باب بیان مین اولیاء اللہ کے

فضیل بن عیاض بن مسعود تمیمی خراسانی المنشاء یہ قریہ فندین نام ناحیہ مرو سے تھے ٭

صبا از مروہ می آید فدایش باد جان من ۔ کہ میگوید حدیث دوست از جان جہان من
زبانان نامہ بل از مسیحا نسخۂ دارد ۔ پئے درد دل بیمار و جان ناتوان من

انکا انتقال حرم شریف مین سنہ مین ہوا یہ فرماتے تھے اهل الفضل هم اهل الفضل مالم یروا فضلهم جو شخص اس بات کو دوست رکھے کہ اوسکی بات سنی جائے وہ زاہد نہین ہے دشمن جب تیری غیبت کرے تو وہ دوست سے زیادہ تیرے لئے سود مند ہے ہر غیبت پر اوسکے حسنات تیرے لئے ہونگے سردار قبیلہ کا آخر زمان مین منافق قبیلہ ہوگا اوس وقت اوس سے حذر کرنا چاہئے کیونکہ وہ دور دست ہے نہ دہان تو لوگون سے بھاگ بغیر ترک جماعت کے یہ زمانہ فرح کا نہین ہے زمانہ غموم کا ہے ٭

میر صاحب زمانہ نازک ہے ۔ دونون ہاتھون سے تھامئے دستار

ہر شئے کا ایک دیباچہ ہوتا ہے قاری لینے عماء کا دیباچہ ترک غیبت ہے یہ حرفہ سقہ پن کا کرتے اپنی جان و عیال پر نفقہ کرتے ہم سے کیون نکرتے بہشتی تھے فرماتے تھے اللہ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو دنیا مین اوسکو

بہت غم دیتا ہے اور جب کسی کو دشمن رکھتا ہے تو دنیا کو اوسپر کشادہ کر دیتا ہے مین اگر قسم کھاؤن کہ مین ریاکار ہون
تو بلت مدست تر ہے مجھکو اس سے کہ بی ریا ہونے پر قسم کھاؤن حامل قرآن کو کب زیبا ہے کہ وہ کسی امیر غنی کا محتاج
ہو بلکہ حوائج خلق کی غرما وسکی طرف ہون **حکایت** ایک دن سفیان بن عیینہ انکے پاس بیٹھے تھے کہا تم لوگ
گروہ علما چراغ شہر تھے تمسے روشنی لیجاتی تھی اب تم ظلمت ہو گئے ہو تم ستارے تھے تمسے راہ کا پتا لگتا تہا اب
تم خود حیرت ہیگئے ہو تمکو خدا سے شرم نہین آتی کہ ان امرا کے پاس جاکر اونکا مال لیتے ہو اور نہین جانتے کہ اونہون نے
یہ مال کہان سے لیا ہے پہر محراب مین پشت جھکا کر کہتے ہو حدثنا فلان عن فلان سفیان نے سر بگریبان ہو کر کہا
نستغفر اللہ ونتوب الیہ کہتے تھے رحمن کے قاری اصحاب خشوع وذلول ہوتے ہین اور دنیا کے قاری اصحاب
عجب وتکبر وازدرار عامہ ہوتے ہین فرماتے تھے غیبت تفکہ قرار ہے **حکایت** یہ اور شعیب بن حرب طواف
مین یکجا ہوئے کہا ای شعیب اگر تمکو یہ گمان ہے کہ اس موقف وموسم مین مجھسے اور بجھسے زیادہ کوئی اور بہی بدتر
ہے تو یہ گمان تیرا بہت برا ہے جو شخص طالب براد بے عیب ہوگا وہ بے برادر رہیگا طول صراط کا پندرہ ہزار
فرسخ ہے تو دیکہ کہ وہ کون آدمی ہے **حکایت** اسحق بن ابراہیم نے کہا ہمکو کوئی حدیث سناؤ کہا اگر تو مجھسے دینار
مانگتا تو مجھپر اس حدیث سنانے سے آسان تر ہوتا اور تو ای مفتون اگر علم پر عمل کرتا تو سماع حدیث سے مشغول رہتا
قرآن خوان سے دن قیامت کو ویساہی سوال ہوگا جیسا کہ انبیاء علیہم السلام سے تبلیغ رسالت کا سوال ہوگا اسلئے
کہ یہ اونکا وارث ہے عالم آخرت کا علم مستور رہتا ہے عالم دنیا کا علم منشور ہوتا ہے تم علماء دنیا سے حذر کرو یہ تمکو
اپنے غرور وزر معرفت ودعوئ علم بے عمل یا علم بے صدق سے فتنہ مین ڈالدینگے رضی اللہ عنہ ٭
ابراہیم بن ادہم بن منصور رضی اللہ عنہ یہ کورہ بلخ کے رہنے والے اور اولاد ملوک سے تھے انہون نے کہا ہے
علامت عارف باللہ کی یہ ہے کہ اکثر ہم اوسکا خیر وعبادت اور اکثر کلام اوسکا ثنا ومدحت ہو اثقل اعمال میزان مین
وہ عمل ہین جو ابدان پر ثقیل تر ہین جسنے پورا کام کیا پورا اجر لیا جسنے کام نکیا وہ قیامت مین خالی ہاتھ آئیگا
حکایت ایک آدمی انکی صحبت مین تھا جب جدا ہوا تو اوسنے کہا مجھمین کچھ عیب دیکھا ہو تو آگاہ کردو کہا ای
بھائی مینے تجھمین کوئی عیب نہین دیکھا مینے تجھکو بچشم وداد دیکھا تھا تیری ہر بات اچھی سمجھی کسی اور سے تو یہ سوال کر

گر ہنرے داری وہفتاد عیب	دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر

فرماتے تھے مین تمنا رکھتا ہون کہ بیمار رہون تاکہ مجھپر جماعت واجب ہو نہ مین کسیکو دیکھون اور نہ کوئی مجھکو دیکھے
اپنا دروازہ باہر سے بند کر رکھتے لوگ بند دیکھکر چلے جاتے ٥

مرا بیگانگی از خلق با حق آشنا کردہ ست	بطبع من بکس کم ساختن بسیار می سازد

قال تعالی تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا اس آیت

کی تفسیر مین کہتے تھے من حبّ العلو ان لتتحسن مسمع نداك على مسمع فقل اخيك یعنی یہی ایک سبب
ہو جو کہ تسمہ تیری جوتی کا تیرے بھائی کے تسمہ نعل سے بہتر و محمود ہو نہین شخصونکی دلتنگی پر ملامت نہین ہے ہمارا
روزہ دار سا آ فرماتے تھے علم کو عمل کے لئے طلب کرو اکثر لوگون نے غلطی کہائی ہے علم تو برابر پہاڑ کے ہو گیا
لکن عمل اونکا ذرہ برابر بھی نہین ہے حکایت ایک عالم نے انسے کہا مجھے کچھ وعظ کرو کہا کن ذنبا ولا تکن راسا
فان الذنب ينجو والراس يذهب یعنی تم دم ہو سر نہ ہو دم بچ جاتی ہے سر مارا جاتا ہے حکایت اوزاعی نے
انکو لکہا تہا کہ مین چاہتا ہون تمہاری صحبت مین رہون جواب لکہا ان الطير اذا طار مع غير شكله طار الطير وتركه
واللہ اعلم ۔

ذوالنون مصری ہے انکا نام ثوبان بن ابراہیم تہا انکے باپ نوبی تھے ۲۴۵ھ مین انتقال کیا یہ ایک مرد نحیف سرخ
رنگ تھے داڑھی سفید نہ تھی انکے جنازہ کو قریہ جیزہ سے کشتی مین لادا ڈر ہوا کہ کہین پل کثرت ازدحام سے ٹوٹ
نجائے سبز پرندے انکے جنازہ پر ترفرف کرتے تھے یہانتک کہ قبر مین پہنچے یہ فرماتے تھے تو اس بات سے
کہ مدعی معرفت یا متصرف بزہد یا متعلق بعبادت ہو ہر شئے سے طرف اپنے رب کے بہاگ ہر مدعی محجوب ہے بسبب
اپنے دعوی کے شہود حق سے کیونکہ حق شاہد اہل حق ہے اس بات پر کہ حق اللہ ہی ہے اور اوسی کا قول حق ہے سو
جس کسی شخص کا حقتعالی شاہد ہے وہ محتاج ادعا کا نہین ہے دعوی علامت ہے حجاب من الحق کا والسلام
کہتے تھے ہمنے ان لوگون کو پایا ہے کہ جتنا وہ علم مین بڑہتے تھے اوتنا ہی دنیا مین اونکا زہد بڑہتا تھا اور تمہارا
حال یہ ہے کہ جتنا علم تمکو بڑہتا ہے اوتنی ہی محبت و طلب دنیا کی تمکو زیادہ ہوتی ہے وہ مال کو تحصیل علم مین صرف
کرتے تھے تم علم کو تحصیل مال مین خرچ کرتے ہو ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ علامت محبت حقتعالی کی
کی بندہ پر یہ ہے کہ نفس سے ڈرے ہر شئے کی ایک علامت ہوتی ہے عارف کی رائدہ ۔ کا دخدا ہو ... کی ایک
علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کے ذکر سے منقطع ہو جائے حکایت ایک دن فقراء نے نزدیک انکے ذکر محبت کا
نکالا کہا اس مسئلہ سے باز رہو ایسا نہو کہ نفوس اوسکو سنکر دعوی کرنے لگین کہتے تھے بعض اہل ایسے ہوتے
ہین جو گناہ سے پہلے استغفار کرتے ہین اونکو ثواب بہی قبل اطاعت کے ملتا ہے حکایت ایک مرد نے
کہا میری بی بی نے تمکو سلام کہا ہے کہا تم ہمین بی بیون کا سلام نکہا کرو کہتے تھے لمنا في العمل واعربنا
في الكلام فكيف نفلح فرماتے تھے اس زمانہ مین عباد و نساک پر تہا دن بدن غالب ہو گیا ہے شہوت بطون
و فروج مین غرق ہین شہود محبوب سے محجوب ہین ہلاک ہو گئے اور نہین ہے توکل حرام ہی پر جبکہ پڑے
ہین طلب حلال کو ترک کر دیا ہے عمل سے نرے علم پر رضامند ہو گئے ہین انکو شرم آتی ہے کہ امر نامعلوم
مین لا اعلم کہین یہ دنیا کے بندے ہین نہ شریعت کے علما اگر شریعت کے عالم ہوتے تو وہ شریعت انکو قباحت

سے روکتی انکا حال یہ ہے ان سألوا الحوا وان سئلوا شحوا یہ لابس ثیاب ہین قلوب ذئاب پر مساجد مین جہان
اللہ کا نام لینا چاہیے آوازین ساتھ لغو و جدال و قیل و قال کے بلند کرتے ہین علم کو ایک شبکہ صید دنیا ٹھیرایا ہے
سو تم انکی مجالست سے بچو **حکایت** کسی نے کہا تم شغل حدیث نہین کرتے کہا حدیث کے لیے رجال ہین میرے
شغل نے ساتھ میرے نفس کے وقت میرا مستغرق کر دیا ہے حدیث ارکان دین سے ہے اگر اہل فقہ و حدیث
پر نقصان داخل ہوتا تو یہ لوگ اپنے زمانہ مین افضل ناس ہوتے تم نہین دیکھتے کہ یہ اپنا علم واسطے اہل دنیا کے
نذر کرتے ہین اور اونسے دنیا لیتے ہین اسیلیے دنیا والے انپر استکبار کرتے ہین اور مفتون بدنیا ہین کیونکہ مرض
اہل علم و متفقہین کو دنیا پر آنکھ سے دیکھ رہے ہین یہ اللہ و رسول کے خائن ہین گناہ ہر تابع کا انکی گردن پر
ہے علم کو ایک جال دنیا کا اور ایک ہتھیار کمائی کرنے کا بنایا ہے حالانکہ پہلے اس سے سراج دین تھے جنسے
روشنی لیجاتی تھی ان علمار سے بڑا تعجب ہے کہ خالق کو چھوڑکر کس طرح مخلوق کے ساتھ تواضع کرتے ہین
حالانکہ اس بات کے مدعی ہین کہ وہ ساری خلایق سے اعلی درجہ رکھتے ہین علامت اللہ کے اعراض کی بندہ
سے یہ ہے کہ ساہی لاہی لاغی طاغی ہو ذکر الہی سے معرض ہو اللہ نے اپنے اعداد کو اپنی محبت سے کچھ براہ بخل
نہین روکا ہے بلکہ اپنے اولیا و مطیعین کو اسبات سے محفوظ رکھا ہے کہ اونکو اور اعدا و عصاۃ کو یکجا جمع کرے
تو عارف خائف ہین نہ عارف واصف کہتے تھے جب پیٹ بھرکر کبھی کھانا کھایا تو کوئی معصیت کی یا قصد
کیا کسی معصیت کا کیا رحمہ اللہ تعالی ۔
ابو محفوظ معروف بن فیروز کرخی رحمۃ اللہ منجملہ مشائخ مشہورین کے ہین بڑے زاہد و ورع صاحب فتوت مجاب الدعوۃ
تھے علی بن موسی رضا علیہ السلام کے مولی ہین داؤد طائی کی صحبت مین بھی رہے ہے سنہ مین بمقام بغداد مدفون
ہوئے انکی قبر وہان ظاہر ہے رات دن زیارت کیجاتی ہے قالہ الشعرانی لکن کلام سعدی شیرازی سے معلوم
ہوتا ہے کہ محلہ کرخ مین مدفون ہین ع

شنیدم کہ در کرخ تربت بسی ست	بجز قبر معروف معروف نیست

والداعیۃ بحقیقۃ الحال یہ کہتے تھے اللہ جب ساتھ کسی بندہ کے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسپر دروازہ عمل کا کھولدیتا
ہے اور اوس سے باب جدل کو بند کر دیتا ہے اور جب کسی سے ارادہ بدی کا کرتا ہے تو باب عمل کو بند کرکے باب
جدل کو اوسپر مفتوح کر دیتا ہے اللھم احفظنا فرماتے تھے صالحین اکثر ہین مگر صادقین اونمین اقل ہین
عارف کا رجوع طرف دنیا کے اضطرارًا ہوتا ہے اور مفتونوں کا اختیارًا عالم جب عامل ہوتا ہے تو دل مومنوں کے
واسطے اوسکے برابر ہو جاتے ہین مگر جسکے دل مین بیماری ہوتی ہے وہ اوسکو مکروہ رکھتا ہے اللہ جب کسی بندہ
سے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو خذلان کو اوس سے دور کرکے فقراء صادقین مین اوسکو ساکن کر دیتا ہے اور جب کسی

بندہ سے ارادہ شر کا فرماتا ہے تو اوسکو اعمال صالحہ سے معطل کر کے درمیان اغنیاء کے سکونت دیتا ہے وہ اعمال اوسپر
پہاڑ سے زیادہ بھاری ہوتے ہین ۵

	خانہ دے گر چہ آسودہ و لا تم واد ند		جہان بخت ستم ... فتح باد بدید گرد	

حکایت بشر بن حارث حافی سنہ ۱۵۰ مین مرو کے ہین بغداد مین آ رہے تھے دہم محرم سنہ ۲۲۷ کو انتقال کیا صاحب فضیل
بن عیاض اور عالم وسیع کبیر الشان علم و حال مین یکتائی زمان تھے کہتے تھے جو شخص کچھ مزا آخرت کا نہین پاتا ہے جو لوگون
کا اپنے اوصاف کمال پر مطلع ہونا چاہتا ہے اب وہ زمانہ جلد آنیوالا ہے جسمین دولت یعنی حکومت حمقی و ارذل کی
اہل عقول و اکابر پر ہوگی مین کہتا ہون کہ یہ زمانہ صدہا سال سے دنیا مین آگیا ہے فرماتے تھے فقرا تین طرح کے ہوتے
ہین ایک وہ ہین جو سوال نہین کرتے اور دو تو نہین لیتے یہ منجملہ روحانیین کے ہین دوسرے وہ ہین جو مانگتے نہین اور
دو تو لے لیتے ہین یہ اوسط قوم ہین تیسرے وہ ہین جو معتقد صبر و مدافعت وقت ہین جب اونکو حاجت آگھیرتی ہے تو اللہ
کے بندون کے پاس جاتے ہین اور دل اونکا اللہ ہی سے سائل ہوتا ہے اونکی مسئلت کا کفارہ یہی اونکا صدق
فی السوال ہوتا ہے کہتے تھے کافی ہین تجھکو وہ اقوام موتی جنکے ذکر سے دل زندہ ہوتے ہین اور کچھ اقوام زندہ ہین
جنکے دیکھنے سے دل سخت پڑ جاتے ہین اے طالب علم تو ستانہ ہنکا ہے ساتھ علم کے سماعت و حکایت
کرتا ہے لا فخر اگر تو اپنے علم پر عمل کرتا تو تجھکو علم کا گھونٹ پی جاتا افسوس سے تجھکو مراد علم سے عمل ہوتا
سو تو سماعت و تعلم کر کے عمل کر تو نے نہین دیکھا کہ سفیان ثوری نے علم طلب کیا کہ اور سیکھ کر کیسا گریز کیا تھا
فرماتے تھے مین کہتا ہون طلب کرنا علم کا دلیل ہے بھاگنے پر دنیا سے نہ دب دنیا پر **حکایت** محمد بن یوسف کہتے
ہین مینے ایک آدمی کو سنا کہ وہ بشر بن حارث سے سوال تحدیث کا کرتا تھا اوسنے بہت کچھ تضرع و الحاح کیا
کچھ جواب نہ دیا جب وہ ناامید ہوا تو اوٹھ کھڑا ہوا کہ تم قیامت مین اللہ کو کیا جواب دوگے جب وہ تمسے پوچھیگا
کہ تم کیون لوگون کو تحدیث نہین کرتے تھے کہا مین عرض کرونگا کہ الٰہی رب تو نے مجھکو حکم دیا تھا مخالفت نفس
کا میرا نفس خواہشمند حدیث و ریاست تھا اسلئے مینے اوسکی مخالفت کی اور اوسکا سوال اوسکو نہ دیا **حکایت**
اونسے کہا تم جہاد کیون نہین کرتے کہ مخالفت سنت سے بچو کہا انی مشغول بالفرض عن السنۃ مراد فرض سے
اسجگہ مجاہدہ نفس و تصفیہ قلب ہے اخلاق ردیہ سے فرماتے تھے صحبت اشرار کی موروث ہوتی ہے سوء ظن کو
ساتھ اخیار کے اور صحبت اخیار کی موروث ہوتی ہے حسن ظن کو ساتھ اشرار کے اللہ عزوجل کسی بندہ سے ہرگز
یہ سوال نہ کریگا کہ تو نے میرے عباد کے ساتھ کیون گمان نیک رکھا مرض موت مین دعا کرتے تھے اللھم
ان فعلتنی فی الدنیا ونوھت باسمی وشھرتنی بین الناس فاسئلک بوجھک الکریم ان لا
تفضحنی غداً یوم القیامۃ کسی فقیہ کو بہشت مین دیکھنے ... وہ نفل ہوتا ہے ... کہتے احفاء ...

بالحمد للہ علی ہذا الحال کہتے تھے غنیمت فقیر کی اس زمانہ مین غفلت ہے لوگون کی اوس سے اور
بھی بہنا اوسکے رتبہ کا اون سے کیونکہ تقاضا غالب اس خسران ہے وہ فقیر کبھی فلاح نہ پائیگا جو یہ بات کہے کہ مین
اپنی۔ ویسی کسی چیز کے ساتھ کہا اون سکون نفس کا قبول مع پاشدتر ہے ذل معصیت سے عارف نفس کو شنا
سفر نہین ہوتی ہے **حکایت** ابو جعفر مغازلی کہتے ہین مینے بشر پر ایک چیز تاکرتے دیکھا کہا کہ اسکو اب آئندہ کرد
کیا میا تنک کہ کرتے والا بھی آزاد ہو رحمہ اللہ تعالیٰ +

ابو الحسن سری سقطی رح جنید رح کے استاد و ماموں تھے صحبت معروف کرخی مین رہے علم توحید و احوال
سنیہ و ورع مین یکتای دہر تھے سب سے پہلے جسنے بغداد مین در بارۂ توحید تکلم کیا یہی تھے اکثر مشائخ بغداد انہین
کی طرف منسوب ہین ۲۵۱ھ مین وفات پائی شونیزیہ مین دفن ہوئے کہتے تھے جو شخص چاہے کہ اوسکا دین
سلامت رہے بدن راحت پائے غم کم ہو وہ لوگون سے کنارہ کرے اسلئے کہ یہ زمانہ عزلت و وحدت کا ہے اونکی
قوت یہ ہے کہ تو اپنے نفس پر غالب رہے جو کوئی ادب سے اپنے نفس کے عاجز ہے وہ ادب غیر سے عاجز تر ہے
ایک علامت استدراج کی واسطے بندہ کے یہ ہے کہ اپنے عیب سے اندھا اور لوگون کے عیوب پر مطلع ہو جو کوئی
لوگون کے قول پر اپنے حق مین کہ وہ ولی اللہ ہے ساکن ہوگا وہ اسیر ہے ہاتھ مین اپنے نفس کے مین اگر معلوم
کر لون کہ میرا بیٹھنا گھر مین یا مسجد مین جانے سے افضل ہے تو باہر نہ نکلون اور اگر جانون کہ تنہائی میری لوگون سے
افضل ہے تو اونکے پاس ہرگز نہ بیٹھون ایک علامت اللہ کے سخط کی یہ ہے کہ کثرت لعب و استہزا و غیبت کی
تم نجاوت اغنیا و قرا اسواق و امرا سے بچو جو کوئی انکے پاس جا بیٹھتا ہے یہ اوسکو بگاڑ دیتے ہین کہتے تھے
نہین دیکھی مینے کوئی چیز احبط واسطے اعمال کے اور نہ افسد واسطے قلوب کے اور نہ اسرع ہلاک عبد مین اور نہ
ادوم واسطے احزان کے اور نہ اقرب مقت سے اور نہ الزم واسطے محبت کے۔ یا وعجب سے دنیا واسطے قلوب
علما کے افاعی ہے اور واسطے قلوب عباد و زہاد کے سکارہ ہے جسطرح کہ لڑکے کرہ سے کھیلتے ہین اوسیطرح یہ
انکے ساتھ تلاعب کرتی ہے دو خصلتین ہین کہ بندہ کو اللہ سے دور کر دیتی ہین ایک ادا کرنا نافلہ کا بتضییع فریضہ
دوسرے عمل کرنا جوارح سے بغیر صدق قلب کے۔ وسے اور کہتے تھے کہ راہ صالحین کی دشوار گزار ہوگئی ہے
سالک اس راہ کے تھوڑے رہ گئے ہین اعمال مہجور ہو گئے ہین راغب اوسکے کم پڑ گئے ہین حق ترک ہو گیا ہے
یہ امر کہنہ پڑ گیا ہے اب مین اس امر کو نہین دیکھتا مگر ہر بطال ناطق بحکمت مین جسکو اعمال صالحہ نے چھوڑ دیا ہے
تنعم کا فرش بچھاتا ولایت کی تمہید ہو کی مصفاۃ سے اپنا جی بہلایا پھر فرماتے واغماہ من فتنۃ العلماء
واکرباہ من حیرۃ الاولیاء +

حارث بن اسید محاسبی رح یہ علما مشائخ قوم سے تھے علوم ظاہر و علوم اصول و علوم معاملات مین انکی

تصنیف مشہور ہے اپنے زمانہ مین عدیم النظیر تھے اکثر اہل بغداد کے استاد تھے اصل مین بصری ہین بغداد مین ۲۴۳ھ
مین مرے فرماتے تھے جو کوئی درست کرتا ہے اپنے باطن کو مراقبہ واخلاص سے زینت دیتا ہے اللہ اوسکے ظاہر کو
مجاہدہ واتباع حضرت صاحب سنت کے ظاہر وہ لوگ ہین جنکو اونکی آخرت دنیا سے اور اونکی دنیا آخرت سے
باز نہین رکھتی **حکایت** انسے پوچھا متوکل کو بھی طمع براہ طبع لاحق ہوتی ہے کہا خطرات ہین کچھ مضرت
نہین کرتی **حکایت** کہتے تھے مینے ایک کتاب معرفت مین بنائی تھی مین اوس سے بہت خوش تھا ایک دن
بنظر استحسان اوسکو دیکھ رہا تھا کہ اتنے مین ایک جوان میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے آیا مجھسے کہا ای ابا عبد اللہ معرفت
حق کا حق ہے خلق پر یا حق ہے خلق کا حق پر مینے کہا حق کا حق ہے خلق پر کہا تو پھر وہی اولی ہے کہ اوسکا
کشف مستحقین پر کرے مینے کہا بلکہ حق ہے خلق کا حق پر کہا تو پھر وہ عادل تر ہے اس سے کہ اونپر ظلم کرے
پھر سلام کرکے چلدیا یہ کہتے ہین مینے کتاب اوٹھا کر آگ مین جلا دی اور جی مین کہا کہ اب بعد اسکے پھر کبھی معرفت
تکلم کے معرفت مین نکرونگا فرماتے تھے پہلے بلا بدہ کی معطل ہونا ارکے دل کا ہے ذکر آخرت سے باسدم دل
مین غفلت حادث ہوتی ہے **حکایت** احمد بن حنبل سے کہا کہ حارث محاسبی علوم صوفیہ مین تکلم کرتے ہین
اور آیت وحدیث سے حجت لاتے ہین بھلا تم چھپکر اونکی بات تو سنو کہا اچھا ایک رات صبح تک حاضر رہے اور دیکھے
اور اونکے اصحاب کے احوال مین سے کسی حال پر کچھ بھی انکار نکیا امام احمد اونکے فضل کے معترف ہوئے کہا مین تو
صوفیہ سے خلاف اسکے سنتا تھا استغفر اللہ العظیم +
داود بن نصیر طائی رح ارباب زہد وورع مین کبیر الشان تھے اپنے یاروں سے کہتے تھے جبردار جوتمنے اپنے گھر مین یا
اوس توشہ سے کچھ کہا جو جانے والا طرف بلاد دور دراز کے لیتا ہے **حکایت** انسے کہا تھا ایسا شخص بتاؤ
جسکے پاس بیٹھکر نفع لین کہا تالث ضالۃ لا توجد عمدا ولا فاولا واسطے عمل کے طلب کیا جاتا ہے جب طالب علم
تمام اپنی جمیع علم مین فنا کریگی تو پھر عمل کب کریگا یہ اللہ سے شرمکر سوال جنت کا نکرتے تھے کہتے کہ مین اسے
نجات چاہتا ہون پھر لکھہ جو جاتا فرماتے تھے اب ہم بسبب کثرت ذنوب کے زندگی سے ملول ہوگئے ہین رح
شقیق بن ابراہیم بلخی مشائخ خراسان مین سے ہین اونکی زبان بیان توکل مین خوش گفتار تھی کہتے ہین
پہلے جسنے علم احوال مین کورہ خراسان مین تکلم کیا یہی تھے انہون نے اخذ طریق کا ابراہیم بن ادہم سے کیا تھا
اور حاتم اصم کے استاد ہین فرماتے تھے مینے بیس برس قرآن مین محنت کی تب کہین تمیز دنیا کا آخرت سے کر پایا دو
حرف مین اوسکو پایا وما اوتیتم من شیء فمتاع الحیاۃ الدنیا وزینتہا وما عند اللہ خیر وابقی زہد
وہ ہے جو زہد کو اپنے فعل سے قائم کرے متزہد وہ ہے جو اپنی زبان سے قائم کرے ... ہے حق کیونکر اور اگر
ساتھ تو دبستگی کریگا اور نہین طمع رکھیگا تو تو اونکو اللہ کے سوا ارباب ٹہیرائیگا **حکایت** انسے پوچھا تھا

بندہ کیسی بات سے پہچانتا ہے کہ اوسکے نفس نے فقر کو اختیار کیا ہے کہا جبکہ حصول غنا سے ایسا ڈرے جیسا کہ حصول
فقر سے ڈرتا ہے **حکایت** پوچھا حلاوت صدق ظاہر کی کیا ہے کہا جبکہ خوش ہو فوت پر ہر شئے کے دنیا سے اور
غم مین پڑے حصول ہر شئے پر دنیا سے کہتے تہے مثل مومن کی ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص نے نخل بویا ہوا اور وہ
ڈرتا ہے کہ کہین بجائے ثمر خار نہ پیدا ہو اور مثال منافق کی ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص نے خار بویا ہے اور وہ
طمع رکہتا ہے کہ ثمر حاصل کریگا عالم جبکہ طامع اور مال کا جامع ہوا تو کم ہو اب جاہل کسکی اقتدا کریگا اور فقیر جبکہ مشہور
بفقر و راغب فی الدنیا و متنعم کالابس و مناکح ہوا تو اب راغب کسکا مقتدی ہوگا جو اسکو رغبت سے باہر لا سکے
جب شبان ہی گرگ ہوگیا تو اب بکون بکریان چرائیگا ج

ابو یزید طیفور بن عیسی بسطامی رح انکا انتقال ۲۶۱ سنہ مین ہوا ہے کہتے ہین مینے ایک رات پاؤن اپنا محراب
مین پہیلایا تہا ایک ہاتف نے آواز دی کہ جو کوئی پاس بادشاہون کے بیٹہے اوسکو چاہیے کہ حسن ادب سے
نشست کرے ۵

حافظا علم و ادب ورز کہ در مجلس شاہ
ہر کرا نیست ادب لائق صحبت نبود

علما کا اختلاف رحمت ہے مگر تجرید توحید مین مینے تیس برس مجاہدہ کیا کوئی شئے دشوار تر بندہ پر متابعت
علم سے نہ پائی فرماتے تہے پہلے اللہ کو اللہ سے پہچانا ما دون اللہ کو اللہ کے نور سے جانا اللہ نے خلعت انعام کی
بندہ پر اسلئے کی تہی کہ وہ راجع بخدا ہو سو وہ مشتغل بغیر ہوگیا کہتے تہے الہی انک خلقت ہولاء الخلق
بغیر امرہم و قلدتہم امانۃ بغیر ارادتہم فان لم تعنہم فمن یعینہم **حکایت** کسینے پوچہا
سنت و فرض کیا ہے کہا سنت ترک دنیا تمامہا ہے فرض صحبت مع اللہ ہے یہ اسلئے کہ ساری سنت دلیل ہے
ترک دنیا پر ساری کتاب اللہ دلیل ہے صحبت مولی پر اللہ کا کلام اوسکی صفت ہے اللہ کی نعمتین ازلی ہین تو اب
واجب ہے کہ اونکا شکر بہی ازلی ہو **حکایت** کہتے ہین مینے رب العزت کو خواب مین دیکہا کہا اے ابا یزید کیا چاہتا ہے فرمایا فارق نفسک و تعال ۵

حجاب و پردہ ندارد نگاہ دلکش ما
تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

حکایت کسینے پوچہا عارف کی کیا صفت ہے کہا صفت اہل نار کی لا یموت فیہا ولا یحیی ۵

وہ وصل کے وعدے شب ہجر کے صدمے
مرنے نہین دیتے مجہے جینے نہین دیتے

کہا آدمی کب متواضع ہوتا ہے فرمایا جبکہ واسطے اپنے نفس کے کوئی مقام و حال نہ دیکہے اور یہ اعتقاد کرے کہ خلق مین اوس سے
زیادہ کوئی بدتر نہین ہے اللہ کے ولی پاس اللہ کے جنان الانس مین پردہ نشین ہین اونکو نہ کوئی دنیا مین دیکہتا ہے
نہ آخرت مین **ف** کہتے تہے خطوط کرامات انبیاء کی علی اختلاف الانواع چار نام سے ہوتی ہین الاول
والآخر والظاہر والباطن ہر فریق کے لئے ایک نام ہے جو کوئی بعد ملابست اوس نام کے فانی ہوگیا

… لیتہ تاخیر حق واجب سے دوسرے وقت تک گنتا ہے **ف** فرماتے تھے چار
اصول سات ہیں تمسک بکتاب اللہ اقتدا بسنت رسول اللہ اکل حلال کف اذی اجتناب معاصی و توبہ واداء حقو
ق ہے اس زمانہ میں علما ان خصال سے مایوس ہیں ملازمت توبہ متابعت سنت ترک ایذاء خلق **ف** زیست
چار قسم پر ہے ملائکہ کی زیست طاعت میں ہے انبیاء کی زیست علم وانتظار وحی میں ہے صدیقین کی زیست اقتدا
میں باقی لوگوں کی زیست عالم ہوں یا جاہل زاہد ہوں یا عابد اکل وشرب میں ہے ضرورت واسطے انبیاء علیہم السلام
کے ہے قوام واسطے صدیقین کے قوت واسطے مومنین کے معلوم واسطے بہائم کے **ف** جب عمل کرتا ہے
کوئی بندہ اللہ کے امر پر وقت فساد امور وتشویش زمان واختلاف اہل کے تو اللہ اوسکو امام مقتدی ہادی مہدی
کر دیتا ہے وہ اپنے زمانہ میں غریب ہوتا ہے انتہی حدیث شریف میں آیا ہے بدء الاسلام غریبا وسیعود
کما بدء فطوبی للغرباء ولی وہ ہے جسکے سارے افعال لگاتار موافقت حق پر ہوں کہتے تھے اللہ نے
خلق کو پیدا کیا اونکو اپنی ذات سے محجوب نہیں کیا ہے یہ حجاب یوں آیا ہے کہ اللہ کے ہونے ہو لئے صاحب تدبیر
واختیار بنا یہی حجاب ہے اپنے خلق پر اونکے معیش کو مکدر کر دیا ہے **ف** فرماتے تھے لوگوں پر ایک زمانہ آئیگا کہ
حلال ہاتھ سے اوٹھ جاتا ہے بیگا اونکے اموال غیر حلال ہونگے اوسوقت اللہ بعض کو بعض پر مسلط کر دیگا مراد
ایذا و مرافعات ہیں طرف حکام کے تب لذت اونکے معیش کی جاتی رہیگی اونکے دلوں کو خوف فقر دنیا اور خوف
شماتت اعدا کا لگ جائیگا جاتا رہیگا مزہ عیش کا مگر غلام و مملوک رہے سادات سو بلاء و شقاء و عناد خوف میں ہونگے
ہاتھ سے ظالموں کے اوسدن لذت عیش کی اوسکو ہوگی جو کوئی منافق لاابالی ہوگا پروا نکریگا کہ کہاں سے
اوسنے لیا ہے کہاں خرچ کیا ہے اپنی جان کو کس طرح ہلاک کیا ہے اوسدن قراء یعنے علما ہمہ تن جہال ہونگے
اونکا عیش بہائم کا سا عیش ہوگا اور مرنا اہل حیرت وضلال کا سا ہوگا **حکایت** یہ کہتے ہیں میری ملاقات ایک
شخص سے ہوئی اصحاب مسیح علیہ السلام کے دیار قوم عاد میں ہوئی میں نے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب سلام کا دیا وہ
ایک نیا جبہ صوف کا طراوت دار پہنے تھا مجھسے کہا کہ یہ جبہ اوسی زمانہ مسیح علیہ السلام سے ہے میں نے تعجب کیا
مجھسے کہا اے بھائی ابدان کپڑوں کو پرانا نہیں کرتے ہیں اونکو تو رائحہ ذنوب کا پرانا کر دیتا ہے اور طعام سحت
یعنی رزق حرام میں نے کہا اس جبہ کو تمہارے پاس کتنے دن ہوئے کہا سات سو برس میں نے پوچھا تم ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھی گئے تھے کہا ہاں گیا تھا اور ہمراہ جن کے اونپر ایمان بھی لایا ہوں
وہ میں جنکا ذکر اس آیت میں ہے قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن میں نے کہا یہی سبب ہے کہ خضر علیہ السلام
کے کپڑے پرانے نہیں ہوتے کیونکہ وہ اللہ کا عصیان نہیں کرتے ہیں اور نہ طعام حرام کھاتے ہیں اور جسطرح
کہ صاحب اکل حلال کا کپڑا پرانا نہیں ہوتا ہے اسی طرح اونکا بدن بھی بعد موت کے بوسیدہ نہیں ہوتا ہے جسطرح

کہ بعض اولیاء کے لیے اتفاق پڑا ہے کہ انکو اسی طرح تر و تازہ بعد سالہا سال کے موت سے اندر قبر کے پایا ہے واللہ اعلم
ف فرماتے تھے ہم تم دشمنی سے اوس شخص کی جسکو اللہ نے ولی مشہور کر دیا ہے بصرہ مین ایک ولی اللہ تھے ایک قوم
اونکی دشمن ہوگئی اور ایذا رسانی کی اللہ نے اوس قوم پر غصہ کیا اور ایک رات مین سبکو ہلاک کر دیا انتہی مین کہتا ہون
حدیث مین آیا ہے من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب ترجمہ [illegible] اولیاء
کبھی کبھی [illegible] سے استمداد کی طاعات فائدہ کریگا اگر نکریگا تو وہ اللہ کے پاس اوسکی شفاعت کرینگے اسلیے کہ اہل
فتوت ہین مین کہتا ہون کہ یہ شفاعت اللہ کے اذن سے ہوگی بے اذن نہوگی اور اوسکے لیے ہوگی جسنے کسی طرح کا
شرک خفی یا جلی نہین کیا ہے و للہ الحمد جسکا طعام حلال نہین ہوتا ہے اوسکے دل سے پردہ نہین اوٹھتا بلکہ
عقوبات اوسکی طرف مسارعت کرتے ہین نماز روزہ صدقہ کچھ اوسکے کام نہین آتا یہ مضمون احادیث سے بھی
ثابت ہوتا ہے خلق مشاہدۂ ملکوت و وصول الی الحق سے حجاب مین ہے بسبب سوء مطعم دارانی خلق کے اپنے
یارون سے کہتے تھے جب تک نفس تمسے طالب معصیت کا ہو تم ادب دو اوسکو بھوک پیاس سے پھر جبکہ تمسے کوئی
معصیت نہو تو جو چاہو کہنا کھاؤ نفس کو چھوڑ دو کہ جتنا چاہے رات کو سویا کرے احیاء القلوب التی تموت بذکر
الحی الذی لا یموت بہتر لوگ علماء عارفین ہین عارفین بہتر ہین مخلصین مین جنہون نے اپنے اغراض
کو موت سے ملایا ہے سچ ✦

ابو سلیمان عبد الرحمن بن عطیہ دارانی رح دارا ایک گاؤن ہے دمشق کا جسمین قوم بنی عبس رہتی تھی علوم
حقائق و ورع مین یہ کبیر الشان تھے ۲۱۵ھ مین وفات پائی فرماتے تھے فقیر کو نہ چاہیے کہ نظافت ثوب مین
زیادت کرے بہ نسبت نظافت قلب کے بلکہ ظاہر اوسکا مشاکل باطن ہو کاش میرا دل مثل میرے کپڑے کے ہوتا
یعنی سفیدی و صفائی و پاکی مین جو کوئی دنیا سے کشتی کرتا ہے دنیا اوسکو پچھاڑ دیتی ہے جس دل مین دنیا نے
سکونت کی آخرت نے وہان سے کوچ کیا ف احمد بن ابی الحواری کہتے ہین مینے کہا کل مینے نماز
خلوت مین پڑھی تھی مجکو مزہ آیا پوچھا کس بات سے لذت پائی کہا کسی نے مجکو نہین دیکھا کہا اے احمد تو ضعیف
ہے تیرے دلمین خطرہ ذکر خلق کا آیا ایک شخص نے پوچھا کون قربت بندہ کو اللہ سے زیادہ ہے کہا یہ کہ اللہ
تیرے دل پر جھانکے اور تو دارین مین سوا اوسکے دوسرے کو نہ چاہتا ہو دنیا اپنے طالب سے بھاگتی ہے بھاگنے
والے کو طلب کرتی ہے اگر بھاگنے والے کو اوسنے پالیا تو زخمی کرتی ہے اور اگر طالب نے اوسکو پالیا تو اوسکو قتل کرتی ہے
ف عجب عمل پر قدریہ کرتے ہین کیونکہ اونکو یہ زعم ہے کہ وہ عامل ہین اپنے اعمال کے اور جو شخص یہ اعتقاد
رکھتا ہے کہ وہ مستقل ہے وہ کس چیز پر عجب کریگا جو کوئی اپنے نفس کی قیمت دیکھتا ہے وہ حلاوت خدمت
کی نہین پاتا حکایت انکو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا بخشدیا

کمال شخ سفر میں تجھ پر خدمات قوم سے ملتوی اسلئے کہ تکلم کرنے میں دقائق علوم پر تمیز اقران پر ہوتا ہے **ف** توجیہ کرنی مباحث علوم کو بنا فراغت سے چاہیے تو ہوگا۔ پھر سوال کر کیونکہ اکل منیر عقل ہوتا ہے۔

فتح بن سعید موصلی رح ۔ اقران بشر حافی و سری سقطی سے تھے باب ورع میں شان کبیر کہتے تھے کہتے تھے جو کوئی اللہ کا ذکر ہمیشہ دل سے کرتا ہے اوسکو قرب ساتھ محبوب کے حاصل ہوتی ہے اور جو کوئی اوسکے ذکر کو اپنے ہوئی پر اختیار کرلیتا ہے اللہ اوسکا دوست۔ کہتے تھے وہ ہے جو اللہ کا مشتاق ہوتا ہے وہ ماسوی اللہ سے زاہد ہو جاتا ہے **حکایت** ایک شخص نے معافی بن عمران سے پوچھا کہ فتح موصلی کا کون عمل بڑا تھا کہا کانا بعمله ترکه الدنیا۔

حاتم بن عنوان اصم رح ۔ قدماء مشائخ خراسان سے ہیں اصل میں بلخ کے تھے صاحب شقیق بلخی رہے استاد احمد بن خضرویہ ہیں مقام واشجرد میں ۲۳۷ھ میں مرے رباط سر وند میں مدفون ہوئے یہ کہتے تھے جو کوئی دعوے کرے تین چیز کا بغیر تین چیز کے وہ کذاب ہے جو مدعی ہو خشیت خدا کا بغیر ورع کے محارم خدا سے وہ کذاب ہے جو دعوی کرے حب جنت کا بغیر انفاق مال کے طاعت خدا میں وہ کذاب ہے جو دعوی کرے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بغیر محبت فقر کے وہ کذاب ہے **حکایت** عصام بن یوسف نے کوئی چیز انکے پاس بھیجی قبول کرلی کہا تمنے کیوں لے لی کہا میں نے دیکھا کہ اسکے قبول کرنے میں ذلت میرے نفس کی ہے اور پھیرنے میں عزت ہے نفس کی **حکایت** ۔ کہتے ہیں میرا گذر ایک راہب پر ہوا مجھسے پوچھا تو کہان کا ہے میں نے کہا بلخ کا کہا تو کسکے پاس تھا میں نے کہا شقیق بلخی کہا تو نے اوس سے کیا سنا میں نے کہا یہ سنا کہ اگر آسمان تانبے کا ہوا ور زمین لوہے کی پھر نہ آسمان ایک قطرہ برسائے اور نہ زمین ایک دانہ اگائے اور میرے عیال خافقین کے برابر ہوں تو بھی میں کچھ پروا نہ کرونگا راہب نے کہا وہ بڑا آدمی ہے اوسکے پاس بیٹھنا نہ چاہیے میں نے کہا کیوں کہا اسلئے کہ وہ اوس چیز میں فکر کرتا ہے جو نہیں ہوئی اگر ہوتی تو کیا کرتا اوسکو تو یہ چاہیے کہ اوس چیز میں فکر کرے جو ہو چکی ہے کہ وہ کیونکر ہوئی لا تجالسه فانه فاسد الفکر **حکایت** حاتم پاس محمد بن مقاتل حاکم ری کے گئے کہ اونکی عیادت کریں گھر کو وسیع پایا فرش بچھا تھا غلمان و خدام سامنے کھڑے تھے سلام نکیا بلکہ کہا اے محمد تو نے اپنے گھر کی بنا میں اور ان فروش وامتعہ میں کسکی اقتدا کی ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب و تابعین و ائمہ وصالحین کی یا فرعون و نمرود کی وہ خاموش رہے پھر حاتم نے کہا اے علماء سوء تمہاری مثال اوس جاہل کی سی ہے جو دنیا پر متکالب اور دنیا میں راغب ہے نہ علماء عاملین کے تم فساد ... جو لوگ کہتے میں دیکھو یہ محمد عالم ہے جب اسکا یہ حال ہے تو ہم تو اسکے تابع ہیں وہ اس کلام سے اور بھی زیادہ بیمار ہوگئے پھر حاتم نے کہا ای محمد میں ایک مرد عجمی ہوں تم مجھکو وضو کرنا واسطے نماز کے سکھاؤ کہا تم وضو کرو میں دیکھتا جاؤنگا حاتم نے تین تین بار مضمضہ و استنشاق کیا جب نوبت غسل ید کی

آئی دست چپ کو چہار بار دھویا انہون نے کہا تو نے فصل وذراع مین اسراف کیا حاتم نے کہا سبحان اللہ ایک کف آب
پر تو نے مجہپر انکار اسراف کا کیا اور تو اپنے نفس پر انکار اسراف کا ان ساری چیزون مین جو تیرے پاس ہین نہین کرتا
پس سمجھ گئے کہ مطلب حاتم کا اس قضیے سے تعلیم ہے متنبہ ہو کر گہر اور غلمان وخدم سے درگذر کر کے فقرا مین ملگئے رحمۃ اللہ
یحییٰ بن معاذ رح واعظ رازی ہین حاجت اپنے وقت مین یکتا تھے لہ لسان فی الرجا خصوصا وکلام فی المعرفۃ
ایک مدت بلخ مین رہے پہر نیشاپور آئے سین مین مرے ۲۵۸ھ مین یہ کہتے تھے بیٹا تو ساتھ اللہ کے مشغول ہوگا اتنا
خلق تیرے کام مین لگیگی ساری دنیا اول سے آخر تک برابر غم یکساعت کے نہین ہے پہر کیونکر تو اپنی عمر کو اوسمین
مغموم رکھتا ہے حالانکہ نصیب تیرا اوسمین سے کم ہے۔ تا دغہ بار دنیا مین عارف فرماز آخرت مین آپنے یارون سے
کہتے تھے تین شخصون سے بچ ایک علماء غافلین دوسرے قرا مداہنین تیسرے متصوفہ جاہلین جو قبل تعلم فروض
دین کے متعبد بنتے ہین ہمیشہ دین بندہ کا متمزق رہتا ہے جب تک کہ دل اوسکا حب دنیا سے متعلق رہتا ہے کہتے
تھے گرسنگی نور ہے سیر شکمی نار ہے شہوت ہیزم ہے اس سے احراق پیدا ہوتا ہے پہر وہ آگ نہین بجہتی جب تک
کہ اپنے صاحب کو نہ جلالے پہننا صوف کا حانوت ہے یعنی دکان اور رسی کلام کرنا زہد مین حرفہ ہے یعنی پیشہ ورسی
علماء عاملین مان باپ سے بہی بڑہکر امت حضرت پر مہربان وشفیق ہین کیونکہ وہ اونکو نار دنیا سے بچاتے ہین
یہ نار آخرت واہوال آخرت سے محفوظ۔ کہتے ہین علماء جنت مین بہی محتاج اہل علم کے ہونگے جسطرح کہ دنیا مین انکے
محتاج ہین کہا کیونکر کہا اسلئے کہ عامہ سے کہا جائیگا کہ جو کچہ تمنا کرو وہ نہ جانین گے کہ کیا کہین کہینگے چلو پاس اہل علم
کے اونسے پوچہین وتمام کاست ہے واسطے اہل علم کے کہ تجہ تم بھگنے سے طرف دنیا کے کہ یہ دار مصیبت ہے نہ دار مقر
یہان سے زاد لیا جاتا ہے نقیل اور بجب ہے مین کہتا ہون ایک بزرگ نے کہا تھا دنیا را بازی دادیم گفتند چگونہ
گفت نان اینجا خوردیم وکار آنجا کردیم الدنیا مزرعۃ الاخرۃ فرماتے تھے اگر ایک آدمی علم مین برابر ابن عباس
کے ہو اور دنیا مین راغب ہو تو بہی مین لوگون کو اوسکے پاس بیٹھنے سے منع کرونگا اسلئے کہ وہ کب تیرا ناصح
ہوسکتا ہے جو اپنے نفس کا خائن ہے اولیا دشمن شیاطین کے ہوتے ہین عباد کو افواہ شیاطین سے شکار کرلیتے ہین
اگر کوئی ولی ساری عمر مین سوا ایک کے شکار نکرے تو بہی اوسکو خیر کثیر دیگئی ہے مین کہتا ہون حدیث شریف
مین آیا ہے لان یہدی اللہ بک رجلا خیر لک من حمر النعم طلب کرنا زہد کا شقت اعمال سے بہاگنے کو
بطالت ہے اور پہننا صوف کا بغیر امانت نفس کے جہالت ہے اور ترک کرنا اسکا سبب کا باوجود حاجت کے کسل ہے
اور کسب باوجود استغنا کے کلفت ہے اور صبر کرنا فاسقہ پر علامت وجود طریق ہے اور تعہد ہمراہ تضییع عیال کے
جہل ہے ف فرماتے تھے محاربہ نفوس صدیقین کا ساتھ خطرات کے ہوتا ہے اور محاربہ ابدال کا ساتھ فکرات
کے اور محاربہ زہاد کا ساتھ شہوات کے اور محاربہ تائبین کا ساتھ زلالت کے دعا مین کہا کرتے تھے الہی

[illegible] نہ دیکھے
بہین [illegible] کہ وہ [illegible] مشغول ہین رح ۵

پھر ولیوں سے کہ وہ [illegible] پڑے رہین		سر زیر بار سنت و زبان [illegible]	

احمد بن خضرویہ بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ اکابر مشائخ خراسان سے ہین صاحب ابو تراب نخشبی و حاتم اصم ہین انہوں نے پاس ابو یزید بسطامی کے آئے تھے اور ابو حفص حداد کی زیارت کی بڑے صاحب فتوت تھے سنہ ۲۴۰ھ مین انتقال کیا یہ کہتے تھے صابر وہ ہوتا ہے جو صبر پر صبر کرے نہ وہ جو صبر کرے اور شکوہ کرے **حکایت** کہتے تھے مینے سنا ہے کہ ایک تونگر کسی زاہد کی زیارت کو گیا تھا دیکھا کہ رمضان مین وقت افطار کے نان جو و نمک پر روزہ کھولا اپنے گھر آکر ہزار دینار بھیجی زاہد نے پھیر دئے اور غلام سے کہا اپنے آقا سے کہنا ہذا جزاء من افشٰی سرّہ علیٰ مثالک رحمہ اللہ تعالیٰ +

احمد بن ابی الحواری رح انکے باپ کا نام میمون تھا دمشقی ہین صحبت مین ابو سلیمان دارانی و سفیان بن عیینہ اور ایک جماعت مشائخ کے رہے سنہ ۲۳۰ھ مین رہے جنید رضی اللہ عنہ انکو ریحانۃ الشام کہتے تھے یہ فرماتے تھے دنیا مزبلہ و مجمع کلاب ہے کلاب سے کمتر وہ شخص ہے جو اوس پر لٹک رہا ہے اور اوسکے لئے اپنے یاروں سے جھگڑتا ہے کیونکہ کتا بقدر اپنی حاجت کے لیکر چلدیتا ہے اور محب دنیا کسی حال مین بھی دنیا کو ترک نہین کرتا جب کسی مبلغ کا مالک ہوتا ہے تو طالب مابعد رہتا ہے مین کہتا ہون شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ۵

علیہا کلاب ہمہن اجتذابہا وان تجتنبہا نازعتک کلابہا		وما ہی الا جیفۃ مستحیلۃ فان تجتنبہا کنت سلماً لاہلہا	
کہ ہر کہ عشوۂ دنیا خرید وای بوے	۵	نوشتہ اند بر ایوان جنت الماوی	
حیف ست زخوبی کہ بود عاشق زشتی	۵	تا کے غم دنیای دنی اے دل دانا	
کرگسان اند [illegible] وآن مراین را ہمی زند منقار	۵	این جہان بر مثال مردار ست این مرآن را ہمی زند مخلب	

حکایت فرماتے تھے مجھکو خضر علیہ السلام نے ایک منتر ورد کا سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ جب تیرے کسی جگہ درد ہو تو اوس جگہ پر ہاتھ رکھکر یہ آیت پڑہ و بالحق انزلناہ و بالحق نزل مین ہمیشہ اسکو درد پر پڑہا کرتا ہون نفع ہوا کرتا ہے جب کوئی شخص انکے اخلاق حسنہ پر مطلع ہوجاتا تھا تو اپنی جان کو ملامت کرتے اور کہتے ماہذہ الغفلۃ حتی ظہرت محاسنک للناس رحمہ اللہ تعالیٰ +

حمدون بن سالم قصار نیساپوری انکے قریہ کا نام کوذاباد تھا یہ قریہ دروازۂ شہر نیساپور پر آباد تھا راہ بخارا پر یہ صحبت مین

عبداللہ صدمی و نصرآبادی کے رحمہم اللہ ہین خضرویہ تھے شنین کی طرف شاہ شجاع کرمانی منسوب ہین یہ ایک بڑے
مشائخ مشارالیہم اور ائمہ سادات سے تھے ۲۷۰ھ مین وفات پائی ۔ حب اللہ کا ذکر کرتے حال متغیر ہو جاتا حضار
مجلس سبحان اللہ کہتے تھے دنیا ہمہ شر ہے جب تک مین ساتھ اوسکے کسی پر بخل نہین کرتا ہون **حکایت**
کسی نے کہا کہ مین شخص [illegible] دخل کئے پھر تھے سنکر روتا جاتا اور پڑھتا جاتا ہے کہ الیس منہ الغریق
یتعلق بما لا نجات فیہ بخاتہ یعنی ڈوبا کرے ڈوبتا ہر چیز کو پکڑتا ہے جسمین گمان اپنی نجات کا کرتا ہے کسی نے
پوچھا ولی کون ہوتا ہے کہا جو مؤید بکرامات ہو اور ربع سے غائب ہو فرماتے تھے بڑا فساد احوال تین چیزون سے داخل
ہوا ہے ایک فسق عارفین دوسری خیانت محبین تیسرے کذب مریدین ابوعثمان حیری نے کہا فسق عارفین یہ ہے
کہ آنکھ زبان کان کو طرف اسباب و منافع دنیا کے چھوڑ دے خیانت محبین یہ ہے کہ اپنی اہویہ کو اللہ کی رضا پر
زمانۂ آیندہ مین اختیار کرے کذب مریدین یہ ہے کہ ذکر و رؤیت خلق اونکے دلون پر اللہ کے ذکر و رعیت سے
غالب نرہو رحمہ اللہ تعالی ✦

ابوتراب عسکر بن حسین نخشبی رح یہ صاحب حاتم اصم اور ابوحاتم عطار اور منجملہ مشائخ کبار خراسان کے تھے علم و
فتوت و زہد و توکل و ورع مین مشہور تھے ۲۴۵ھ مین انتقال انکا جنگل مین ہوا درندون نے نوچ کھایا فرماتے تھے
اللہ ناطق کرتا ہے علما کو ہر زمانے مین ساتھ اوسکے جو مشاکل ہوا عمال سے اوس زمان کے جو کوئی کسی مشغول
باللہ کو اللہ سے شاغل کرتا ہے اوسکو اوسیوقت مقت پالیتا ہے **ف** فقیر کو چاہئے کہ کسی حال کی اضافت
طرف اپنی جان کے کرے دیکہو موسی علیہ السلام نے کہا تہا ھی عصای یہ میری لاٹھی ہے دعوی ملکیت کا
کیا تہا اللہ عزوجل نے فرمایا الق عصاک جب وہ اژدہا ہوگیا ڈر کر بھاگنا چاہا فرمایا خذ ہا ولا تخف مین
کہتا ہون اس سے معلوم ہوا کہ دعوی ملکیت کرنے سے وہ شے اسکے حق مین خوفناک ہو جاتی ہے جسطرح کہ
عصا اژدہا نظر آیا پھر جب بندہ ہر شے کو مملوک خدا جان لیتا ہے تو وہ شے اسکے حق مین کرامت ہو جاتی ہے جسطرح کہ
پہلے آفت تہی **حکایت** یہ کہتے ہین کہ مینے جنگل مین ایک شخص دیکہا پوچہا تو کون ہے کہا مین خضر ہون اولیا
پر موکل ہون کہ جب اونکے دل اللہ عزوجل سے پہر کر غیر پر لگین تو مین اونکو رد کر دون اے ابا تراب تمام اول قدم
مین ہے نجات آخر قدم مین ہے

من در طلب یار چو مردانہ شدم	اول قدم از وجود بیگانہ شدم
او علم ہمی خرید بربستم لب	او عقل ہمی خرید دیوانہ شدم

مین کہتا ہون اس کتاب مین ذکر ملاقات اولیا کا خضر علیہ السلام سے [illegible]
قائل اور ملاقات کے قابل ہین مگر بخاری صاحب صحیح اور محققین [illegible]

[illegible] شنا بات [illegible] کیا کرتے تھے واللہ اعلم
[illegible] صاحب یوسف بن اسباط [illegible] احوال و کل
[illegible] ورع تھے اصل مین کوفہ کے ہین تصوف مین طریقہ انکا طریقہ سفیان ثوری رح ہے صحبت مین
اصحاب ثوری کے رہے ہین یہ کہتے تھے جب کوئی قاری معصیت سے نزدیک ہوتا ہے تو اوسکے سینہ مین سے
قرآن یہ ندا کرتا ہے واللہ ما لھذا حملتنی اگر عاصی اوس آواز کو سنے تو اللہ سے شرماکر مرجاوے **حکایت** یہ کہتے
تھے مجکو یہ بات پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عالم تھا اوسنے کہا اے رب مینے کسقدر تیرا عصیان کیا تو نے مجکو کچھ
عقاب نکیا اللہ نے اوسوقت کے نبی کو وحی بھیجی کہ فلان شخص سے کہدے کہ مینے کتنا عقاب تمکو کیا لکن تو نہین جانتا
کیا مینے تجھسے حلاوت مناجات کو سلب نہین کر لیا ہے ٥

کہ ہرگز از ندر جنت وصلے ہاداغ مرافسق	کسے کز لذت طاعت بود محروم سن شاسن

فرماتے تھے تو نہین اطاعت کرتا ہے اوسکی جسنے تجھسے احسان کیا ہے پھر تو کیا احسان کریگا اوس سے جو تجھسے بدی کرتا ہو ٥

دل دشمنان ہم نکردند تنگ کہ با دوستانت خلاف ست و جنگ	شنیدم کہ مردان راہ خدا تراکی میسر شود این مقام

احمد بن عاصم انطاکی رح یہ اقران بشر حافی سے ہین ابو سلیمان دارانی نے انکا نام جاسوس القلوب رکھا تھا اسلئے
کہ انکی فراست بہت تیز تھی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے اتقوا من فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ
یہ کہتے تھے مجھے یہ گمان نہ تھا کہ مین وہ زمانہ پاؤنگا جسمین کہ اسلام غریب ہو جائیگا کہا کیا اسلام غریب ہو گیا ہے کہا ہان
تو اگر کسی عالم کی طرف راغب ہوگا تو تو اوسکو مفتون بدنیا پائیگا وہ ریاست و تعظیم کا دستور ہوگا دنیا کو اپنے علم سے
کماکر کھائیگا اور کہیگا کہ بہ نسبت غیر کے مین اولی تر ہون ساتھ اس امر کے اور اگر تو کسی عابد کنارہ کش مقیم کوہ مین
رغبت کریگا تو تو اوسکو ایک مفتون جاہل فی العبادۃ مخدوع النفس والابلیس پائیگا وہ تو صاعد اعلی درجات عبادت
ہے مگر ادنی عبادت سے بھی جاہل ہے پھر اعلی عبادت کا کیا ذکر ہے اب تو علما و عباد سباع ضاریہ ذئاب مختلسہ کیسے
مین لینے و رندت پھاڑ کہانے والے یہ وصف ہے تیرے اس زمانہ کی اہل علم و قرآن و رعاۃ حکمت کا فاعتبروا
منہ یا اولی الابصار فرماتے تھے جب تم پاس فقرا اہل صدق کے بیٹھو تو صدق سے نشست کرو کیونکہ وہ
جواسیس القلوب ہین تمہارے دلمین آتے جاتے ہین اور تمکو معلوم بھی نہین ہوتا ٥

مدت سے اگرچہ یان آنکلتے ہو نہ جاتے ہو	رہتے ہو تمہین آنکھو مین پھر تے ہو تمہین دلمین

منصور بن عمار واعظ رح یہ اہل مرو سے ہین بصرہ مین بسر کرتے احسن وعاظ و حکما و مشائخ تھے نقل و ورع
مین شان کبیر رکھتے تھے کہتے تھے شیطان جب کسی انسان سے مسخراپن کرتا ہے تو اوسکو ناقل نمیمہ قتات

طرح لوگون کے بنا دیتا ہے اگر ابلیس اوس سے ڈرتا تو کبھی اوسپر ہاتھ نہ ڈالتا فرماتے سبحان من جعل قلوب العارفین
اوعیۃ للذکر وقلوب اہل الدنیا اوعیۃ للطمع وقلوب الفقراء اوعیۃ القناعۃ **ف** کہتے تھے
مجھے قراء سے تعجب آتا ہے کہ سالہا سال اپنے اخوان کو کسی ایک لغزش پر جو واقع ہو جاتی ہے مہجور کر دیتے ہین اور انکو
قناعت و توبہ پر اعتماد نہین کرتے اوسکا سبب یہی ہے کہ اگر کسی کا اول ناحق لیکن وہ اوسکی نظر مین ہو جاتا ہے تو کہتے مین
کہ یہان وہ اپنے تئین ایسا سمجھتے ہین کہ گویا انکو کل نفس ہے کہ مبدل بغیر کرلیا ہوا اور یہ خیال نہین کرتے کہ اوس جلسہ ذلت لئے زلت مکمہ سے بعد
ایک مدت کے توبہ کرلی ہو حالانکہ قاعدہ ایک ہے ج +

(۱۲) حمدون بن احمد قصار نیساپوری یہ نیساپور مین شیخ ملامتیہ تھے انتشار مذہب ملامتیہ کا انہین سے ہوا ہے یہ صاحب
ابا تراب نخشبی ونصر آبادی مین بڑے فقیہ عالم تھے مذہب سفیان ثوری کا رکھتے تھے اونہین کے طریقہ پر چلتے تھے
جیسا کہ انکے طریقہ کو عبداللہ بن محمد بن منازل نے انسے اخذ کیا تھا کسینے نہین کیا ۲۷۱ھ مین بمقام نیساپور وفات
پائی مقبرہ حیرہ مین دفن ہوئے کہتے تھے جو کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ اوسکا نفس فرعون کے نفس سے بہتر ہے وہ
مظہر کبر ہے جو شخص سیرت سلف مین نظر کریگا اپنا قصور و تخلف درجات رجال سے معلوم کریگا **حکایت**
کسینے انسے کہا کلام سلف کا کیا حال ہے کہ وہ ہمارے کلام سے نافع تر ہے کہا وہ کلام کرتے تھے واسطے عز اسلام
ونجات نفوس ورضاء رحمن کے ہم بات کرتے ہین واسطے عز نفوس وطلب دنیا اور اعتقاد لانے خلق کے ساتھ
جاہ کے **ف** فقہا سے کہتے تھے تمکو جب کوئی علم مشکل ہو تو تم قوم سے پوچھ لیا کرو وہ اشکال تمہارا زائل
ہو جائیگا لیکن ساتھ ذل نفوس و اظہار ضعف و اعتراف بالجہل کے فقیر کا جمال تواضع ہے وہ جب تکبر کرتا ہے تو
اغنیا سے بھی کبر مین بڑھ جاتا ہے تم جب بیٹھو تو پاس صوفیہ کے بیٹھو کیونکہ قبیح کے لئے اونکے نزدیک وجوہ
معاذیر ہین اور حسن کے لئے اونکے پاس کچھ بڑا موقع نہین ہے جسکی وجہ سے تمہاری تعظیم کرین +

(۱۴) ابو الحسن مغربی یہ کہتے تھے قاری قرآن اگر قرآن پر عمل کرے تو دنیا کی آگ اوسکو نہین جلا سکیگی قبیح ہے
قاری قرآن سے کہ اللہ کا عصیان کرے اگرچہ عمر بھر مین ایک ہی بار ہو اعظم کبائر فساد علما اور اشد مصائب
زناہی قراء ہے قرآن دن قیامت کے آئیگا اوسکے گرد مخلصین ہونگے جیسے شتر بختی ایک اور قوم بھی ہوگی
اونسے کہیگا خرابی ہو تمہاری تمنے دنیا مین مجھکو حقیر رکھا آج آخرت مین میرے پاس مت آؤ ج +

(۱۵) سید عبداللہ اولاد ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب مین تھے یہ فرماتے ہین مینے اپنے جد صلعم کو
دیکھا کہا اے رسول اللہ کون شخص زیادہ قریب ہے آپسے آپکے اہل مین فرمایا جسنے چھوڑا دنیا کو پیچھے پشت کے
اور رکھا آخرت کو سامنے آنکھون کے اور ملاقات کی مجھسے اور کتاب اوسکی پاک ہے گناہون سے یہ قریب امام لیث کے
مدفون ہین رحمہ اللہ تعالی +

ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ بن محمد زجاج انکے باپ شیشہ فروش تھے اور انکو قواریری کہتے
اصل انکی نہاوند سے ہے مولد و منشا عراق ہے و فقیہ تھے مذہب ابو ثور پر فتویٰ دیتے تھے ہم قرن صاحب امام شافعی
مذہب قدیم شافعی کے راوی ہین جنید نے صحبت سری سقطی و حارث محاسبی و محمد بن علی قصاب سے پائی سید کہا
وسادات ائمۂ قوم سے ہین انکا کلام جمیع السنہ پر مقبول ہے روز شنبہ ۲۹۸ھ مین انتقال کیا قبر انکی بغداد مین
زیارت گاہ خاص و عام ہے یہ کہتے تھے اللہ کی بڑا اخلاص حلوت پر مقدم اخلاص ذکر قلوب کے ہوتا ہے تو
تکیہ تیرے دل مین کیا غلط ہے تصوف صفا معاملہ ہے ساتھ اللہ کے اصل اوسکی عزف عن الدنیا ہے ساتھ
سے غفلت کا ہونا دخل نادر سے بھی سخت تر ہے انبیاء کا کلام حضور سے ہے اور کلام صدیقین کا اشارات سے
مشاہدات ہے جب اشارہ طرف اللہ کے کیا اور سکون طرف غیر کے تو مبتلا بہ محن ہوگا اور قلب ذکر سے محجوب
ہو جائیگا ونحن نعوذ باللہ من الرکون الی غیر اللہ ٥

	دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند		دلا یا مسکہ داری دل در و بند	

لوگون مین جو کوئی اکثر العلم بالآفات ہے وہی اکثر للآفات بھی ہوتا ہے کسی نے پوچھا عارف کون ہے کہا پانی
کا رنگ برتن کے رنگ پر ہوتا ہے یعنی مطابق حکم وقت کے ہوتا ہے مشقت عزلت کی آسان تر ہے مدارات
خلطت سے کسی نے قرب حق تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہا بعید بلا افتراق قریب بلا التزاق **ف** کہتے
جو شخص یہ چاہے کہ اوسکا دین سلامت رہے بدن راحت مین ہو دل آرام پائے وہ لوگون سے نہ ملے کسیکی
ملاقات نکرے یہ زمانہ وحشت کا ہے عاقل کو اس زمانے مین عزلت اختیار کرنا چاہیے **حکایت** ایک شخص
انکے پاس پانسو دینار لایا کہا تم بانٹ دو اپنی جماعت پر خرچ کر دو کہا اسکے سوا تیرے پاس اور مال بھی ہے
کہا ہان کہا تو چاہتا ہے کہ جتنا مال تیرے پاس ہے اوس سے زیادہ ہو کہا ہان فرمایا خذھا فانک الیھا
احوج **ف** کہتے تھے شکر مین ایک علت ہے کیونکہ شاکر اپنے لئے طالب مزید کا ہوتا ہے اور وقوف اوسکا
ساتھ اللہ کے حظ نفس بالشکر ہوتا ہے لکن شکر یہ ہے کہ تو اپنے نفس کو لائق رحمت کے نہ دیکھے فرماتے
تھے مرید صادق علم علماء سے غنی ہوتا ہے اللہ جب کسی مرید سے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکو طرف صوفیہ کے
ڈال دیتا ہے اور صحبت قراء سے روک رکھتا ہے مین کہتا ہون مراد قراء سے علماء سوء دنیا طلب ہین اور مراد صوفیہ
سے مخلصین متدین درست تصوف یہ ہے کہ ہمراہ اللہ کے بلا علاقہ ہو کبھی یون کہتے ھو عنوۃ لا صلح فیھا
کبھی یون فرماتے ھم اھل بیت لا یدخل معھم غیرھم انکا قول تھا کہ اذا رایت الصوفی یعنی بظاھرہ
فاعلم ان باطنہ خراب **حکایت** انہون نے کہا ہے کہ مینے ابلیس کو بازار مین دیکھا کہ ننگا چلا جاتا ہے
اور ہاتھ مین ایک ٹکڑا روٹی کا ہے اوسکو کہاتا ہے مینے کہا تجھے لوگون سے شرم نہین آتی کہا ای ابوالقاسم

کہا سعدی نہین جیکی ابتدا اوسکی انتہا تک جس سکی خرابی کیساتھ جیسا کہ کہا جاتی تھی تحت تراب کے اون کو سنی نے کہا کہ یعنی مسلمان ہو گئے مسلمانی میں کتاب **ف** کسینے توحید خالص کا سوال کیا تھا کہا ان یرجع آخر العبد الی اولہ یکون کما کان قبل ان یکون مگر یہ سمجھو کہ طرف سریٹ کل مولود یولد علی الفطرۃ [illegible] کی طرف سے پیدا ہوا کہ اسی سے مبارک ہو کہ بیہوشی مین گفتگو کرتے تہی **حکایت** ایکبار پاس سری سقطی کے گئے وہان ایک آدمی کو بیہوش پڑا دیکہا اوسکا حال پوچہا کہا اسنے ایک آیت قرآن پاک کی سُنی تہی بیہوش ہوگیا ہے کہا اوسی آیت کو پہر دوبارہ اسپر پڑہو جب پڑہی گئی تو وہ ہوش مین آگیا سری سے لئے کہا تونے یہ بات کہان سے معلوم کی کہا یعقوب علیہ السلام کی آنکہین بسبب قمیص یوسف علیہ السلام کے جاتی رہی تہین پہر اعادہ بصر کا اوسی قمیص سے ہوا سری نے اس بات کو مستحسن رکہا **ف** کہتے تہے بنا دتصوف کی اخلاق ہشتگانہ انبیاء علیہم السلام پر ہے سخا ابراہیم کی رضا اسحق کی صبر ایوب کا اشارہ زکریا کا غربت یحیی کی لبس صوف موسی کا سیاحت عیسی کی فقر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت وفات کے وصیت کی کہ جتنا علم اونکی طرف منسوب ہے وہ اونکے ساتہہ دفن کر دیا جائے جب پوچہا تو کہا مین چاہتا ہون کہ نہ دیکہے مجکو اللہ اس حال مین کہ کوئی شئے طرف میرے منسوب ہو علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درمیان لوگون کے موجود ہے دل واسطے علم آخرت کے صاف نہین ہوتے مگر جبکہ دنیا سے مجرد ہو جا مین **حکایت** کسینے پوچہا اللہ کی معرفت کسب سے حاصل ہوتی ہے یا ضرورت سے کہا ہمنے دیکہا کہ ادراک اشیاء کا دو طرح ہوتا ہے جو شئے حاضر ہے وہ مدرک بحس ہوتی ہے جو شئے غائب ہے وہ مدرک بدلیل ہوتی ہے حق تعالی ہمارے حواس کے لئے ظاہر نہین ہے اسلئے اوسکی معرفت دلیل وفحص سے حاصل ہوتی ہے اسلئے کہ ہم غیب وغائب کو نہین جانتے مگر دلیل سے اور حاضر کو نہین پہچانتے مگر حس سے ہمنے کبہی کسیکو نہین دیکہا کہ اوسنے دنیا کو عظیم سمجہا ہو پہر اوسکی آنکہہ دنیا مین ٹہنڈی رہی ہو دنیا مین اوسیکی آنکہہ ٹہنڈی رہتی ہے جو اوسکو حقیر سمجہکر اوس سے اعراض رکہتا ہے **ف** جو کوئی اپنے نفس پر دروازہ ایک حسنہ کا کہولتا ہے اللہ اوسپر ستر باب توفیق کے مفتوح کر دیتا ہے اور جو شخص اپنی جان پر دروازہ ایک سیئہ کا کہولتا ہے تو اللہ ستر در خذلان کے اوسپر کشادہ کر دیتا ہے اور اوسکو خبر بہی نہین ہوتی ایکبار کسینے انسے کہا تمہارے اصحاب کا کیا حال ہے کہ بہت کہاتے ہین کہا بہوکے بہی تو بہت رہتے ہین کہا انکو قوت شہوت کی نہین گہیرتی کہا انہون نے مزا زنا کا نہین چکہا ہے حلال کہاتے ہین کہا کیا سبب ہے کہ قرآن سُنکر طرب نہین کرتے کہا قرآن مین کون چیز ہے جس سے دنیا مین طرب کرین قرآن حق ہے حق کے پاس سے اوترا ہے لائق صفات خلق کے نہین ہے خلق پر نزدیک ہر حرف قرآن

[illegible] کی بڑائی کو خارج نہین کرتی مگر بفائدہ مرد بل ان جب آپکو آخرت میں جا مسکے [illegible] کرینگے کہا انکا کیا حال ہے کہ قبعانہٗ وا شعار وغنا سے طرب کرسکتے ہین کہا علما انکے ہاتھون کا [illegible] کا کلام ہے کہا کیا وجہہ ہے کہ یہ اموال مردم سے محروم ہین کہا اللہ پسند نہین کرتا انکے لئے وہ چیز جو لوگون کے ہاتھہ مین ہے تا کہ کہین طرف خلق کے مائل نہو جائین اور حق سے قطع نظر کرلین اس لئے اونسے افراد کا قصد کیا ہے یہ اعتقاد ہے ساتھہ اونکے **حکایت** حریری کہتے ہین انکے جوار مین ایک مرد مصیبت زدہ ایک ویرانہ مین پڑا رہتا تھا جب یہ مرگئے اور ہم انکو دفن کرکے پھرے تو اوسکے پاس گئے وہ ایک اونچی جگہہ پر چڑھ گیا اور کہا ای ابو محمد کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ مین پھر اس ویرانہ مین آ ونگا حالانکہ یہ سید مفقود ہو گیا پھر یہ اشعار پڑھے ۵

واسفي من فراق قوم	هم المصابيح والحصون
والمدن والمزن والرواسي	والخير والامن والسكون
لم تتغير لنا الليالي	حتى توفتهم المنون
فكل جمر لنا قلوب	وكل ماء لنا عيون

پھر غائب ہو گیا فکان ذلك آخر العهد به رضی اللہ عنہ ✤

ابو عثمان حیری نیساپوری اصل انکی شہر رے سے ہے صاحب قدیم یحیی بن معاذ رازی و شاہ شجاع کرمانی ہین پھر نیساپور مین بقصد ابو حفص حداد آئے اونہون نے بیاہ اپنی صاحبزادی کا انسے کردیا انہون نے اونسے طریقہ کیا یہ اپنی سیرت مین اوحد مشائخ تھے انتشار طریقہ تصوف کا نیساپور مین انہین کے دم سے ہوا ۲۹۸ھ مین انتقال کیا یہ کہتے تھے آدمی کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ اوسکے دلمین چار چیزین یکسان و برابر نہون منع و عطا و ذل و عز اصل عداوت تین چیزون سے ہوتی ہے طمع مال اکرام مردم قبول ناس اللہ سے ڈرنا اللہ تک پہنچا دیتا ہے اور کبر و عجب اللہ سے منقطع کردیتا ہے تیرے نفس مین لوگون کا احتقار ایک مرض عظیم لا دوا ہے جب تک تو اپنی مراد کا تابع ہے تب تک قیدخانہ مین ہے جب تفویض و تسلیم اختیار کریگا استراحت مین ہو جائیگا اغنیا سے تعزز اور فقرا سے تذلل کیونکہ اغنیا پر تعزز کرنا تواضع ہے اور فقرا سے تذلل کرنا شرف ہے انسے پوچھا ممکن ہے کہ عاقل کسی ظالم سے اقامت حد کی کرے کہا ہان یہ بات جاہلون کی عادت ہی تھے اسکو اوسپر مسلط کیا ہے ۵

از خدا دان خلاف دشمن و دوست	کہ دل ہر دو در تصرف اوست

زہد دنیا مین یہ ہے کہ کچھہ پروا نکرے کہ کسنے اوسکو لیا رحمہ اللہ تعالی ✤

ابو الحسین احمد بن محمد نوری رح انکا مولد و منشا بغداد ہے معروف با بن البغوی ہیں انکے وقت میں کوئی شخص انسے بہتر
طریقہ میں اور الطف تر کلام میں نہ تھا یہ منجملہ مشائخ و علماء قوم کے ہیں صاحب سری سقطی و محمد بن قصاب رہے تھے اقران
جنید میں ہیں ۲۹۵ھ میں انتقال کیا یہ کہتے تھے بہت کمیاب اشیا اس ہمارے زمانے میں دو چیزیں ہیں ایک وہ
عالم جو اپنے علم پر عمل کرے دوسرا وہ عارف جو حقیقت سے بولے الحق تعرفہ من [illegible] والمعرفة عن
[illegible] تھے تصوف کچھ رسوم و علوم نہیں ہے بلکہ اخلاق کا نام ہے جو شخص اللہ کو دنیا میں نہیں پہچانتا گو
وہ اوسکو آخرت میں بھی نہیں پہچانیگا جیسے جب سے اپنے رب کو پہچانا ہے نہ کسی چیز کو جی چاہا نہ کوئی چیز اچھی
معلوم ہوئی ہر شے کے لئے ایک عقوبت ہوتی ہے عارف کی عقوبت انقطاع ہے ذکر خدا سے یہ وہ زمانہ ہے
کہ جسمیں معروف زلل اور صواب خطا اور وداد دغل ہے **حکایت** جب درمیان انکے اور معتضد کے ان بن
ہوگئی تو یہ بعدہ کو چلے گئے وفات معتضد باللہ تک وہیں رہے پھر بغداد آئے واقعہ یہ تھا کہ انکے سامنے سے کچھ
سبوی خمر نکلے انہوں نے انکو توڑ ڈالا انکو سامنے معتضد کے لیگئے اوسنے کہا تو کون ہے اوسکی تلوار بات
چلے چلتی تھی انہوں نے کہا میں محتسب ہوں پوچھا تمکو کسنے محتسب کیا ہے کہا جسنے تمکو والی کیا ہے اسی طرح
سخت گفتگو کی پھر اوسکے شہر سے چلے گئے **حکایت** کہتے ہیں ایک بڈھے آدمی پر مار تازیانہ کی پڑتی تھی جیسے
کھڑے ہو کر گنا تو اوسکو ہزار کوڑے مارے وہ خاموش تھا مجھکو صبر اوسکا باوجودیکہ سن کے بہت مسن معلوم
ہوا جب اوسکو حبس میں لیگئے تب وہاں جاکر پوچھا کہ یہ صبر باوجودیکہ سن کے کسطرح کیا اوسنے کہا اے
بھائی انما یحمل البلاء الہمم لا الاجسام یہ جب مسجد شونیزیہ میں جاتے انکے ضیاء وجہ سے منور
سراج منقطع ہوجاتا اسلئے یہ نوری کہلانے یہ جہان حاضر ہوتے وہاں لیونہ آتے رح +

محمد بن یحیی بن الجلاء رح انکو احمد بھی کہتے ہیں اصل میں بغداد کے ہیں رملہ و دمشق میں رہا کرتے مشائخ شام میں سے
ہیں ذوالنون مصری وغیرہ کی صحبت میں رہے تھے عالم تھے اور استاذ محمد بن داود رقی کے فرماتے تھے جسکے
نزدیک ذم و مدح برابر ہے وہ زاہد ہے اور جو محافظت کرتا ہے فرائض پر اول وقت میں وہ عابد ہے اور جو
سارے افعال طرف سے اللہ کے دیکھتا ہے وہ موحد ہے جسکی ہمت عالی ہے تو ان پر وہ مکون بات پہنچیگا اور جسکا
نفس کسی شئے پر سواے حق تعالی کے ٹھیرا تو حق اوس سے فوت ہوجاتا ہے اسلئے کہ حق اس سے عزیز تر ہے کہ
اپنے ہمراہ کسی شریک کو پسند کرے کہتے تھے اگر کوئی آدمی میرے سامنے اللہ کا عصیان کرے پھر مجھسے
دیوار کی اوٹ میں ہوجائے تو مجھکو گنجایش نہیں ہے کہ میں اوسکی عدم توبہ کا معتقد ہوں کیونکہ احتمال ہے
کہ اوسنے توبہ کر لی ہو رحمہ اللہ تعالی +

رویم بن احمد رح یہ مشائخ بغداد میں سے ہیں فقیہ تھے مذہب داود اصفہانی پر ۳۰۳ھ میں مرے شونیزیہ میں

[illegible] جامع علم ہے اور [illegible] کا ناظر ہے [illegible] کو حاصل کرے اور [illegible] متوجہ ہو ہمیشہ بہتر ہین جب تک کہ متا فر ہین جب منقطع ہو گئے آگ ہو جاینگے کسینے پوچھا محبت کیا ہے کہا موافقت جمیع احوال مین ۵

ولو قیل لی مت مت سمعا وطاعة ۔ وقلت لداعی الموت اھلا ومرحبا

ایکبار پوچھا تمہارا حال کیا ہے کہا کیف حال من دینہ ھواہ وھمتہ شفاہ لیس بصالح تقی ولا عارف نقی رحمہ اللہ تعالی ❖

محمد بن فضل بلخی رح انکو بسبب مذہب کے بلخ سے نکال دیا تھا سمرقند مین آکر رہے وہین ۳۱۹ھ مین مرے یکبار مشائخ خراسان سے تھے صحبت مین احمد خضرویہ کے رہے ابو عثمان حیری تمنا میل خاطر انکی طرف رکھتے تھے کسی اور شیخ کی طرف نہ رکھتے کہتے تھے اگر مین اپنے نفس مین قوت پاؤن تو بھائی محمد بن فضل کے پاس جاؤن وہ سسار رجال ہین وہ فرماتے تھے دنیا تیرا پیٹ ہے تو بقدر اپنے زہد کے پیٹ مین دنیا مین زہد کر تعجب ہے لوگ قطع بیابان کرکے کعبہ وحرم تک جاتے ہین اسلئے کہ وہان آثار انبیاء علیہم السلام کے ہین اور اپنے نفس وہوی کو قطع کرکے دل تک نہین پہنچتے کہ اوسمین آثار رب عزوجل ہین ۵

حاجی برہ کعبہ ومن طالب دیدا ۔ او خانہ ہمی جوید ومن صاحب خانہ

ایک شقاوت یہی ہے کہ بندہ کو صحبت صالحین کی روزی ہو اور وہ اونکا احترام نکرے کہتے ہین جب اہل بلخ نے اونکو شہر سے نکال دیا تو اونہون نے اونپر بددعا کی کہا اللہم امنعہم الصدق تب سے بعد اونکے پھر کوئی صدیق بلخ سے نہ اوٹھا رحمہ اللہ تعالی ❖

احمد بن نصر زقاق رح یکبار مشائخ مصر سے ہین اقران جنید رح مین تھے کتانی کہتے ہین جب سے زقاق مر گئے صحبت فقراء کی وخول بمصر مین منقطع ہوگئی یہ امر صالح نہین ہے مگر اوسی قوم کو جنھون نے اپنی ارواح سے جبار و بکی مزابل احصا واختیار سے کی ہے رح ❖

عمرو بن عثمان مکی رح یہ صحبت مین منسوب طرف جنید رح کے تھے انہون نے ابو عبد اللہ باجی والبوسعید خراز وغیرہما کو دیکھا ہے ہم اپنے وقت مین شیخ قوم تھے اصول مین امام طریقہ تھے انکا کلام بہت اچھا ہے روایت علم حدیث کی محمد بن اسمعیل بخاری سے کی تھی ۲۹۱ھ مین انتقال کیا کہتے تھے توبہ فرض ہے سارے ذنبین عاصین پر خواہ چھوٹا گناہ ہو یا بڑا اسکو ترک تو بہ مین کچھ عذر نہین ہے فرماتے تھے جسکو تیرے دل نے توہم کیا یا جو تیرے مجاری فکر مین صانع ہوا یا جس حسن وبہاء وانس وضیاء وجمال و شبح ونور و شخص وخیال نے تیرے

سارے صفات قلب مین ظہور کیا اللہ عزوجل نے فلان ادس سب کے ہے اوسکی ذات اجل واکبر واعظم ہے
ان سب سے ٥

کچھ اور تہ ہے وہ فریب سے پرے	کہتے ہین جسکو یار وہ اللہ ہے نہین

حکایت کسی نے ... کو دیکھا پوچھا یہ کیا ہے
کہا فقیرون کا لقمہ ... کرتا ہون اور پھر بددعا کرکے انکو چھوڑ دیا شیوخ نے کہا سب جو بلا جسلاج پر آئی وہ
اسی دعا کا اثر تھا انتہی ٭

سمنون بن حمزہ خواص انہون نے اپنا نام سمنون کذاب رکھا تھا صحبت مین سری سقطی کے رہے انکا کلام
بیان محبت مین بہت اچھا ہے بکبار مشائخ مین ہین انکا انتقال بعد جنید کے ہوا یہ کہتے تھے لا یعبر
عن شی الا بما هو ارق منه ولا شی ارق من المحبة فبم یعبر عنها یعنی تعبیر از محبت مشکل ہے ٥

محبت جادو وار ونمان در خلوت دلہا	چرا مستجو کم گر یا بی رہ بہ سینہ ہا

علی بن حسین نے ایک دن سمنون کو دیکھا کہ ساحل دجلہ پر بیٹھے ہین ایک چھری ہاتھ مین ہے اوس سے ساق
ونخذ کو اتنا مارا کہ گوشت بہت کم ہو گیا پھر کہا ٥

کان لی قلب اعیش به	فضاع منی فی تقلبه
رب فاردده علی فقد	عیل صبری فی تطلبه
واغث مادام لی رمق	یا غیاث المستغیثین به

کسی نے پوچھا تصوف کیا ہے کہا نہ تو کسی شے کا مالک ہو اور نہ کوئی شے تیری مالک ہو انتہی ٭

ابو عبید بسری قدماء مشائخ سے ہین صاحب ابو تراب نخشبی کے تھے فرماتے تھے محنت نہین آتی مگر ان سے
زیادت نہین ملتی مگر مدد سے ایک قوم نے حذر کیا سلامت رہی دوسری قوم امن مین ہوئی ہلاک ہو گئے یہ کہتے
تھے اللہ کا ذکر زبان سے کرنا نہ دل سے ریا ہے انتہی ٭

حسن بن علی جوزجانی بیا کابر مشائخ خراسان سے ہین علوم آفات و ریاضات و مجاہدات و معارف مین انکی تصنیف
مشہور ہے صاحب محمد بن علی ترمذی و محمد بن الفضل تھے فرماتے ہین سعادت کی یہ علامت ہے کہ اطاعت
اوسپر آسان ہو افعال مین موافقت سنت کی رکھتا ہو صلحا کا محب ہو اخوان کے ساتھ حسن خلق برتے مخلوق پر صرف
کرے امر مسلمین کا اہتمام رکھے اوقات کی رعایت کرے علامت شقاوت عکس ہے یہ کہ برخلاف ان صفات
کے ہو کہتے تھے اصح طرق الی الله اعمرہا و ابعدہا شبہۃ اتباع سنت ہے قولا و فعلا و عزما و قصدا و نیۃ اسلئے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وان تطیعوه تهتدوا کسی نے پوچھا رستہ اتباع سنت کا کیا ہے کہا مجانبت بدع

[illegible] کا جسم صدر اہل علما الاسلام کا اتقا اللہ [illegible] مجالس کلام علم و اہل کلام سے اور سا لازم پکڑنا
[illegible] صادقین ؟ قال تعالیٰ ان اتبع ملة ابراهيم حنيفا الا قول [illegible] الخلق كالصم في
[illegible] الظلمة يركضون وعلى الظنون يعتقدون وعندهم انهم على الحقيقة يتقلبون و
من المكاشفة ينطقون رضی اللہ عنہ ◆

ابو الفوارس شاہ شجاع کرمانی رح ۲۷۰ اولاد ملوک سے تھے صحبت مین ابو تراب نخشبی و ابو عبید بصری کے رہے
اہل جوانان طریق اور علماء قوم مین انکے رسالات مشہور ہین کہتے تھے فضل واسطے اہل فضل کے جب تک ہے
کہ وہ اپنے فضل کو نہ دیکھین جب دیکھا تو اوسکے فضل نہ رہا ولایت واسطے اہل ولایت کے جب تک ہے کہ ولایت کو نہین
دیکھتے ہین جب دیکھا تو کچھ ولایت نہ رہی اس سے زیادہ تعبد کسی متعبد کا نہین ہے کہ متحبب اولیاء اللہ ہو اولیاء
کا محب اللہ کا محب ہوتا ہے جب اولیاء کسی کو دوست رکھتے ہین تو اللہ بہی اوسکو محبوب رکھتا ہے جو شخص اپنے
نفس پہ عجب کرتا ہے وہ اپنے رب سے محجوب ہوتا ہے جبکہ اس زمانے مین عالم اپنے ظلمت علم مین ہے تو پہر اوس
جاہل کا جو مقیم ظلمت جہل مین کیا ذکر ہے حالانکہ ظلمت علم کی اشد ہے اسلئے کہ نور علم پر غالب آگئی ہے رح ◆
یوسف بن حسین رازی رح ۳۰۴ شیخ رے تہے اپنے وقت کے جبال تھے بڑے عالم و ادیب اسکے طریقہ مین اسقاط
جاہ و ترک تصنع و استعمال اخلاص تہا صحبت مین ذوالنون مصری و ابو تراب نخشبی کے رہ چکے ہین ۳۰۴ھ مین مرے
کہتے ہین جب قوم نے دیکھا کہ اللہ اونکو دیکھ رہا ہے تو اوسکی نظر سے شرما کر سوا اوسکے کسی شئے کی رعایت نہ کی
اپنی دعا مین کہتے تھے اللهم انا نبات نزائع نعمتك فلا تجعلنا حصائد نقمتك بڑا راغب دنیا
مین وہ ہے جو صحبت ذکر دنیا کا نزدیک ابناء دنیا کے کرتا ہے کیونکہ یہ مذمت کرنا انکا دنیا کو سامنے اونکے ایک
حرفہ ہے اور کیا برا حرفہ ہے اونکو تو دنیا مین زاہد بناتا ہے اور خود دنیا کو اونسے اوسی مجلس مین اخذ کرتا ہے
مینے آفات صوفیہ مین نظر کی دیکھا تو وہ آفات معاشرت اضداد و میل الی النسوان مین ہین دنیا کے لئے طغیان
ہے اور علم کے لئے طغیان ہے جو شخص چاہے کہ طغیان علم سے نجات پائے وہ عبادت اختیار کرے اور جو
چاہے کہ طغیان دنیا سے ناجی ہو وہ زہد اختیار کرے حدیث ارحنا یا بلال کے یہ معنی کہتے تھے کہ ارحنا
بالصلاة من اشغال الدنيا وحديث لانه صلعم كانت قرة عينه في الصلاة ف کہتے
تھے کہ اگر تو عاقل کو احمق سے پہچاننا چاہے تو اوس سے کسی امر محال کا ذکر کر اگر وہ قبول کرلے تو تو سمجھ جا
کہ وہ احمق ہے مرید میکہ مشغول برخص و فوائد علوم ہو تو جان لے کہ اوس سے کچھ نہو گا جو کوئی بکار زہد
مین پڑ گیا ہے اوسکو مرایام پر سوا تشنگی کے اور کچھ زیادہ نہو گا ہر است مین ایک ودیعت ہے جسکو اللہ نے
مخفی رکھا ہے اس امت مین اگر کوئی ودیعت ہوگی تو یہی صوفیہ ہین جب شعر سنتے تو گویا ایک قیامت

قائم ہوتی اور جب قرآن سنتے تو آنکھہ سے آنسو نہ تھمتا ۵

چشم بد دور چشم تر اسے میر ۔۔۔ آنکھیں طوفان کو دکھاتی ہے

محمد بن علی بن حسن معروف بہ حکیم ترمذی انھوں نے ابو تراب نخشبی کو دیکھا تھا اور ابن الجلا و احمد خضرویہ کی صحبت میں رہے تھے کبار مشائخ خراسان میں سے ہیں انکی تصانیف مشہور ہے حدیث بھی لکھی ہے فرماتے تھے میں نے ایک حرف بھی تدبیر سے نہیں لکھا اور نہ اسلئے کہ مولفات میری طرف منسوب ہوں ولکن جبکہ وقت مجھپر سخت ہوتا تو میں تسلی حاصل کرتا **حکایت** کسی نے پوچھا صفت خلق کی کیا ہے کہا ضعف ظاہر و دعوی عریضۃ یعنی با این ہمہ ناتوانی یہ دعوی ع مارا زین گیاہ ضعیف این گمان نبود ✦ فرماتے تھے تواضع و استسلام شرائط خدام سے ہے کفی بالمرء عیبا ان یسرہ ما یضرہ کہتے تھے اللہ تعالے جو موحد دن کو ہر دن نماز پنجگانہ کے بلایا ہے وہ اوسکی رحمت ہے اونکے حال پر ان نماز دن میں اونکے لئے طرح طرح کی ضیافتیں طیار کی ہیں تاکہ بندہ ہر قول و فعل میں کچھہ نہ کچھہ عطایا سے حاصل کرلے سبحانہ وتعالی افعال مثل طعام کے ہیں اقوال مثل اشربہ کے ہیں اور یہ لوگ عرش وحدانیت میں صلاح صبیان کا مکتب میں ہے اور صلاح قطاع الطریق کا حبس میں اور صلاح نسا انکا بیوت میں محدث و متکلم جب اپنے درجہ میں متحقق ہو جاتے ہیں پھر حدیث النفس سے نہیں ڈرتے ہیں ✦

محمد بن حکیم وراق یہ اصل میں ترمذ کے ہیں بلخ میں آرہے تھے احمد خضرویہ و محمد بن سعد زاہد و محمد بن عمر بلخی کو دیکھا ہے تصانیف انکی انواع ریاضات و آداب و معاملات میں مشہور ہیں فرماتے تھے اگر طمع سے کہا جاوے کہ تیرا باپ کون ہے تو وہ کہے کہ الشک فی المقدور اگر اوس سے کہیں کہ تیرا حرفہ کیا ہے تو کہے اکتساب الذل اگر پوچھیں کہ تیری غایت کیا ہے تو کہے الحرمان ۵

طمع را سہ حرف است وہر سہ تہی ۔۔۔ ازان نیست در مطمعان را بہی

یہ اپنے اصحاب کو سفر و سیاحات سے منع کرتے تھے کہتے تھے کنجی ہر برکت کی تصبر ہے اپنے موضع ارادت میں یہانتک کہ ارادت صحیح ہو جائے جب صحیح ہو جائیگی تو اوائل برکت کا ظہور ہوگا **ف** لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں علما و فقرا و امرا فساد امرا سے فساد معاش کا ہے اور فساد علما سے فساد طاعات کا اور فساد فقرا سے فساد اخلاق کا میں کہتا ہوں یہ ہمارا زمانہ جامع جمیع انواع فسادات مذکورہ ہے والحمد للہ علے کل حال و بکل حال جد خود کا حال نقل حال فرماتے تھے جسنے اکتفا کیا نکلام علم پر بدون زہد و فقہ کے وہ زندیق ہوا جسنے اکتفا کیا زہد پر بدون کلام و فقہ کے وہ بدعتی ہوا جسنے اکتفا کیا فقہ پر بدون زہد و ورع کے وہ فاسق ہوا جسنے جمع کیا ان سب امور کو وہ خلاص ہوا افضل تر متقین کا افضل ہے سوالت سفیدین سے تمام خلق وہ لوگ ہیں جنکے صدور سلیم اعمال حسن زبان پاک شر سے ملاحظہ محفوظ جب اس سے خالی ہونگے تو ہو دو فرا بند

بلکہ مین نہ عوام ہی کی کہتا ہون یہ صفات عوام کی اس زمانہ مین اندر خواص کے بہی ہین اناللہ کاش ہم متصف بصفات عامہ ہی ہوتی تو مسلمان تو کہلاتے کہتے تہے جب علمار فاسد ہوجاتے ہین تو فساق اہل صلاح وحکام مسلمانون پر اور کذبہ صادقین پر اور مرائین مخلصین پر غالب آجاتی ہین سارا دین تلف ہوجاتا ہے کیونکہ علمار امام ہین غلبہ ہوئی سے دل تاریک ہوجاتا ہے تاریکی دل سے سینہ تنگ ہوجاتا ہے تنگی صدر سے بدخلقی آجاتی ہے بدخلقی سے یہ خلق کو اور خالق اسکو دشمن رکہتی ہے یہ اونسے جفا کرتا ہے وھنالک یصیر مشبطا نا یعنی پہر اوسدم شیطان ہوجاتا ہے خلاف سے ہیجان عداوت کا ہوتا ہے عداوت سے سنتزل بلا ہوجاتی ہے جب کوئی شخص اپنے نفس کا عاشق ہوجاتا ہے تو کبر وحقد وغل ومداہنت اوسپر عاشق ہوجاتی ہین تو اگر یہ چاہتا ہے کہ مجکو کچہہ مزا طریقہ زہاد کا ملے تو تو حب ریاست وعلو فی الناس مین بے رغبتی کر +

احمد بن عیسیٰ خراز رح یہ اہل بغداد سے ہین صاحب ذوالنون مصری وسری سقطی وبشر حافی وغیرہم تہے اکرم قوم واجلہ مشائخ سے ہین سب سے پہلے علم فنا وبقا مین انہین نے تکلم کیا تہا ۲۷۹ھ مین وفات ہوئی یہ کہتے تہے مثال نفس کی صفات مین ایسی ہے جیسے پانی پاک صاف ٹہیرا ہوا ہو جب اوسکو ہلاؤ تو نیچے کی کیچڑ ظاہر ہوجاتی ہے اسی طرح مرتبہ نفس کا وقت محن وفاقہ ومخالفت ہوئی کے ظاہر ہوتا ہے جو شخص صفات سطوۂ نفس کو نہین پہچانتا ہے وہ کیونکر مدعی معرفت رب ہوسکتا ہے **ف** عرفار اللہ کے خزائن ہین اللہ نے اونہین علوم غریبہ واخبارات عجیبہ رکہے ہین تکلم اونکا لسان ابدیت سے ہوتا ہے وہ عبارات ازلیت سے اخبار کرتے ہین اسلئے اگر موسیٰ علیہ السلام کو اپنے کنف مین نہ لے لیتا تو وہی گت انکی بہی ہوجاتی جو پہاڑ کی ہوئی تہی **قال تعالیٰ** لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم اسکے معنی یہ کہتے تہے کہ مستنبط وہ ہے جو ہمیشہ ملاحظہ غیب کرتا ہے کوئی شے اوس سے غائب ومخفی نہین رہتی **قولہ تعالیٰ** لآیات للمتوسمین کہتے تہے متوسم وہ شخص ہے جو کہ عارف وسم ہے یعنی اوس چیز کو پہچانتا ہے جو کہ سویدار دل کے اندر ہے استدلال وعلامات سے پہر اولیار کا تمیز اعدار سے کرلیتا ہے اللہ جب چاہتا ہے کہ اپنے کسی بندہ کو دوست رکہے تو اوسکے لئے دروازہ ذکر کا مفتوح کردیتا ہے پہر جب ذکر مین اوسکو مزا آنے لگتا ہے تو اوسپر دروازہ قرب کا کہولدیتا ہے پہر اوسکو طرف مجلس انس کے اوٹہالیتا ہے پہر کرسی توحید پر بٹہا کر رفع حجاب کرکے داخل دار فردانیت فرماتا ہے پہر اوسکے لئے جلال وعظمت کو کشف کردیتا ہے جب اوسکی نظر اوس جلال وعظمت پر پڑتی ہے تو وہ بلا ہو باقی رہجاتا ہے اسدم بندہ فانی ہوجاتا ہے اللہ کی حفظ مین آگرتا ہے سارے دعاوی نفس سے پاک ہوجاتا ہے **حکایت** کہتے تہے ایکبار مینے ایک شخص متظاہر بالجنون کو دیکہا اوسکو پکار کر کہا قف یا مجنون یعنی اے دیوانے ذرا ٹہیر اوسنے میری طرف التفات کرکے کہا تو جانتا ہے کہ دیوانہ کون ہوتا ہے مینے کہا نہین کہا جو ایک قدم

پہیلو خدا کے اوٹھتا ہے فرماتے تھے بندہ متصف البشر نہین ہوتا ہے جب تک کہ ذکر اوسکی غذا اور منی اوسکا فرش نہو ؎

خاک نشینی ست سلیمانیم
ہست چو ملک سکندری پیشکش
ننگ بود افسر سلطانیم
کسنہ نشد جامۂ عریانیم

تو سفاہ صنو بیت چھوڑنا نہ کہ کہا اسمین نسیان ربوبیت ہوتا ہے کہا پھر خلاص کی کیا صورت ہے کہا یہ کہ شاہد صنع ربوبیت ہو اقامت عبودیت مین پھر نفس سے منقطع ہو کر ساکن الی الرب ہو جائے تب کہین مستدرج سے سلامت رہے رحمہ اللہ تعالیٰ ◆

محمد بن اسمعیل مغربی رح یہ استاذ ابراہیم خواص و ابراہیم شیبان تھے صحبت مین علی بن رزین کے رہے ایکسو بیس برس جیے جبل طور سینا پر پاس اپنے استاذ علی بن رزین کے دفن ہوئے ۲۷۹ھ مین انتقال ہوا گھاس کی جڑ کہاتے جس چیز کو ہاتھ آدمی کا لگتا اوسکو نہ کہاتے کہتے تھے فقیر مجرد عن الدنیا کو کوئی شے اعمال فضائل سے بجا لانیوالے ان متعبدین سے افضل ہے جنکے پاس دنیا ہے ایک ذرہ عمل فقیر مجرد کا افضل ہے جبال اعمال اہل دنیا سے

این کبر و منی ز سر بدر باید کرد
و ز دنیا داری و عاقبت مطلبی
انگاہ بکوی او گذر باید کرد
این ناز بخانۂ پدر باید کرد

فرماتے تھے اللہ کے بندے ہین جنپر اللہ نے علوم ظاہر و باطن کے پورے کر دیے ہین اور اونکے ذکر کو اسنام کر رکھا ہے وہ کبھی ہمراہ علما کے شمار نہین ہوتے اولئک لہم الامن وھم مھتدون کہتے تھے ما ظننت الا ھذہ الطائفۃ لکنھا احترقت بما ظننت فلا حول ولا قوۃ الا باللہ **حکایت** کہا میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی جو اصحاب ابراہیم علیہ السلام مین سے تھا ہوا مین رہا کرتا تب سے کہ ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق مین رکھکر آگ مین پھینکا تھا مینے کہا تو ہوا پر کسطرح گیا تو تو بنی آدم ہے کہا اللہ پر توکل کرنیسے مینے کہا توکل کیا ہے کہا النظر الی اللہ تعالیٰ دائما بلا عین تطرف والذکر لہ بلسان لا یتحرک والجولان فی مصنوعاتہ بلا روح تغفل رح ◆

احمد بن مسروق رح یہ افاضل اہل طوس سے ہین بغداد مین رہتے تھے ۲۹۹ھ مین مرے صاحب حارث محاسبی و سری سقطی تھے انکا شمار کبار مشائخ قوم و علماء طریقہ مین ہے فرماتے تھے فقیر کو سماع تغزلات کا نہ چاہیے مگر یہ کہ ظاہر و باطن مین مستقیم قوی الحال امام عصر ہو اور ہم ایسون کو اوسکا سننا لائق نہین ہے کیونکہ ہمارے دل مالوف عبادات نہین ہین مگر بتکلف اگر ہم اسکو مباح کر دین تو ڈر ہے کہ کہین ہم مبتدی طرف رخص کے نہو فرماتے تھے من لم یحترز بعقلہ من عقلہ لعقلہ ھلک بعقلہ مسکا مودب رب ہوتا ہے

اور جبکہ کوئی غالب نہیں ہوتا ناہد وہ ہے جو اللہ کے ہوتے ہوئے کسی شئے کا مالک نہیں ہوتا ہے مومن کو قوت اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے جسطرح کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو عوض خادم کے تسبیح تحمید تہلیل تکبیر سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ تیرے لئے خادم سے بہتر ہے اور منافق کو قوت نہیں ہوتی مگر طعام و شراب سے فلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جو کوئی ساتھ غیر حق کے مسرور ہوتا ہے تو وہ سرور اوسکو موجب ہموم و احزان کا ہوتا ہے **حکایت** یہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی ہے اور دستر خوان بچھائے گئے میں نے چاہا کہ میں بھی اوسپر بیٹھوں مجھسے کہا کہ یہ موائد واسطے صوفیہ کے ہیں میں نے کہا میں بھی صوفی ہوں مجھسے ایک فرشتہ نے کہا ہاں تو اونمیں سے تھا لیکن تجھکو کثرت حدیث وحب تمیز علی الاقران نے اونکے ساتھ ملحق ہونیسے باز رکھا ہے میں نے کہا میں توبہ کرتا ہوں اللہ سے بعد جاگ اوٹھا اور متوجہ طریق قوم پر ہوا اور یہی میں کہا الحدیث رجال غیری معلوم ہوا کہ تقسیم خداوندی میں ہر کسیکو ایک کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اوس سے وہی کام بنتا ہے نہ دوسرا کام کل میسر لما خلق له **حکایت** یہ کہتے ہیں میں ایک مسجد میں جایا کرتا تھا اوسمیں ایک درخت تھا بیر کا اوسپر دو بلبلیں رہتی تھیں ایک چلی گئی دوسری تنہا رہگئی تین دن تک اوسنے اوسپر کرمہ نہ چرانہ کوئی شئے زمین پر سے التقاط کی تیسرے دن ایک اور بلبل کا اوس طرف سے گذر ہوا وہ چلائی اسکو اپنی بلبل یاد آئی شاخ پر سے مردہ ہو کر گر پڑی کہتے ہیں شیخ کے پاس چار شاگرد تھے اونہوں نے جب یہ حکایت سنی مردہ ہو کر رہگئے رضی اللہ عنہم اجمعین ؁

افسوس دلا کہ غمگساران رفتند		سیمین بدنان و گلعذاران رفتند	
چون بوی گل آمدند بر باد سوار		در خاک چو قطرہای باران رفتند	

علی بن سہل اصفہانی رح یہ قدماء مشائخ اصفہان سے ہیں جنید رح سے خط و کتابت رکھتے تھے صاحب بن ملاقی ابو تراب نخشبی تھے یہ جب سنتے کہ فلان مسلمان پر قرض ہے تو بغیر علم مدیون کے اوسکی طرفسے قرض ادا کر دیتے اور پھر صاحب دین کے پاس آکر کہتے کہ اللہ نے تمہارا قرض اوتار دیا یہ بات لوگوں کو بعد انکی موت کے معلوم ہوئی فرماتے تھے جسکے مبادی ارادت صحیح نہیں ہیں وہ منتہائی عاقبت میں بھی سلامت نہیں رہ سکتا ہے جس دل نے خدا کو پہچانا اوسپر حرام ہے کہ غیر اوسمیں ساکن ہو اگر ساکن ہوا تو وہ معاقب ہوگا

نے خانۂ خدا ہے نہ ہے یہ بتوں کا گھر		رہتا ہے کون اس دل خانہ خراب میں	

لوگ آدم علیہ السلام کے وقت سے اسوقت تک یہی دل دل پکارتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص ہو جو مجھے بتاوے کہ دل کیا ہے میں نہیں دیکھتا اپنے یاروں سے کہتے تھے پناہ مانگو اللہ کی غرور حسن اعمال سے باوجود فساد بواطن اسرار کے کسینے پوچھا حقیقت توحید کی کیا ہے کہا قریب من الطریق

بعید ہیں الحقانی کہتے تھے بدایت میں جب مجہپر شوق مستولی ہوا تو اوسنے مجہکو کہانے پینے سونیسے غافل کردیا ہے ؎

	آمد خبری زنا آمد او		من بعد خبر نماند مارا	

احمد بن محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ اکابر اصحاب جنید سے تھے صحبت مین سہل بن عبد اللہ تستری کے رہے بعد موت جنید کے
بجائی اونکے بیٹھے حال تمام [illegible] ہوگئے فرماتے تھے جس شخص پر نفس اوسکا
مستولی ہوگیا ہے وہ اسیر ہے حکم شہوات مین محصور ہے سجن ہوٰی مین اللہ اوسکے دل پر فوائد کو حرام کردیتا ہے
اوسکو کلام اللہ سے استلذاذ نہین ہوتا اور نہ اوسکی حلاوت پاتا ہے اگرچہ ہر دن ایک ختم کیا کرے اسلئے کہ اللہ نے
کہا ہے ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق یعنی محجوب کیا ہے اونکو فہم و لذت آیات سے
کہتے تھے جسنے محکم نکیا تقوی و مراقبہ کو اپنے اور اللہ کے درمیان وہ کشف و مشاہدہ کو نہین پہنچیگا جسکے پاس تقوی نہین
ہے اوسکا سفر مطموس ہے جسکے لئے مراقبہ نہین ہے اوسکا حال معکوس ہے جو کوئی شخص قرآن بقصد ثواب
جنت کے پڑہتا ہے وہ کثیر کے عوض راضی بقلیل ہے اسلئے کہ جنت مخلوق ہے اور قرآن غیر مخلوق پڑہنا خاصہ
قرآن پڑہنے کا یہ ہے کہ وجود رب درفہم خطاب ہو پہر جو کوئی اوسکے پڑہنے سے طالب عرض دنیا ہے اوسکا کیا
ذکر ہے جو کوئی یہ کام کرتا ہے اوس سے ساری خیر قرآن کی فوت ہوجاتی ہے ؎

	تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن		کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند	

مریم علیہا السلام نے کہا تہا یالیتنی مت قبل ہذا وکنت نسیا منسیا اسلئے کہ اللہ نے اونکو مطلع کردیا تہا
کہ عیسی علیہ السلام معبود من دون اللہ ہونگے اس غم مین اونہوں نے یہ تمنا کی کہ کاش مجہکو یہ حمل نہوتا جو
اللہ کے سوا پوجا جائیگا اللہ نے عیسی علیہ السلام کو گویا کردیا کہ انی عبد اللہ یعنی لوگون کا دعا یہ وبال و کفر
میرے حق مین بابت الوہیت کے کچہہ ضرر مجہکو نہ دیگا ؎

احمد بن محمد بن سہل بن عطا رودی رحمۃ اللہ علیہ ظراف مشائخ صوفیہ سے تہے عالم طریقہ مین اونکی زبان فہم قرآن مین
مختص ہے ساتہہ اونکے صحبت جنید و ابراہیم مارستانی وغیرہ مشائخ سے فوق مین سے ہے ابو سعید خراز
انکی شان کے معظم تہے یہانتک کہ کہا ہے کہ تصوف پیدا ہوا ہے اونکے یا ابن عطا اوسکا نہ دیکھا مگر جنید وابن عطا کو ۳۰۹
ہجری مین انتقال کیا کسینے اونسے پوچہا تہا مروت کیا ہے کہا ہی ان لا تستکثر للہ عملا ؎ ف کہتے تہے
اللہ نے انبیاء علیہم السلام کو واسطے مشاہدہ کے پیدا کیا ہے لقولہ تعالی الا من القی السمع و
ہو شہید اور اولیا کو واسطے مجاورت کے بنایا ہے لقولہ عز جاہ لک ما تعین کو واسطے ملازمت
کے بنایا ہے لقولہ والزمہم کلمۃ التقوی مراد کلمۃ تقوی سے لا الہ الا اللہ ہے عوام کو واسطے خدمت کے
پیدا کیا ہے لقولہ والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا ف آدم نے جب عصیان کیا تہ

وقت میں حضرت کی آنکھ سے آنسو جاری ہوئے کہ ہم نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور نکو وحی کی کہ تم آدم پر کیون نہین روتے ہو کہا ہم اوسکو نہین سمجھتے کہ تیری معصیت کی ہے فرمایا مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی مین تمکو ہر چیز کی قیمت ٹہیراونگا بلکہ تمکو چہارم مدد گار کر دونگا قال تعالیٰ ثم تاب علیهم لیتوبوا اسکے معنی یہ کہے کہ جب تک سب بندے پہر طرف برحمت نہین کرتا ہے تب تک بندہ بہی طرف اللہ کے ساتھ طاعت کے طالب نہین ہوتا ہے قال تعالیٰ هل ادلك علی شجرة الخلد وملك لا يبلی آدم نے کہا ای رب تو نے کسلیئے مجھکو ادب دیا مینے تو درخت بطمع خلود کہایا تاکہ مین ہمیشہ تیرے جوار مین رہون فرمایا تو نے خلود درخت سے طلب کیا نہ مجھسے خلود میرے ہاتھ مین ہے اور میری ملک ہے تو نے شرک کیا اور تجھے خبر نہین لیکن مینے تجھکو نکال کر تنبیہ کی تاکہ تو کسیوقت مجھکو فراموش نکرے ف اللہ کہتا ہے ای بندے مین اگر تجھکو دنیا دیتا ہون تو تو اوسمین مشغول ہو جاتا ہے اور اگر نہین دیتا ہون تو تو اوسکی طلب مین مشغول رہتا ہے پہر میرے لئے تو کب فراغت حاصل کریگا کوئی مہوتے جنت محبوب تر طرف حریص کے اعراض محمد من الدنیا سے نہین ہے نکوئی وسیلہ نزدیک اللہ کے محبوب تر اعراض عن النفس سے ہے خلق مبتلا ہی فراق اسلیئے ہوئی ہے کہ کسیکو سکون مع غیر اللہ نہو فرماتے تھے سارا قرآن دو چیز ہے ایک مراعات ادب عبودیت دوسرے تعظیم حق ربوبیت **حکایت** کہتے تھے بعض اصحاب ہمارے ایک جنگل مین راہ بہول گئے ایک چشمۂ آب پر گزر ہوا وہان ایک جاریہ مثل قمر کے نظر آئی اوسکے پاس کہڑے ہو گئے اوسنے کہا الیك عنی یعنی دور ہو انہون نے کہا اشتغل کلی بالك مین بالکل تجہ مین مشغول ہون اوسنے کہا اس چشمہ پر ایک اور جاریہ ہے کہ مین اوسکی لونڈی ہونیکے لائق بہی نہین ہون انہون نے پیچھے پہر کر دیکہا اوسنے کہا ما احسن الصدق واقبح الكذب تجھکو یہ زعم تہا کہ تو بالکل میرے ساتھ مشغول ہے اور پہر تو ملتفت الی الغیر ہوا انہون نے التفات کیا تو کسیکو ندیکہا رح +

ابراہیم بن اسمعیل خواص رح بڑے متوکل تھے مشائخ وقت مین یکتا تھے اقران جنید ونوری مین تھے انکی ریاضات وسیاحات کی شرح بہت دراز ہے سنہ ۲۹۱ مین بمرض شکم جامع رے مین انتقال کیا جب کہڑے ہوتے تو وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھتے کہتے تھے علم اوسکے لیئے ہے جو ہمہ تابع و مستعمل ہے مقتدی سنن ہے اگرچہ قلیل العلم ہو تاجر رأس المال غیر کا مفلس ہوتا ہے قال تعالیٰ وانیبوا الی ربكم واسلموا له من قبل ان یاتیکم العذاب کہتے تھے الانابة ان یرجع بك منك الیه والتسلیم ان تعلم ان رحمته شفقة علیك من نفسك والعذاب عذاب الفراق فرماتے تھے بندہ جب واسطے ازالہ منکر کے متحرک ہوتا ہے پہر موانع قائم ہو جاتے ہین تو یہ فساد اوسکے عقیدہ کا ہے اگر اعتقاد اوسکا ساتھ اللہ کے صحیح ہوتا اور اللہ سے استیذان ازالہ منکر کا کرتا اور استعانت چاہتا تو کبھی کوئی مانع پیش نہ آتا ۝

آن یکے را پیسر خود گفتا کہ ز ن		می سنگر سکینم اندر ز من		
لیک می ترسم کہ انا اہل حسد		آں تفتے در درونم کہ رسے می رسد		
گفت گر این کار سہر مت کنی		از بلا اہل دو عالم ایمنی		

حکایت [illegible] رقت سماع [illegible] کے ہو کہا [illegible] وقت سماع قرآن کے [illegible] سماع قرآن ایک صدمہ ہے یعنی صدمہ ہے ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص شدت غلبہ سے اوسکے جنبش نکرسکے اور شدت اشعار کی ترویح نفس ہے اسلیئے حرکت کرتا ہے ہے ۔

ابو محمد عبداللہ بن محمد خراز رح ہ کبار مشائخ رازے سے ہین سالہا سال مجاور حرم شریف رہے بڑے ورع قائم بحق طالب قوت بوجہ حلال ستھے پاس ابوعمران کبیر کے رہے ابوحفص نیساپوری واصحاب ابو یزید کو پایا سب انکی تعظیم تکریم کرتے تھے ابوحفص سے کہا ہے رنی مین ایک جوان نے نشو ونما پایا ہے اگر طریقہ دست پایا تو منجملہ رجال کے ہوگا انتہی کے پہلے مرے کہتے تھے جوع طعام زاہدین ہے و ذکر طعام عارفین ہے۔

بنان بن محمد حمال رح اصل مین واسط کے ہین مصر مین آرہے تھے وہین ساتنے جامع مصر کے سنہ مین دفن ہوئے منجملہ شائخ قائمین بالحق آمرین بالمعروف کے تھے انہون نے جنید و مشائخ وقت کو پایا تھا نوری کے استاد ہین انکی مقامات وکرامات مشہور ہین **حکایت** یہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہا اے بنان مینے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا من اکل بشرہٖ اعمی اللہ عین قلبہ یعنی جو کوئی حرص سے کہاتا ہے اوسکے دل کی آنکھ اندھی ہو جاتی ہے مین چونک اوٹھا اور عہد کیا کہ کبھی پیٹ بہر کر نہ کہاؤنگا مینے اوس رات دو روٹیان اور مسور کی دال کہائی تھی مینے ہمدان خداو فرجی سے ملاقات کر کے کہا اختصر لی من العلم کلمۃ واحدۃ انتفع بہا کہا علیک باخذ الاقل من الدنیا وارض فیہا بالذل مینے کہا حسبی حسبی ہ

کار دنیا کسے تمام نکرد		ہر چہ گیرید مختصر گیرید		

محمد بن ابی الورد رح ہ مشائخ عراق واقارب جنید مین تھے صاحب سری سقطی و حارث محاسبی تھے کہتے تھے انتفاع غفلت مین ارتفاع عبودیت ہے یعنی زوال غفلت سے علو عبودیت حاصل ہوتا ہے ولی وہ ہے جو اولیاء اللہ کا موالی اور اعداء اللہ کا معادی ہوتا ہے مین کہتا ہون یہی معنی ہین حب فی اللہ وبغض فی اللہ کے حدیث شریف مین ایسے شخص کو مستکمل الایمان فرمایا ہے جسکا نفس دنیا کو دوست نہین رکھتا ہے اوسکو زمین والے دوست رکھتے ہین اور جسکا دل دنیا کا دوستدار نہین ہوتا ہے اوسکو آسمان والے دوست رکھتے ہین ٭

[illegible] کی تہا رح یہ صاحب سری سقطی تھے لیکن اکثر انتساب انکا طرف حسن مسوحی کے تھا
[illegible] ایک دن مسجد شہر مین کلام کر رہے تھے حال متغیر ہوگیا کرسی پر سے نیچے گر کر دوسرے
[illegible] انکا انتقال جنید سے پہلے ہوا ہے وہ رفیق طریق ابو تراب نخشبی رہے ہین مجلس امام احمد بن حنبل کہ
چرچا کلام قوم کا ہوتا تو یسے فرماتے ماتقول فی ھذا یا صوفی ۲۹۰ھ مین وفات پائی **حکایت** یہ کہیکہ
طریق روم مین ایک راہب کے پاس تشہیر کر دیئے کہا اصل عندک شئی من خبرھا سمعنی کہا ان فریق فی الجنۃ
و فریق فی السعیر فرماتے تھے محبت فقر کی سخت ہے صبر نہین کرتا اوسپر مگر صدیق ○

	اگر بیرون کنی از سر ہوای مال مردم را		خط پیشانی از ہمت دعای صد مرا نشد

کہتے تھے جو شخص طریقہ کو جان لیتا ہے اوسپر سلوک اوسکا آسان ہو جاتا ہے یہ طریقہ اوسکو اللہ کی تعلیم سے
آتا ہے اور جو کوئی استدلال سے اوسکو جانتا ہے وہ کبھی مخطی و کبھی مصیب ہوتا ہے نہین ہے دلیل طریق
الی اللہ پر مگر متابعت رسول صلعم افعال و اقوال و احوال مین کہتے ہین یہ حسن الکلام تھے ایک ہاتف نے کہا
تکلمت فاحسنت بقی علیک ان تسکت فتحسن پہر مرتے دم تک انہون نے بات نہ کی ○

	خموشیر پہ پروانہ جو ہر جو ش ست		چراغ انجمن دل زبان خاموش ست

کسینے پوچھا کہ محب سوا محبوب کے کسی اور شئے کے لیئے بھی فارغ ہوتا ہے کہا نہین اسلئے کہ محب بلا دائم
مسرور منقطع اوجاع متصل مین رہتا ہے اسکو وہی جانتے جو برتے ○

	لا یعرف الشوق الا من یکابدہ		ولا الصبابۃ الا من یعانیہا
	عاشق نشدی محنت فرقت نکشیدی	○	کس پیش تو غمنامۂ ہجران چہ کشاید

محمد بن موسی واسطی رح اصل مین فرغانہ کے ہین قدمار اصحاب جنید مین تھے علمار مشائخ قوم مین سے ۵۲
ہین اصول تصوف مین کسینے مثل انکے کلام نہین کیا عالم اصول دین و علوم ظاہر تھے خراسان مین آکر
مرو مین ٹہرے بعد ۳۲۰ھ کے وہین انتقال کیا اکثر کلام انکا پاس اہل مرو کے ہے عراق مین کلام انکا نہین
آیا یہ کہتے تھے ابتلینا بزمان لیس فیہ آداب الاسلام ولا اخلاق الجاھلیۃ ولا احلام ذوی المروۃ
افقر فقرار وہ ہے جس سے حق نے حقیقت اپنے حق کی مستور رکھی ہے تم سمجھ لذت عطا سے کہ وہ خطا ہے
واسطے اہل صفا کے ○

	حریص را نکند لذت دو عالم سیر		ہمیشہ آتش سوزندہ اشتہا دارد

ابو عبد اللہ سجزی یہ کبار مشائخ خراسان سے ہین صاحب ابو حفص حداد تھے بارہا توکل پر قطع بادیہ کیا فرماتے ۵۳
تھے جسنے مقدس نکیا اپنے نفس کو اوسنے مقدس نکیا اپنے بدن کو جسنے مقدس نکیا اپنے بدن کو اوسنے

مقدس نکیا اپنے دل کو جسنے مقدس نکیا اپنے دل کو اوسنے مقدس نکیا اپنی نیت کو سارے امور مبنی ہین نیت پر انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء مانوی اولیار کی تین علامتین ہین تواضع رفعت سے زہد قدرت سے انصاف قوت سے بڑا ہے وہ بندہ جسنے عصیان کیا اللہ کا علی اور بے جارج سے پہلا عذر کیا طرف اللہ کی زبان سے بغیر رجوع کرنیکے طرف اوسکے ول [illegible] واسکیو بہا نگ کہ تو یقین کرے کہ تیرے گناہ مغفور ہین اور جنکو علوم حقیقی ہو سکتا ہے لائق نہین ہے پیشنا مرقعہ کا مگر جوانون کو پوچھا جوان کون لوگ ہین کہا جنکو کوئی شئے اللہ سے مشغول نہین کرتی ہے ٭

۵۴
محفوظ بن محمود نیساپوری صاحب ابو حفص نیساپوری یہ قدمار مشائخ نیساپور سے ہین مرتے دم تک پاس ابو عثمان حیری کے رہے اورع مشائخ والزم طریقہ متقدمین تھے ۳۰۳ یا ۳۰۴ مین مرے کہتے تھے تائب وہ ہے جو اپنی طاعات سے توبہ کرے چہ جامی غفلات کی تو خلق کو اپنے میزان نفس مین مت تول ہلاک ہوجائیگا تجھکو چاہئے کہ تو اسلئے وزن کرے کہ یہ بات جان لے کہ لوگ فاضل ہین اور تو مفلس ہے جو کوئی کسی مسلمان کے ساتھہ گمان فتنہ کرتا ہے وہ مفتون ہے جو شخص یہ چاہے کہ طریق رشد کو دیکھے وہ اپنے نفس کو موافقات مین متہم کرے چہ جامی مخالفات کی ٭

۵۵
ابو طاہر مقدسی رح یہ قدمار و اجلہ مشائخ شام مین سے تھے انہون نے ذوالنون کو دیکھا تھا اور پاس تیجی جلار کے رہے تھے عالم تھے شبلی انکو حبر شام کہتے تھے انکا قول ہے المغاو نزالیہ منقطعة والطرق الیہ منطمسة فالعاقل من وقف حیث وقف العوام والسلام ٭

۵۶
ابو عمرو دمشقی رح یہ مشائخ شام مین سے تھے علمار شام انکو مانتے تھے خصوصاً علوم حقائق مین انہون نے ایک کتاب لکھی ہے رد مین قائل عدم ارواح کے ۳۲۰ مین مرگئے کہتے تھے اللہ نے اولیا پر کتمان کرامات کو فرض کیا ہے تاکہ خلق فتنہ مین نہ پڑے جسطرح کہ انبیا پر اظہار کو واجب کیا ہے واسطے بیان و اقامت براہین کے خلق پر فرماتے تھے تصوف چشم پوشی کرنا ہے ہر ناقص سے تاکہ اوسکا مشاہدہ کرے جو ہر نقص سے منزہ ہے یعنی حقتعالی استحسان کون کا علی العموم دلیل ہے صحت محبت پر اور استحسان اوسکا علی الخصوص مؤدی ہوتا ہے طرف فتن وظلمات کے ٭

۵۷
محمد بن حامد ترمذی یہ اجل مشائخ خراسان مین سے تھے اطہر الخلق احسن السیاسة تھے قدمار مشائخ بلخ کو انہون نے پایا تھا جیسے احمد خضرویہ انکے اصحاب اونکی طرف منسوب ہین کہتے تھے عالم اوسی کا نام ہے جو وقوف ہے نزدیک حدود کے کسی وقت مین حدود سے تجاوز نہین کرتا ہے یعنے کسی مسلمان کو خوار نہین سمجھا گر اپنے ایمان و معرفت مین نقصان پایا مخالفت اوامر خدا کی و ترک مواظبت ذکر اللہ سے القلب ٭

ابو محمد بن المفرق ابو تراب ہے رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

محمد بن علی بن جعفر وراق ترمذی کبار مشائخ و قدماء اصحاب ابی عثمان سے تھے انکا کلام اونہین کے کلام کے طرز پر تھا عالم علوم ظاہر تھے علوم حقائق معاملات و عیوب افعال مین صاحب کلام ہین ۲۹۲ھ سے پہلے انتقال کیا کہتے تھے کرم عفو مین یہ ہے کہ تو ذکر قصور کا بعد عفو کے نکرے لئیم ضیق صدر سے کبھی منفک نہین ہوتا ہے عیش انہی حیات مع اللہ ہے لا غیر انفع علوم علم ہے ساتھ امر و نہی و وعد و وعید و ثواب و عقاب الٰہی کے اور اعلیٰ علوم علم ہے ساتھ اللہ و صفات و اسماء الٰہی کی فرماتے تھے الانس بالخلق وحشۃ والطمانینۃ الیہم حمق والسکون الیہم عجز و الاعتماد علیہم وہن والثقۃ بہم ضیاع رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

۹۵ علی بن سہل صالح دینوری یہ کبیر مشائخ تھے مصر مین اکر رہنے ۳۳۳ھ مین مرے صاحب ہیبت تھے جو کوئی انکو دیکھتا ڈرتا معاملۂ خدا مین بڑے مخلص تھے کہتے تھے مرید کو ترک کرنا دنیا کا دو بار چاہئے ایکبار یون تمسک کرے کہ ساری نضارت و نعیم و الوان مطاعم و مشارب و جمیع ما فیہا کو چھوڑ دے پھر جب معروف بترک دنیا ہو جائے اور بسبب اس ترک کی بھلیں و کریم ٹھہرے تو اپنے تئین کو ستور رکھے اور اہل دنیا پر متوجہ ہو جو کوئی متعرض ہوگا ساتھ محبت نذاکے اور سپر سائر اقطار سے محن و بلایا و آفات آوینگی اخوان جب مجتمع ہون تو اونپر واجب ہو کہ وصیت حق و صبر کرین لقولہ تعالیٰ وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر فرماتے تھے محبتک لنفسک ھی التی تھلکھا یعنی ہلاک نفس یہی محبت نفس ہے ع اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک ✦ :

ابراہیم بن داؤد قصار رقی یہ کبار مشائخ شام و اقران جنید و ابن الجلا سے ہین مگر انکی عمر بہت بڑی ہوئی اکثر مشائخ شام کی صحبت مین رہے ملازم فقر مجرد و محب اہل فقر تھے ۳۲۶ھ مین مرے کہتے تھے کافی ہین تجھکو دنیا سے دو چیزین صحبت فقیر و حرمت ولی ؎

خانۂ چشم ہے یہ خانۂ خمار نہین	میرپان دو ہی پیالون پہ قناعت کیجے

فرماتے تھے الابصار قویۃ والبصائر ضعیفۃ رح ✦

۹۷ ممشاد دینوری صاحب ابن الجلا و مشائخ من فوق اور کبار قوم سے تھے علوم قوم مین عظیم المرمی کبیر الحال ظاہر الفتوۃ تھے ۲۹۹ھ مین مرے کہتے تھے طریق حق بعید ہے اور صبر کرنا ساتھ اللہ کے شدید ہے مین کبھی کسی فقیر پر داخل نہین ہوا لکن خالی ہو کر جمیع نسب و علوم و معارف سے منتظر اون برکات کا رہا جو اوسکے دیکھنے یا کلام سننے سے مجھپر وارد ہونگے حکایت کہتے تھے بعض سیاحات مین مینے ایک شیخ کو دیکھا اوسمین آثار خیر کے معلوم کئے مینے کہا مجھکو کچھ وعظ کرو کہا اپنی ہمت کو نگاہ رکھ ہمت مقدمہ ہے ساری اشیاء کی جسکی ہمت صالح ہوئی الا وہ اوسمین سچا ہے تو اوسکے اعمال و احوال صالح ہو جائینگے ✦

ابو الحسین محمد نوری رح انکی اصل بلد بغشور سے ہے جو ایک شہر ہے ہرات و مرو کے مابین مولد و منشا انکا بغداد ہے اسکو منتصر باللہ
نے آباد کیا تھا جو کوئی اسکو دیکھتا خوش ہوتا اسکو سامرا اور سرّ من رای بھی بولتے ہین یہ بغداد مین رہتے تھے صحبت ابو الحسن
مین انہون نے سری سقطی کو بھی دیکھا تھا عمر طویل پائی ایک سو بیس برس جئے انکی مجلس مین خواص و شبلی
نے توبہ کی استاد تھے صاحب خلق تھے مع اطلاق رسول صلعم امر رضا اطلاق کرتے اور وہ عمل جو جسکو فاقات تک
پہنچا دیتی تصحیح تقصیر عجز و ضعف ہے ✦

۲۲
ابو حمزہ خراسانی اصل مین نیشاپور کے ہین محلہ ملقاباد سے مشائخ بغداد کی صحبت پائی تھی اقران جنید مین تھے
مشائخ مین افتی و اوزن و اورع تھے ۲۹۰ سنہ مین مرے امام احمد کے سامنے جب کوئی مسئلہ طریق قوم کا آتا
انسے کہتے ما تقول فی ہذہ المسئلۃ یا صوفی کہتے تھے پہنے ایک عبا کے احرام مین ہر سال ہزار فرسخ
کا سفر کرتا سبب ملال ہوتا تو نیا احرام سالہا سال تک کا باندہتا شعرانی کہتے ہین عری البدن للفقیر اشارۃ
للتجرد بالباطن عن الکون اور مراد تحلیل واحرام سے یہ ہے کہ جب میل طرف شہوت کے ہوا تو مجدد توبہ کی
واللہ اعلم ✦

۲۳
حسین بن عبد اللہ مجمی یہ کبار اہل بصرہ سے تھے گہر کے تہ خانہ مین رہے تیس برس تک باہر نہ آئے انکا اجتہاد
متعالی تہا یہانتک کہ اہل بصرہ نے انکو نکال دیا سوس مین آکر رہ گئے عالم بعلوم اصول قوم تھے اور صاحب
ورع و زبان کہتے تھے سماع بالتصریح جفا ہے اور سماع بالاشارہ تکلیف ہے الطف سماع وہ ہے جو
مشکل ہو تمام اور سکے مستمع پر تجاوز کونی شئے بھی شئے سے قطع نکرے مگر جبکہ قاطع اتم و اکمل و اعلیٰ ہو نزدیک
تیرے اگر برابر ہو یا کمتر ہو تو وہ تیرا قاطع نہو حکم غالب علی القلب کو ہے والسلام غریب وہ ہے جو اپنے وطن سے
دور ہوا اور بسبب قلت جنس کے وطن مین مقیم ہو ✦

ندانمت کہ درین دامگہ چہ افتادست		ترا ز کنگرۂ عرش می زنند صفیر

۲۴
احمد بن حمدان بن علی بن سنان رح یہ کبار مشائخ نیشاپور سے ہین صاحب ابو عثمان و ملاقی ابا حفص نے بڑے
خائف و ورع تھے آخر عمر مین بیس برس تک مجاور مکہ معظمہ رہے ۳۱۱ سنہ مین مرے کہتے تھے تکبر ۔۔ یہ مین
کا صحبت پر اپنی طاعت سے بدتر ہے اونکے معاصی سے اور صحبت مضر ہے اونپر جسطرح کہ غفلت بندہ کی
توبہ سے اوس گناہ کے جسکا وہ مرتکب ہوا ہے بدتر ہے ارتکاب گناہ سے فرماتے تھے تو عاصی کو ایک گناہ
کے سبب سے دشمن رکہتا ہے جسکا تجہے گمان ہے اور تو اپنے نفس کو دشمن نہین رکہتا بسبب ذنوب کثیرہ
کے جسکا تجہکو یقین ہے علامت صدق انقطاع الی اللہ کی یہ ہے کہ کبہی اوسپر ایسی شئے وارد نہو جو اوسکو اللہ
سے مشغول کر دے مصائب دنیا ہون یا اور کچہہ رح ✦

[illegible] الملوك والعلما

[illegible] ... ساتھ ... انکو ... تھے

[illegible] مین تفقہ ان کا مذہب امام مالک پر تھا احادیث کثیرہ لکھی ۸۰ سال زندہ رہے ۲۳۲ھ مین مرے
بغداد مین بمقبرہ خیزران دفن ہوئے ہدایت مین انکی مجاہدات فوق الحد تھی علم قوم کے حق مین کہتے تھے
ماظننت بعلم علم العلماء فیہ تھمۃ **حکایت** اِنہنے کہا کہ ابو تراب نخشبی ایک دن بادیہ مین بھوکے تھے دیکھا
تو سارا بادیہ طعام ہے کہا هذا عجب رفق بہ یہ بندہ اگر محل تحقیق تک پہنچتا تو اسکا حال ویسا ہوتا جیسا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انی اظل عند ربی یطعمنی ویسقینی کسیئے کہا شخص کب مرید ہوتا
ہے کہا جبکہ اوسکے حالات سفر و حضر و شہد و غیب مین یکسان ہون پوچھا دنیا کا کیا حال ہے کہا قد رغفلی
وکنیف یملا یعنی ایک ہانڈی ابل رہی ہے اور ایک بیت الخلا بھرا جاتا ہے ۞ اپنی مناجات مین کہتے
تھے احبك الخلق لنعمائك وانا احبك لبلائك **حکایت** ایک دن نماز عصر مین اتنی دیر کی کہ
سورج ڈوبنے کو ہوگیا پھر براہ مداعبت ہنستے ہوئے یہ شعر پڑھا ؎

نسیت الیوم من عشقی صلاتی	فلا ادری عشائی من غداتی

پھر اوٹھکر نماز پڑھی مین کہتا ہون یہ تاخیر نماز حالت سکر مین تھی نہ حالت صحو مین چنانچہ یہی شعر او سپر دلیل ہے
کہتے تھے نہ مرید کو فرت ہے نہ عارف کو علاقہ نہ محب کو شکوے نہ صادق کو دعوی نہ خائف کو قرار نہ خلق کو اللہ سے
فرار **حکایت** اہل مصر سے کہتے تھے تم قبور ہو پوچھا کیونکر کہا تم مین ہر کوئی اپنے کپڑون مین مدفون ہے
ایک شخص نے کہا کیا ہم اموات مین معدود ہین کہا ان العارفون نیام والجاهلون اموات کسینے
کہا تمنے اپنے سارے کپڑے پھاڑ دالے عید آئی ہے لوگ زینت کرتے ہین تم ایسے ہی ہو کہا فقیر کی زینت
اوسکا فقر اور صبر علی الفقر ہے **ف** کہتے تھے سورج وقت غروب کے زرد ہوجاتا ہے کیونکہ مکان تمام سے
معزول ہوگیا اسلیئے خوف مقام سے زرد پڑگیا اسی طرح جب نکلنا مومن کا دنیا سے نزدیک ہوتا ہے تو اوسکا
رنگ زرد پڑجاتا ہے کیونکہ وہ مقام سے ڈرتا ہے سورج جب طالع ہوتا ہے تو سفی و منیر ہوتا ہے اسیطرح مومن
جب قبر سے نکلیگا اوسکا سفہ تابان و درخشان ہوگا **حکایت** ایک بار ایک شخص نے کہا تو کون ہے کہا
النقطۃ التی تحت الباء اوسنے کہا انت شاهدی مالم تجعل لنفسك مقاما مین کہتا ہون حرف
با کو سوحدہ کہتے ہین یہ راس الموحدین تھے واللہ اعلم **حکایت** ایک شخص نے آکر کہا میرے عیال بہت
ہین اور حیلہ کم کہا اپنے گھر مین جا جسکو تو دیکھے کہ اوسکا رزق تجھ پہ ہو اوسکو نکالدے اور جسکو تو دیکھے کہ اوسکا
رزق اللہ پر ہے اوسکو گھر مین چھوڑدے **ف** انکو جب کوئی صوف یا کلاہ یا عمامہ پسند آتا تو اوسکو لپیٹ کر

الکے مین معروف ہے کہتے ہین کہ جسکی طرف نفس ہو اور اللہ کی طرف دل ہو وہ سالک واقف کردہ ہے جب ترقی کرے تو مقصد پا لیگا
[illegible] اوسکی رہتی ہے نفس جب اوسکو پھر دیکھیگا تو ضرور اوسکے پیچھے جائیگا اسلئے اوس کو ہر وقت [illegible]
تکا قبول میں اللہ کی طرف [illegible] کہ خشان کا [illegible] کہا کیسے اور نے کہا تمنے [illegible]
ہوتا کہ [illegible] اللہ [illegible] ما لا نهاية له کہتے
[illegible] يكون لغيره لا حظا و لا لكلام غيره لا لفظا و لا يرى لنفسه غير الله حافظا ۔

حکایت ایک دن پیچھے ایک امام کے نماز پڑہی اونسے یہ قرأت کی ولئن شئنا لنذهبن بالذی اوحینا الیک الآیۃ ایک چیخ ماری قریب تھا کہ جان نکلجاے لے کہا یہ خطاب احباب کو ہے پھر ہم الیسون کے خطاب کا کیا حال ہوگا حصیری سے بدایت امر مین کہا تھا کہ اگر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک تیرے دل مین خطرہ غیر اللہ کا آوے تو تجھپر میرے پاس آنا حرام ہے **ف** کہتے تھے بیت اللہ الحرام مین آثار خلیل علیہ السلام کے ہین اور دل مین آثار اللہ عزوجل کے ہین بیت کے ارکان ہین دل کے بھی ارکان ہین ارکان بیت پتھر کے ہین ارکان قلب معادن انوار معرفت کے ہین مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے کعبہ کو خطاب کر کے فرمایا ہے کہ حرمت مومن کی عظیم تر ہے تیری حرمت سے **حکایت** کہتے تھے کسینے مجنون بنی عامر سے کہا تہا تو لیلی کو چاہتا ہے کہا نہین کہا کیون کہا محبت ذریعہ ہے وصلت کا سو وہ ذریعہ ساقط ہوگیا اب لیلی مین ہون اور مین لیلی ہون **شعر**

دیروز کرد ل رفت ز کاشانہ ما لیلی گویان برون شد از خانہ ما
امروز شنیدم انا لیلی میگفت گابا نگ دگر شنوز دیوانہ ما

حکایت ابن بشار لوگون کو شبلی کے پاس جانے اور اونکا کلام سننے سے منع کرتے تھے ایک دن آئے کہ امتحان لین کہا پانچ اونٹ مین کتنی زکوۃ ہے شبلی خاموش رہے جب بار بار پوچہا تو کہا واجب شرعی ایک بکری ہے اور ہم الیسون پر سارے اونٹ دینا لازم ہے ابن بشار نے کہا اس بارہ مین تمہارا کوئی امام ہے کہا ہان ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین جب اونھون نے سارا مال اپنا نکال دیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے فرمایا تھا ما خلفت لعیالک اونھون نے کہا اللہ ورسولہ ابن بشار واپس آئے پھر کسیکو اوس دن سے منع نہین کیا **ف** **قال تعالی** قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ایک معنی دیکھے غض ابصار دین محارم الٰہی سے ہے اور غض ابصار قلوب ما سوی اللہ سے **قولہ تعالی** الا من اتی الله بقلب سليم کہتے ہین یہ قلب ابراہیم علیہ السلام کا ہے کہ وہ خیانت عہد و سخط علی المقدور سے کچہہ بہی کیون نہو سالم تہا کسینے پوچہا اس حدیث کے کیا معنی ہین اذا رایتم اهل البلاء فاسئلوا ربكم العافية کہا اهل البلاء هم اهل الغفلة عن الله تعالی **حکایت** عید کے دن دو جامہ جدید پہنے تھے لوگون کو دیکھا کہ بعض بعض پر سبب

[illegible] کے جسم پر [illegible] کپڑے اوتار کر تنور مین ڈالدیے کسیے کہا تھے وکیا کیا کہا ارادت ان احمد [illegible] کو پہر ثوب ازرق کا سود میں لیا **حکایت** انکے پاس جب کوئی فقیر آتا اوس سے کہتے تیرے پاس کچہہ خبر یا اثر ہے پہر یہ شعر پڑہتے ہے ۵

اسائل عن لیلی فعل من مخبر	یخبرنا علمًا بھا این تنزل

پہر کہتے وعزتک وجلالک ما ھیرک فی الدار ین مخبر کہتے کیا گمان ہے تیرا ساتھہ اوس سورج کے جسکے سامنے سارے سورج تاریک ہین **حکایت** ایک آدمی نے انکی مجلس مین [illegible] اوسکو اوٹھا کر دجلہ مین پہینکدیا اور کہا اگر سچا ہے تو اللہ اوسکو نجات دیگا جس طرح کہ موسی علیہ السلام کو نجات دی تھی اور اگر جہوٹا ہے تو اللہ اوسکو غرق کردیگا جسطرح کہ فرعون کو غرق کردیا تہا کہتے تھے طالب حق بمجاہدات وصول مطلوب سے دور ہے طالب خدا بخدا واصل ہوتا ہے ✦

شـ۱۰ عبداللہ بن محمد مرتعش نیشاپوری صاحب ابوحفص وابوعثمان وجنید تھے یہ بغداد مین رہے یہانتک کہ اوحد مشایخ عراق سے ہوئے لوگ کہتے تھے عجائب بغداد تصوف مین تین شخص ہین شبلی اشارات مین مرتعش مکاشفات مین جعفر خلدی حکایات مین مسجد شونیزیہ مین رہا کرتے ۳۲۸ھ مین مرے یہ کہتے تھے حقائق اشیا رہگئے اسما رہگئے اسما موجود ہین حقائق مفقود ہین دعاوی سرائر مین مکنون ہین السنہ اونکے بیان مین فصیح ہین عنقریب یہ اُنس و دعاوی بہی مفقود ہوئے جاتے ہین نہ کوئی لسان ناطق باقی رہیگی نہ کوئی مدعی صائب مین کہتا ہون یہ انکا ارشاد ٹہیک پڑا ۱۲۵۰ہجری کے بعد سے ہمارے اس دیار یا اس عصر مین اب کچہہ بہی باقی نہ رہا نہ زبان ہے نہ بیان نہ جنان بلکہ نہ اسلام ہے نہ ایمان پہر احسان کا کیا ذکر ہے کلامن رحمہ اللہ اب یہی حال سارے اہل عالم کا دیکہا سنا جاتا ہے یفعل اللہ مایشاء ویحکم مایرید ۵

من ز وضع زمانہ در فکرم	کہ مبادا ازین بتر گردد

فرماتے تھے مسلمان خلق کو محبوب ہوتا ہے سو من خلق سے غنی ہوتا ہے **حکایت** ایکبار عشرہ اخیرہ رمضان مین اعتکاف کیا تہا متعبدین کو دیکہا تہجد ادا کرتے ہین قرا کو دیکہا قرأت کرتے ہین اعتکاف توڑکر باہر آگئے پوچہا تو کہا مینے انکو دیکہا کہ یہ لوگ تعظیم اپنی طاعت کی اور اعتماد اپنی عبادت پر کرتے ہین مجکو بغیر نکلے نہ بنا مین ڈرا کہ کہین اپنر کوئی بلا نازل نہو رضی اللہ عنہ ۵

بیا ببیکدہ وچہرہ ارغوانے کن	مرو بصومعہ کانجا سیاہ کارانند

شـ۴۸ ابوعلی روزباری انکا نام احمد بن محمد ہے یہ ذریت کسری مین تہے بغداد سے نکلکر مصر مین جا رہے شیخ مصر تھے ۳۲۲ھ مین انتقال کیا قرافہ مین قریب ذوالنون مصری کے دفن ہوئے جنید ونوری وابوحمزہ

کی صحبت پائی تھی حافظ الحدیث و ظریف و عارف بالطریقۃ تھے اپنے مشائخ پر فخر کرتے اور کہتے تھے کہ شیخ میرے
تصوف میں جنید اور فقہ میں ابو العباس بن شریح اور ادب میں ثعلب اور حدیث میں ابراہیم حربی ہیں حکایت
کسینے سماع طاہری سے پوچھا اونکہا کہ وہ کہتا ہے کہ مجھکو یہ حلال ہے اسلئے کہ مین اوس درجہ تک پہنچ گیا ہون
کہ مجھہ مین اختلاف اثر نہین کرتا ہے کہا ہان ہے وہ پہنچ گیا لیکن پردہ تک فرماتے تھے اگر اہل توحید بلسان
تجرید کلام کرین تو کوئی محب باقی نرہے مگر مر جائے التصوف ھو الاناخۃ علی باب الحبیب وان طرد
کسینے پوچھا کہ تصوف کیا ہے کہا صفوت قرب ہے بعد کدورت بُعد کے ۔

محمد بن عبد الوہاب ثقفی رح انہون نے ابو حفص و حمدون قصار کو دیکھا تھا یہ اکثر علوم شرع مین امام ہر فن
مین مقدم تھے پہر اکثر علوم کو معطل کر کے مشتغل بعلم صوفیہ ہوئے اور انکو احسن کلام کیا نیشاپور مین تصوف
انہین سے ظاہر ہوا انکا کلام عیوب نفس و آفات افعال مین سب مشائخ سے بہتر تھا ۳۲۸ھ مین مرے کہتے تھے
کلام عبودیت یہی مجرد و قصود ہے تارک سے معرفت بطلان اشیاء کے بالکل جو کوئی صاحب اکابر بغیر طریق خدمت کے
ہوگا وہ اونکے فوائد سے محروم رہیگا ۵

تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف	مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

فرماتے تھے غفلت نے طرق معاش و افعال و اموال کو لوگون پر وسیع کر دیا ہے ورع و تیقظ نے انکو
اونپر تنگ کر دیا ہے اس بات پر ایک زمانہ آئیگا کہ مومن کو اوسمین طیب میسر نہوگا مگر بعد استناد کے طرف
منافق کے اپنے کلام مین یون کہا کرتے تھے یامن باع کل شیء بلا شیء واشتری
لا شیء بکل شیء رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

محمد بن منازل نیشاپوری رح نیشاپور مین منفرد بطریقت تھے شیخ ملامتیہ ہین صحبت مین حمدون قصار کے
رہے اونسے اخذ طریقہ کیا عالم علوم ظاہر و کاتب حدیث کثیر تھے ابو علی ثقفی انکا احترام و اجلال و رفع مقدار
کرتے تھے ۳۲۹ھ مین وفات پائی کہتے تھے اوس فقیر مین کچھ خیر نہین ہے جو نازل مکاسب و نزول
رزق کا نہین چکہا ہے جو کوئی سایہ اپنے نفس کا اپنے نفس سے اوٹھا دیتا ہے تو لوگ اوسکے سایہ مین زیست
بسر کرتے ہین تو اپنی زبان سے آپ اپنا حال کہہ لے کلامت حالکی احوال خود نامت بن جب تو نے خود اپنے
علم سے نفع نہ لیا تو غیر کیا اوس سے نفع اوٹھائیگا جو فقیر کوئی وظیفہ ضائع کرتا ہے اللہ اوسکو تضییع سنن مین
مبتلا کرتا ہے جو مضیع سنن ہوتا ہے وہ مبتلا ببدع ہو جاتا ہے اجتماع تسلیم و دعوی کا کسیکے لئے کسی حال
مین نہین ہوتا فرماتے تھے اگر کسی بندہ کے لئے تمام عمر مین ایک نفس بے ریا و شرک کے صحیح ہو جائے
تو اوسکی برکات آخر دہر تک اوسپر موثر رہتی ہین تو کیسلئے دعوی عبودیت کا ظاہر کرتا ہے اور نہ یہین رہتا

[illegible] (دیانت) مین وہ وقت افضل ہے کہ لوگ اوسمین شبہ کی بدگمانی سے سلامت
رہین [illegible] تعالی ٭

[illegible] حسین بن منصور حلاج بیٹے اہل بیضا فارس سے تھے واسط عراق مین نشو و نما پایا جنید و نوری عمرو
مکی و فوطی وغیرہم کے صاحب تھے شعرا کہتے ہین مشائخ کا انکے امر مین اختلاف ہے اکثر مشائخ رد اوس
ثانی و آبی ہین انکے صوفی ہونیسے اور بعض قبول کرتے ہین جیسے ابن عطا و ابن حنیف و ابوالقاسم نصرآبادی
اور انکے ثناخوان ہین اور تصحیح حال کرتے ہین اور حاکی کلام ہین اور انکو محقق قوم شمار کرتے تھے ہین محمد بن حنیف
نے کہا ہے حسین بن منصور عالم ربانی ہین بغداد مین باب الطاق پر روز سہ شنبہ ۳۰۹ھ سنہ مین ۲۵ ذیقعدہ
کو قتل کئے گئے مینے تاریخ ابن خلکان مین دیکھا ہے کہ قتل الحسین الحلاج ولم یثبت علیہ ما یوجب
القتل قشیری نے اشارہ طرف تزکیۂ حلاج کے کیا ہے انکا عقیدہ ہمراہ عقائد اہل سنت کے اول کتاب مین بعرض
فتح باب حسن ظن ذکر کیا ہے پھر انکو اواخر رجال مین ذکر کیا اسلئے کہ لوگ انکے حق مین کچھ کہتے ہین حلاج کہتے
حجبھم بالاسم فعاشوا ولو ابرز لھم علوم القدرۃ لطاشوا ولو کشف لھم عن الحقیقۃ لماتوا اللہ
کے نام من حیث الادراک نام ہین اور من حیث الحق حقیقت ہین عارف کی یہ علامت ہے کہ وہ دنیا و آخرت دونون
سے فارغ ہو یہ معلوب تھے کہ کسینے انسے پوچھا تصوف کیا ہے کہا اھونہ ما ترے یعنی ادنی درجہ تصوف
کا یہ ہے جو تو دیکھتا ہے ۵

:

اے دل تمام نفع ہے سودائے عشق مین
ایک جان کا زیان ہے سو کچھ ایسا زیان نہین

کہتے تھے جو کوئی ملاحظہ اعمال کا کرتا ہے وہ معمول لہ سے حجاب مین رہتا ہے اور جو کوئی لاحظ معمول لہ ہوتا ہی
وہ رویت اعمال سے محجوب ہوا کرتا ہے جو شخص کہ رائی و ذاکر غیر اللہ ہو اوسکو یہ بات کہنا جائز نہین ہے کہ عرفت
اللہ الاحد الذی ظھرت منہ الآحاد جسکو انوار توحید مست کردیتے ہین وہ ناطق بحقائق توحید ہوجاتا
ہے اسلئے کہ مست وہی ہے جو ناطق ہو مکنون ہو ما انفصلت عنہ ولا اتصلت بہ کہتے تھے اذا دام
البلاء بالعبد الفہ یعنے جب بندہ پر بلا دائم کے لئے ہوجاتی ہے تو وہ اوس بلا سے مالوف و مانوس ہوجاتا ہے ۵

غم کھاتا ہون لیکن میری نیت نہین بھرتی
کیا غم ہے مزے کا کہ طبیعت نہین بھرتی

ابوالعباس رازی کہتے ہین میرا بھائی انکا خادم تھا جس رات کی صبح کو وہ مقتول ہوگئے اوس رات اوسنے انسے کہا کہ
مجھکو کچھ وصیت کرو کہا علیك بنفسك ان لم تشغلھا شغلتك جب صبح کو قتل کے لئے لیچلے کہا حسب الواجد
افراد الواحد لہ پھر کہا یستعجل بھا الذین لا یؤمنون بھا والذین آمنوا مشفقون منھا ویعلمون
انھا الحق اسکے بعد کچھ بات نہ کی یہانتک کہ جو کچھ ہوا سو ہوا قضاعی کہتے ہین یہ خلافت جعفر بن معتضد مین

قتل کیے گئے پہلے اِنکے ہاتھ پاؤن کاٹے پہر سر کاٹا پہر آگ مین جلا دیا اَنارَ اللہ برہانہ ؎

ابو الخیر اقطع تیناتی رحمہ اصل مین مغربی تھے تیناتی مین آ رہے تھے آپکی آیات و کرامات کی شرح دراز ہے انہون نے ابن الجلا و غیرہ مشائخ کی صحبت پائی تھی اور انہون نے زمانہ تک توکل مین سباع و ہوام انسے مانوس تھے انکی فراست بہت تیز تھی مصر مین ۳۴۳ھ مین مرے **حکایت** کہتے تھے مینے قبر رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جاکر کہا آج مین بھوکا تھا اَنا ضیفک یا رسول اللہ اور ایک گوشہ مین خلف منبر جاکر سو رہا حضرت کو دیکھا مین نے ابو بکر و عمر رض آپکے داہنے بائین اور علی ابن ابی طالب آگے ہین حضرت علیؓ مجھ سے فرمایا کہ اٹھ رسول خدا تشریف لائے ہین مین آٹھا اور حضرت کی دونون آنکھون کے بیچ مین بوسہ دیا آپنے مجھکو ایک روٹی دی آدہی کہائی تھی کہ جاگ اوٹھا نصف میرے ہاتھ مین تھی انہون نے جعفر خلدی کو لکھا تھا فقرا رنے تمپر اس زمانہ مین جہل کیا ہے اسکی اصل یہ ہے کہ تم قبل کمال کے شیخ بن بیٹھے اپنی تادیب نفوس مین قبل اپنی تادیب کے مشغول ہوئے **حکایت** ایک جماعت اہل بغداد نے اِنکے پاس آکر کلام شطحیات کرنا شروع کیا یہ نہایت تنگ ہوئے پہر اوٹھہ کھڑے ہوئے اتنے مین ایک درندہ آیا سب لوگ سمٹ کر چپ ہو گئے اور احوال و الوان اونکے متغیر پڑ گئے اور خوف شدید ہوا انہون نے آکر کہا کہا ہوا وہ دعوی کہان ہین پہر اوس درندے کو بہگا دیا **حکایت** ابراہیم رقی کہتے ہین مین انکے پاس گیا نماز مغرب پڑہی انہون نے سورۂ فاتحہ برابر نہ پڑہی مینے اپنے جی مین کہا میرا سفر ضائع ہوا جب مین سلام کر کے طہارت کو نکلا ایک درندہ نے مجہپر قصد کیا مینے پہر کر انسے کہا کہ شیر مجھکو کہایا چاہتا ہے انہون نے نکل کر اوسکو چیخ کر ڈانٹا اور کہا الم اقل لک لا تتعرض لضیفانی وہ الگ ہو گیا مین طہارت کر کے پہر آیا مجھسے فرمایا اشتغلتم بتقویم الظواھر فخفتم الاسد و اشتغلنا بتقویم البواطن فخافنا الاسد یہ کہتے تھے تم اللہ سے صبر نہ مانگو بلکہ اوسکے لطف کا سوال کرو یہ اَولیٰ ہے اسلئے کہ مرارات صبر کی جنسے لوگ بہت سخت ہوتی ہین اللھم انا نسألک العفو و العافیۃ فی الدین و الدنیا و الاخرۃ ؎

محمد بن علی کتانی اصل مین بغداد کے ہین صاحب جنید و نوری و ابو سعید خراز تھے مکہ مین مجاور رہے وہین ۳۲۲ھ مین مرے یہ امام علم طریق ہین رتوش انکو سراج الحرم کہتے تھے یہ فرماتے ہین جب تو اللہ سے توفیق مانگے تو عمل مین جلدی کر بدن مین دنیا سے رہ اور آخرت مین دل سے ایک مرد پیر کو سوال کرتے دیکھا کہا اسنے امر صغر سن مین ضائع کیا اللہ نے اسکو کبر سن مین ضائع کیا کہتے تھے جب افتقار الی اللہ صحیح ہو جاتا ہے تو اللہ کی غنایت بہی صحیح ہوتی ہے کیونکہ ایک انمین کا بغیر دوسرے کے تمام نہین ہوتا ہے **حکایت** کسینے پوچہا وہ سنت کون ہے جسمین کسی عالم کا نزاع نہین ہے کہا زہد کرنا دنیا مین اور سخاوت نفس اور نصیحت خلق پوچہا زہد دنیا مین کیا ہے کہا سرد قلب کا فقد شے سے اور ملازمت تحمل اذی کی جمیع خلق سے اور جو ایذا اونکی طرف سے آئے یہ کہے کہ مین اس سے زیادہ کا مستحق تھا اور یہ سمجھے کہ وہ مستحق نا تھا مگر مادم

صلح ہو گئی اللہ نے انکو گرد ہماہا کی طرف دیکھا ونکو اہل معرفت نپایا اسلئے اونکو اپنی خدمت مین مشغول کیا یہ کہتے ہین مینے حضرت کو خواب مین دیکھا کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے دعا کرو

میرے دل کو دنیا سے فرمایا پڑھو ہر دن چالیس بار یا حی یا قیوم لا الٰہ الا انت کہا کرو ف کہتے ہین مینے ایک

حور کو خواب مین دیکھا پوچھا تو کون ہے کہا حور از جنت ہون مینے کہا مجھسے بیاہ کر لے کہا میرے سید کو چھوڑ

بھیج مینے کہا تیرا مہر کیا ہے کہا حبس نفسك عن مالوفاتها فرماتے تھے انس ساتھ مخلوق کے عقوبت ہے

اور سفر دنیا وابناء دنیا سے معصیت ہے رکون طرف اونکے مذلت ہے +

اسحٰق[۳] بن محمد نہر جوری رح یہ صحبت مین جنید و عمرو مکی وابو یعقوب سوسی وغیرہ مشائخ کے رہے ہین سالہا

سال مجاور مکہ معظمہ رہے ۳۳۰ھ مین انتقال کیا یہ کہتے تھے جو کوئی طعام سے سیر شکم ہوتا ہے وہ ہمیشہ گرسنہ

رہتا ہے اور جو شخص مال سے تونگر ہوتا ہے وہ ہمیشہ فقیر ہوتا ہے اور جسکا باطن مائل بطلب خلق ہوتا ہے وہ

محروم رہتا ہے اور جو کسی امر پر غیر اللہ سے استعانت کرتا ہے وہ مخذول ہوتا ہے بڑے عارف باللہ وہ لوگ ہین

جو کہ سخت حیران ہین اللہ مین **حکایت** ان سے پوچھا تصوف کیا ہے کہا ۱۳۴ ھ تلك امة قد خلت

کہتے تھے جسکو آنکہ نے دیکھا وہ منسوب الی العلم ہے اور جسکو دل نے دیکھا وہ منسوب الی الیقین ہے کسینے پوچھا

طریق الی اللہ کیا ہے کہا جہلا سے بچ علما کی صحبت مین رہ علم کا استعمال کر دوام ذکر رکھ اب تو اہل طریق

سے ہوگا رحمہ اللہ تعالیٰ +

علی[۵] بن محمد مزین رح صاحب سہل و جنید تھے مجاور مکہ رہے ۳۲۸ھ مین مر گئے بڑے ورع واحسن الحال تھے

کسینے پوچھا توحید کیا ہے کہا اکیلے اللہ کو پہچانے اوسی ایک کی عبادت کرے اوسی واحد کی طرف ہر حالہ و

ماعلیہ مین راجع ہو اور جان لے کہ جو دلمین خطرہ ہوا یا جسکی طرف اشارہ ممکن ہے اللہ خلاف اوسکے ہے اوسکے

اوصاف مباین ہین اوصاف خلق سے ع انچہ در وہمت نیاید آنخداست + فرماتے تھے طرق الی اللہ بعدد نجوم

تھے اب اونمین سے فقط ایک طریق رہگیا ہے وھی طریق الفقر وھو انجح الطرق +

حسین[۶] بن احمد کاتب رح یہ کبار مشائخ مصر سے ہین صحبت مین ابو بکر مصری وابو علی روذباری کے رہے اپنے وقت

مین اوحد مشائخ تھے ابو عثمان مغربی نے کہا یہ سالکین مین سے ہین وہ انکی بہت تعظیم کرتے تھے ۳۴۰ھ مین مر گئے

کہتے تھے معتزلہ اللہ کی تنزیہ مین من حیث العقل چوک گئے صوفیہ من حیث العلم صائب ہوئے جو شخص حکمت

کو سنے اور اوسپر عمل نکرے وہ منافق ہے مین کہتا ہون مراد حکمت سے اسجگہ طریق قوم ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے

من صبر علینا وصل الینا صحبت فساق دار ہے اوسکی دوا ایسی مفارقت ہے فساق کی ہ

	آب در کوزہ نا پختہ گل آلود شود		اہل را صحبت نا اہل زیانہا دارد	

حیثی بن جابان جمال رح ہو کبار مشائخ مصر سے ہین صاحب فراست تھے یہ تیہ مین مرے انکے دل پر ایک وارد آیا سراسیمہ ہوکر نکل کھڑے ہوتے انکو وسط تیہ مین درخت پر پڑا ہوا پایا آنکھین کھولکر کہا ع اربح ہذا مربع الاحباب کہتے تھے لوگ جنگلون مین پیاسے ہوتے ہین مین ساحل نیل پر پیاسا ہون ۵

دلارام در بر دلارام جوسے	لب از تشنگی خشک بر طرف جوی
نگوئیم کز بہر آب قادر سیند	کہ بر ساحل نیل مستسقی اند

کہتے تھے ذکر کرنا اللہ کا لسان سے موجب درجات کا ہوتا ہے اور ذکر کرنا اوسکا دل سے مورث قربات کا ہوتا ہے اکثار و مدت ایک حیلہ ہے صدیقین کا تعظیم قدر اولیاء کی وہی شخص کرتا ہے جو اللہ کے نزدیک عظیم القدر ہوتا ہے

عبد اللہ بن طاہر ابہری رح یہ کبار مشائخ جبل و اقران شبلی سے تھے صحبت مین یوسف رازی و مظفر قرمیسینی وغیرہ مشائخ کے رہے عالم ورع تھے قریب ۳۳۰ھ کے مرے کہتے تھے جمع جمع متفرقات ہے اور تفرقہ تفرقہ مجموعات تو جب جمع کریگا اللہ کہیگا اور جب تفرقہ ڈالیگا تو طرف کونین کے دیکھیگا ف فرماتے تھے محن مین تین چیزین ہوتی ہین تطہیر تکفیر تذکیر سو تطہیر کبائر سے ہے اور تکفیر صغائر سے اور تذکیر واسطے اہل صفا کے ہے ہمت صلحاء کی طاعت بلا معصیت ہوتی ہے اور ہمت علماء کی مزید صواب مین اور ہمت عرفا کی اعظام ہے اللہ کا دلمین اور ہمت اہل شوق کی سرعت موت ہے اور ہمت صفا ہین کی سکون قلب الی اللہ تعالی ہے +

مظفر قرمیسینی رح یہ کبار و اجلۂ مشائخ جبل مین سے ہین [illegible] تھے عبد اللہ خراز و مشائخ من فوق کی صحبت مین رہے اپنے طریقہ مین یکتا تھے [illegible] یہ کہتے تھے روزہ تین طرح پر ہوتا ہے صوم روح قصر امل ہے صوم عقل خلاف ہوا ہے [illegible] نفس امساک ہے طعام و شراب و محارم سے بہترین رزق وہ ہے [illegible] حلال سے بغیر طلب وسعی کے دے جو کوئی صحبت احداث مین شرائط سلامت و نصیحت پر رہیگا [illegible] کہتے تھے صحبت اونکا انجام بلا ہوگا پھر جو شخص کہ صاحب اونکا بغیر شرائط سلامت پر ہے اوسکا کیا ذکر ہے کہتے تھے کم قیمت فقیر وہ شخص ہے جو کہ رفق نساء ہر حال مین قبول کرتا ہے شعرانی کہتے ہین یہ اسلئے کہ اللہ نے سچ ہے الرجال قوامون علی النساء جس شخص نے اپنے لئے یہ بات پسند کی کہ عورت اوسپر قائم ہو وہ کبھی فلاح نپائیگا +

علی بن ہند قرشی فارسی یہ کبار مشائخ و علماء فرس سے تھے صحبت مین جعفر حذاد و عمرو مکی کے رہے صاحب احوال عالیہ و مقامات زکیہ تھے کہتے تھے شرط تمسک بکتاب اللہ و سنت رسول اللہ یہ ہے کہ کوئی شئے اوسکا مرید ہو دنیا کی اوسپر مخفی رہے باوجود مرور اوقات کے مشاہدہ و کشف پر نہ غفلت و ظن

اور شمار کرو بعض شمار کرنے والون کے بعض مین نکلتے تو مستریح مع اللہ ہو یا مستریح من اللہ ہو مستریح مع اللہ اور بعض جماعت اونکی جو مستریح من اللہ ہے وہ ہلاک ہوا استراحت مع اللہ مرتبۂ قلب بذکر اللہ ہوتی ہے اور استراحت من اللہ بعد وحشت غفلت ہے +

ابراہیم بن شیبان قرمیسینی رح یہ شیخ جبل تھے اپنے وقت مین انکے مقامات ورع و تقوی مین ایسے ہین جس سے اکثر خلق عاجز ہے صحبت عبد اللہ مغربی و ابراہیم خواص مین رہے ہے یہ سخت تھے اون لوگون پر جو دعوی تمسک کتاب و سنت کا کرتے ہین طریقہ ائمہ و مشائخ کو پکڑے ہوئے تھے ابن منازل نے انکے حق مین کہا ہے کہ یہ اللہ کی حجت ہین فقراء و اہل ادب و معاملات پر فرماتے تھے جو شخص یہ چاہے کہ معطل و بطال ہو وہ رخص کو لازم پکڑے دوران علم بقا و فنا کا اخلاص و وحدانیت و صحت عبودیت پر ہے جو اسکے سوا ہے وہ مغالیط و زندقت ہے جو کوئی حرمت مشائخ کو ترک کر دیتا ہے وہ دعاوی کاذبہ مین مبتلا ہو جاتا ہے پہر اوسکی رسوائی ہوتی ہے +

حسین بن علی بن بردانیار رح یہ آرمینیہ کے تھے انکا طریقہ تصوف مین ساتھ اسکے مخصص ہے یہ بعض مشائخ عراق پر انکار انکے اقوال کا کرتے تھے عالم علوم ظاہر و معارف و معاملات تھے کہتے تھے رضا خلق کی اللہ سے یہ ہے کہ راضی بالقبول خدا ہون اور رضا اللہ کی اون سے یہ ہے کہ اللہ نے اونکو توفیق اس رضا کی بخشی ہے جسنے استغفار کی اور وہ ملازم گناہ ہے حرام کرتا ہے اللہ اوسپر توبہ و انابت کو طرف اپنے کہتے تھے حیاء کی اقسام ہین حیاء جنایت حیاء تقصیر حیاء اجلال حیاء ہیبت حیاء کرم حیاء حشمت حیاء استحقار حیاء عبودیت حیاء شرف الی غیر ذلک پہر ہر ایک کی مثال مع دلیل ذکر کی ہے جسکو شعرانی نے مفصلاً نقل کیا ہے فرماتے تھے اللہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے یہانتک کہ سورج مغرب سے نکلے سو جس وقت کہ تو کسی عضو مین کرے یا تجھسے ایسی بات ہو جسکو اللہ دوست نہین رکھتا ہے تو تو رجوع کر طرف اللہ کے کہ وہ اولی تر ہے ساتھ اسکے اور امید رکھہ کہ وہ تجھسے اس رجوع کو قبول کرے اپنے فضل و منت سے رحمہ اللہ تعالی +

ابراہیم بن احمد بن مولد رح یہ کبار مشائخ رقہ اور فتیان قوم سے ہین ابن جلا و قصار رقی کی صحبت مین رہے خلقت ارواح کی افراح سے ہوئی ہے یہ روحین مشاہدہ سے ہمیشہ محل فرح پر پرواز کرتی رہتی ہین خلقت اجساد کی انکاد سے ہوئی ہے انکا رجوع ہمیشہ طرف شہوات فانیہ کے رہتا ہے کہتے تھے نفسك سائر بك وقلبك طائر بك فكن مع اسرعهما وصولا +

محمد بن احمد بن سالم البصری صاحب سہل تستری یہ راوی کلام سہل تھے انکا انتساب فقط انہین کے طرف ہے انکے لوگ بصرہ مین تھے یہ فرماتے تھے جسکو طاقت توکل کی ہو اوسکو کسب کرنا مباح نہین ہے مگر

بطور معاونت نہ بطریق اعتماد کیونکہ توکل حال رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور کسب آپکی سنت ہے ہان جو حال توکل سے ضعیف ہو وہ اکتساب کرے تاکہ درجۂ سنت سے نگرے جسطرح کہ درجۂ حال سے گر گیا ہے ف کسینے پوچھا اولیا کی شناخت خلق مین کیا ہے کہا لطف لسان اور قبول کرنا عذر کا معتذر سے اور کمال شفقت ساری خلق پر کیا نیک وکیا بد [illegible] اور کمال علیم ستر ہے جہانتک مستر ہو وہ علم کرے اوس شخص پر جو اوسپر مباحثہ کرے اور لوگون پر بذل مال مین کریم ہو ہر عاقل کی یہ شان ہے کہ دنیا و ابناء دنیا مین زہد کرے اسلئے کہ وہ اوسکو ذکر دنیا کر کے اوس چیز سے مشغول کر دیتے ہین جسکی طرف وہ متوجہ ہے مصالح دین ودنیا سے ۵

رفیق اہل غفلت عاقبت از کار می ماند
چو یک پا خفت پای دیگر از رفتار می ماند

محمد بن علیان نسوی رح اکابر مشائخ شہر نسا اوسے منجملہ اصحاب ابو عثمان حیری کے تہے انکو امام اہل معارف کہتے تہے یہ بلدۂ نسا سے پاس حیری کے مسائل واقعات دریافت کرنیکو آتے جب تک نیشاپور نہ پہنچتے کچہ نہ کہاتے پیتے انکی ہمت بہت عالی تہی صاحب کرامات ظاہرہ تہے فرماتے تہے زہد کرنا دنیا مین کنجی ہے رغبت آخرت کی اولیا کی کرامات وآیات یہی ہین کہ وہ مجاری مقدور حس سے عوام ناخوش ہوتے ہین یہ اوسپر راضی ہون سخی کی سخاوت جب صاف ہوتی ہے کہ عطا کو صغیر وحقیر سمجہے اور لینے والے کو آپسے بہتر جانے اوسکا احسان مانے جو کوئی خدمت اللہ کی بطلب ثواب یا خوف عقاب کے کرتا ہے وہ اپنی خست وطمع ظاہر کرتا ہے غلام کہے یہ بات بہت قبیح ہے کہ وہ خدمت سید کی کسی غرض دنیوی یا اخروی کے لئے کرے ظاہر کرنیوالا کرامت کا مدعی ہے اور جسپر کرامت ظاہر ہوتی ہے وہ ولی ہے رح ۵

احمد بن محمد بن مسروق رح یہ اصل مین بغدادی ہین صاحب جنید ونوری تہے شیخ وقت مین اعلم بعلوم لطائف تہے علوم شرع مین بہی فاضل تہے مذہب امام شافعی کی تعظیم کرتے تہے صاحب لسان وبیان تہے ایکبار ضرورت ہوئی کہ کسی شخص کو طرف روم کے بہیجا چاہئے اہل طرطوس مین انکے برابر کسیکو علم وفضل وفصاحت وبیان مین نہ پایا جو کوئی ارادہ صحبت صوفیہ کا کرے وہ بے نفس وبے قلب وبے ملک ہو کر ہمنشین بنے جسنے علم روایت سیکہا وہ وارث علم درایت ہوا جسنے علم درایت سیکہا وہ وارث علم رعایت ہوا جسنے علم رعایت پر عمل کیا اوسنے راہ حق پائی جو شخص غفلت پر مناظرہ کرتا ہے اوسکو تین عیب لگ جاتے ہین ایک بدل صیاح دوسرے حب علو علی الخلق تیسرے حقد وغضب اور یہ سب منہی عنہ ہین اور جو شخص واسطے مناصحت کے بیٹہتا ہے اول کلام اوسکا عظت اور اوسط دلالت اور آخر برکت ہوتا ہے صوفی وہ ہے جو نعوت ورسوم سے خارج ہو رح ۵

فارغ بود از آفت گیتی دل درویش
از برق زیانی نبود خرمن مہ را

احمد بن محمد بن سالم بصرہ کے تھے مکہ مین رہتے تو مدت وقت و شیخ حرم تھے وہین ۳۵۶ھ مین مرے انکی کتب
علم تصوف مین بہت ہین جنید و نوری کی صحبت مین رہے اس طائفہ کے بڑے شیخ و عالم تھے **ف** کہتے تھے
اہل علم کی طرف سے وعد و وعید ثابت ہے سو جب وعد قبل وعید کے ہوگا تو وعید تہدید ہے اور جب وعید قبل وعد کے
ہوگی تو وعید منسوخ ہے اور جب دونون مجتمع ہونگے تو علو و ثبات واسطے وعد کے ہے اسلئے کہ وعد حق ہے
عبد کا اور وعید حق ہے اللہ کا کریم متفضل ہوتا ہے اپنا حق چھوڑ دیتا ہے مین کہتا ہون اسمین دلیل ہے
اس بات پر کہ تخلف وعید مین جائز ہے اور وعد مین ناجائز ایک جماعت اہل علم کا مذہب بھی یہی ہے ٥

	تخلف میعادی و منجز موعدی		واتی اذا اوعدتہ او وعدتہ	

کہتے تھے احسن اوقات وہ وقت ہے کہ مین اوسمین تجھسے راضی ہو اخلاق فقراء یہ ہین کہ وقت فقد کی
سکون ہو اور وقت وجود کے اضطراب اور ہموم سے انس ہو اور جب لوگ دنیا سے خوش ہون تو اسکو
وحشت ہو رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

۸۸
محمد ابراہیم زجاجی رح یہ اصل مین نیسابوری ہین صاحب جنید و نوری تھے کہ مین جا رہے وہان کے شیخ
ہوگئے ساٹھہ حج کئے محرم ۳۴۸ھ مین مرے کتانی و نہر جوری و مرتعش وغیرہم جمع ہوتے یہ صدر حلقہ تھے
لوگ انکے کلام کی طرف رجوع کرتے یہ چالیس برس مکہ مین رہے کبھی اندر حرم کے بول و براز نہین کیا واسطے قضاء
حاجت کے حل مین جاتے کہتے تھے جسکا دل مجاور حرم ہو کر سوا اللہ کے کسی اور شئے سے متعلق ہوا اوسکی
خسارت ظاہر ہوگئی اور جیسے کوئی حیز حجاج آفاقی کی بوزمین تو سنے جرائی اللہ اوسکو دور ڈالدیتا ہے اوسکا دل
بخیل ہوجاتا ہے اوسکی زبان شکوہ ریز ہوتی ہے معارف دل سے نسخ ہوجاتے ہین انوار یقین نکلجاتے
ہین ممقوت خلق ہوجاتا ہے شعرانی کہتے ہین اسی پر قیاس مجاور بیت المقدس و مسجد نبوی و دیگر مساجد
معظمہ کا ہے جیسے جامع ازہر مصر و جامع زیتونیہ مغرب وغیرہا واللہ اعلم **ف** کہتے تھے رد ضالہ کے لئے
یہ دعا مجرب ہے اللھم یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ اجمع بینی و بین ضالتی اس سے پہلے تین بار سورۂ
والضحیٰ پڑھ لے کہتے تھے میری انگشتری دجلہ مین گر گئی تھی مینے یہ دعا کی انگشتری کو وسط اوراق مین پایا
مین تصحیح کرتا تھا کہ وہ ملگئی کسی نے پوچھا اس حدیث کے کیا معنی ہین تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ
کہا مراد اس تفکر سے نسیان نفس ہے ٭

۸۹
جعفر بن محمد خواص رح انکو خلدی بغدادی کہتے تھے مشہور صحبت جنید رح ہین نوری و رویم و سمنون و
جریری کو دیکھا اور پایا تھا کتب قوم و حکایات و سیر سلوک مین مرجع الیہ تھے کہتے تھے میرے پاس تیس دیوان
مین دواوین صوفیہ سے انہون نے ساٹھہ حج کئے ۳۴۸ھ مین بمقام بغداد مرے قریب سری سقطی و جنید

سکے دشمن ہو گئے کہتے تھے اہل حقائق وہ ہیں جو علائق قطع کر ڈالے جو اونکو حق سے قطع کرتے ہیں قبل اسکے کہ علائق
اونکو قطع کرین احرار کی سعی دنیا مین واسطے اخوان کے ہوتی ہے نہ اپنے لیئے ف شعرانی کہتے ہین سنہ
مین جب مین حج کو گیا تو وہاں میری قبول بہت اور ہیبت اور مواضع اجابت مین واسطے اپنے اخوان کے تھی
کیونکہ تاخیر انسان کی اپنی حاجت مین ... اللہ تعالیٰ کی ... لیکون الحق وحاجتہ بالقضا
والتیسیر انتہی لیکن کہتا ہون حدیث مین آیا ہے ان اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ یہ کہتے تھے بیٹے منہ کو
ستا فرماتے تھے جو کوئی معاملہ مین اخلاص کرتا ہے اللہ اسکو دعاوی کا ڈر سے راحت مین رکھتا ہے مین نہین جانتا کوئی
شئے علم باللہ و باحکام اللہ سے زیادہ تر افضل ہو کیونکہ تزکیہ اعمال کا نہین ہوتا ہے مگر علم سے جسکے پاس علم نہین ہے اوسکے
لئے کوئی عمل نہین ہے مگر وہ یہ ہے کہ علم کو ضائع کرے پس پشت پھینکدے کسینے پوچھا کہ طلب علم یہی عمل ہے کہا اکبر
اعمال ہے علم ہی سے اللہ کو پہچانتا ہے اور اوسکی اطاعت کی ہے اور علم ہی سے شرمانے والے اللہ سے شرماتے
ہین علم پہلے ہے عمل سے قال تعالیٰ علم الانسان ما لم یعلم وقال علمہ البیان مکروہ نہین رکھتا علم
کو کوئی شخص مگر منقوص فرماتے تھے علیکم بصحبۃ الفقراء فانھم کنوز الدنیا ومفاتیح الآخرۃ رح ؛

۹۰ ابو العباس بن قاسم بن مہدی رح یہ ابن سیار کے نواسے ہین اہل مرو سے تھے مرو کے شیخ ہین
عالم فقیہ کاتب حدیث و راوی حدیث تھے سب سے پہلے مرو مین انہین نے حقائق احوال مین کلام کیا ہے
ابوبکر واسطی کی صحبت مین رہے انہین کی طرف علوم طائفہ مین منسوب تھے مشائخ وقت مین احسن اللسان
فصیح البیان تھے ۳۴۲ھ مین وفات پائی کہتے تھے کیا راہ ہے ترک گناہ کی جو تجھپر لوح محفوظ مین مخطوط ہے
کیا رستہ ہے صرف قضاء دین کا جسکے ساتھ بندہ مربوط ہے کسینے پوچھا مرید ریاضت اپنے نفس کے
کیونکر کرے کہا اوامر پر صبر کرے نواہی سے مجتنب رہے صحبت صالحین اختیار کرے خدمت رفقاء
بجالائے ہمنشین فقراء بنے المرء حیث وضع نفسہ حقیقت معرفت کی یہ ہے کہ معارف سے خارج
ہوجائے عاقل مشاہدہ سے کبھی ملتذ نہین ہوتا ہے کیونکہ مشاہدہ حق فنا ہے اوسمین نہ لذت ہے نہ التذاذ
نہ حظ ہے نہ احتظاظ ناطق نہین ہوا کوئی شخص حق سے مگر وہ محجوب ہے حق سے انبیا کو خطرہ ہوتا ہے اولیا کو وسوسہ
عوام کو فکرت ظلمت اطلاع مانع انوار مشاہدہ ہوتی ہے ف لباس ہدایت واسطے عامہ کے ہے
اور لباس ہیبت واسطے عرفا کے اور لباس زینت واسطے اہل دنیا کے اور لباس لقار واسطے اولیا کے
اور لباس تقوی واسطے اہل حضرت کے قال تعالیٰ ولباس التقوی ذلک خیر رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

۹۱ ابوبکر بن داؤد دینوری رقی مقیم شام یہ اقران ابو علی رودباری مین سے تھے لکن ایک سو برس
سے زیادہ عمر پائی ابن جلا و ابوبکر رقاقی وغیرہما کی صحبت مین رہے اجل مشائخ وقت تھے بعد ۳۵۰ھ کے مرے

انسے پوچھا کہ فقر و تصوف مین کیا فرق ہے کہا فقر ایک حال ہے احوال تصوف سے کہا ملامت تصوف کی کیا ہے کہا شنوائی ملامت اس شئے سے جو اولی ہے ہر وقت مین فقرا جب حقیقت علم سے طرف ظاہر علم کے منحط ہوتے ہین انکے ساتھ اپنے احوال مین بے ادب ہو جاتے ہین بخلاف غیر فقرا کے +

۹۲
عبداللہ بن محمد رازی معروف بشعرانی رح یہ نیسابور مین پیدا ہوئے صحبت مین جنید و حیری و رویم و سمنون وغیرہم کے رہے مشائخ قوم مین اجلہ اصحاب حیری سے ہین وہ انکا بہت اکرام و اجلال کرتے تھے یہ بڑے مشائخ نیسابور مین ہین انکی ریاضات معجز اسلام تھی عالم علوم طائفہ و کاتب حدیث کثیر و ثقہ و تقی ہین ۳۵۲ھ مین مرے کسینے انسے کہا لوگون کا کیا حال ہے کہ اپنے عیوب پہچانتے ہین اور ان عیبون کو دوست رکھتے ہین اور طرف طریق صواب کے نہین آتے کہا انکو اشتغال مباہات بالعلم کا ہے نہ اشتغال استعمال علم کا یہ مشغول با بحاث ظواہر ہین اور تارک ہین ابحاث بواطن کے اسلئے اللہ نے انکے دل نظر الی الصواب سے اندھے اور انکے جوارح عبادات سے مقید کر دئے ہین رح +

۹۳
اسمعیل بن نجید سلمی رح جد شیخ ابو عبدالرحمان سلمی شیخ قشیری صاحب ابو عثمان تھے جنید کو دیکھا تھا اکابر مشائخ وقت ہین اپنے طریقہ مین ساتھ تلبیس حال و صون وقت کے منفرد تھے ۳۶۶ھ مین مرے انھون نے سماعت و روایت حدیث کی یہ ثقہ تھے کہتے تھے جو حال کہ نتیجہ علم کا نہو اوسکا ضرر صاحب حال پر نفع سے اکثر تر ہوتا ہے جس شخص کا دیکھنا تجھکو مہذب نکرے تو جان کہ وہ غیر مہذب ہے انسے پوچھا تولد دعاوی کا کہان سے ہوتا ہے کہا اظہار و تشویش اسرار سے فرماتے تھے ملامتی کے لئے دعوی نہین ہوتا ہے اسلئے کہ وہ اپنے لئے کوئی شئے نہین دیکھتا جسکا دعوی کرے رح +

۹۴
ابوالحسن بن احمد بن سہل بوشنجی رح اوحد فتیان خراسان تھے ابو عثمان ابن عطا و حریری کو دیکھا تھا اور شام مین طاہر مقدسی و ابو عمرو دمشقی کو پایا تھا شبلی کے ساتھ مسائل مین بات چیت کی علوم توحید و علوم معاملات مین اعلم مشائخ وقت تھے فتوت و تجرید مین احسن الخلق والطریقہ تھے ۳۴۸ھ مین مرے کسینے پوچھا تصوف کیا ہے کہا هو اليوم اسم لا حقيقة وقد كان حقيقة لا اسم کہتے تھے جسکا باطن ظاہر سے افضل ہے وہی ولی ہے اور جسکا باطن و ظاہر برابر ہے وہ عالم ہے اور جسکا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل ہے اسلئے اپنی جان سے انصاف نہین کرتا غیر سے طالب انصاف کا ہوتا ہے کسینے کہا ظریف کون ہے کہا جو کہ اپنی ذات و افعال و اخلاق و شمائل مین بلا تکلف خفیف ہے کہتے تھے الخير منا زلة والشر لنا صفة +

۹۵
محمد بن خفیف ضبی رح یہ مقیم شیراز تھے وہان کے شیخ المشائخ و فرد وقت ہین عالم علوم ظاہر و حقائق حسن الاحوال جمیع مقامات و اخلاق و اعمال مین تھے ۳۷۱ھ مین وفات پائی کہتے تھے تصوف نام ہے تصفیہ قلوب و مفارقت اخلاق

طبعیہ واخماد صفات بشریہ وحیوانیت ومادی نفسانیہ وسنازلت صفات روحانیہ وتعلق بعلوم حقیقت ونفع جمیع ا
واتباع نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریعت مین **ف** فرماتے تھے ذکر دو قسم ہے ذکر ظاہر تحلیل تحمید قرات
قرآن نے ذکر باطن تنبیہ قلوب سے ہے شرائط تیقظ صفات واسماء وافعال ونشر احسان واستقار تدبیر ونفاذ تقدیر چہ
ساری خلق مین **حکایت** کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتے تھے
من عرف طریقاً الی اللہ فسلکہ ثم رجع عنہ عذبہ اللہ عذاباً لم یعذب بہ احداً من العالمین
یہ کہتے تھے تو اس شخص کو اختیار کر جو وعظ کرتا ہے تجھکو لسان فعل سے اور نہین وعظ کرتا ہے لسان
قول سے رحمہ اللہ تعالی +

۹۲

بندار بن حسین شیرازی ساکن آذربیجان عالم اصول ولسان تھے انکی زبان علم حقائق مین مشہور ہے شبلی انکی تعظیم
کرتے اور انکو عظیم القدر جانتے تھے انکے اور ابن خفیف کے بیچ مین بابت مسائل کے مفاوضات رہی ۳۵۳ سنہ
مین انتقال کیا ابو زرعہ طبری نے انکو بتلایا انسے پوچھا تھا کہ صوفیہ ومتصوفہ مین کیا فرق ہے کہا صوفی وہ ہے
جسکو اللہ نے اپنے نفس کے لئے اختیار کرکے بغیر تکلف کے مصفی کیا ہے متصوف وہ ہے جو متکلف بنفسہ
او منظہر با وجود رغبت فی الدنیا وتربیت بشریت کے ہے کہتے تھے تو اپنے نفس سے مخاصمت نکر وہ تیرا
نہین ہے تو اوسکو واسطے اوسکے مالک کے چھوڑ دے وہ جو چاہے ساتھہ اوسکے کرے جسنے اپنا قبلہ حقیقت مین رب
کو نہ ٹھیرایا اوسکی نماز فاسد ہے **حکایت** کہتے تھے مجنون بنی عامر کو خواب مین دیکھا بعد موت کے پوچھا اللہ نے
تیرے ساتھہ کیا کیا کہا غفر لی وجعلنی حجۃ علی المحبین ایکبار انسے پوچھا دنیا کیا ہے کہا ما دنی من القلب
وشغل عن الحق رح +

۹۳

ابو بکر طمستانی رح یہ اجل مشائخ سے تھے حال اعلی رکھتے تھے اپنے حال مین مفرد تھے ابنا رجنس مین کوئی
انکا مشارک وہمدانی انکے وقت مین نہ تھا شبلی انکی تبجیل وتکریم کرتے اور انکے قائل تھے یہ صحبت مین
ابراہیم فارسی وغیرہ مشائخ کے رہے نیسابور آئے وہان وفات پائی ۳۴۰ مین یہ کہتے تھے اللہ کے پاس
زیادہ بیٹھو اور لوگون کے پاس کم بیٹھو مراد اس سے عزلت ہے ہ

کلید گلشن فردوس آن کسان دارند	که در بروی خود از کائنات می بندند

ہیں تھے بہتر آدمی وہ ہے جو حق کو اپنے غیر مین دیکھے اور یہ جانے کہ راہ طرف اللہ کے سوا اوس راہ کے
ہے جسپر کہ وہ ہے اگرچہ رفیع المرتبہ کیون نہو یہ اسلئے کہ آپکو تکلیف مین مقصر دیکھے **ف** فرماتے تھے
من تبع الکتاب والسنۃ وھاجر الی اللہ بقلبہ واتبع آثار الصحابۃ لم تسبقہ الصحابۃ الا بکونھم
رأوا رسول اللہ صلعم کہتے تھے تیقظ واسطے اہل تیقظ کے عبارت ہے آخرت کی جسطرح کہ غفلت

واسطے اہل غفلت کے حجابات ہے وہ بالکی سے شعر ان کہنا ہیں ہ صیب ہے کہ مقصود مخلوق کا انکے مرد سے نفع عباد ہو
اور فقط جمع دنیا پر اقتصار کریے اور گر نیت او سکی مرد سے نفع عباد ہے تو وہ عامرو نیا اور آخرت دونون ہے
واللہ اعلم جو کوئی استعمال کرتا ہے صدق کا درمیان اپنے اور اللہ کے یہ صدق او سکو مشاہدہ اللہ کے اسکو
فارغ الی خلق اللہ سے مشغول کر دیتا ہے شعر اُن کہتے ہیں ہارے شیخ محمد بن عثمان اسی مقام کے اہل تھے
کسی شخص پر کبھی قدرت رد کلام کی نہین رکھتے تھے انتہی کہتے تھے ما خذ الصنع والکون کلہ عدولی
وہذا کقول ابراہیم علیہ السلام فانہم عدولی الا رب العالمین یہی حال آ چکے دن بعض فقرا اہل عز
کا ہو رہا ہے واللہ خیر حافظا وہو ارحم الراحمین فرماتے تھے وصل بلا فصل ہوتا ہے جب نفس آیا تو پھر
وصل نہین ہے کہتے تھے نفس آگ کی طرح ہے جب ایک جگہہ بجھہ جاتی ہے تو دوسری جگہہ سلگتی ہے اسی طرح
جب نفس ایک جانب سے مہذب ہو جاتا ہے تو دوسری جانب سے متاثر ہوتا ہے کہتے تھے اگر یہ نہین بنتا کہ اللہ کی
صحبت مین رہو تو اونکے پاس بیٹھو جو اللہ کی صحبت مین رہتے ہین برکات اونکی صحبت کے تمکو اللہ کی صحبت
مین پہنچا دینگے رحمہ اللہ تعالیٰ*

۹۵ احمد بن محمد دینوری رح صاحب خراز وجریری و ابن عطاء و ملاقی رویم تھے نیساپور مین آکر مدت تک رہے واعظ
تھے لوگون کو بلسان معرفت باحسن کلام وعظ کرتے پھر سمرقند مین آکر ۳۴۰ھ کے بعد مرگئے کہتے تھے علماء ترتیب
مشاہدات اشیاء مین متفاوت ہین ایک قوم اشیاء سے راجع الی اللہ ہوئی اونسے مشاہدہ اشیاء کا حیث الاشیاء
ترک کے پھر رجوع الی اللہ کیا دوسری قوم اللہ سے راجع الی الاشیاء ہوئی مگر اللہ سے غائب نہین ہوئی اونسے کسی شے
کو نہ دیکھا مگر اللہ کو قبل او س شے کے پایا ایک قوم اشیاء کے ساتھہ بگئی اسلیے کہ اونسکو اشیاء سے کوئی رستہ طرف
اللہ کے نہ ملا ف کہتے تھے یعنی حق مین اہل زمان کے نقضوا ارکان التصوف وہدموا سبیلہا
وغیروا معانیہا باسامی احدثوہا سموا الطمع زیادۃ وسوء الادب اخلاصا والخروج عن الحق
شطحا والتلذذ بالمذموم طیبۃ واتباع الھوی ابتلاء والرجوع الی الدنیا وصولا وسوء الخلق
صولۃ والبخل جلادۃ والسوال عملا وبذاءۃ اللسان سلامۃ وما کان ھذا طریق القوم
انما ہو ہوا علی الحیاء والادب والزھد فی الحظوظ رضی اللہ عنہ*

۹۶ سعید بن سلام مغربی رح یہ قیروان کے تین قریہ کو کب نام سے مدت تک حرم شریف مین رہے وہان کے شیخ تھے
انہون نے صحبت ابا علی بن کاتب وحبیب مصری وزجاجی کی پائی تھی نہر جوری و حسین و دینوری وغیرہم کو دیکھا
تھا عالی حال صوان وقت وصحت حکم بالفراستہ وقوت ہیبت مین بے مثل تھے نیساپور مین آکر ۳۷۳ھ مین مرے
وصیت کی کہ امام ابوبکر بن فورک نماز جنازہ پڑہین کہتے تھے جسنے حفظ کیا اپنے جوارح کا نیچے اوامر کے وہ

علی الدوام امکانات مین ہے ملک جبار رہنے تھا مگر اختیار اپنے اولیا کا عدو کو اوہپر مسلط کیا کہ دیکھئے وہ کیونکر صبر کرے
رہین اگر اونہون نے تلوین عدو پر صبر کیا تو علم کا جامہ پہنایا وصل عطا کیا اپنے جوار مین بسایا اپنے مشاہدہ سے
آرام دیا اپنے ذکر کی لذت بخشی اپنی معرفت سے ملایا ائمۂ مقتدی سہم کیا نجات عباد رحمت ارض ٹہیرایا ف
حدیث اکثر اہل الجنۃ البلہ کہتے تھے کہ لا بلہ فی الدنیا الفقیہ فی دینہ جو شخص صحبت
اغنیا کو مجالست فقرا پر اختیار کرتا ہے اللہ اوسکو موت قلب مین مبتلا کرتا ہے عاصی مدعی سے بہتر ہوتا ہے
کیونکہ طالب طریق توبہ ہے اور مدعی متخبط ہے خیال دعوی مین دلی کبھی مستند ہوتا ہے لکن مفتون نہین
کہتے تھے جو کوئی آواز مزسے وہی بات نہ سنے جو کہ آواز خود و داخل مفتین سے سنا ہی تو وہ کذاب ہے ۵

کسا سے کہ یزدان پرستی کنند	بآواز دولاب مستی کنند

ابو القاسم بن ابراہیم نصر آبادی رح جو نیسابوری الاصل ہین شیخ وقت تھے انکا رجوع طرف انواع علوم
وحفظ سنن و جمع سنن و علوم تواریخ و علم حقائق کے تھا علم و حال بن اوحد مشائخ تھے صاحب ابو بکر و
ابو علی روزباری و مرتعش وغیرہم رہے آخر عمر مین مکہ آکر ۳۶۹ھ مین حج کیا حدیث لکھی اور روایت کی ثقہ تھے
کہتے تھے ادب یہ ہے کہ جب انسان مشہور زہد ہو اور ترک دنیا کرے تو تظاہر با سالک دنیا کرے تا کہ نسبت
زہد کی اوس سے منقطع ہو جائے کیونکہ مدار دل پر ہے ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی
قلوبکم فرماتے تھے جو گن کر کام کرتا ہے اوسکا ثواب بھی گن کر ملتا ہے قال تعالی من جاء بالحسنۃ
فلہ عشر امثالہا اور جو کوئی عمل بالمشاہدہ کرتا ہے اوسکا اجر بلا عدد ہوتا ہے لقولہ تعالی
انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب کہتے تھے جذبہ سلوک سے اسرع ہوتا ہے جذبۂ حق معنی ہے بندہ
کو اعمال ثقلین سے فرماتے تھے اصل التصوف ہو ملازمۃ الکتاب والسنۃ و ترک الاہواء والبدع و
تعظیم حرمات المشائخ واقامۃ المعاذیر للخلق والمداومۃ علی الاوراد و ترک ارتکاب الرخص
والتاویلات وما ضل احد عن ہذا الطریق الا انحط عن مقام الرجال اللہ نے نام اصحاب کہف کا
مخفی رکھا اسلئے کہ وہ بلا واسطہ ایمان لائے تھے اولیا کے لئے سوال نہین ہوتا ہے یہی ذبول و تمنا ہوتا ہے
نہایات اولیا بدایات انبیا ہین رح

علی بن ابراہیم حصری رح بصری تھے بغداد مین آرہے دن جمعہ کے ماہ ذیحجہ ۳۷۱ھ مین مرے اپنے وقت مین شیخ
عراق تھے صاحب مقال اتم و لسان احسن و علو مکان متوحد فی الطریقۃ ظریف فی الشمائل تھے انکی زبان توحید
مین مختص تھی صحبت شبلی مین رہے اونہین کی طرف منسوب تھے یہ کہتے تھے تم لوگ لیس کو نہ کرو تمہیں نکیاکرو
تو لیس بہتر ہوتی ہے

۱۴۲

احمد بن عطار رودباری ابن اخت ابو علی رودباری شیخ شام تھے سنہ ۳۶۹ھ مین بمقام صور وفات پائی کہتے تھے
اهل الغيبة اذا شربوا طاشوا واهل الحضور اذا شربوا عاشوا تصوف مانع ہوتا ہے بخل سے اور کتابت
حدیث مدد کرتی ہے عمل کو جب کسی شخص مین یہ دونون امر مجتمع ہون تو کافی ہے تجھکو اوسکا مقام یعنے صوفی
محدث صاحب مقام ہوتا ہے مجالست اضداد مین ذوبان روح کا ہوتا ہے اور مجالست اشکال مین تلقیح عقول کی ہوتی ہے

لذت ہمہ در مناسبت ہاست		از شیر دل شکر کشاید

ع روح را صحبت ناجنس عذابی ست الیم * یہ بات نہین ہے کہ ہر صالح مجالست صالح موانست بھی ہو اگر
یا ہر صالح موانست موتمن ہو اسرار پر کما یومن علی الاسرار الا الامناء *

۱۴۳

محمد بن محمد روغندی ہیں یہ اجل مشائخ طوس سے ہین صحبت ابو عثمان حیری مین رہے انکی آیات وکرامات
ظاہر تھی یہ کبیر الهمة علی الحال تھے بعد سنہ ۳۵۰ھ کے مرے فرماتے تھے ترک دنیا کا واسطے دنیا کے علامت ہے
حب جمع دنیا کی زاہد اپنے حظ نفس مین ہوتا ہے اور صوفی اپنے حظ رب مین نزول بلا کا طرف اللہ کے ہر بندہ
پر بقدر اوسکی معرفت کے ہوتا ہے تاکہ وہ معرفت اوسکے لئے بلا پر عون ہو سو جو کوئی معرفت مین اعلی ہے
وہ بلا مین اکثر ہے جسکی معرفت کم ہے اوسکی بلا بھی کم ہے اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل
فالامثل احوال صحیحہ وہی ہین جو نتائج علم کے ہون اگر علم سنو تو نہ دل ڈرے نہ اطمینان ہو نہ سکون ہو *

۱۴۴

علی بن بندار صوفی ہیں یہ اجلہ مشائخ نیساپور سے ہین جو رویت مشائخ کی انکو نصیب ہوئی وہ اورکو
نہوئی یہ کاتب وراوی حدیث تھے جو کوئی انکے شہر مین آتا اور پہلے علماء سے ملتا تو یہ کہتے شغلتك السنة
عن الفريضة یہ اسلئے کہ صوفیہ محل علم کو قلب سے پہلے نظیف کر دیتے ہین تب کہین وہ صالح اقامت علم کا
ہوتا ہے انسے پوچھا تصوف کیا ہے کہا اسقاط رویت خلق کا ظاہراً و باطناً فرماتے تھے فساد قلوب کا مطابق زمانہ اہل زمانہ کے
ہوتا ہے کہتے تھے زمان یذکر فیہ امثالنا بالصلاح لا یرجی فیہ الصلاح جب کسی ایسے شخص سے ملتے
جسنے مشائخ کو دیکھا ہے تو اوسکے ہاتھ چومتے اور اوسکے پیچھے چلتے اور کہتے تونے فلان شیخ کو دیکھا ہے
مینے اونکو نہین دیکھا *

۱۴۵

محمد بن احمد نیساپوری ہیں یہ صحبت مین ابو عثمان حیری کے رہے اور قبل سنہ ۳۶۰ھ کے مرے کہتے تھے فتوت یہ ہے
کہ ہر بر و فاجر کے ساتھ احسان کرے حسن خلق سے پیش آئے ف جب کوئی تیرے لئے گواہی شر کی
دے تو تو ڈر اسلئے کہ حضرت نے کہا ہے انتم شهداء الله في الارض شعرانی کہتے ہین اکثر فقراء نے
اس باب کا اغفال کر رکھا ہے جب کوئی ان پر جرح کرتا ہے تو یہ اوسکی پروا نہین کرتے اللہ کے علم پر اکتفا
کرتے ہین یہی اونکا مستند ہے ایسا فقیر درجۂ عرفان سے مقصور ہوتا ہے اسلئے کہ اللہ نے اوس جارح

کا تزکیہ کیا ہے اور اوسکا نام شہداء اللہ رکھا ہے اوسکی تصدیق کرنا باعث خیر کے واجب ہے انتہٰی مین کہتا ہون یہ حدیث حق مین مسلمین مخلصین کے آئی ہے انکا جرح کرنا حق مین کسی شخص کے اچھا نہین ہے رہے فساق فجار اشرار سو وہ ہمیشہ اہل علم و دین پر جارح رہتے ہین اونکی جرح کا کچھ اعتبار نہین ہے باب جرح و تعدیل کی حقیقت جیسے اہل حدیث نے لکھی اور سمجھی ہے وہی ٹھیک ہے واللہ اعلم ✦

۱۰۶ محمد بن احمد فرا دریع بکیار مشائخ نیساپور سے ہین صحبت مین ابن منازل و شبلی کے رہے طریقہ مین اوحد وقت تھے فرماتے تھے کتمان حسنات کا اولیٰ تر ہے کتمان سئیات سے کیونکہ اسمین امید نجات کی ہے داخل نہین ہوتا ہے نور معرفت کا کسی دلمین جب تک کہ وہ دل والا اختصاص کو ہر چیز پر اختیار نکرے رح ✦

۱۰۷ ابوالقاسم بن احمد مقری شیخ خراسان تھے عالی حال شریف الہمہ حسن السمت ابن عطا و جزیری و روزباری وغیرہم کی صحبت مین رہے ۳۳۴ھ مین مرے کہتے تھے العارف من شغلہ معروفہ عن النظر الی الخلق بعین القبول والرد **ف** فرماتے تھے سماع مین باوجود لطافت کے خطر عظیم ہے مگر جو کوئی اوسکو ہمراہ علم کثیر و حال صحیح و وجد غالب کے بغیر حظ نفس کے سنے ✦

۱۰۸ عبداللہ بن محمد راسبی اصل مین بغدادی ہین ابن عطا و جزیری کی صحبت مین رہے شام کو جاکر پھر بغداد مین آلئے ۳۶۷ھ مین مرگئے فرماتے تھے جب امتحان دل کا تقوی سے لیا جاتا ہے تو حب دنیا و حب شہوات اوس سے کوچ کر جاتا ہے مغیبات پر اطلاع حاصل ہوتی ہے جس دل کا امتحان تقوی سے نہین ہوتا ہے اوسمین ہمیشہ حب دنیا رہتا ہے وہ مغیبات سے محجوب رہتا ہے **ف** شعرانی کہتے ہین اسی لئے نصاریٰ نے استعمال ریاضات کا واسطے استخدام جان کے کیا ہے تاکہ وہ اونکو اخبار مغیبات کرین اسلئے صدق زہد دنیا مین معدوم ہے یہ مخلی و ممقوت ہین نسأل اللہ السلامۃ لنا ولاخواننا المسلمین محبت جب ظاہر ہوتی ہے تو محب رسوا ہو جاتا ہے اور جب پنہان ہوتی ہے تو محب کو رنج سے قتل کرتی ہے المحبۃ اولہ ختل و آخرہ قتل

	اب ہو گئے خاک انتہا ہے یہ		آگ تھے ابتداء عشق مین ہم	

اللہ نے انبیاء کو واسطے مجالست کے اور عرفا کو واسطے مواصلت کے اور صلحاء کو واسطے ملازمت کے اور مومنین کو واسطے مجاہدہ و عبادت کے پیدا کیا ہے **قولہ تعالیٰ** تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ اس آیت مین کہتے تھے جو کوئی ارادہ دنیا کا کرتا ہے اللہ اوسکو طرف آخرت کے بلاتا ہے اور جو کوئی ارادہ آخرت کا کرتا ہے اللہ اوسکو طرف اپنے قرب کے بلاتا ہے **قولہ تعالیٰ** ومن اراد الآخرۃ وسعی لہا سعیہا وہو مومن فاولئک کان سعیہم مشکورا سعی مشکور یہ ہے کہ منتہٰی حال قرب و دنو کو پہنچ جائے فرماتے تھے بلاء عظیم یہ ہے کہ تو اوس شخص کی صحبت مین ہو جو تیرے موافق نہین ہے

اور تو اوسکو ترک نہین کرسکتا ہے ؎

دو گونہ رنج و عذابست جان مجنون را	بلای صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ
نہ تو چھوڑے ہی بنتا اور نہ شیرا سے بنے ؎	ہمتو قابو مین سہی لا کر اوسے ناچار ہوئے

محمد بن عبد الخالق دینوری رح یہ شیخ جمیل علی الحال کبیر الہمۃ فصیح اللسان عالم علوم طائفہ مین تھے صحبت فقر و التزام آداب و محبت اہل فقر مین مرجع الیہ تھے وادی قری مین مقیم رہے پھر دینور مین آکر مرے کہتے تھے صحبت اصاغر کی ہمراہ اکابر کے توفیق و فطنت ہے اور صحبت اکابر کی ہمراہ اصاغر کے خذلان و حمق ہے قلب زاہد کا بدن پر ہوتا ہے اور قلب معرفت کامل پر اتباع علوم علم اسماء و صفات ہے اور اخلاص سے اعمال ظاہر کا او رتصحیح ہے احوال باطن کی کثرت کلام کی ناشف حسنات ہوتی ہے جسطرح کہ زمین بعد پانی کے سوکہ جاتی ہے حکایت فرماتے تھے بعض اسفار مین مینے دیکھا کہ ایک آدمی ایک پاؤن سے چلتا تھا مینے اوس سے کہا بھلا تونے با وجود فقدان آلہ کے یہ سفر کیون اختیار کیا مجھے پوچھا کیا تو مسلمان ہے مینے کہا ہان کہا تو آیت نہین پڑھی ہے وحملناهم فی البر والبحر جبکہ اللہ حامل شیر اتو وہ بلا آلہ کے بہی حمل کرسکتا ہے اوسکو کچھ پرواہ آلہ کی نہین ہے رح ؎

ابو صالح عبد القادر جیلی بن موسی رح یہ اولاد امام حسن رض مین تھے سنہ ۴۷۱ھ مین پیدا ہوئے سنہ ۵۶۱ھ مین انتقال کیا بغداد مین مدفون ہین لوگون نے انکے احوال مین تالیف مفرد جمع کی ہے شعرانی کہتے ہین و نحن نذکر ملخص ما قالوا مما فیہ نفع و تادیب للسامع انتہی یعنے مین اسجگہ خلاصہ ملخص مذکور لکہتا ہون فرماتے تھے حسین حلاج نے ٹھوکر کہائی اوسکے زمانے مین کوئی ایسا نہ تہا جو اوسکا ہاتہ پکڑ لیتا میرے اصحاب و مریدین و محبین مین جسکا مرکوب ٹھوکر کہاتا ہے مین اوسکا ہاتہ پکڑ لیتا ہون یہ لباس علما پہنتے تھے طیلسان اوڑہتے خچر پر سوار ہوتے انکے سامنے غاشیہ لیکر چلتے یہ ایک عالی کرسی پر بیٹہ کر کلام کرتے کہتے تھے مجہپر بار گران وارد ہوتا ہے کہ اگر پہاڑ پر رکہدیا جائے تو وہ پہٹ جائے جب اوس بار کی کثرت ہوتی ہے تو مین زمین پر لیٹ کے یہ آیت پڑہتا ہون فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا پہر سر اوٹہاتا ہون تو وہ بوجہ مجہپر سے اوترجاتا حکایت ایک شخص نے کہا اخلاص مجہے کیونکر ہو کہا جو کوئی اشیا کو طرف سے اللہ کے دیکہتا ہے اور جانتا ہے کہ اوسنے اس عمل خیر کی اوسکو توفیق دی ہے اور اپنے نفس کو درمیان مین سے باہر نکالتا ہے تو وہ عجب سے سلامت رہتا ہے یہ تیرہ علم مین کلام کرتے تھے انکے مدرسہ مین صبح و شام انپر درس تفسیر و حدیث و مذہب و خلاف و اصول و نحو کا پڑہا جاتا تہا بعد ظہر کے قرآن کو قرآت سے پڑہتے تھے اور مذہب امام شافعی و امام احمد پر فتوی دیتے تھے انکا فتوی علماء عراق پر عرض کیا جاتا تو وہ سخت تعجب کرتے اور کہتے

شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ

ملی الذکر ولا تنفر قوا و تطہروا من الذنوب ولا تلطخوا وعن باب مولاکم لا تبرحوا **ف** فرماتے تھے اذا مت عن الخلق قیل لک یرحمک اللہ واماتک عن الھوی فاذا مت عن ھواک قیل لک رحمک اللہ واماتک عن ارادتک ومناک فاذا مت عن ارادتک ومناک قیل لک رحمک اللہ واحیاک تحیینذ تحیی حیاۃ طیبۃ لا موت بعدھا وتغنی غنا لا فقر بعدہ وتعطی عطاء لا منع بعدہ وتعلم علما لا جھل بعدہ وتامن امنا لا تخاف بعدہ وتکون کبریتا احمر لا یکاد تری **ف** فرماتے تھے جب تو اپنے دل مین کسی شخص کا بغض یا حب پاوے تو اوسکے افعال کو کتاب وسنت پر عرض کر اگر وہ افعال ان دونون مین محبوب ہون تو اوسکو دوست رکھہ اور اگر مکروہ ہون تو مکروہ رکھہ تاکہ تو کسی کو اپنے ہوی سے مبغوض و محبوب نرکھے **قال تعالی** ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ اور کسی شخص کو چھوڑ مگر واسطے اللہ کے اور یہ حب ہوگا کہ تو اوسکو مرتکب کسی کبیرہ کا یا مصر کسی صغیرہ پر دیکھے پر حقیقت جبکی شہادت شریعت دے باطل ہے **ف** علامت اوس ابتلا کی جو بر وجہ عقوبت و مقابلہ کے ہوتی ہے عدم صبر ہے وقت وجود بلا کے اور جزع و شکوی طرف خلق کے اور علامت اوس ابتلا کی جو بر وجہ تکفیر و تمحیص خطیات ہوتی ہے وجود صبر جمیل کا بغیر شکوے و جزع و ضجر و ثقل کے ادا اوامر و طاعات مین اور علامت اوس ابتلا کی جو واسطے ارتفاع درجات کے ہوتی ہے وجود ہے رضا و موافقت و طمانینت نفس و سکون کا واسطے اقدار کے یہانتک کہ وہ ابتلا جاتا رہے جو شخص آخرت کو چاہے وہ دنیا مین زہد کرے اور جو کوئی اللہ کو چاہے وہ آخرت مین زہد کرے جب تک کہ دل بندہ کا متعلق رہتا ہے ساتھہ کسی شہوت کے شہوات دنیا سے یا ساتھہ کسی لذت کے لذات دنیا سے جیسے ماکول ملبوس منکوح یا ولایت یا ریاست یا تدقیق کسی فن مین فنون زائد علی الفرض سے جیسے روایت حدیث کیفیت حال پر یا قرارت قرآن بروایات سبع یا جیسے نحو و لغت و فصاحت تب تک وہ محب آخرت نہین ہوتا ہے بلکہ راغب فی الدنیا و تابع ہوای خود ہے مومن قناعت ہوتا ہے اور منافق لقاف **ف** شعرانی نے بعض ریاضات شاقہ اور بعض کرامات انکے اور بعض عبارات دقیقہ علوم قوم ذکر کئے ہین جسنے اونکو نہین لکھا ہان ترجمہ انکا کتاب تقصار مین اسجگہ سے زیادہ ہمنے لکھا ہے اسمین شک نہین ہے کہ جناب شیخ رضی اللہ عنہ کبیر الاولیا تھے جامع تھے درمیان سیادت نسب وعلو حسب وعلم کتاب وسنت وعلم طریقہ قوم کے اور اپنے عصر بلکہ اعصار مابعد مین اوحد مشائخ واکرم صوفیہ تھے انتقال انکا مذہب حنابلہ پر ہوا کتاب غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب مروج ہین اہل اسلام مین اونکے فضل و کمال انکا ظاہر و باہر ہے رح ✦

ابو بکر بن ہوار بطائحی رح یہ شاطر رہزن تھے ایک رات ایک ہاتف کو سنا کہتا ہے اما آن لک ان تخاف من اللہ تعالیٰ اوسی دم تائب ہوئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے خواب مین انکو خرقہ وطاقیہ پہنایا یہ جاگ اوٹھے دونون کو پایا کہتے تھے میرے رب کا مجھسے عہد ہے کہ جو کوئی بدن میری تربت مین داخل ہو اوسکو آگ مین نہ جلاویگا مشائخ عصر کا انکی جلالت وعلو مقام پر اجماع تہا فرماتے تھے التصوف ذکر باجتماع ووجد باستماع وعمل باتباع دوسرا قول ہے التوحید افراد القدم من الحدوث والخروج من الاکوان وقطع المحاب وترک الوقوف مع کل ما علم وکل ما جہل جمع بالحق تفرقہ من الغیر ہے اور تفرقہ من الغیر جمع بالحق ہے تیرا حقیر سمجہنا لوگون کو مرض عظیم لاعلاج ہے کہتے تھے اوتاد عراق کے آٹھ آدمی ہین معروف کرخی احمد بن حنبل بشر حافی منصور بن عمار جنید سری سقطی سہل تستری عبد القادر جیلی پوچہا کون عبد القادر کہا عجمی شریف ساکن بغداد انکا ظہور قرن خامس مین ہوگا وہو احد الصدیقین واعیان الدنیا الاقطاب ٭

ابو محمد شنبکی رح ریاست اس شان کی اِنکے وقت مین انہین کی طرف منتہی ہوئی یہ بڑے شریف الاخلاق کامل الادب وافر العقل کثیر التواضع تھے پہلے رہزنی کرتے تھے پہر ہاتھہ پر ابو بکر بن ہوار کے تائب ہوئے اِنکی دعا سے اکمہ ابرص مجنون اچھے ہوجاتے تھے کہتے تھے جسنے اللہ کی ندا نہ سُنی وہ کیا اوسکے داعی کا جواب دیگا اور جو کوئی مستغنی ہوا ساتھہ کسی شئے کے سوا اللہ کے اوسنے اللہ کی کچھ قدر نہ جانی جسنے فخر کیا اپنی جان پر ادب سے وہی اللہ کا عابد بالاخلاص ہوگا صلاح دل کی اشتغال علم مین ہے وجہ اخلاص پر اور فساد دل کا اوسکے اشتغال مین ہے وجہ ریا وسمعہ پر شہوت صدیقین مجاہدہ ہے اور شہوت کاذبین نوم وکسل ہے رح

عزاز بن مستودع بطائحی رح ریاست طریق کی بطائح مین انہین کی طرف منتہی ہوتی تھی ایک جماعت صلحا وعلما نے انسے اخذ طریقہ کیا تہا مشائخ انکی تعظیم پر مجتمع تھے یہ کہتے تھے غفلت دو ہین ایک غفلت رحمت دوسری غفلت نقمت وہ غفلت جو رحمت ہوتی ہے کشف غطا ہے تاکہ قوم مشاہدہ عظمت وجلال کرکے عبودیت سے ذاہل ہو مگر فرائض وسنن اور مراعات ستر سے غافل نہو مگر مراقبہ وارادہ ہیبت اور رؤ غفلت جو نقمت ہے اشتغال ہے بندہ کا طاعت خدا سے ساتھہ معصیت کے اور ملتفت ہونا طرف کرامات کے اور غفلت طریق استقامت سے فرماتے تھے لذت تحویل کرنا قلب کا ہے اشیاء سے طرف رب اشیاء کے اور مجالس ساتھہ اللہ کے بغیر لم کے کمال علم انقطاع رجا ہے کنہ صفات جمال سے ٭

شیخ منصور بطائحی رح یہ ماموں تھے احمد بن رفاعی کے ایک جماعت کثیرہ اہل احوال وارباب مقامات کی انکی طرف منسوب ہے یہ کہتے تھے جسنے دنیا کو پہچانا وہ اوسمین زہد کریگا جسنے اللہ کو پہچانا وہ اوسکی رضا اختیار کریگا جسنے اپنے نفس کو نہ پہچانا وہ اعظم غرور مین ہے دل کا رتبہ جتنا بلند ہوتا ہے اوسی قدر عقوبت

طرف اوسکے اسرع ہوتی ہے ھکل موجود فی الدنیا لایکون عونا علی ترکہا فہو علیک لا لک
تین خصلتین صفات اولیا رسے ہین اعتماد واللہ پر ہر شئے مین فنا ہر شئے سے طرف اللہ کے مستغنی ہوکر رجوع الی اللہ
ہر حال مین تو کہنے کہتے ہین ہر امر کے حد کرنیکو طرف واحد کے نقصان مخلص کا اوسکے اخلاص مین رویت اخلاص
کی ہے اور کمال اوسکا شہود دریا ہے اخلاص مین رح +

تاج العارفین ابوالوفا رح یہ اعیان مشائخ عراق سے ہین انکی کرامات خارقہ بہت تھی علما و صلحا بیشمار انکے
شاگرد ہین ارباب احوال سے چالیس شخص انکے خادم تھے انکے شیخ شنبکی نے جب انسے عہد لیا تو کہا آج ہمارے
جال مین ایک ایسی چڑیا پھنسی ہے جو کسی شیخ کے جال مین نہین آئی شیخ عبد القادر جیلی فرماتے تھے لیس
علے باب الحق تعالٰی لر دینی مثل ابی الوفا عراق مین سب سے پہلے تاج العارفین انہین کا نام ہوا کہتے تھے
من ھیبۃ اثر النظر فلعقد سماع الخبر ومن انقطع فی مفاوز الاشواق لم یلتفت الی الآفاق
تسلیم لر رسال نفس ہے ہیاوین احکام مین اور ترک کرنا شفقت کا نفس پر طارق سے رح +

حماد بن مسلم دباس رح یہ علوم حقائق مین علمار راسخین مین سے تھے دربارۂ کشف مخفیات سعارد انپر اجماع
تہا انکے وقت کے مشائخ وصوفیۂ بغداد انہین کی طرف منسوب تھے یہ صاحب شیخ عبد القادر جیلی اور راوی
اونکی کرامات کے ہین کہتے تھے دل تین طرح کے ہوتے ہین ایک وہ جو طواف دنیا کا کرتا ہے دوسرا وہ جو طواف
آخرت کا کرتا ہے تیسرا وہ جو طائف بالمولی ہے ثم الطائف فی المولی زندیق ہوجاتا ہے فرماتے تھے تو
پاک کر اپنا دل یقین سے تاکہ اوسمین اقتدار جاری ہو اقرب طرق الی اللہ حب اللہ ہے یہ حب صاف نہین ہوتا
جبتک کہ محب روح بلا نفس نہوجائے جبتک نفس باقی ہے کبھی مزا محبت الٰہی کا نہ چکھے گا رح +

یوسف بن ایوب ہمدانی رح اور مدارئہ مین تربیت مریدین خراسان کے انہین کی طرف منتہی تہی انکی
خانقاہ مین ایک جماعت کثیرہ علما و صلحا کے جمع ہوکر نفع اوٹھاتی **حکایت** ابراہیم بن حرفی کہتے
ہین یہ لوگون سے کلام کرتے تھے انکی مجلس مین دو فقیہ تھے اونہون نے انسے کہا چپ رہ تو بدعتی ہے انہون نے
اون دونون سے کہا تم چپ ہو اور نہ جیو وہ دونون اوسی جگہ مرگئے **حکایت** یہان سے ایک عورت
روتی ہوئی آئی کہ میرے بیٹے کو فرنگیون نے قید کر لیا ہے اوسکو صبر دلایا وہ صبر نکر سکی کہا اللہم فک اسرہ
وعجل فرجہ پہر اوس عورت سے کہا تو اپنے گھر جا وہان تو اوسکو پائیگی وہ چلی گئی دیکھا بیٹا گھر مین بیٹھا ہے
اوس سے پوچھا تو کیسے آیا اوسنے کہا مین قسطنطنیہ کبہری مین تھا میرے پاؤن مین قیود اور میرے سر پر نگہبان
تھے ایک شخص نے آکر مجھکو اوٹھا لیا اور لمح البصر مین اسجگہ پہنچا دیا یہ عدد ۴۴۰ مین پیدا ہوئے تھے اور
۵۳۵ مین مرے رح +

شیخ عقیل منبجی رح اپنے وقت میں شیخ شیوخ شام تھے ایک جماعت اکابر انکی صحبت سے نکلی جیسے شیخ عدی بن مسافر
سب سے پہلے شام میں خرقہ عمریہ یہی لائے **حکایت** انکا نام طیار ہے اسلئے کہ جب اوس قریہ سے
نقل کرنا چاہا جسمیں مقیم تھے بلاد شرق میں تو وہان کے منارہ پر چڑھ کر اہل قریہ کو پکارا جب وہ جمع ہوگئے تو
وہان سے ہوا میں اوڑ کر چلے لوگ دیکھتے رہے پھر لوٹ آکر کہا شیخ تو یہاں آئے گئے تھے معرفت اوسمیں ہے جسکے
ساتھ اللہ پاک مستاثر ہے بعلم عبودیت اوسمیں ہے جسکا اوسنے حکم کیا ہے گزہراہر کا خوف ہے کہتے تھے آ
شخص تو یون کہے الٰہی نفذنی من بت در رث وارحنی من خلقک پھر جب امر آئے تو کہے الٰہی ارحمنی
منی جب نفس آئے تو کہے الٰہی نضارع لصنعک بالا انا الخ فرماتے تھے طریقتنا الجد والکد و
لزوم الحد حتی تنفد فاما ان یبلغ الفتی مناہ واما ان یموت بدا یہ کہتے تھے جو کوئی اپنے نفس
کے لئے طالب حال یا مقال ہوتا ہے وہ طرقات معارف سے بعید ہے جو شخص اشارہ اپنی طرف کرے وہ مدعی
ہے فتوت یہ ہے کہ محاسن عبید دیکھے اونکے مساوی سے تغیب ہو یہ کچھ اوپر چالیس برس منبج میں رہے
وہین مرے رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

ابو یعزی مغربی رح تربیت مریدین مغرب کی انہیں کی طرف منتہی ہوتی اہل مغرب انکے ساتھ استسقا کرتے
اونکو پانی ملتا فرماتے تھے جو حقیقت ماحی آثار و رسوم عبد ہو وہ حقیقت نہیں ہے انفع کلام وہ ہے جو
اشارہ ہو مشاہدہ سے یا خبر ہو حضور سے **حکایت** شیخ ابو مدین کہتے ہیں ایکبار میں انکی زیارت صحرا میں
کی انکے گرد شیر و وحوش طیر جمع تھے انسے اپنے احوال میں مشورہ لیتے تھے وہ وقت گرانی کا تھا وحش سے
کہا تو فلان جگہ جا تیرا قوت اوس جگہہ ہے اسی طرح طیر کو کوئی جگہہ بتادی کہ تم وہان جاؤ وہ منقاد امر تھے پھر
انسے کہا ای شعیب یہ وحوش طیور میری ہمسایگی کو دوست رکھتے ہیں میرے سبب سے الم جوع کا تحمل کرتے
ہیں یہ پچیس برس صحرا میں رہے دانے درخت کے کھاتے کبھی کسی شیر سے کہدیتے کہ تو اس جنگل میں مت رہ
وہ اپنے بچے لیکر وہانسے نکلجاتا تھا ٭

شیخ عدی بن مسافر اموی رح یہ ایک رکن تھے اس طریقہ کے داعی عالم تھے شیخ عبد القادر انپر ثنا کرتے اور تعظیم
سے نام لیتے اور انکے لئے شہادت سلطنت کی دیتے اور کہتے تھے کہ اگر نبوت مجاہدہ سے ملتی تو انہیں کو ملتی
انھون نے بدایت میں وہ مجاہدہ کیا جس سے بعد انکے سارے مشائخ عاجز نکلے کہتے تھے حسن خلق یہ ہے
کہ ہر شخص سے معاملہ بموانست کرے اوسکو متوحش نہ بنائے علما کے ساتھ حسن استماع ہو اگرچہ اسکا مقام
فوق ہو اہل معرفت کے ساتھ سکون و انکسار ہو اہل توحید کے ساتھ تسلیم ہو فرماتے تھے جب تم کسی کو
دیکھو کہ ہوا میں اوڑتا ہے اور اوس سے کرامات و خرق عادات ہوتی ہیں تو دھوکا نہ کھاؤ یہانتک کہ یہ دیکھو کہ وہ نزدیک امر و نہی

شیخ عقیل منبجی یہ اپنے وقت مین شیخ شیوخ شام تھے ایک جماعت اکابر انکی صحبت سے نکلی جیسے شیخ عدی بن مسافر سب سے پہلے شام مین خرقہ عمریہ یہی لائے **حکایت** انکا نام طیار ہے اسلئے کہ جب اوس قریہ سے نقل کرنا چاہا جسمین مقیم تھے بلاد شرق مین تو وہان کے منارہ پر چڑہ کر اہل قریہ کو پکارا جب وہ جمع ہوگئے تو وہان سے ہوا مین اڑے لوگ دیکھتے تھے پہر جو آکر دیکھا تو شیخ یعنی طیار کہتے تھے معرفت اوسمین ہے جسکے ساتھہ اللہ پاک کے مشاہدہ عبودیت اوسمین ہے جسکا اوسنے حکم کیا ہے گزہر امر کا خوف ہے کہتے تھے جس شخص تو یون کہہ الهی نفذنی من بت درك وارحنی من خلقك پہر جب امر آئے تو کہہ الهی احینی منی جب نفس آئے تو کہہ الهی نصلك لصنعك بالا انا الخ فرماتے تھے طریقتنا الجد والكد و لزوم الحد حتی تنفد فاما ان یبلغ الفتی مناه واما ان یموت بدا یہہ کہتے تھے جو کوئی اپنے نفس کے لئے طالب حال یا مقال ہوتا ہے وہ طرقات معارف سے بعید ہے جو شخص اشارہ اپنی طرف کرے وہ مدعی ہے قوت یہ ہے کہ محاسن عبید دیکھے اونکے بساوی سے غیبت ہو یہ کچھ اوپر چالیس برس منبج مین رہے وہین مرے رحمہ اللہ تعالی +

ابو یعزی مغربی یہ ترتیب سادتین مغرب کی انہین کی طرف منتہی ہتی اہل مغرب انکے ساتھہ استسقا کرتے اونکو پانی ملتا فرماتے تھے جو حقیقت ماحی آثار و رسوم عبد ہو وہ حقیقت نہین ہے انفع کلام وہ ہے جو اشارہ ہو مشاہدہ سے یا خبر ہو حضور سے **حکایت** شیخ ابو مدین کہتے ہین ایکبار مینے انکی زیارت صحرا مین کی انکے گرد شیر وحوش طیر جمع تھے انسے اپنے احوال مین مشورہ لیتے تھے وہ وقت گرانی کا تہا وحش سے کہا تو فلان جگہہ جا تیرا قوت اوس جگہہ ہے اسی طرح طیر کو کوئی جگہہ بتا دی کہ تم وہان جاؤ وہ متعاد امر تھے پہر انسے کہا اے شعیب یہ وحوش طیور میری ہمسائگی کو دوست رکھتے ہین میرے سبب سے الم جوع کا تحمل کرتے ہین یہ پچیس برس صحرا مین رہے دانے درخت کے کہاتے کبہی کسی شیر سے کہدیتے کہ تو اس جنگل مین مت رہ وہ اپنے بچے لیکر وہانسے نکلجاتا +

شیخ عدی بن مسافر اموی یہ ایک رکن تھے اس طریقہ کے داعی عالم تھے شیخ عبد القادر انپر ثنا کرتے اور تعظیم سے نام لیتے اور انکے لئے شہادت سلطنت کی دیتے اور کہتے تھے کہ اگر نبوت مجاہدہ سے ملتی تو انہین کو ملتی انہون نے بدایت مین وہ مجاہدہ کیا جس سے بعد انکے سارے مشائخ عاجز نکلے کہتے تھے حسن خلق یہ ہے کہ ہر شخص سے معاملہ بموافقت کرے اوسکو متوحش نہ بنائے علما کے ساتھہ حسن استماع ہو اگرچہ اسکا مقام فوق ہو اہل معرفت کے ساتھہ سکون و انکسار ہو اہل توحید کے ساتھہ تسلیم ہو فرماتے تھے جب تم کسی کو دیکھو کہ اوس سے کرامات و خرق عادات ہوتی ہین تو دہوکا نہ کہاؤ یہانتک کہ یہ دیکھو کہ وہ نزدیک امر و نہی

ئے کیسا ہے یعنی پابند ہے اوسکا یا نہین اور جسمین ادنی بدعت ہو اوسکے پاس نہ بیٹھو کہین اوسکا شوم تپر عائد
نہو اگرچہ بعد ایک زمانہ کے ہو اکثر اقامت انکی جزیرہ وسادہ بجر محیط مین رہتی تہی ہوا سے کہتے شہر جادہ مٹہر جاتی سنہ ۵۵۸
مین انتقال کیا فرماتے تہے توحید الباری عزوجل لا تجری ماهیته فی مقال ولا تخطر کیفیته ببال
جل عن الامثال والاشکال حرام علی العقول ان تصور الا ما وصف به ذاته تعالی فی کتابه
او علی لسان نبیه صلعم یہ بالس بین جار ہے تہے وہین اپنے زاویہ مین مدفون ہین رح +

علی بن وہب سنجاوی رح ایک جماعت اکابر انکی شاگرد تہی چالیس مرید صاحب حال چہوڑکر مرے کہتے تہے
مینے سات برس کی عمر مین قرآن یاد کیا پہر مشغول علم ہوا ایکشب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا کہا مجہکو
حکم ہے کہ یہ طاقیہ مین تجہکو پہناؤن پہر ایک کلاہ آستین سے نکال کر میرے سر پر رکہی پہر مجہسے خضر نے کہا
اخرج الی الناس ینتفعوا بك پہر مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا یہی بات مجہسے فرمائی
پہر حق تعالی کو خواب مین دیکہا مجہسے کہا یا عبدی قد جعلتك من صفوتی فی ارضی فاخرج الیهم
واحکم فیهم بما علمتك من حکمی آخر مین لوگونکی طرف نکلا ہر طرف سے لوگ میری طرف دوڑے یہ کہتے
تہے زہد فریضہ وفضیلت وقربت ہے حرام مین فریضہ ہے متشابہ مین فضیلت ہے حلال مین قربت ہے زہد
اعظم ہے ورع سے اسلئے کہ ورع ابقا رہے اور زہد قطع کل ہے ابقا ابد جب ہے کہ تو آپسے فنا ہوجائے +

شیخ موسی بن ماہین زولی رح اوحد ائمہ وصاحب کشف وخرق عادات تہے انکی ہیبت تہی دلون
مین لوگ انکی زیارت کو اور حل مشکلات کے لئے دور دور سے چلکر آتے تہے شیخ جیلی انکے ثناخوان و معظم
شان تہے ایکبار کہا اے اہل بغداد قریب ہے کہ تمپر ایک سورج نکلے گا جو ابتک طالع نہین ہوا کہا وہ کیا ہے
کہا شیخ موسی زولی **ف** یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دیکہا کرتے تہے اغلب افعال انکے
بتوفیق نبوی تہے لوہے کو ہاتہ لگاتے تو نرم ہوجاتا چارماہ کے بچے سے کہتے فلان سورت پڑہ وہ بزبان
فصیح پڑہتا پہر اوسوقت سے بولتا رہتا بلدہ ماردین مین رہے وہین مرے جب قبر مین رکہا کہڑے ہوکر نماز پڑہنے
لگے قبر کشادہ ہو گئی نازلین قبر بیہوش ہوگئے شعرانی نے جو عبارت انکے متعلق حقائق طریقہ نقل کی ہے وہ فہم
عوام سے باہر ہے اسلئے ترجمہ اوسکا ترک کردیا گیا رح +

شیخ عبد القاہر سہروردی رح انکا لقب ضیاء الدین و نجیب الدین تہا صدیقی النسب ہین طیلسان ولباس علما
پہنتے تہے اور بغلہ پر سوار ہوتے انکے سامنے غاشیہ لے چلتے انکے احترام پر مشائخ وعلما کا اجماع ہے اللہ
پاک نے انکا قبول تام صدور مین اور مہابت وافر قلوب مین ڈالی تہی شیخ شہاب الدین سہروردی وغیرہ
اکابر انکی صحبت مین کامل ہوئے انکا ذکر مشتہر آفاق ہوا ہر قطر سے لوگ انکے پاس آتے فرماتے تہے

احوال معاملات قلوب مین جانتے صفا اگدار فوائد حضور معانی مشاہدہ کو حاصل ہوتے ہین اول تصوف علم ہے اوسط اوسکا عمل
آخر اوسکا موہبت ہے علم کاشف مراد ہوتا ہے عمل طلب پر اعانت کرتا ہے موہبت غایت امل کو پہنچا دیتی ہے اہل تصوف
تین طبقے ہین مرید طالب متوسط طاہر منتہی واصل مرید صاحب وقت ہے متوسط صاحب حال ہے منتہی صاحب
یقین ہے **ف** افضل اشیا نزدیک صوفیہ کے عد الانفاس ہے مقام مرید کا مجاہدات و مکابدات و تجرع مرارات
و مجانبت حظوظ و مخالفت نفس ہے اور مقام متوسط کا رکوب اہوال ہے طلب مراد و مراعات صدق فی الاحوال
و استعمال ادب فی المقامات مین وہ مطالب ہے ساتھ آداب منازل کے اور صاحب تمکین ہے کیونکہ ایک حال سے
دوسرے حال کی طرف ترقی کرتا ہے اور زیادتی نہین رہتا ہے مقام منتہی کا صحو و ثبات و اجابت حق ہے من حیث الا
ہے وہ حالت شدت و رخا و منع و عطا و جفا و وفا مین یکسان رہتا ہے اوسکا اکل مثل جوع کے اور نوم مثل
سہر کے ہوتا ہے حظوظ اوسکے فانی ہو جاتے ہین حقوق باقی رہجاتے ہین ظاہر مین ہمراہ خلق کے ہے
اور باطن مین ہمراہ حق کے یہ سب امور منقول ہین احوال نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **ف** انکی خلوت
مین جب کوئی فقیر بیٹھتا روز انا اوسکے پاس آکر تفقد احوال کرتے کہتے آجکی رات تجہپر یہ ہوگا فلان امر مکشوف ہوگا
فلان حال تجکو حاصل ہوگا ایک شخص اس صورت کا تیرے پاس آئیگا تجسے یہ کہیگا تو اوس سے حذر کرنا کہ وہ شیطان
ہے غرضکہ جس بات کی خبر فقیر کو کرتے ویسا ہی واقع ہوتا مرتے دم تک بغداد مین رہے ۵۶۳ مین انتقال کیا
مدرسہ ساحل دجلہ مین مدفون ہوئے رح ◆

۱۴۲
احمد بن ابی الحسین رفاعی یہ منسوب ہین طرف بنی رفاعہ کے یہ ایک قبیلہ ہے عرب کا یہ ام عبیدہ ارض بطائح
مین ساکن تھے وہین انتقال کیا ریاست علوم طریق کی منتہی تھی طرف انکے شارح احوال تھے معرف مشکلات
منازلات تھے شناخت امر تربیت مریدین کی انہین سے ہوئی ایک جماعت کثیر نے انپر تخرج و تلمذ کیا مشائخ و علما
نے انکا مرتبہ کہا انکا کلام لسان اہل حقایق پر نہایت عالی ہے **ف** انسے حال رجال تمکین کا پوچھا کہا یہ وہ
شخص ہے کہ اگر اوسکے لئے سنان اعلیٰ شاہق جبل ارض پر منصوب کرین اور ریاح ہشتگانہ چلین تو بھی وہ
اوسکو متغیر نکرین ؎

	اگر ز کوه فرو غلطد آسیا سنگے		نه عارف ست که از راه سنگ برخیزد	

فرماتے تھے زہد اساس احوال مرضیہ و مراتب سنیہ ہے اول قدم قاصدین الی اللہ کا اور منقطعین الی اللہ کا
اور راضین من اللہ کا اور متوکلین علی اللہ کا یہی زہد ہے جسنے اپنے اساس کو زہد مین محکم نکیا اوسکے لئے کوئی
شئے مابعد صحیح نہین ہوتی ہے کہتے تھے فقرا اشراف ہین کیونکہ فقر لباس مرسلین جلباب صالحین تاج متقین
غنیمت عارفین منیہ مریدین رضا رب العالمین کرامت اہل ولایت ہے انس باللہ اوسی بندہ کو ہوتا ہے

جسکی طہارت کامل عسکا ذکر صاف ہے ہر شاغل من اللہ سے ستوحش ہے اوہ اللہ ہی یاد میں سے انس کریگا اوسکا
ارادہ سچی حقائق انس کر کے وصدان علم خوف ماسواسے اوسکو الگ کر لیگا فرماتے تھے توحید وجدان تعظیم ہے قلب
مین جو تعطیل و تشبیہ سے مانع ہوتی ہے لسان ورع دامی ہوتی ہے طرف ترک آفات کے اور لسان شہد بلاتی ہے
طرف دوام اجتہاد کے اور لسان محبت خوفان ذوبان وہیجان ہوتی ہے اور لسان معرفت دامی ہے طرف فنا
وسمر کے ولسان توحید بلاتی ہے طرف اثبات وحضور کے اور جو کوئی اعراض سے ادباً معرض ہوتا ہے وہ حکیم
متادب ہے اگر تکلم کرے کوئی شخص ذات و صفات مین تو بھی سکوت اوسکا افضل ہے اور اگر قاف سے قاف تک
جالئے تو بھی جلوس اوسکا افضل ہے ؎

	نگر اد ماغ کہ از کوئی یار برخیزد		نشستہ ایم کہ از ما غبار برخیزد	

حکایت کہتے تھے مین صغیر تہا پاس عارف باللہ غزنوی کے گیا مجھے وصیت کی اور کہا ای احمد تو نگاہ رکہ
جو مین تجھسے کہتا ہون مین نے کہا بہت اچہا کہا ملتفت لا یصل ومتسلسل لا یفلح ومن لم یعرف من نفسہ
نقصان فکل اوقاتہ نقصان مین انکے پاس سے باہر آیا سال بہر تک اسکی تکرار کرتا رہا پہر اونکے پاس گیا
کہا مجھے وصیت کرو فرمایا ما اقبح الجہل بالاولیاء والعلۃ بالاطبا والجفا بالاحباء پہر ایک سال تک
مین اسکی تردید کرتا رہا اور اس موعظت سے منتفع ہوا کہتے تھے مین جانا فقرا کا حمام مین مکروہ رکہتا ہون
اور واسطے سارے احباب اپنے کے جوع وعری وفقر وذلت ومسکنت کو دوست رکہتا ہون اور انکے نزول
سے اونپر خوش ہوتا ہون کہتے تھے شفقت کرنا اخوان پر اللہ سے نزدیک کردیتا ہے **ف** کہتے تھے جب تم
میرے پاس آؤ اور کچھ کہانے کو نہ پاؤ تو مجھسے دعا کراؤ مین تمکو دعا دونگا کیونکہ اسدم مین مقتدی ہون رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرماتے تھے صدقہ افضل ہے عبادات بدنیہ ونوافل سے جب کسی فقیر پر جبہ صوف کو دیکھتے
کہتے ای فرزند تو دیکھہ کہ تونے کسکا لباس پہنا ہے اور کسکی طرف تو منسوب ہے یہ لباس انبیا کا ہے اور حلیہ
ہے اتقیا کا اور زینت ہے عارفین کی اب تو سالک مسالک مقربین ہو ورنہ اس جامہ کو اوتار ڈال شرط فقیر
یہ ہے کہ ہر نفس کو اپنے انفاس سے عزیز تر کبریت احمر سے جانے ہر نفس کے پاس وہ ودیعت رکہے جسکا
وہ صالح ہے کوئی نفس ضائع نکرے **ف** جو کوئی انسے بیاہ کا مشورہ لیتا اوس سے کہتے مجھسے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے من تزوج ﷲ کفی ووقی کہتے تھے الامر اعظم مما تظنون واصعب
مما تتوہمون ہر برادر جو دنیا مین نفع نہین دیتا وہ آخرت مین بہی نافع نہوگا فرماتے تھے تم مین جب کوئی شخص
کوئی خیر سیکہے تو لوگون کو سکہائے کہ اوسکا ثمرہ نیک ہوگا ہمارا طریقہ تین اشیا پر مبنی ہے لا تسأل ولا ترد
ولا تدخر یعنی جمع نکند ومنع نکند وجمع نکند علامت اقبال مرید کی یہ ہے کہ تربیت مین شیخ کو تعب نہ دے بلکہ سمیع ومطیع

اشارہ ہو شیخ اصغیر دریاوں فقراء کے فخر کرتے نہ یہ کہ وہ شیخ سے فخر کرے واللہ مالی خیرۃ الا انی انوحسن
فیالیتنی لم اعرف احدا ولم یعرفنی احد ہ آپنے فرزند صالح سے کہتے تھے ان لم تعمل بعملی فلست
لک اہلا انت لی ولد ادعا میں کہتے اللہم اجعلنا ممن فرشوا علی بابک لفرط ذلہم فنوا عمم
الخدود وتکسوا [illegible] بلیلہم التضور ببرکۃ صاحب اللواء المحمود فـ
یاتی محتاجین ومرضی کے ہاں جاتے اونکے کپڑے دہوتے اونکو کہانا کہلاتے اونکے پاس بیٹھتے اونسے سوال دعا
کرتے کہتے انکی زیارت واجب ہے نہ مستحب میں کہتا ہوں مراد محتاجین ومرضا اہل اسلام ہیں نہ اہل کفر

حکایت لڑکے کہیلتے تھے انکا گزر ہوا وہ ڈنڈ کر بیاگ کہڑے ہوئے یہ اونکے پیچھے گئے کہتے تھے اجعلونی
فی حل فقد روعتکم ارجعوا الی ما کنتم علیہ ایکبار لڑکے آپس میں جھگڑتے تھے بیچ میں پڑکر اونکو الگ
کیا ایک لڑکے سے پوچھا کہ نوکر کا بیٹا ہے اوسنے کہا وایش فضولک یعنی کیا فضول بات بکتے ہو اس کلمہ کو
تکرار کرتے اور کہتے ادبتنی یا ولدی جزاک اللہ خیرا جسکو دیکہتے ابتداء السلام کرتے یہانتک کہ انعام
وکلاب پہر جونکو دیکہکر کہا انعم صباحا کسیے کہا یہ کیا کرتے ہو کہا اعود نفسی الجمیل یعنی جی کو اچہی بات
کی عادت ڈالتا ہوں کوئی شخص کسی گاؤں میں بیمار ہوتا تو اوسکی عیادت کو جاتے بعد ایک دو روز کے پہرتے
راہ میں نکل کر کہڑے ہوتے انتظار راہ گیروں کا کرتے جب کوئی آجاتا تو اوسکا ہاتہ پکڑ کر لیجاتے جب سفر سے
ام عبیدہ میں آتے گہر گہر ایک رسی میں ہیزم جمع کرکے سر پر رکہ کر داخل ہوتے اور فقیر بہی انکو دیکہکر
یہی کرتے پہر بستی میں آکر ارامل ومساکین وزمنی ومرضی وعمیان ومشائخ میں بانٹ دیتے کبہی عوض بدی
کا ساتہ بدی کے نکرتے **حکایت** ایکبار ملاقات انکی ایک جماعت فقراء سے ہوئی اونہوں نے انکو
گالیاں دیں اور کہا ای اعور اے دجال اے مستحل محرمات ای مبدل قرآن اے ملحد ای کلب انہوں نے
اپنا سر کہولکر زمین کو چوما اور کہا ای میرے سیدو تم قصور اپنے غلام کا معاف کرو پہر اونکے ہاتہ پاؤں چومنے
لگے اور کہا مجہسے راضی ہو جاؤ تمہارا علم میری گنجایش کرسکتا ہے جب وہ عاجز آگئے تو اونہوں نے کہا جیسے
تمہارا سا کوئی فقیر نہیں دیکہا ہ سب تمنے مجہسے تحمل کیا اور متغیر نہوئے کہا ہذا ابرکا تکم ونفحا تکم پہر اپنے
اصحاب کی طرف ملتفت ہو کر فرمایا ما کان الا خیرا رحناہم من کلامہم کان مکنونا عندہم ف
لنا نحن احق بہم من غیرنا فزیدا لو وقع ماہم ذلک لغیر ما کان یحلمہ

دشنام خلق رانہ دہم جز دعا جواب	ابرم کہ تلخ گیرم وشیرین عوض دہم

حکایت ایکبار شیخ ابراہیم سبتی نے ایک خط انکو لکہا اوسمیں بہت کچہ سخت ودرشت تحریر کیا انہوں نے
سے کہا پڑہ اوسنے پڑہا اوسمیں لکہا تہا ای اعور ای دجال ای مبتدع یا من جمع بین الرجال والنساء

یہانتک کہ کلبا بن الکلب وغیرہ اشیاء غیظ اگیز لکہے تہے جب وہ پڑہ چکا اوسکے ہاتہہ سے خط لیکر خود پڑہا اور کہا صدق فیما قال جزاہ اللہ عنی خیرا پہر یہ شعر پڑہا ٥

فلست ابالی من رمانی بریبۃ ۔۔۔ اذا کنت عند اللہ غیر مریب

پہر قاصد سے کہا اسکا جواب لکہہ من ھذا اللاش حمید الی سیدی الشیخ ابراھیم السبتی رضی اللہ عنہ اما قولک الذی ذکرتہ فان اللہ تعالی خلقنی کما شاء واسکن فی ما شاء وانی ارید من عبدہ قاتلک ان تدعولی ولا تخلینی من حلک وحلمک ٥

لبت آلودگی [illegible] نام دلبم مرت ذما ۔۔۔ بر زبان ماست سخن ہا ز زبان من و تو

جب یہ خط پاس سبتی کے پہنچا وہ قائم ہوکر کسی طرف چلدیا پہر یہ نہ لگا کہ کہان گیا انتہی مین کہتا ہون ایسی ہی الفاظ یا اس سے زیادہ ایک جماعت اہل دنیا نے بلا سابقہ معرفت و معاملہ میرے حق مین بہی وسیع اخبارات سکے ہین مین سمجہتا ہون کہ وہ نتیجہ میرے اعمال ناقصہ کا ہے اللہ مجہے معاف کرے اور اونکو جزائے خیر بخشے جو شخص کسیکے گناہ اپنے اوپر لے اور اپنے حسنات اوسکو دے اوس سے کون زیادہ محسن بہتر ہوگا ٥

ولست ابالی حین اقتل مسلما ۔۔۔ علی ای شق کان فی اللہ مصرعی

حکایت فقراء جب کسی فقیر کو بسبب کسی لغزش کے مارنا پیٹنا چاہتے تو یہ اوسکے کپڑے عاریت لیکر اور پہنکر بجائی اوسکے سوریتے جب وہ انکو ٹہوک پیٹکر فارغ ہوتے تو اپنا منہہ کہولدیتے وہ بیہوش ہوجاتے یہ اونسے کہتے ماکان الا الخیر کسبتمونا الاجر والثواب یعنی کچہہ نہین خیریت ہے تمنے ہمکو اجر و ثواب کمواد یا بعض فقراء نے بعض سے کہا تم یہ اخلاق سیکہلو **حکایت** ایکدن اپنے اصحاب سے کہا تم مین جو کوئی مجہہ مین کچہہ عیب دیکہے بتادے ایک شخص نے کہا تم مین ایک عیب ہے کہا وہ کیا کہا یہ کہ جیسے لوگ تمہارے اصحاب ہین سارے فقراء رولئے اور یہ بہی روئے اور کہنے لگے انا خادمکم انا دونکم **حکایت** نواحی ام عبیدہ مین ایک شخص انکا منکر تہا جو فقیر انکی جماعت کا ملتا اوس سے کہتا کہ تو یہ میرا خط پاس اپنے شیخ کے لیجا یہ جب اوسکو کہولتے اوسمین لکہا ہوتا اے ملحد ای باطلی اے زندیق اور مثل اسکے یہ فرماتے جسنے یہ خط تجہکو دیا ہے وہ سچا ہے قاصد کو کچہہ درہم دیتے اور کہتے جزاک اللہ عنی خیرا کنت سببا لحصول الثواب فرماتے تہے حاصل نہین ہوتی ہے کسی بندہ کو صفائی سینہ کی جبتک کہ کوئی خبث اوسمین باقی ہے دشمن یا دوست یا کسی اور کے لئے خلق اللہ سے جب سینہ صاف ہوتا ہے تو وحوش اپنے خیام مین اور طیر اپنے اوکارمین مانوس ہوجاتے ہین نفرت نہین کرتے راز ما و شما کا کہل جاتا ہے **ف** ایک شخص نے انکے تلامذہ مین سے کہا اے سید تم قطب ہو کہا نزہ شیخک عن القطبیۃ کہا تم غوث ہو کہا

فرمایا شغلنی عن الغوثیۃ یعنی مجکو قطبیت وغوثیت سے الگ رکھو شعرانی کہتے ہین یہ دلیل ہے اس بات پر کہ وہ مقامات واطوار سے تمام نہ گذر گئے تھے کیونکہ قطبیت وغوثیت ایک مقام معلوم ہے اور جو شخص کہ مع اللہ و باللہ ہو اوسکے لیے کوئی مقام معلوم نہین ہوتا بلکہ اولیاء کا مقام ہر مقام مین ہوا کرتا ہے واللہ اعلم انتہی مین کہتا ہون اسی طرح جو شخص کہ اتباع سنت مین راسخ القدم ہوتا ہے اوسکا بھی کوئی مقام خاص نہین ہوتا قال تعالیٰ یا اہل یثرب لا مقام لکم سارے متبعین اسی مین داخل ہین یہ اپنا چہرہ اور بڑھاپا خاک پر ملتے اور یہ کہتے العفو العفو ؎

عبادتے بجہان بہ زخاکساری نیست ٭ بہ از درستی عزیزان بود تبسم ما

پھر کہتے اللہم اجعلنی سقف البلاء علی ہولاء الخلق ۳۵۵ھ مین انتقال فرمایا آخر کلمہ جو کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ تھا ؎

رفت توفیق دہان کلمہ توحید لبیب ٭ کس ندیدست زگیتی سفری بہتر ازین

انکو قبر شیخ یحییٰ بخاری مین دفن کیا وہ دن ایک یوم مشہود تھا یہ شافعی المذہب تھے کتاب تنبیہ کو شیخ ابو اسحق شیرازی پر پڑھا تھا لکن کبھی صدر مجلس بنکر نہ بیٹھے اور نہ سجادہ بچھایا نہایت تواضع سے فرماتے تھے امرت بالسکوت ؎

نکتہ بسیار دقیق ست سخن بر نازک ٭ دامن عجز بدست آر کہ ملزم تشوی

رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

شیخ علی ابن الہیتی ۵۶۴ھ ہیت ایک شہر ہے فرات پر بالای انبار قبر عبداللہ بن مبارک بھی وہین ہے یہ اکابر مشائخ عراق واعیان عارفین سے ہین منسوب بقطبیت عظمیٰ تھے وہ دو خرقہ جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خواب مین ابو بکر بن ہوار کو پہنائے تھے اور بعد جاگنے کے اونہون نے پائی تھی یعنی ایک ثوب اور دوسری طاقیہ وہ انکے پاس تھے پھر وہ انہون نے شیخ علی بن ادریس کو دیئے تھے پھر گم ہو گئے یہ اسی برس تک بیچ خلوت وبیچ عزلت رہے درمیان فقراء کے سوتے انکو فتح باب الطریق وہب ہوا تھا شیخ جیلی فرماتے تھے جتنے اولیاء بغداد مین آئے عالم غیب وشہادت مین وہ سب ہمارے مہمان تھے اور ہم انکی مہمانی مین تھے انکے رتق قلب کا فتق عمر ہفت سال مین ہوا تھا انکے ہاتھ پر کرامات ظاہر ہوتی تھی انکی جلالت وعلو منصب پر علماء کا اجماع ہے فرماتے تھے شریعت وہ ہے جسکے ساتھ تکلیف آئی ہے حقیقت وہ ہے جس سے تعریف حاصل ہوئی ہے شریعت موید بحقیقت ہے حقیقت مقید بشریعت ہے شریعت وجود افعال للہ دقیام بشرط علم بواسطہ رسل ہے اور حقیقت شہود احوال باللہ دوام ستسلام علیات حکم تقدیر سے ہے نہ بواسطہ جب تک تمیز باقی ہے تکلیف

متوجہ نہیں ہے علامت صحت حال کی یہ ہے کہ صاحب حال اعمال قلبیہ میں محفوظ ہو جس طرح کہ اوقات صحو میں محفوظ
ہوتا ہے **ف** فرماتے تھے حق وراء ہر اوس چیز کی ہے جسکو خلق اپنے افہام سے دریافت کرتی ہے یا
اپنے علوم سے احاطہ کرتی ہے یا اپنے معارف سے اور سر انحراف باقی رہے یہ بلد زریران میں اعمال نہر الملک
سے رہتے تھے وہیں سنہ ۵۶۲ھ میں مرے انکی عمر ایکسو بیس برس سے کچھ زیادہ ہوئی زریران بر وزن
تفعلان ہے رحمہ اللہ تعالیٰ +

شیخ عبد الرحمن طفسونجی اکابر مشائخ عراق سے ہیں عین العارفین صدر المقربین صاحب احوال فاخرہ وکرامات
ظاہرہ تھے کہتے تھے میں درمیان اولیا کے ایسا ہوں جیسے کرکی درمیان طیور کے کہ اسکی گردن سب سے زیادہ
لمبی ہوتی ہے ایک بلند کرسی پر بیٹھ کر شریعت و حقیقت میں کلام کرتے علما و مشائخ حاضر ہوتے لباس علما کا
پہنتے خچر پر سوار ہوتے فرماتے تھے جو کوئی مشتغل ہوتا ہے طلب دنیا میں وہ مبتلا ہوتا ہے ذلت میں اور جو
کبر کی انتہا ہو جاتا ہے نقائص نفس سے وہ طاغی باغی ہو جاتا ہے اور جو متزین ہوتا ہے ساتھ باطل کے وہ
مغرور ہے انفع علوم علم باحکام عبودیت ہے اور ارفع علوم علم توحید **ف** ہمراہ تواضع کے بطالت ضرر نہیں کرتی
جبکہ قائم ہو واجبات و سنن سے اور نتیجہ نہیں دیتا کوئی عمل مندوب اور علم مطلوب ہمراہ کبر کی طفسونج ایک
شہر ہے عراق کا وہاں مسن ہو کر مرے شعرانی نے ایک عبارت طویل انکی مشاہدہ و مراقبہ نقل کی ہے +

شیخ بقا بن بطو رح یہ بھی اعیان مشائخ عراق و اکابر صدیقین سے ہیں صاحب احوال نفیسہ
ومقامات جلیلہ وکرامات باہرہ تھے شیخ جیلی انکی بہت ثنا کرتے کہتے سب مشائخ کو پیمانہ سے دیا ہے مگر انکو
بے کیل دیا ایک خلائق صلحا و علما کی انکی شاگرد تھی لوگ زیارت کو آتے نذورات لاتے کہتے تھے فقر وصف
ہے ہر مستغنی من غیر اللہ کا بندہ فقر میں صادق نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے فقر سے باشعار شہود فقر باہر
نہ نکلے فرماتے تھے تو انصاف کر لوگوں کا اپنے نفس سے اور قبول کر نصیحت اوسکی جو تجھسے کم درجہ ہے تو
شرف منازل پائیگا جو کوئی اپنے نفس سے نا بربنا لے اوسکا دل ویران ہے جو کوئی اپنے نفس پر اللہ سے
استعانت نہیں کرتا ہے نفس اوسکو پچھاڑ دیتا ہے **حکایت** تین فقہا نے انکے پیچھے نماز عشا پڑھی
انکی قراءت کو تقویم فقہی پر نپا کر بدگمان ہو گئے رات کو انکے زاویہ میں رہے تینوں کو احتلام ہو گیا وہاں نہر و
نہانے کو گئے کپڑے اوتار کر کنارہ پر رکھ دئے ایک شیر عظیم الخلقت آیا وہ انکے کپڑوں پر بیٹھ گیا رات نہایت
سرد تھی انکو اپنے ہلاک کا یقین ہوا اتنے میں شیخ زاویہ سے باہر نکل کر آئے شیر اونکے پاؤں پر خاک میں
لوٹنے لگا ان تینوں نے توبہ کی اور استغفار پڑھی یہ قریہ نانبوس اعمال نہر الملک میں رہتے تھے
سنہ ۵۵۳ھ میں انتقال فرمایا رح +

شیخ ابو سعید قلوری ؒ اکابر عارفین و ائمہ محققین سے تھے صاحب انفاس صادقہ و افعال خارقہ و کرامات و معارف اپنے شہر و اعمال شہر میں فتوی صحبت قلوریہ میں علوم شرائع و حقائق پر تکلم کرتے بلند کرسی پر بیٹھتے سائر اقطار ارض سے لوگ انکی زیارت کو آتے کہتے تھے شرط فقیر یہ ہے کہ دل اوسکا حرص سے صاف اور سینہ اوسکا ہر ایک سے سالم اور یقین اوسکا مشاہدہ ... فرماتے تھے تصوف بیزار ہونا ہے ماورای حق سے جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا فانھم عدو لی الا رب العالمین صوفی نہیں ہوتا جب تک کہ خلق سے بلوائح وجود مستتر نہو توحید یہ ہے کہ مشاہدہ ممکن کرکے اکوان سے آنکھ بند کرلے عارف وحدانی الذات ہوتا ہے نہ کوئی اوسکو قبول کرے اور نہ وہ کسی کو قبول کرے کہتے ہیں انکے پاس خضر صحبت آیا کرتے تھے قلوریہ ایک گاؤں ہے علاقہ نہر الملک کا قریب بغداد یہ اوسی جگہہ ۵۵۵ھ میں مرے لباس اہل علم پہنتے طیلسان اوڑھتے بغلہ پر سوار ہوتے رح *

شیخ مطر بازرانی رح یہ اہل سادات عارفین و مشائخ عراق سے تھے علما انکی جلالت و زہد و صمدیت پر متفق ہیں بعوض فرماتے تھے الشیخ مطر وارث حالی و مالی یہ اونکے خادم خاص تھے اپر حالت سکر غالب تھی یہ کہتے تھے لذت نفوس کی ہے مناجات قدوس میں اور لذت قلوب کی ہے مزامیر انس میں عقل کے ہاتھہ نفوس کی باگ پکڑے ہوئے ہیں نفس مسخر عقل ہے عقل کو استمداد انوار الٰہیہ سے ملتی ہے عقل ہی سے وہ حکمت صادر ہوتی ہے جو رأس علوم و میزان عدل ولسان ایمان و عین البیان و روضۃ الارواح و نور الاشباح ہے یہ کردی تھے قریہ بازرا میں اعمال کہف سے ارض عراق میں رہتے وہین مرے رح *

شیخ ابو محمد ماجد کردی رح یہ اعیان مشائخ عراق و صدور مقربین و ائمہ محققین سے تھے انکے احترام و تعظیم پر اجماع مشائخ کا ہے یہ کہتے تھے دل مشتاقوں کے منور بنور رضا ہیں جب اونمیں اشتیاق متحرک ہوتا ہے نور انکا درمیان آسمان و زمین کے چمکتا ہے اوسوقت اللہ سبحانہ اونکے ملائکہ میں مباہات فرماتا ہے اور کہتا ہے اشھد کما انی الیھم اشوق ... کہتے تھے ہیبت کی آگ دل کو پگھلاتی ہے اور محبت کی آگ سمع کو اور شوق کی آگ نفوس کو فرماتے تھے خاموشی عبادت ہے بغیر عنا کے اور زینت ہے بغیر زیور کے اور ہیبت ہے بغیر سلطان کے اور حصن ہے بغیر سور کے اور راحت ہے کاتبین کو اور ضیہ ہے اعتذار کی

بخاطر ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید	خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید

کہتے تھے ماخلق اللہ من عجیبۃ الا ونقشھا فی صورۃ الادمی ولا اوجد امرغریبا الاوسلطہ فیہ ولا ابرز سرا الا وجعل فیھا مفتاح علمہ فھو نسخۃ مختصرۃ من العالم الکافول ہے کہ السکر من مقامات المحبین خاصۃ فان عیون الفنا لا تقبل ومنازل العلم لا تبلغہ

حکایت ایک شخص انسے رخصت ہونے آیا جو قدم تجرید و وحدت پر جاتا تھا نہ زاد تھا نہ کوئی ہمراہ انہوں نے اوسکو ایک مدہنا دیا دیکر کہا کہ تو اس سے پانی پائیگا جبکہ وضو کرنا چاہیگا اور دودہ پائیگا جبکہ پیاسا ہوگا اور ستو پائیگا جبکہ بہوکا ہوگا وہ شخص عراق سے تا مکہ گیا اور حجاز مین رہا اور پہر عراق کو واپس آیا با وجود اس طول سفر کے جب وضو کرنا چاہتا آب نمکین پاتا جب ارادہ شرب کا کرتا آب شیرین پاتا جب طالب غذا ہوتا دودہ شہد ستو پاتا انکا انتقال ۱۶۲ھ مین جبل حمرین ارض عراق مین ہوا +

شیخ جاگیر رح یہ ایک رکن تہے اس طریق کے اور کبیر تہے اس فریق کے ابو الوفا انکی ثنا کرتے اپنی لوٹہی اونکے پاس بہیجدی کہ اپنے سر پر سکو اوراونکو بلایا اور کہا کہ مینے اللہ سے سوال کیا تہا کہ جاگیر میرا مرید ہو سو اللہ نے اوسکو مجہے بخشا قال تعالی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا اسکے معنی یہ کہتے تہے استقاموا علی المشاہدۃ لان من عرف اللہ لا یہاب غیرہ ومن احب شیئاً لا یطالع سواہ انکا نفقہ غیب سے تہا یکروی تہے صحرا عراق مین قریب قنطرۃ الرصاص کے رہتے تہے وہان لوگون نے بعد انکے مرنے کے ایک گاؤن آباد کرلیا بامید برکت رح +

۱۶۳ قاسم بن عبد اللہ البصری رح یہ صاحب عجائب وغرائب تہے مذہب امام مالک پر فتوی دیتے علم شریعت وحقیقت مین ایک کرسی عالی پر بیٹہکر تکلم کرتے انکا کلام لوگون مین متداول ہے کہتے تہے الوجد ہو دہش یکن عن شہود فرماتے تہے شاہد الحق یبقی وینفی شاہد الوجد وینفی عن العین الوسن و سکرہ یزید علی سکر الشراب کہتے تہے المواجید ثمرات الاوراد ونتائج المنازلات فرماتے ترک الاحوال قبل وجود اللہ تعالی محال وطلب الاحوال بعد وجود اللہ تعالی محال یہ جب خلوت سے باہر آتے جس درخت خشک پر گزرتے وہ سرسبز ہو جاتا جب آفت زدہ بیمار پر گزرتے وہ تندرست ہو جاتا قبل ۴۰۰ھ کے بصرہ مین مرے وقت نماز جنازہ کے جب ہاتہہ تکبیر کے اوٹہائے جاتے تو مین اصوات ضرب طبول سنی جاتی +

۱۶۴ عثمان بن مرزوق قرشی رح یہ اکابر مشائخ مصر سے ہین علماء محققین مین سے تہے انکو شعرانی رح صاحب کرامات ظاہرہ واحوال فاخرہ وانفاس صادقہ لکہتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ مصر مین فتوی مذہب امام احمد پر دیتے تہے منجملہ علماء مصنفین و فضلاء مفتین مدرس ومناظر وملی تہے اللہ نے انکے ہاتہہ پر خرق عوائد طلب اعیان ظاہر کیا تربیت مریدین صادقین مصر واعمال مصر کے انہین تک منتہی ہوتی ہے انکی تعظیم وتبجیل واکرام پر اجماع مشائخ کا منعقد ہوا ہے اختلاف مین مرجع طرف انکے قول کے تہا فرماتے تہے رستہ اللہ کی معرفت وصفات کا فکر واعتبار کرنا ہے اوسکے حکم وآیات مین واسطے الباب کے کوئی راہ طرف معرفت کنہ ذات کے

نہین ہے ساری مخلوقات ذرہ سے لیکر تا عرش طرق متصلہ ہین طرف معرفت خدا کے کا مرجع بالذہ ہین اوسکی ازلیت پر اور تمام کون اسکے نا ملہ ہین ساتھ وحدانیت کے اور سارا عالم ایک کتاب ہے جسکے حروف کو اہل بصائر بقدر بصیرت پڑھتے ہین جو کوئی اپنے نفس کا شناسا ہے لوگون کی ثنا خوانی اوسکو دگرگون نہین کرتی ہے جو شخص صحبت مولی پر صبر نہین کرتا ہے اللہ اوسکو صحبت [illegible] مبتلی ہو نگے مگر اپنے مولی سے وہی حقیقت مین بندہ ہے جو کوئی متحقق تھا ساتھ مقامات کے وہ متلذذ ہوا ساتھ بلا کے عارف کا زیور خشیت و ہیبت ہے جس شخص پر حال غالب ہو وہ ہماری مجلس سماع مین حاضر نہو **حکایت** ایک سال آب نیل بہت بڑھ گیا تھا قریب تھا کہ مصر ڈوب جائے اور زمین پر اتنا شیر کہ وقت زرع کا فوت ہونے لگا لوگون نے آکر اونسے کہا یہ کنارہ نیل پر گئے وضو کیا فی الحال پانی گھٹ گیا دوگز کے قریب کم پڑ گیا اور زمین کھل گئی دوسرے روز لوگون نے کشتکاری شروع کردی **حکایت** بعض سنوات مین نیل ٹھیر گیا غلہ گران ہو گیا وقت زراعت کا فوت ہونے لگا خوف ہلاک کا پیدا ہوا لوگ انکے پاس دوڑے یہ ساحل نیل پر آئے ابریق مین پانی لیکر وضو کیا اوسی دن نیل بڑھ گیا اپنی حد پر آگیا اوس سال بہت زراعت پیدا ہوئی **حکایت** ایک دن مصر مین اندر اپنے گھر کے نماز عشا پڑھی بہمراہ خادم خود ابو العباس مقری روانہ ہوئے مکہ مین جاکر حجر مین ایک ساعت طویل تک نماز ادا کی پھر وہان سے نکلکر مدینہ مین آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونون نے زیارت کی پھر بیت المقدس پہنچے ایک ساعت وہان نماز پڑھی پھر فجر سے پہلے مصر مین واپس آگئے ابو العباس کہتے ہین میںنے اوس رات کوئی تعب نہین دیکھا **ف** کوئی عربی آدمی چاہتا کہ زبان عجمی مین بات چیت کرے اوسکے دہن مین تھوک دیتے وہ اوسی زبان مین بات کرنے لگتا گویا اوسکی اصلی لغت ہے انکا انتقال ۵۷۲ھ مین بمقام مصر ہوا استر برس سے زیادہ عمر ہوئی قریب امام شافعی رح دفن ہوئے ◆

شیخ سوید سنجاری رح اعیان مشائخ مشرق وصدور عارفین واکابر محققین سے تھے صاحب کرامات علیہ ومقامات سنیہ واشارات صحیحہ جامع تھے درمیان شریعت وحقیقت کے سنجار کے مریدین امنین کی تربیت مین تھے لوگ سائر اقطار سے انکی زیارت کو آتے انکا احترام واکرام مجمع علیہ مشائخ عظام تھا شعرانی کہتے ہین هو احد ممن ملکه الله تعالى التصرف فى العالم مراد تصرف سے اسجگہ خرق عادت وکرامت ہے نہ استقلال تصرف کہ وہ خاص سلطنۃ پروردگار عالم کے ہے يدبر الامر من السموات الى الارض ہ کہتے تھے علم تین ہین ایک علم من اللہ تعالی یہ علم ہے امر ونہی واحکام وحدود کا دوسرا علم مع اللہ تعالی یہ علم ہے خوف ورجا ومحبت وشوق کا تیسرا علم باللہ تعالی یہ علم ہے اللہ کی نعوت وصفات کا اور علم ہے ظاہر کا اور علم ہے طریق کا اور علم ہے باطن کا اور علم ہے منزل کا اور علم ہے حکم کا اور علم ہے شرع کا وکل باطن لا یقتیہ ظاهر فهو باطل اصل عقل صمت ہے اور باطن اوسکا

کتمان اسرار اور ظاہر اوسکا اقتدا السنت **ف** جو کوئی بدگوئی کرتا ہے اولیاء اللہ کی اللہ اوسکو مبتلا کرتا ہے ساتھ انعقاد لسان کے نطق بالشہادتین سے وقت موت کے **حکایت** ایک شخص اکابر بلد سے تھا فقرا کو سخت وحشت کہتا تھا اوسکی وفات حاضر ہوئی اوس سے کہا لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا مین نہین کہہ سکتا مینے معلوم کیا کہ یہ بات کدہر سے ہے مینے حاضر ہوکر اونکی خاطرداری کی یہانتک کہ وہ راضی ہوگئے تب اوسکی زبان کھلی اور اوسنے اللہ سے سوال قبول توبہ کا کیا **حکایت** ایک شخص کو دیکھا کہ ایک عورت کو گھور رہا ہے اوسکو شیخ کیا اوسنے نہ مانا کہا اللھم اعم بصرہ وہ فی الحال اندہا ہوگیا سات دن کے بعد آیا اور توبہ و استغفار کی شیخ نے کہا اللھم رد علیہ بصرہ الا فی معاصیک اوسی دم دیکھنے لگا لیکن جب وہ کسی محرم کی طرف نظر کرنا چاہتا نابینا ہوجاتا بعدہ آنکہ سے نظر آنے لگتا **حکایت** ایک نابینا نے آکر کہا مین عیال دار ہون اور کسب سے عاجز ہوگیا ہون کہا اللھم نور علیہ بصرہ وہ مسجد سے بینا ہوکر نکلا بعد بیس برس کے بصیر رہا اور مرتے دم تک اچہا رہا انکا انتقال سنجار مین ہوا رح ❖

شیخ حیات بن قیس حرانی رح اجلاء مشائخ وعظماء عرفا سے تھے صاحب ہمم فخیمہ و بدایات عظیمہ و فتح سنی و کشف جلی مشکلات احوال قوم کو حل کرتے شعرانی کہتے ہین احد الاربعۃ الذین یتصرفون فی قبورھم بارئیں العراق مراد اس تصرف سے حصول فیض باطنی ہے اس معارف کو نہ اور کچہ اہل حران انکے ساتھ استسقا کرتے اونکو باران ملتا یہ کہتے تھے شمار آدمی کا اہل تمکین مین نہین ہوتا جب تک کہ نور ورع اوسکے نور معرفت کو نہ بجہائے حقیقت وفا کی اقامت سر ہے رقدۂ غفلات سے اور فراغ ہمم جمیع کائنات سے جو شخص یہ چاہے کہ اللہ کا خوف اپنے دل مین دیکھے اور احوال صدیقین اوس پر مکشوف ہون وہ نکہائے مگر حلال و نہ کرے عمل مگر سنت یا فرض پر نہین ہوتی ہے محرومی وصول و مشاہدہ ملکوت سے مگر بسبب دو چیزون کے ایک سوء طعمہ دوسرے اذی خلق تو تعرض کر واسطے رقت قلب کے ساتھ مجالست اہل ذکر کے اور استجلاب کر نور دل کا ساتھ دوام جد کے علامت مرید صادق کی یہ ہے کہ ذکر اللہ سے فاتر اور اوسکے حق سے ملول نہو سنت و فرض کو لازم پکڑے سنت ترک دنیا ہے فریضہ صحبت حق مل وعلی ہے تو اپنے دہر کو عبادت ٹہیرا اوسکو اپنا مرفہ نہ بنا یہ حران مین رہتے تھے اوسی جگہہ ۵۸۱ھ مین مرے رح ❖

شیخ رسلان دمشقی رح یہ اکابر مشائخ شام و اعیان عارفین و صدور بارعین مین ہین صاحب اشارات عالیہ و ہمم سامیہ تھے علما و مشائخ انکا احترام کرتے تھے زائرین ہر فج عمیق سے انکا قصد کرکے آتے تھے یہ کہتے تھے حسد کلمنجی ہے ہر شر کی اور غضب کہڑا کرتا ہے تجہکو مقام ذل اعتذار مین مکارم اخلاق عفو کرنا ہے وقت قدرت کے اور تواضع ہے ذلت مین اور عطا ہے بغیر منت کے جب تو دشمن پر قادر ہو تو عفو کو شکر قدرت ٹہیرا کریم وہ ہے

جو احتمال اذیٰ کا وقت طیش کے ساتھ کہ نہایت احسن مکارم عفو عند مقدرت ہے مختصر یہ سبب غضب کا ہجوم ہے طرف نفس کے
طرف سے من فوق کے حرکت غضب کی باطن انسان سے طرف ظاہر کے ہوتی ہی اور حرکت حزن کی ظاہر سے
طرف باطن کے ہوتی ہے حزن سے مرض واسقام حادث ہوتی ہین اور غضب سے سطوت وانتقام پیدا ہوتا ہے
حکایت شیخ تقی الدین [illegible] ایک مجلس سماع میں تھے کہا ان شیخ صلاح الدین بھی تھے قوال نے کچھ
اشعار پڑھے [illegible] ہوا مین جاتے اور چکر مارتے پھر آہستہ آہستہ زمین پر اوترتے کئی بار اسیطرح کیا
حاضرین مجلس دیکھتے تھے جب آخرکو زمین پر اوترے اوس گھر مین دو درخت تھے اونسے تکیہ لگاکر بیٹھے وہ درخت
مدت سے خشک دبی ثمر تھے اونمین پتے لگے سو سبز ہوگئے انجیر لگا جب انکی نعش کو اوٹھایا سبز پرندوں نے
اوسکو آکر گھیر لیا تھا ٭

شیخ ابو مدین مغربی رح ہیں امیان المشائخ مغرب و صدور مقربین سے تھے انکی شہرت انکی تعریف سے مغنی ہے
انکا نام شعیب تھا انکے بیٹے کا نام مدین ہے مصر مین مدفون ہین انکی عمر قریب اسّی سال کے ہوئی **حکایت**
شیخ عبدالرزاق کہتے ہین [illegible] مین میری ملاقات خضر سے ہوئی مینے اونسے حال ابو مدین کا پوچھا کہا وہ امام
صدیقین ہین اسوقت مین **حکایت** شیخ محی الدین رح نے فتوحات مین ذکر کیا ہے کہ مین اور بعض
ابدال جبل قاف پر گئے وہان ایک سانپ پہاڑ کو گھیرے ہوئے تھا ابدال نے مجھسے کہا اسکو سلام کرو یہ جواب
دیگا مینے سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا تو کس شہر کا ہے مینے کہا بجایہ کا کہا حال ابو مدین کا وہان کے لوگون
کے ساتھ کیا ہے مینے کہا لوگ اونکو متہم بزندقت کرتے ہین اوسنے کہا عجبا واللہ لبنی آدم ما ظننت
انّ اللہ عزوجل یوالی عبدا من عبیدہ فیکرھہ احد مینے کہا تونے ابو مدین کو کہانسے پہچانا کہا
سبحان اللہ سطح زمین پر کوئی ایسا جاندار ہے جو اوسکو نجانے وہ اللہ کا ولی ہے اللہ نے اوسکی محبت قلوب
عباد مین ڈالی ہے اوسکو مکروہ نرکھیگا مگر کافر یا منافق انتہی مین کہتا ہون دلیل اس معرفت پر حدیث
مرفوع ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہو سکتی ہے ان العالم یستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض
والحیتان فی جوف الماء الحدیث رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجہ
والدارمی ابو امامہ باہلی کا لفظ مرفوع یہ ہے ان اللہ وملائکتہ واہل السموات والارض حتی النملۃ
فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر رواہ الترمذی وجہ دلالت یہ ہے کہ لفظ
من فی الارض شامل ہے جمیع دواب وحیوانات وغیرہ کو اس تعمیم کے بعد حدیث اول مین ذکر حیتان کا جوف
آب مین اور ذکر چونٹی کا اوسکے سوراخ مین کیا ہے یہ تخصیص ہے بعد تعمیم کے واسطے تشریف عالم و معلم خیر
کے اور یہ بات ظاہر ہے کہ مراد عالم و معلم سے اس حدیث مین علماء عاملین ہین سو کوئی عالم و معلم علماء صوفیہ

و فضلاء طریقہ سے بڑھکر نہین ہوتا ہے پس یہ حدیث جس طرح کہ شامل علماء حدیث ہے اور اونکا علم خیر ہونا ظاہر ہے اسی طرح یہ حدیث شامل علماء طریقہ ہے خیر سے مراد علم ہے علم کا نتیجہ عمل ہوتا ہے عمل سے نتائج معرفت پیدا ہوتے ہین اس بنیاد پر یہ احادیث شامل ہین علماء ظاہر حدیث اور علماء باطن معرفت دونون کو وللہ الحمد کیونکہ جسطرح اسلام نام ہے انقیاد و عمل کا اسی طرح ایمان نام ہے علم کا اور احسان نام ہے معرفت و اخلاص باطن کا واللہ اعلم یہ بڑے ظریف جمیل متواضع زاہد متبع محقق صاحب مکارم اخلاق تھے مشائخ انکے روبرو ادب سے بیٹھتے احترام و تعظیم مزید کرتے تھے یہ فرماتے تھے دل کے لئے ایک ہی جہت ہے جب اوسی طرف توجہ کرتا ہے تو غیر سے محجوب ہو جاتا ہے ۵

دل در بر سو جہان نشیند	او بپہلوی دل ستان نشیند

کہتے تھے جمع وہ ہے جو تیرے تفرقہ کو ساقط اور تیرے اشارہ کو محو کر دے وصول یہ ہے کہ تیرے اوصاف مستغرق اور تیرے سلوت متلاشی ہو جائیں غربت یہ ہے کہ نہ تو کسی کو پہچانے نہ کوئی تجھکو پہچانے اغنی الاغنیاء وہ ہے جسکے لئے حق نے کوئی حقیقت اپنے حق کی ظاہر کر دی ہے افقر الفقراء وہ ہے جس سے حق نے اپنا حق مستور رکھا ہے جو انس و شوق سے خالی ہے وہ فاقد المحبۃ ہے حق جب ظاہر ہوتا ہے تو ہر ہمراہ اوسکے غیر باقی نہین رہتا جو شخص متحقق ہو جاتا ہے ساتھ عین عبودیت کے وہ اپنے افعال کو بعین ریا اور اپنے احوال کو بعین دعوی اور اپنے اقوال کو بعین افترا دیکھتا ہے قریب مسرور ہے اپنے قرب سے اور محب معذب ہے اپنی محبت سے نفقہ ایک امارت ہے توحید پر اور ایک دلالت ہے تفرید پر حقیقت فقر کی یہ ہے کہ سوا اوسکے کسی کا مشاہدہ نکرے فقر ایک نقد ہے جب تک کہ تو اوسکو مستور کئے ہوئے ہے جب ظاہر کیا تو نور گیا جسکو لیا دینے سے محبوب تر ہے اوسنے فقر کا رائحہ بھی نہین پایا اخلاص یہ ہے کہ مشاہدہ حق مین خلق تجھسے غائب ہو جائے کوئی صانع اوسکی معرفت کا نہین ہے وہ اپنی رؤیت اعمال مین مشغول ہوتا ہے فرماتے تھے من سمع منہ بلغ عنہ و من لم یطلع العذار لم ترتفع لہ الاستار حق کو کوئی نہین دیکھتا مگر مرجاتا ہے جو نہین مرا ہے اوسنے حق کو نہین دیکھا ۵

بی فنائی خود میسر نیست دیدار شما	میفروشد خویش را اول خریدار شما

تعریف اخلاص مین کہتے تھے الاخلاص ما خفی عن النفس درایتہ و علی الملک کتابتہ و علی الشیطان غوایتہ و علی الھوی امالتہ جو فقیر کہ ہر نفس مین اپنی کمی و بیشی نہین پہچانتا ہے وہ فقیر نہین ہے فقر فخر ہے علم غنم ہے صمت نجات ہے ایاس راحت ہے زہد عافیت ہے نسیان حق کا ایک طرفۃ العین خیانت ہے قرب من الحق لذت ہے بعد عن الحق حسرت ہے انس بالحق حیات ہے استیحاش من الحق ممات ہے

حضور مع الحق جنت ہے غیبت من الحق نار ہے ٥٩

شان المحب عجیب فی صبابتہ	الہجر یقتلہ والوصل یحییہ

طلب ارادت قبل تصحیح توبہ کی غفلت ہے حکایت ایک سال تک گہر سے باہر نہ آئے مگر واسطے جمعہ کے لوگ دروازے پر جمع ہوتے کہا اگر کچھ ... کے جب ... ایک درخت پر چڑیاں حسین وہ اوڑگئیں واپس گئے اور کہا اگر ہمین ... بات کرتے ہو تو طیور ... بہاگ گئے پہر ایک سال تک گہر مین رہے پہر لوگون سے ... اگر کبیر ا نکلے اوسوقت طیور ومصافر ... نہ بہاگے لوگون سے بات چیت کرنے لگے چڑیون نے اوترکر ... اور چینا شروع کیا یہانتک کہ ایک گروہ عصافر کا مرگیا اور حاضرین مین سے ایک شخص نے ... کیا حکایت وحوش انکے لئے ذلیل تھے ایکدن ایک حمار پر گذرہوا درندہ نے نصف اوسکو کہالیا تہا الک حمار دور سے بیٹہا دیکہتا تہا قریب نہین جاسکتا اوس سے کہا آپ اس شیر کے لیگئے اور کہا تو اسکو کان پکڑکر لیجا اور اپنے گدہے کی جگہ اس سے کام لے اوسنے شیر کا کان پکڑا اور سوار ہوکر لیگیا سالہا سال تک بجای حمار اوسکو استعمال مین رکہا یہانتک کہ مرگیا انتہی مین کہتا ہون اسیطرح کا ایک قصہ شیخ سعدی رح نے بہی بوستان مین ذکر کیا ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ ایک شخص کو پلنگ پر سوار دیکہہ کر تعجب کیا حب حال پوچہا کہ یہ کسطرح رام ہوا تو اوس سوار نے کہا ٥

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ	کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

بیشک اطاعت رب ایسی ہی چیز ہے کہ جو اللہ کا سچا مطیع ہوجاتا ہے اوسکی اطاعت سب مخلوق خدا کرنے لگتی ہے لیکن تحقیق اس اطاعت کا نہایت مشکل چیز ہے اسی لئے یہ حجاب درمیان سے نہین اوٹہتا ہو ٭

شیخ عبدالرحیم مغربی قنادی رح یہ اجلاء مشائخ مشہورین مصر وعظماء عارفین سے تھے صاحب کرامات خارقہ وانفاس صادقہ ہین لہ المحل الارفع من مراتب القرب والمنہل العذب من مناھل الوصل وھو احد من جمع اللہ لہ بین علمی الشریعۃ والحقیقۃ واتاہ مفتاحا من علم السر المصون وکنزا من معرفۃ الکتاب والحکمۃ مراد حکمت سے اسجگہ سنت مطہرہ ہے یعنی ایک خزانچی تہے علم قرآن وحدیث کے حکایت موذن جب اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتا تو یہ کہتے شھد نا بما شاھدنا وویل لمن کذب علی اللہ کہتے ہیں ہمنے ساری صفات آلہی کا فہم پالیا مگر صفت سمع کا سارے متکلمین گروہ کے ڈہونڈہ کرتے مین حق تک کوئی نہین پہنچا مرجع مین صفات اسرارہے استغراق اذکار مین ہے حکایت ایک دن انکے حلقہ مین ایک شیخ جو سے نازل ہوا حاضرین نے کچہہ نہ جانا کہ وہ کیا ہے شیخ نے ایک دم سر گریبان ہوکر سر اوٹہایا وہ شیخ طرف آسمان کے چلاگیا پوچہا تو کہا یہ ایک فرشتہ ہے اس سے ایک ہفوہ واقع ہوا تہا یہ پہر آگرا

سفارش چاہی اللہ نے میری سفارش اسکے حق مین قبول فرمائی یہ چلاگیا انتہی مراد ہفوہ سے شاید ترک اولی ہے کیونکہ ملائکہ عصیان باریتعالی سے معصوم ہوتے ہین **حکایت** کوئی انسان کسی بات مین ان سے مشورہ لیتا تو کہنے ذرا ٹھیر جا مین تیرے لئے جبرئیل علیہ السلام سے اذن لے لون ایک دم ٹھیر کر فرماتے افعل یا لاتفعل مطابق قول جبرئیل کے شعرانی کہتے ہین مراد جبرئیل سے صاحب اوسکے فعل کا منجملہ ملائکہ کے ہے نہ جبرئیل آیت علیہ السلام انتہی ہ

	زجنبش دل پر اضطراب می شنوم		صدای شہپر جبریل عشق ہر ساعت	

حکایت جب کسی عامی سے کہتے کہ ای فلان تو کلام کر اہل علم پر تو وہ معانی آیات و حدیث مین کلام کرنے لگتا یہانتک کہ اگر وہان دس ہزار مجبرہ ہوتے تو سب تھک جاتے پھر کہتے خاموش رہ اور سدم پاس اس عامی کے ایک حرف بھی اون علوم مین سے ہوتا بعض عارفین کہتے تھے کہ اگر مین وقت اونکی وفات کے موجود ہوتا تو دفن ہونے نہ دیتا لاش کو روی زمین پر چھوڑ دیتا تاکہ جو کوئی اونکو دیکھتا وہ ناطق بحکمت ہو جاتا مزار انکا مصر مین ہے قبر انکی مشہور ہے ✦

شیخ احمد ملثم ہین ۔ ابدال و مشائخ مصر سے تھے سار اقطار سے لوگ انکے دیکھنے کو آتے علما انکے روبرو ادب سے بیٹھتے انکے باپ پادشاہ مشرق تھے انکے مکاشفات زمان مستقبل مین عجیب تھے جس بات کی خبر دیتے اوسیطرح واقع ہوتا کہتے تھے کہ مین اپنے اختیار سے بات نہین کرتا ہون کبھی کسی چیز کی تمنا کرتے اور کوئی کچھ دیتا تو فقرا پر صدقہ کر دیتے **ف** لوگ انکی عمر مین مختلف تھے کوئی کہتا تھا کہ یہ قوم یونس علیہ السلام سے ہین کوئی کہتا تھا کہ اونہون نے امام شافعی کو دیکھا ہے اور اونکے پیچھے مصر مین نماز پڑھی ہے کوئی کہتا ہے کہ انہون نے قاہرہ کو جبکہ وہ خس پوش تھا دیکھا ہے یعنی قبل بنا کے شیخ عبد الغفار قوصی کہتے ہین مینے اونسے پوچھا تو کہا عمر ہی کا ان مخوابریعمایہ سنۃ اہل مصر اپنے حریم کو رویت و خلوت مین انسے منع نکرتے تھے بعض فقہا نے اسپر انکار کیا انہون نے کہا ای فقیہ تو اپنی خبر لے تیری عمر سات دن کی رہگئی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا لباس مین پابند کسی جامہ خاص کے نہ تھے جو پاتے وہی پہن لیتے کبھی عمامہ صوف سبز ہوتا کبھی سفید کبھی جبہ فرجیہ کبھی مرقعہ کسی حال کا انضباط نہ تھا **حکایت** ایک بار ایک قاضی نے انپر انکار کیا اور ایک محضر تکفیر کا لکھکر صندوق مین رکہا کہ صبح کو واسطے حکم شرع کے انکو بلایا جائیگا جب صبح ہوئی تو محضر نہ پایا صندوق بدستور مقفل تھا کنجی پاس قاضی جی کے تھی شیخ نے محضر نکال کر دیا اور کہا الذی قدر علی اخذ المحضر من صندوقک قادر علی اخذ ایمانک من قلبک مراد قادر سے اسجگہ اللہ قدیر ہے قاضی نے عذر کر توبہ کی اور اپنے ارادہ سے رجوع کیا انکی وفات حدود ۶ سنہ مین ہوئی قبر مسجد مین ہے انکو

تین بار زہر دیا کہ مر جائین مگر اللہ نے بچا لیا فرماتے تھے نا قطاب اقطاب ہوتے ہین نہ اوتاد اوتاد اور نہ اولیا اولیا مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور اونکی معرفت اور اجلال شریعت اور قیام بآداب شریعت نبویہ سے دل جب نور سے بھر جاتا ہے تو ہر حجاب کو جو درمیان عبد و رب کے ہے پھاڑ ڈالتا ہے رح ٭

۱۴۲

ابو الحجاج اقصری رح بڑے جلیل القدر کبیر الشان [illegible] فیض صحبت ابو النجا اسکندری اجل اصحاب ابو مدین سے تھے انکا مقام اقصرین مین نسبت عالی تھا انکا مزار بہ اقصر تن صعید اعلای مصر مین تھا

حکایت

ایک شخص نے امراء مشہورین مصر سے انپر انکار کیا انہون نے کہا تو فقراء پر انکار کرتا ہے اور نزدیک فلان شخص کے ناچتا ہے وہ نہ مرا یہانتک کہ رقاص ہوا یہ نتیجہ تھا سوء ادب و اعتقاد کا حق مین صلحاء کے فرماتے تھے جسکو کوئی طریق دیکھو ہمارے پاس بھیجدیا کرو اگر صادق ہوگا ہم اوسکو پہنچا دینگے اگر غافل ہوگا نکال دینگے تلف کرنا مریدین کا ضرور نہیں ہے وہ محجوب تک نہین پہنچتا جو محجوب بالغیر ہوتا ہے ابو العباس ملثمی کہتے ہین ایکدن مین پاس انکے گیا کیا دیکھتا ہون کہ دونون آنکھین بالای ابرو ہین **ف** فرماتے تھے مین بدایت امر مین ذکر لا الہ الا اللہ کا کیا کرتا تھا غافل نہوتا ایک دن میرے نفس نے مجھسے کہا تیرا رب کون ہے مینے کہا اللہ ہے اوسنے کہا لیس لک رب الا انا حقیقت ربوبیت یہی امتثال عبودیت ہے مین تجھسے کہتا ہون اطعمنی تطعمنی نم تنم قم تقم امش تمش اسمع تسمع ابطش تبطش یعنی مجھکو کھلا تو کھلاتا ہے سو رہ تو سو رہتا ہے کھڑا ہو تو کھڑا ہو جاتا ہے چل تو چلتا ہے سن تو سنتا ہے پکڑ تو پکڑتا ہے غرضکہ تو سارے حکم میرے اوٹھاتا ہے تو مین ہی تیرا رب ٹھیرا اِفند تو میرا ابدہ ہوا کہتے ہین مین اس امر مین متفکر رہا اتنے مین ایک عین شریعت کا میرے لئے ظاہر ہوا اوسنے کہا تو اوس سے مجادلہ کر ساتھ کتاب خدا کے جب وہ تجھسے کہے نم یعنی سو رہ تو تو کہہ کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون جب کہے کل یعنے کھا تو کہہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا جب کہے امش یعنے چل تو کہہ ولا تمش فی الارض مرحا جب کہے ابطش یعنے پکڑ تو کہہ ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط مینے اوس عین یعنے حقیقت سے کہا بھلا جب مین ایسا کر پیر سے ادا کیا ہے کہا مین تجھکو خلعت متقین کی پہناؤنگا تیرے سر پر تاج عارفین کا رکھونگا تیری کمر مین کمربند صدیقین کا باندھونگا تیرے گلے مین قلادہ محققین و تائبین عابدین حامدین سائحین راکعین الآیہ کا ڈالونگا انتہی مین کہتا ہون اسمین جواب سماع کا فوت ہوگیا شاید سہو القلم کاتب یا غلط طابع سے رہگیا ہو سماع کا یہ جواب ہو سکتا ہے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ **ف** کہتے تھے عدم اجتماع بالشیخ کچھ قادح محبت شیخ مین نہین ہوتا ہے کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ و تابعین کو دوست رکھتے ہین حالانکہ ہمنے اونکو نہین دیکھا ہے بات یہ ہے کہ جسوقت صورت معتقدات کی ظاہر ہو جاتی ہے تو وہ طرف صورت اشخاص

کی محتاج نہین رہتی بخلاف صورت اشخاص کے اگر وہ مظاہر ہوتی ہے تو محتاج صورت معتقدات کی رہتی ہے جب
جمع بینہما حاصل ہوتا ہے تو یہ کمال حقیقی ہے شعرانی کہتے ہین وفی ھذا دلیل عظیم لاھل الحرف
من الاحمدیۃ والرفاعیۃ والبرھامیۃ والقادریۃ ولا عبرۃ بمن ینکر علیھم ویقولون ھولاء
اموات لا ینطقون فان الاشیاء حقیقۃ انما ھو باقوالھم واحوالھم المنقولۃ الینا فافھم انتہی

شیخ کمال الدین بن عبد الظاہر رح یہ صاحب ابوالحجاج اقصری تھے مقام قوص مین قدم تجرید پر جما
امر مین تھے پہر رجوع طرف شباب و زراعات وغیرہا کے کیا پہر مقام اخمیم مین حالت شریفہ جلیلہ لطیفہ پر انتقال
فرمایا استظاہر النعم ادعنی من الناس تھے رح ◆

شیخ قطب الدین قسطلانی قاہرہ مین درس علم ظاہر و باطن دیتے اور لوگون کو طرف اللہ پاک کے بلاتی خرقہ سہروردیہ
پہناتے رح **ف** ان دونون صاحبون کا کچھ کلام شعرانی نے ذکر نہین کیا واللہ اعلم ◆

شیخ ابو عبد اللہ قرشی رح بڑے جلیل القدر تھے فقراء کی تعظیم نہایت درجہ کرتے کہتے تھے کہ یہ لوگ منتسب ہین
طرف اللہ تعالی کے مین نے نہین دیکھا کہ کسی شخص نے فقراء پر انکار کیا ہو یا بدگمان ہوا ہو لکن وہ برے حال پر مرا
کہتے تھے احتقار فقراء کا سبب ہے واسطے ارتکاب رذائل کے انکی ملاقات خضر سے بہت ہوا کرتی تھی اپنے
اصحاب سے یہ شرط کرتے تھے کہ سوا ایک طرح کے کہانے کے دو قسم کا کہانا گہر مین نہ پکایا کرو تا کہ کسی کو کسی پر
تمیز نہو **حکایت** انکے ایک مرید نے بی بی سے کہا تیرا جی کس چیز کو چاہتا ہے کہ مین وہی لاکر پکاؤن
اوسنے کہا اپنی بیٹی سے پوچھ بیٹی نے کہا جس چیز کو میرا جی چاہتا ہے تجھکو اوسکا مقدور نہین ہے کہا
نہین مجھکو مقدور ہے گو ہزار دینار خرچ ہون تو ضرور بتا کہا میرا بیاہ قرشی سے کر دے شیخ اوسی وقت مجذوم تھے
اونکو عورتین پسند نکرتی تہین اوس شخص نے آکر قرشی سے کہا فرمایا قاضی کو بلا لو قاضی آیا عقد کر دیا لڑکی کو
درست کرکے پاس شیخ کے بہیجا جب رات ہوئی باہر آئین اور شیخ اندر گئے تو ایک جوان خوبصورت امرد شکل اچھا لباس
پہنے ہوئے خوشبو دار بنکر سامنے آئے بی بی نے شرم سے اپنا منہ چھپا لیا کہا پردہ نکر مین قرشی ہون کہا تو قرشی
ہے قسم کہائی کہ واللہ مین قرشی ہون کہا تیرا یہ کیا حال ہے کہا مین تیرے پاس اسی حال پر رہونگا اور غیر کے
سامنے اوسی اگلی حالت پر رہونگا لکن تو کسی سے یہ بات نہ کہنا جب تک کہ مین نہ مرون کہا بہتر پہر کہا نہین مین نے
تیری وہی حالت اختیار کرتی ہون جس حالت سے تو درمیان لوگون کے ہوتا ہے جذام و برص وغیرہ سے اونہون
کہا جزاک اللہ خیرا پہر اوسی اپنی اگلی حالت پر ہمیشہ رہے جب شیخ کا انتقال ہو گیا تب بی بی نے یہ حال ظاہر
کیا حرمت بی بی کی درمیان فقراء کے ویسی ہی تہی جیسے کہ حالت حیات شیخ مین تہی **ف** یہ کہتے تہے تو
لازم پکڑ عبودیت اور آداب عبودیت کو عبودیت سے طالب وصول نہو بشریت انکار کرتی ہے توجہ الی اللہ سے

مگر شہاب الدین حبیب پوچہا تو کہا کہ ایکبار مین راہ حج مین پیاسا تہا خادم سے کہا دریای شور سے پانی بہر لے اوسنے بہر کر دیا مینے
پیا آب شیرین تہا جب ضرورت نرہی تو پہر بدستور اوسکو آب شور پایا فرماتے تہے لا یکون الابتلاء الا فی الفحول
من الرجال رحمہ اللہ تعالی +

فی سنہ ۶۹۵
شیخ محمد بن ابی جمرہ بہ کبیر الشان مشہور من اولیاء مصر صاحب علم تہے اونپر آثار سلطنت جلال کا غلبہ تہا شرع کی نہایت تعظیم
کرتے تہے قائم بشعائر اسلام تہے یہ کہتے تہے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری مین دیکہتا ہون لوگون
نے اس دعوی کا انپر انکار کیا ایک مجلس منعقد کی یہ اپنے گہر بیٹہ رہے نماز جمعہ کو نکلتے پس بس جتنے لوگ منکر تہے
وہ بُرے حال پر مرے مزار انکا مصر مین ہے کہتے تہے تیری بات وہی شخص سمجہے گا کہ جو چیز تیرے اندر چکی ہے وہی
چیز اوسکے اندر چکی ہوگی علما اولیا چونکہ وارث انبیاء ہین اسلئے حاصل ہونا فترات واقعہ کا درمیان عالم و عالم اور
ولی و ولی کی ضرور ہے جب ایک داعی کا طریقہ مندرس ہو جاتا ہے تو بعد ایک زمانے کے ایسا کوئی شخص آتا ہے جو
اوسکو تازہ کر دیتا ہے سو جسطرح فترات انبیاء مین پرستش اصنام کی ہونے لگتی ہے اسی طرح فترات اولیا مین
پرستش اہوا و بدع کی ہونے لگتی ہے اور اعمال مبدل با قبول ہو جاتے ہین وغیر ذلک مما یشہد انہا بہ
القلوب المنیرۃ مین کہتا ہون حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ان اللہ عزوجل یبعث لہذہ الامۃ علی
راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا رواہ ابوداؤد مرقات مین اس تجدید کے یہ معنی لکہے ہین
ای یبین السنۃ من البدعۃ ویکثر العلم ویعز اہلہ ویقمع البدعۃ ویکسر اہلہا انتہی یہ دلیل ہے
اس بات پر کہ علماء و اولیاء دونون مین بعد ایک زمان کے اہل تجدید پیدا ہوتے ہین جنکے تجدید ظاہر و باطن
دین کی ظہور مین آتی ہے وللہ الحمد **ف** فرماتے تہے لو قدرت ان اقتل من یقول لا موجود الا
اللہ فعلت لما یقول ہذا فی بولہ وغائطہ وعجزہ عن دفع الآلام عن نفسہ وشرط الالہ
ان یکون قادرا فکیف یقول انا عین الحق ہذا من اضل الضلال یعنی فتوی قتل قائل وحدۃ الوجود
کا دیتے تہے مین کہتا ہون اسی بنیاد پر حلاج مقتول ہوئے تہے لکن یہ فتوی اوسوقت صحیح ہے کہ قائل اسکا
صاحی ہو نہ سکران ورنہ سکران و نائم و صبی کا ایک حکم ہوتا ہے پہر اوسکا مارنا کیا ○

	ہزار صبح گزر اند زخود پرستان را		ہزار عربدہ با چشم تو گردان آرے	

یہ قول ایک حالت ہے جو مرید پر بدایت امر مین طاری ہوتی ہے اہل نہایت اس حالت سے عافیت مین رہتے
ہین وللہ الحمد فرماتے تہے اگر فقیہ اپنی قرارت مین تدبر کرے تو انوار قرآن سے جل کر سرگردان ہو کر کہانا پینا سو
چہوڑ دے **ف** کہتے تہے تین آدمی ہین کہ غالباً فلاح نہین پاتے ایک فرزند شیخ دوسری زوجہ شیخ
تیسرے خادم شیخ فرزند اسلئے کہ وہ مریدون کو دیکہتا ہے کہ باپ کے ہاتہ چومتے ہین اسکو اپنی گردن پر لادے

پھرتے ہین ہر امر مین اسکی اطاعت کرتے ہین وہ اپنے نفس مین تکبر کرتا ہے جس سے حب ریاست پیدا ہوتی ہے اوسکے صفات مظلمہ اوسپر مستولی ہوتی ہین پھر کسی واعظ کا وعظ اوسمین اثر نہین کرتا اونکی سنیت اپنے اوپر نہین دیکھتا ہان اگر ہماسے ہو قریب ہو پہر بھی خائف ہوجاتا ہے اور سب سے زیادہ باب سے انتفاع اونہا ماہے زوجہ اسلئے کہ وہ شیخ کو بعین ازواج دیکھتی ہے نہ بعین ولایت جانتی ہے کہ وہ تقضاء شہوت مین اسکا محتاج ہے ہان اگر اللہ اوسکے بصر کو منور کردے اور بعین ولایت نظر کرے تو منتفع ہو اور سب سے بہتر ٹہیرے اسلئے کہ لیل ونہار اوسکے ساتھ مصاحبت رکھتی ہے خادم اسلئے کہ اوسکو رویت شیخ کی مکرر رہتی ہے احوال ماکل ومشرب ونوم پر مطلع ہوتا ہے اسی سلئے شیخ کو یہ چاہیے کہ بہراہ مرید کے بے ضرورت مواکلت ومجالست نکرے کہ اسمین خوف سقوط حرمت شیخ کا اوسکے دل سے ہے جب حرمت شیخ کی مرید کے دل سے ساقط ہوجاویگی تو برکت صحبت سے محروم رہے گا نظر خادم کی طرف شیخ کے بتعظیم وتکریم چاہیے تاکہ انتفاع حاصل ہو اور بہ نسبت غیر کے زیادہ نزفلاح پاتی ہے ؎ شیخ عبد الغفار قوصی رح صاحب کتاب التوحید فی علم التوحید یہ جامع تھے درمیان شریعت وحقیقت کے بڑے آمر بمعروف ناہی عن المنکر تھے اپنی جان طاعت الٰہی مین فروخت کردیتے ہ

	گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید		گر نثار قدم یار گرامی نکنم	

حکایت ایک ہمراہ انکے بیٹے کے یقطین کہاتے تھے بیٹے سے کہا ان رسول اللہ صلعم کان یحب الیقطین اوسنے کہا ما اھلہ الا قذارۃ تلوار کہینچکر اوسکا سر اوتار دیا اور غرض شارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ثمرۂ فواد پر مقدم رکہا جزاہ اللہ خیرا انکا انتقال ۷۰۸ھ سے کچھ بعد ہوا کہتے تھے سہروردی وقرشی سے استماع سماع کیا ہے یہ ایک بقیہ ہے جو کامل پر باقی رہگیا ہے جیسے بعض خلفاء سے ذوالنون کے چغلی کہائی تہی اور کہا تھا کہ وہ زندیق ہے خلیفہ نے بلاکر کہا یہ کیا بات ہے جو لوگ تیرے حق مین کہتے ہین کہا کیا کہا تو بہی حسین حلاج کی طرح کہتا ہے کہا لا اعرف ذلک الا عند السماع ارشاد نے ایک قوال انکے پیچھے بہیجا اوسنے کچھ اشعار پڑہے وہ پہول کر مثل فیل کے ہوگئے ہر بن مو سے ایک قطرہ خون ٹپک پڑا خلیفہ نے کہا ماھذا من اھل پہر انکا اکرام کیا اور مصر کو واپس کردیا ہ

	یک قطرہ خون ہو دل بہی طوفان ہے ہالہ		ماہیت دو عالم کہائی سپہرسے ہی خوشہ	

ف حکی ان سہل بن عبد اللہ التستری قال التوبۃ فرض علی کل عبد فی کل نفس فانکر علیہ اہل بلدہ وکفروہ حتی خرج من تستر الی البصرۃ ومات بہا ھذا مع علم سہل واجتہادہ وعلو شانہ وکذلک شہدوا علی الجنید بالکفر مرارا حتی تستر بالفقہ واختفی مع علمہ ومعرفتہ وھذا من اعجب العجائب واللہ اعلم ؎

شیخ ابوالحسن بن الصائغ سکندری رحمۃ اللہ علیہ: یہ جملہ اصحاب شیخ عبدالرحیم قناوی سے تھے یہ اپنے اصحاب سے
کہتے تھے تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دنیا میں کوئی امر جدید ظاہر کرنا چاہے تو قبل حدوث کے
اوسکو آگاہ کر دے وہ کہتے کہ نہیں فرماتے ابکو اعلیٰ قلوب محجوبۃ عن اللہ عزوجل **حکایت** ایک بار ایک
خانقاہ میں اوترے سات اصحاب [illegible] لئے اور کہا کہ اس [illegible] کا علم نہیں ہے صحبت امارد
سے منع کرتے تھے اور جوان آدمی کو وسط حلقہ میں نہ بٹھالتے خلف حلقہ کا حکم کرتے اور جب تک فقیر کی داڑھی
نہ نکلتی اوسکو روبرو آنے نہ دیتے اگر کوئی جوان خوبصورت سامنے آجاتا اوسکے کپڑے اوتروا کر مرقعات پہنا دیتے

حکایت ایک شخص نے ایک امرد سے مقبرۂ شیخ میں برا کام کرنا چاہا قبر کے اندر سے ایک چیخ ماری کلا ما تستحی
من اللہ یا فقیر رضی اللہ عنہ ۔

شیخ ابومسعود بن ابی العشائر باذبینی یہ ایک شہر ہے قریب جزائر واسط کے ملک عراق میں یہ اجلائے مشائخ مصر سے
تھے بادشاہ انکی زیارت کو آتے سید داود مغربی و خضر کردی وغیرہ مشائخ انکی صحبت میں رہے ہیں انکا انتقال
قاہرہ میں ہوا ۶۴۴ھ میں سفح جبل مقطم میں مدفون ہوئے کہتے تھے تجھپر لازم ہے کہ تو مستغنی باللہ ہو اگر استغنا
سے عاجز ہو تو مشتغل باللہ ہو اگر اس سے بھی عاجز ہو تو مشتغل بطاعۃ اللہ ہو میں نہیں دیکھتا واسطے تیرے کوئی عذر
عدم اشتغال بطاعۃ اللہ میں کیونکہ یہ اول درجہ ہے درجات ترقی کا فرماتے تھے صلاح قلب کا توحید و صدق
میں ہے اور فساد دل کا شرک وریا میں ہے علامت صدق توحید کی شہود واحد ہے جسکے ساتھ دوسرا نہو اور عدم
خوف ورجا کے مگر اللہ تعالیٰ سے صدق تجرد ہے کل سے اور محو کل و فقد کل جب تو دیکھے کہ تیرا دل مائل الی الخلق ہے تو
نفی کر دل سے شرک کو اور جب تو دیکھے کہ تیرا دل مائل الی الدنیا ہے تو نفی کر دل سے شک کو میں استغفار کرتا ہوں
اپنی تقصیر سے ہر عبادت میں بقدر اپنے انفاس کے نسئل اللہ المغفرۃ سارے اخلاق شریفہ کا منشا دل ہے
اور سارے اخلاق ذمیمہ کا منشا نفس ہے صادق الطلب کو چاہئے کہ شروع ریاضت نفس و طہارت قلب
سے کرے یہانتک کہ اخلاق مبدل ہو جائیں شک تصدیق سے بدل جائے شرک توحید سے منازعت تسلیم سے
سخط و اعتراض رضا و تفویض سے غفلت مراقبہ سے تفرقہ جمعیت سے غلظت لین و لطف سے رؤیت ہمہ
ناس عن نفس لبصر رؤیت محاسن سے قسوت رحمت سے غل و حقد نصیحت سے اذلال خوف تحویل سے اور یہ
دیکھے کہ اوسنے ایکدم بھی اللہ کا حق وفا نہیں کیا اور نہ شکران فعل خیرات کا بجا لایا جب ایسا کریگا تب کہیں
مستحق بعبودیت ہوگا اور توحید صاف ہوکر عیش طیب مع اللہ مثل عیش اہل جنت کے فی الجنۃ کریگا یہ
اخلاق انبیاء و صدیقین و اولیا و صالحین و علماء عاملین کے ہیں اللھم ارزقنا **ف** فرماتے تھے
نفس جب تلک کہ ساتھ اپنے اخلاق و صفات کے باقی ہے تب تک ساری حرکات عبد کی متابع خواطر نفس کے

ہین یہ دو چیزین ہین اگر خلق کے لیے ہے تو شرک ہے اور اگر راحت نفس کے لئے ہے تو ہوا ہی ہے شرک توحید کو صاف
ہونے نہین دیتا اور ہوا ہی عبودیت کو صاف ہونے نہین دیتی جب تک کہ سالک اس دشمن کو جو درمیان اوسکے
دونون پہلو کے ہے ضعیف وناتوان نکریگا رسوخ قدم کا صحیح نہوگا گو اتنے اعمال کرے جس سے خائفین مجرم
ہو جاوین تمام مردہ ہے جو مداوات امراض کے خارج سے کرے قلع اصول امراض مین باطن سے لگے یہانتک کہ
صفاء قلب وطیب ذکر دوام انس حاصل ہو **ف** کہتے تہے سالک پر واجب ہے کہ جب اپنے نفس سے کوئی
خلق بد دیکھے جیسے شرک یا کبر یا بخل یا سوء ظن تو نفس کو ضدمین داعی نفس کے داخل کرے پہر متوجہ ہو ذکر اللہ
پر بحول وقوت الٰہی ومجاہدات یہانتک کہ وہ اخلاق نفس ضعیف ہو جاوین اور نور قلب بڑہ جائے اور ایک ذرہ
محبت خدا کا نازل ہو اور اشیاء کو بلا مکابدہ ترک کردے اور ہر مالوف کو بلا مجاہدہ قطع کرے **ف** فرماتے تہے
وہ اصول جنپر بنیاد امر مرید کی ہے چار امر ہین ایک اشتغال زبان کا بذکر اللہ ساتھہ حضور قلب کے دوسرے
جبر قلب کا مراقبہ ومخالفت نفس وہوا پر بین اہل اللہ تیسرے تصفیہ لقمہ کا واسطے عبودیت کے یہ قلب ہے
اسی سے جوارح متحرک ہوتے اور دل صاف ہوتا ہے نفس کو خطاوسکا اکل وشرب سے دے اور جس سے نفس طامع
ہو اوس سے اوسکو روکے اسلئے کہ یہ ایک امانت ہے اللہ کی نزدیک عبد کے اور ایک مطیہ ہے کہ اوسپر سیر کرتا ہے
سو ظلم کرنا اوسپر مثل ظلم غیر ہے بلکہ اوس سے بہی زیادہ تر سخت ہے ولہذا خلود قاتل نفس کا آیا ہے نہ قاتل
غیر کا اور وہ اکسیر جو اعیان کو ذہب خالص بنادیتی ہے اکثار ذکر اللہ مع الاخلاص ہے

	سبے باطن پاک کے بہ جنت راہ ست		گر در تو لا الہ الا اللہ ست	
	ہر چند برو سکہ نام شاہ ست		صراف زر قلب کجا بستاند	

ف کہتے تہے مراقبہ مفتاح ہر سعادت ہے اور ایک طریق ہے راحت مختصرہ کا اس سے دل پاک ہوتا ہے
نفس دب جاتا ہے انس قوی ہوتا ہے تب حب نازل ہوتا ہے اور صدق حاصل ہوتا ہے یہ وہ مارس ہے جو سوتا نہین
وہ قیوم ہے جو غافل نہین ہوتا ہو کہتے تہے کل من فقی لہ عدو یخاف ان یشمت بہ فانما ہو لنفسہ
والبقاء حب الدنیا فی قلبہ جو چیز دل کو ذکر خدا سے غافل کرے وہی دنیا ہے یا جو چیز کہ دل کو طلب سے ٹہیرا دے
یا جو ہم دلمین نازل ہو وہی دنیا ہے شعرانی رح نے انکا ایک خط بنام لبعض اخوان کے نقل کیا ہے جو مشتمل ہے
اخلاق اہل اللہ وصفات اہل سلوک پر پہر کہا ہے کہ وجمیع ہذہ الرسالۃ من اخلاق الکمل ومارایت
فی لسان الاولیاء اوسع اخلاقا منہ ومن سیدی احمد بن الرفاعی رضی اللہ عنہما +
ابراہیم دسوقی قرشی رح یہ اجلاء مشائخ وفقراء اصحاب خرق سے تہے صاحب کرامات ظاہرہ ومقامات فاخرہ وسرائر
نائرہ والبصائر باہرہ واحوال خارقہ وانفاس صادقہ وہمم علیہ ورتب سنیہ ومناظر بہیہ واشارات نورانیہ ونفحات روحانیہ

واسرار ملکوتیہ و محاضرات قدسیہ انکا کلام عالی لسان اہل طریق پر بہت ہے یہ کہتے تھے جو کوئی متشرع متحقق نظیف عفیف نہیں ہے وہ میری اولاد نہیں اگرچہ میرے صلب سے ہو اور مریدون مین جو کوئی ملازم شریعت و حقیقت و طریقت و دیانت و صیانت و زہد و ورع و قلت طمع کا ہے وہ میری اولاد ہے اگرچہ کسی شہر دور دراز کا ہو ایکبار انسے کہا تم کیا چاہتے ہو کہا اللہ جو اللہ چاہتا ہے کہا تمکو کسی فقیر پر انکار نہ چاہیئے حال و لباس و طعام کا گو وہ کسی حال پر ہو لیکن انکار کسی شخص پر بہی بیجا ہے مگر یہ مرتکب کسی محظور شرعی کا ہو کیونکہ انکار موجب وحشت کا ہوتا ہے اور وحشت سبب انقطاع عبد عن الرب کا ہے فرماتے تھے شریعت اصل ہے اور حقیقت فرع شریعت جامع ہر علم مشروع ہے اور حقیقت جامع ہر علم خفی سارے مقامات انہین دونون کے نیچے مندرج ہین **ف** فرماتے تھے مرید پر واجب ہے کہ علم حاصل کرے جتنا کہ واسطے تادیۂ فرض و نفل کے اوسپر واجب ہے اور مشغول لفصاحت و بلاغت نہو کیونکہ یہ اوسکو مراد سے شاغل کر دیگا بلکہ تفحص آثار صلحار کا عمل مین کر کے ذکر پر مواظبت کرے رجال مین کوئی رجل ہوتا ہے اور کوئی نصف رجل اور کوئی ربع رجل اور کوئی رجل کامل و بالغ و مدرک وہ واصل اللہ اپنے بندون مین اوسیکو دوست رکھتا ہے جو اللہ سے بہت ڈرتا ہے اور جسکا قلب و فرج و لسان و دست اطہر و اتقی ہے وہی شخص اعفی و اکرم مردم و اکثر الذکر و اوسع الصدر ہے تم دعوات کاذبہ سے بچتے رہو کہ وہ روسیاہ وکدر باطن کر دیتی ہین اور دور رہو سواغات و رؤیت نساء اور مشی مع الاحداث سے طرقات مین کہ سب نفوس و شہوات ہین اور جو کوئی طریق قوم مین ایسی بات نکالے جو اوسمین نہین ہے تو وہ ہم مین سے نہین ہے **قال تعالیٰ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ف** یہ عجمی سریانی عبرانی و سائر لغات طیور و وحوش مین کلام کرتے تھے شعرانی رح نے اس جگہ پر ایک کلام عجیب غریب انکا نقل کیا ہے خدا جانے زبان طیور ہے یا لسان وحوش یا بیان ملائکہ حاجت اوسکے ذکر کی بیان پر نہین ہے بطور نمونہ ایک عبارت مختصر حکایت کیجاتی ہے بعض مریدونکو لکھا تھا بعد السلام وانی احب الولد و باطنی من الحقد و الحسد خلی ولا بباطنی شظا ولا حریت نظی ولا لوی نطی ولا جوی من مضی ولا مصمص غضا ولا نکص نصا ولا سقط لطا ولا لطب غظا ولا عطل خطا ولا شنب سری ولا سلب سبا ولا عتب فجا ولا سمد وصدا ولا برع رضا ولا شطف جزا ولا حتف حرا ولا خمش خیش ولا حفص عفس ولا حفف حنس ولا حولد کنس ولا عنس کنس ولا هسعس خس ولا جیقل جندس ولا سطاریس ولا عیطانیس ولا هطا مرش ولا سطامریش الی آخرہ **ف** فرماتے تھے سارا علم دو حرف مین جمع ہے ایک معرفت عبودیت دوسری عبادت سب جو کوئی یہ کریگا وہ شریعت و حقیقت کو پاویگا اسمین کچہ تعطیل علماء کی نہین ہے بلکہ علم آئین عمل ہے یہ بات ہمنے اسلئے کہی ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے فاقرؤا ما تیسر منہ ہر فرقہ کے لئے ایک منہج ہے

ورنہ کبھی ایسا کم ہی شخص میں علم وعمل دونون کو جمع کر دیتا ہے وہ شخص افادہ سارے فوائد کا لوگون کو کرتا ہے علی
خزینہ شریعتہ شعر ہے حقیقت شریہ کہتے تھے من تام فی الاسحار ولزم فیہا الاستغفار کشف اللہ لہ عن الاسرار
لا مستقی من حق اللہ نومن خماالخمار ولطلعت فی قلبہ شموس المعانی والاقمار فیا ولد قلبی احمل
بما قلتہ لک تکن من المفلحین فرماتے تھے ہمارا طریقہ یہی طریق تحقیق وتصدیق وجد وعمل وتنزہ وغض بصر
وصمت بہن وفرج ولسان ہے جو کوئی اسکے خلاف کریگا طریق اوسکو چھوڑ دیگا طوعًا یا کرہًا کہتے تھے اسلم التفسیر
ماکان مرویا من السلف وانکرہ ما فتح بہ علی القلوب فی کل عصر ولولا ذالک لحرک بیرک قلوبنا لما
نطقت لا نبیاء وجمہور السلف **ف** جب کسی فقیر سے عہد لیتے کہتے ای فلان تو طریق نسک مین کتاب اللہ
وسنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چل نماز پڑھ زکوۃ دے روزہ رکھ حج کر سارے اوامر مشروعہ واخیار مرضیہ
کا اتباع کر طاعت خدا مین قولاً وفعلاً واعتقادًا مشغول ہو نظر ات زخارف وعطایا وملابس وقماش وریاش وحظوظ
دنیا کے نہ کر **ہ**

این جہان گر ران جای فراغت نبود	خواب در خانہ زین کس نتواند کردن

اخلاق مین تتبع رسول رہ اگر نہو سکے تو اتباع خلق شیخ کر اگر تو نہ کریگا تو ہلاک ہو جائیگا فرماتے تھے جسد تین قسم ہے
دل زبان اعضا سو زبان واعضا پر ملائکہ موکل ہین اور دل کا متولی اللہ تعالیٰ ہے کوئی عمل انکی واقف واکثر العبد
علم اہل اللہ عزوجل سے نہین ہے ایک ذرہ اس علم کا جبال پر بھاری ہے عمل غیر سے اسلئے کہ یہ علم خالی ہے
علل سے قوم کا عمل دل سے ہوتا ہے غیر کا عمل بدن سے **ہ**

تو کہ بدولت ایشان رسی کہ نتوانی	جز این دو رکعت وآنہم بصد پریشانی

حامل قرآن عظیم کو نہ چاہیے کہ اپنے دہن کو کلام حرام واکل حرام سے میلا کرے مثل ناطق بالقرآن کی باوجود
تدنس قسم کی غیبت یا نمیمہ یا بہتان سے ایسی ہے جیسے کوئی مصحف کو قاذورات مین رکھے حالانکہ علما قائل
ہین اوسکے کفر کے جو لوگ خاص الخاص ہین اہل خصوصیت سے اونکے نزدیک اونکے دل ہین اونکا لباس تقوی و
خوف ہے اپنے رب سے اونہون نے کرامات کو ترک کر دیا ہے وہ اوس سے راضی نہین کیونکہ وہ جانتے ہین کہ
یہ کرامات ثمرۂ اعمال ہین اسیلئے وہ نہ ہوا مین اوڑتے ہین اور نہ پانی پر چلتے ہین نہ ہوام وانشود اونکے مسخر ہین
نہ زمین پر پاؤن مارکر چشمۂ آب جاری کرتے ہین نہ کسی اجذم وابرص کو ہاتھ لگا کر اچھا کرتے ہین بلکہ وہ دنیا
سے چل بسے اونکے اجر وافر وکثیر تھے **ف** کہتے تھے صحیح قول علما کا یہ ہے کہ عقل قلب مین ہوتی ہے بدلیل
حدیث ان فی الجسد مضغۃ لکن جاہد تو کہ نہ عقل مین فکر کریگا تو سر کو مدبر امر دنیا کا اور دل کو مدبر امر آخرت
کا پائیگا فمن جاھد شاھد ومن رقد تباعد شعرانی رح نے کئی ورق تک انکے اقوال واحوال نقل کئے ہین

اور انسنے تا حسین بن علی علیہما السلام نسب انکا ضبط کیا ہے ۔ فقیہ مذہب شافعی تھے پہر متعقفی آثار سادات صوفیہ ہوئے مرتبۂ شیخوخت کو پہنچے ۴۳ برس کی عمر ہوئی ۶۰۷ھ میں انتقال کیا انکے اشعار و قصائد لسان ازواج پر ہین رضی اللہ تعالی عنہ ✤

۱۹۸

سید ابو العباس احمد بدوی بیع انکی شہرت شیخ القطب کے ساتھ [illegible] انکی ولادت بلدۂ فاس زمین مغرب مین ۵۹۶ھ ہوئی تھی پہر انکے باپ مکہ مکرمہ مین آکر رہے انہون نے وہین نشوونما پایا یہ بڑے بڑے شجاع تھے اسلئے انکو بدوی کہتے تھے ایک نام انکا مکہ مین عطاب بہی تہا یہ مکہ سے عراق کو گئے وہان کے اشیاخ سے ملے سید عبدالقادر وسید احمد رفاعی نے انسے کہا ای احمد مفاتیح عراق و ہند و یمن و روم و مشرق و مغرب ہمارے ہاتہہ مین ہین تم جس مفتاح کو چاہو اختیار کرو انہون نے کہا مجکو کچہہ حاجت تمہارے مفاتیح کی نہین ہے ما آخذ المفتاح الا من الفتاح پہر نزدیک فاطمہ بنت بری کے گئے اس عورت کا حال عظیم تہا صاحبۂ جمال بدیع تہی رجال سے اونکے احوال کو سلب کرلیتی انہون نے اوسکا حال سلب کرلیا وہ انکے ہاتہہ پر تائب ہوئی اوس سے کہا آج سے پہر کسی شخص سے تعرض نکرنا جو قبائل نزدیک اوسکے مجتمع تہے وہ سب اپنے اپنے اماکن کی طرف چلدیئے یہ دن ایک یوم مشہود تہا درمیان اولیا کے پہر مصر مین آرہے بڑے جلیل القدر تہے ملک ظاہر بیبرس انکا معتقد تہا انکے پاس آیا کرتا جب یہ عراق سے مصر کو آئے اوسنے مع اپنی تمام لشکر انکا استقبال و اکرام کیا یہ غلیظ الساقین طویل الذراعین کبیر الوجہ اکحل العینین طویل القامۃ قمحی اللون تہے بعد حفظ قرآن عظیم کے ایک مدت تک مشتغل بعلم مذہب شافعی رہے انکا انتقال ۶۷۵ھ مین ہوا بجای اپنے سید عبد العال کو خلیفہ کیا انکی حکایات کرامات وتصرفات بعد انتقال کے متعلق بہ لد وغیرہ شعرانی رح نے ذکر کیئے ہین انکے مولد کا بہی جلسہ ہوا کرتا ہے اہل مصر انکے ساتہہ اعتقاد عظیم رکہتے ہین انکے مزار پر مجمع رجال و نساء ابکار وغیرہم کا رہا کرتا ہے عفا اللہ عنا وعنہم ✤

۱۹۹

شیخ محی الدین بن عربی رح سارے محققین اہل اللہ انکی جلالت پر سائر علوم مین مجمع ہین خود انکی کتب شاہد اس امر کی ہین انکار منکرین کا انپر بوجہ دقت کلام ہے لا غیر اسی لئے غیر سالک طریق ریاضت کو مطالعہ سے انکے کلام کے روکا گیا ہے کہ کہین اوسکے اعتقاد مین شبہہ نہ پڑے اور وہ اوسی شبہہ پہر مرجائے اور مراد شیخ کی تاویل نہ جانے شیخ صفی الدین بن منصور وغیرہ نے انکو ساتہہ مرتبۂ ولایت کبری وصلاح و عرفان وعلم کی یاد کیا ہے اور کہا ہے هو الشيخ الامام المحقق رأس اجلاء العارفين والمقربين صاحب الاشارات الملكوتية والنفحات القدسية والانفاس الروحانية والفتح الموثق والكشف المشرق والبصائر الخارقة والسرائر الصادقة والمعارف الباهرة والحقائق الزاهرة له المحل الارفع من مراتب القرب فى منازل الانس والمورد الذ

فی متاصل بالوصل والطول الاعلی من مدارج الدنو والقدم الراسخ فی التمکین من احوال الفناء والباع الطویل
فی التصریف فی احکام الولایۃ وھو احد ارکان ھذا الطریق رضی اللہ عنہ اسی طرح انکا ترجمہ شیخ عارف باللہ محمد بن
اسعد یافعی نے ساتھ عرفان وولایت کے لکھا ہے شیخ ابو مدین نے انکا لقب سلطان العارفین رکھا تھا شعرانی کہتے ہین
بڑی دلیل انکے مقام باطن پر خود انکا کلام ہے انکی کتابین لوگون مین مشہور ہین خصوصًا ارض روم مین **حکایت** انہون نے
بعض کتب مین ذکر سلطان اول سلیمان بن عثمان کا کیا ہے کہ وہ فلان وقت مین قسطنطنیہ فتح کرلیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا
حالانکہ درمیان انکے اور سلطان کے فاصلہ قریب دو سو سال کا تھا انکی قبر پر ایک قبہ عظیمہ اور تکیہ شریفہ شام مین بنا ہے
وہان قسمت طعام وخیرات کی ہوتی ہے جو قاصرین انکے منکر تھے وہ بھی وہان حاضر ہوتے ہین بعد ازان انکی قبر پر
پیشاب کر جاتے تھے **حکایت** شعرانی کہتے ہین مجھسے شیخ صالح حاج احمد حلبی نے کہا کہ انکا گھر قریب ضریح ابن عربی رح
کے تھا ایک شخص منکرین شیخ مین سے بعد نماز عشا کے آگ لایا چاہا کہ انکے تابوت کو جلا دے قبر سے علیحدہ بفاصلہ ایک گز
زمین مین دھس گیا مین دیکھ رہا تھا اوس رات سے گھر والون نے اوسکو نہ پایا مینے یہ قصہ اونسے ذکر کیا اونہون نے
زمین کھودی سر پایا جتنا زمین کو کھودتے تھے وہ نیچے زمین کے دھنستا چلا جاتا تھا ناچار عاجز ہو کر مٹی ڈالکر چلے آئے
ف یہ پہلے میر منشی بعض ملوک عرب کے تھے اسلیئے ترجمہ انکا علما ادب وعربیت مین بھی لکھا جاتا ہے پھر زہد وعبادت
وسیاحت مین رہے مصر شام حجاز روم مین آئے حمص شہر مین گئے وہان اونکی مؤلفات موجود ہین
شیخ الاسلام مصر عزالدین بن عبدالسلام انپر بہت حط کرتے تھے لیکن جبکہ صحبت شیخ ابو الحسن شاذلی رح
مین آئے اور عارف احوال قوم ہوئے تو پھر انکی ولایت وعرفان وقطبیت کے قائل ومترجم بنگئے انتہی
مین کہتا ہون اسمین شک نہین ہے کہ جس طرح ایک عالم انکا معتقد ہے اسی طرح ایک جہان انپر معترض ہے
اس انکار مین بڑے بڑے علما واکابر ومشائخ واہل اجتہاد داخل ہین لیکن طریق اسلم وسبیل اکرم
یہ ہے کہ جناب ابن عربی ہون یا اور کوئی ولی شرقی وغربی کسی سے بھی کچھ تعرض بالتخصیص بابت انکار
احوال واقوال وعلوم طریق کے نکرنا چاہیئے بلکہ سب کے ساتھ حسن ظن رکھنا بہتر ہے جہانتک ہو سکے
تاویل اونکے قول وحال وعلم کی کرے اور جس جگہہ تاویل نہ چلے وہان خاموش رہے حوالہ مراد متکلم
فرمائے اپنا عقیدہ اوس جگہہ مطابق واضح کتاب وسنت کے درست رکھے ہمارے جناب قاضی محمد بن
علی شوکانی رحمہ اللہ نقشبندی الطریقہ تھے ہدایت امر مین ابن عربی رحمہ اللہ پہ انکار رکھتے تھے
بعد چالیس سال کے اوس انکار سے رجوع کیا اور کہا کہ اونکا کلام مؤل ہے اسی طرف شیخ احمد ولی اللہ
محدث دہلوی ومجدد الف ثانی رحمہ اللہ بھی گئے ہین خذ ما صفا ودع ما کدر ایک
عمدہ ضابطہ ہے اللھم ردفقنا ان کا انتقال ۶۳۸ھ مین ہوا شعرانی کہتے ہین

کہتے ہین وقد سطرنا الکلام علی علومہ واحوالہ فی کتابنا تنبیہ الاغبیاء علی قطرۃ من بحر علوم الاولیاء فراجعہ مین کہتا ہون جو اعتراضات ومواخذات انکی کتاب فتوحات مکیہ پر وارد کئے گئے ہین اونکی تاویل شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر مین بہت خوب لکھی ہے ولتہ الحمد فرزند عزیز ابو النصر سید علی حسن سلمہ اللہ تعالی نے رسالہ تخریج الوصایا من خبایا الزوایا مین وصایای کتاب فتوحات کو ملخص کرکے ضمیمہ وصایای کتاب وسنت کیا ہے جزاہ اللہ عنا خیرا بات یہ ہے کہ جس شخص کا علم وفضل وتقوی وطہارت بلا میزش فسق وبدعت وحب دنیا وریاست مسلم الثبوت ہو اور وہ شخص پابندی احکام شرع کی کما حقہ پیشنہاد خاطر رکہتا ہو اور اوسکے برکات وحسنات برای العین ہون وہ اللہ کا دوست ہوتا ہے خواہ عالم ظاہر ہو یا عالم باطن ایسے شخص کا اگر کوئی قول یا فعل اتفاقا محل اعتراض سمجھا جائے تو اوسپر حکم تکفیر کا ایکا ایک بے سمجھے بوجھے نلگانا لئے اسمین اندیشہ رجوع کفر کا اور سوء خاتمہ وسلب ایمان کا حق مین قائل ومکفر ومنکر کے ہوتا ہے نحن نحکم بالظواہر واللہ اعلم بالسرائر حضرت شیخ ابن عربی رح بڑے عالم زبردست عارف کامل تھے انکو اتباع کتاب وسنت مین بڑا اہتمام تہا تقلید مذاہب ورجال سے بمراحل بعیدہ دور تھے فتوحات مین جابجا انکار تقلید عرفی اصطلاحی زمانہ حال کا اور تحریص اتباع ظاہر سنت پر فرمائی ہے بلکہ جماعات اہل حدیث واہل اتباع مین یہ طریقہ ظاہریہ پر تھے جسطرح کہ شیخ جیلی رح طریقہ حنابلہ پر گزرے ہین وجود ایسے شیخ کامل مکمل عالم باعمل کا گروہ اہل ظاہر مین دلیل روشن ہے صحت طریقہ اہل ظاہر پر ولتہ الحمد سب سے زیادہ اولیاء اللہ دو ہی مذہب مین ہوئے ہین ایک حنابلہ دوسرے اہل ظاہر انسے کم شافعیہ مالکیہ مین سب سے کم حنفیہ مین یہ بات باعتبار اونکے ظاہر علم کے کہی جاتی ہے ورنہ باعتبار علوم باطنہ کے کوئی ولی اللہ مقلد کسی مذہب کا ان مذاہب اربعہ سے مثل تقلید مروج کے نہین گزرا ہے اسی جگہہ سے یہ مثل مشہور ہے الصوفی لا مذہب لہ واللہ اعلم ٥

علمی کہ نہ ماخوذ ز مشکوۃ نبی ست	واللہ کہ سیرابی انسان تشنہ لبی ست
جاے کہ بود جلوہ حق حاکم وقت	تابع شدن حکم خرد بولہبی ست

رزقنا اللہ برکاتہم فی الظاہر والباطن والسر والعلانیۃ اللہم آمین +

شیخ داؤد کبیر بن ماخلا رح یہ گہر مین والی اسکندریہ کے شرطی تہے مجلس مین سامنے والی کے بیٹہتے مطابق اوسکے اشارہ کے کام کرتے ستہم کو پکڑتے بری کو چہوڑتے یہ بالکل اُمّی تہے نہ پڑہے نہ لکہے لکن کلام انکا طریق مین بہت عالی ہے کتاب عیون الحقائق مین انسے زیر حدیث انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی نقل کیا ہے کہ انہون نے کہا ہے علی قدر ارتقاء ہمتک فی نیتک یکون ارتقاء درجتک عند عالم سرائرک ٥

ہمت بلند دار کہ مردان روزگار	این بام را نشان بجز این نردبان مخواہ

فرماتے تھے یہ علل واسباب بسبب وجود تعدد حجاب کے ہین جبکا نفس مستنیر ہوگیا ہے وہ جانتا ہے کہ خضوع کرنا سامنے رب الارباب کے حتم لازم ہے واسطے عبد کے بغیر علل واسباب کے ولی کے لئے دو ذخیرے ہوتے ہین ایک نور لطف ورحمت کا جس سے وہ اہل عنایت کو جذب کرتا ہے دوسرا نور قیض وعزت وقہر کا جس سے وہ اہل بعد وغوایت کو دفع کرتا ہے کیونکہ وہ درمیان دو دائرہ فضل وعدل کے متصدی ہے جب اقامت اوسکی ساتھ فضل کے ہوتی ہے تو ظاہر ہو کر جذب کر کے نفع بخشتا ہے اور جبکہ ساتھ عدل کے ہوتی ہے تو حجاب وخفا مین ہوکر واقع ہوتا ہے واسطے بعض مقبل وبعض مدبر ہوتے ہین **ف** کہتے تھے لوگ دو طرح پر ہین ایک گروہ کا اشتغال ساتھ دنیا اور اقامت دولت دنیا وشعائر دین کے ہے یہ لوگ کفالت مین علماء مسلمین کے ہین دوسرا گروہ سامی الہمہ ہے کہ بعد تحصیل حالت اولین کے طالب فہم اسرار کا ہوتا ہے ایسے شخص کو طالب کرتا ہے جو اوسکو منازل تحقیق مین لیجائے یہ گروہ کفالت مین عارفین کے ہے فرماتے تھے چاہیے کہ اکبر ہمت تیرا عبادت سے سوا نگر یہی قرب معبود نہ اجر وثواب کیونکہ جب وہ تجھ بہشت دخول حضرت کی رکھیگا تو وہان اجر موجود ہو نگے بلکہ اجر سے بھی اعلی امور پھر وہ تجھ پر انعام کریگا یہانتک کہ تو منعم علیہ ہوگا ۵

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن	کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

ف فرماتے تھے جزو کو طاقت حمل کل کی نہین ہے اقبال دل کا ساتھ لا الہ الا اللہ کے بہتر ہے زمین بھر عمل سے ہمراہ اعراض کے اللہ عزوجل سے گناہ اعظم یہی ماسوی اللہ کا ہے ہمراہ اللہ کے اقبال دل کا اللہ پر ایک حسنہ ہے جسکے ہوتے ہوئے امید کیجاتی ہے کہ کوئی گناہ مضرت ندیگا اور اعراض قلب کا اللہ سے ایک سیئہ ہے جسکے ہوتے ہوئے لگتا ہے کہ کوئی حسنہ نفع نہ بخشے فرماتے تھے شہود غافل سم قاتل ہے ان نفوس سے بچو انکے لئے طاعات مین غوائل وآفات ہوتے ہین جو دل سے طرف ان اکوان کے نظر کرتا ہے وہ معاقب بحجاب یا حساب یا عذاب ہوتا ہے **ف** ابن آدم جب مصالح دنیا وآخرت مین مشغول نہوا تو نزدہ اوسوقت مثل جماد کے ہے اور اگر مشغول بمعصیت وشر ہے تو مثل شیطان کے ہے اور اگر مشتغل بامر دنیا و آخرت ہے تو مثل حیوان کے ہے اور اگر اشتغال اوسکا اپنی فکر مین اللہ کے لئے ہے تو مثل فرشتہ کے ہے فانظر رحمک اللہ درجۃ من تریدان تلحق کہتے تھے اہل تصوف ایک قوم ہے کہ اجساد سے طرف ماورا کے چلی گئی ہے حضرت وفا مین نازل محل صفا مین مائل ہے اعجب العجب وہ محب ہے جو باوجود غیر حبیب پر واقف ہے تو اہل کرم پر الحاح سوال کر اگرچہ تو اہل عطا نہو کیونکہ اونکے اخلاق جمیل ہین **ف** فرماتے تھے جہل مین نڈالے تجھکو کثرت عدد فجار وقلت عدد اخیار کی کیونکہ اگرچہ گنتی اونکی بہت ہے لکن کام اونکا

ہر وحقیر ہے اور یہ اگرچہ عدد مین قلیل ہین لیکن کلام انکا واسع وکبیر ہے اونکے ظلال ظواہر ومعانی زائلہ دنیہ
پر حقیقت بہت کثرت سے ہین گویا وہ ایک دوسرا عالم ہے نبات وخشخاش کا قوالب خالیہ معانی علیہ نورانیہ
سے سُکان اونکے بوم نفوس خسیسۂ ارضیہ ہین اور عالم اون عمار کے رذائل معانی حیوانیہ وصفات اشکال
شیطانیہ ہین کثیر اونکے قلیل ہین ومن نعلمہ الّذین ہین وہ اولٰئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا ۵

چاره بہ تعقل رندان کہ بنی عالم دیگر ... بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

رہے یہ خیار سو اگرچہ عدد ظواہر انکا کم ہے مگر قدر اسرار بہت ہے ایک مرد انمین کا ہموزن عدد کثیر ابرار کے
ہوتا ہے پہر اون لوگون کا کیا ذکر ہے کہ جنکے لئے کوئی وزن بہ نسبت اونکی سعت انوار کے نہین ہے پہ جای
اون اشخاص کے جنکا مقدار ہمراہ عظیم المقدار کے نہین ہے ۵

تا زکنگرۂ عرش می زنند صفیر ... ندانمت کہ درین دام گہ چہ افتادست

ف کہتے تہے تو ذرہ برابر محبت ربّانی اللہ کو بعوض قناطیر اعمال کے ست پیچ حضرت نے فرمایا ہے المرء مع
من احب ایک آدمی دوسرے آدمی سے معانقہ کرتا ہے حالانکہ درمیان دونون کے بعد ما بین المشرق
والمغرب ہوتا ہے جنت مطلوب ہے نار طالب ہے اسی لئے اس سے معاملہ طلب کا اور اوس سے معاملہ
ہرب کا کیا جاتا ہے عارف جب تکلم کرتا ہے ساتہہ کسی کلمہ کے تو وجود مستمع کا اوسمین غائب ہوجاتا ہے
یہ اسلئے کہ یہ کلام ذکر ہے سماع انثی ہے والرجال قوامون علی النساء نیل شہوات کا حیات دنیا مین
ایک عذاب معجل مستور ہے من دلیل استقامۃ المومن شوقہ لما لیس فیہ ھوی نفسہ وخوفہ ورجاؤہ
مما لا یلائم نفسہ فرماتے تہے کلمۂ حکمت ایک عروس کریم ہے اگر کفو نہین پاتی ہے تو اپنے باپ کے گہر
چلی جاتی ہے مین کہتا ہون یہ بزرگ اگرچہ اُمّی تہے لیکن انکا کلام علما کے کلام پر بہی فائق ہے او۔
نہایت رائق شعرانی رح نے ایک کراسہ انکے کلام سے التقاط کرکے اسجگہ لکہا ہے ہر قول ایک جہان
معرفت ہے ہر کلام ایک عالم حقیقت ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء +

۱۵۲
شیخ محمد بن عبد الجبار نفری رح شعرانی کہتے ہین یہ اہل قرن رابع سے ہین لیکن انکا ذکر ہمکو اسی طرح پہونچا اگرچہ
ہمنے بہی التزام ذکر کا اس کتاب مین ترتیب زمان پر نہین کیا ہے انکا کلام طریق قوم مین عالی ہے ابن عربی
انسے ناقل ہین وہ ہر علم مین امام بارع تہے یہ کہتے تہے دل ... فون کے طرف علوم کے سطوات ادراک سے
نکلتے ہین یہی اونکا کفر ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہے فرماتے تہے علامت اوس گناہ کی جسپر خدا تعالی غصہ
کرتا ہے یہ ہے کہ بعد اوس گناہ کے گنہگار کو رغبت دنیا مین ہو سو جو کوئی دنیا مین راغب ہوتا ہے وہ گویا ایک دروازہ کفر باللہ عز وجل کا
کہولتا ہے کیونکہ معاصی قاصد ہین کفر کے پہر جو کوئی اس دروازے مین گہستا ہے وہ بقدر دخول کے اتنا کفر کرتا ہے +

۱۵۳
شیخ ابو الفتح واعظی یہ شیخ مشائخ بلاد غربیہ ارض مصر کے تھے اصحاب احمد بن رفاعی سے یہ اسکندریہ
مین آئے یہان ایک جماعت بیشمار نے انسے اخذ طریقہ کیا انپر بہی انکار کیا گیا تہا اسکندریہ مین مجالس منعقد
ہوئی اونہون نے سب کی صحبت کو قطع کر دیا **حکایت** ایسے منکرانپر خطیب جامع عطارین تھے ایک دن
وہ منبر پر بیٹھے تھے اذان ہو رہی تہی کہ اتنے مین یاد آیا کہ وہ جنب ہین شیخ ابو الفتح نے اپنی آستین سامنے
کر دی امام نے اوسمین رستہ پایا اندر جا کر پانی دیکہا نہ دیکہا غسل کر کے باہر آ گئے پہر منبر پر جا بیٹھے جب
امام نے یہ نصرت شیخ کی دیکہی معتقد ہو کر داخل اصحاب شیخ ہو گئے انکا انتقال حدود ۷۰۰ھ مین ہوا اسکندریہ
مین مدفون ہین رحمہ اللہ تعالیٰ +

۱۵۴
شیخ مسلم سلمی یہ صاحب تھے شیخ ابو الفتح مذکور کے اور معاصر سید احمد بدوی کے سید عبد العال کو جب
بدوی رح کسی کام کو طرف جزیرہ کے بہیجتے تو کہتے فاخلع نعلیک فان ہناک خیام السلمی یعنے ~~۹~~

	گزار شہر وفا مین سمجھ کے کر مجنون		کہ اس دیار مین سر شکستہ پا بوہے	•

حکایت سید احمد کے پاس ایک مرد معمار تہا وہ گہر بناتا شیخ علی نے اوسکو زیادہ اجرت دیکر ملیج مین
بلا یا جب وہ وہان گیا تو اوسکا ہاتہ گر پڑا شیخ علی نے اوسپر تہوک ڈالا اور جوڑ دیا اور سید احمد کو کہلا بہیجا کہ تم ہاتہ
کاٹتے ہو اور ہمکو جوڑنا پڑتا ہے یہ بات بطور خوش طبعی کہی انکا مولد ہر سال ایک جمعہ پیشتر مولد سید احمد سے
ہوتا ہے ایک جمعیت کبیرہ فراہم ہوتی ہے لوگون کا سودا سلف بکتا ہے ہر طرح کی امداد ملتی ہے مین کہتا ہون
اسطرح کے میلے قبور اولیا ربانی اور انکے موالید و اعراس معتقدین و مریدین نے ہر جگہہ احداث کر لئے ہین ولکن
الحق احق ان یتبع +

۱۵۵
شیخ عبد العزیز دیرینی رح یہ ایک عابد زاہد قدوۂ اہل سلوک صاحب احوال فاخرہ و احوال شریفہ و کرامات
مشہورہ تھے انکی تصانیف علم تفسیر و فقہ و لغت و تصوف وغیر ذلک مین بہت ہے انکی نظم بہی شائع ہے
ایک جماعت اہل علم نے انکی صحبت سے نفع پایا یہ بلاد ریف بین زمین مصر سے رہتے تھے لوگ انکے پاس
واسطے حصول برکت کے جاتے اور مصر سے مشکلات مسائل بہیجتے یہ اونکا جواب لکہتے **حکایت** یہ واسطے
ملاقات طبیجی کے اکثر جایا کرتے ایک دن اونہون نے ایک مرغ انکی مہمانی کے لئے ذبح کیا انہون نے کہا
مین بہی اسکی مکافات کرون گا اسلئے ایک دن اونکی ضیافت کی اور ایک مرغی ذبح کی انکی بی بی کو برا لگا
جب وہ مرغی سامنے آئی شیخ علی نے تہش کیا وہ اوٹہکر جلدی بی بی سے کہا ہمکو شوربا کفایت کرتا ہے تم
مشوش نہو **حکایت** ایک جماعت فقرا نے انسے کرامت طلب کی انہون نے اونسے کہا یا اولادی
وہل ثم کرامۃ اعظم من ان اللہ یمسک بنا الارض ولم یخسفہا وقد استحقینا الخسف

مین کہتا ہون کہ یہ جواب اس لائق ہے کہ لوح دل پر بہ آب زر (؟) سواد عین سے لکہا جائے تب بھی حق ادسکی قدر کا ادا نہو انکا انتقال ۶۹۶ھ مین ہوا انکی قبر ذیرین مین ابتک زیارت کیجاتی ہے رح +

۱۵۶

شیخ عبداللہ بن ابی جمرہ اندلسی مرسی رح امام قدوۂ ربانی تھے مصر مین آئے انکا زاویہ راہ جامع مقسم مین تھا یہ صاحب تمسک بآثار نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وصاحب حالات وجمعیت علی العبادۃ تھے انکے اخلاص واستعداد للموت اور فرار من الناس کی بہت شہرت ہے سواجہوکے لوگون نے نہ مانتے یہ بھی مبتلا بانکار رہے جبکہ انہون نے یہ بات کہی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری مین دیکہتا ہون اور بالمشافہہ بات چیت کرتا ہون اسپر بعض لوگ کہڑے ہوگئے یہ مرتے دم تک اپنے گہر مین بیٹہہ رہے ۶۷۵ھ مین انتقال کیا شعرانی کہتے ہین ایک ابن ابی جمرہ اور بہی ہین جنکا نام احمد تہا وہ حافظ کتاب مدونہ تھے جو کہ مذہب امام مالک مین ہے اونکا انتقال ۵۹۹ھ مین بمقام مرسیہ ہوا ہے رح +

۱۵۷

شیخ عبداللہ بن محمد قرشی مرجانی رح امام قدوہ واعظ مفسر اوحد علماء فقہ وتصوف تھے مصر مین آئے وعظ کہا بلاد مین مشہور ہوگئے تونس مین ۶۶۹ھ مین وفات پائی محنت مین پڑے علماء نے فتوی انکی تکفیر کا دیا جب کچہہ نہوا تو حیلہ نکال کر قتل کیا رضی اللہ عنہ ۵

	من از سر نو جلوه دهم دار و رسن را		عمری ست که آن جلوهٔ منصور کهن شد	۱۵۸

شیخ عبدالحق بن سبعین مرسی انکا لقب قطب الدین تہا یہ اکابر مشائخ سے ہین ۶۶۷ھ مین بعمر ۵۵ سال مکہ معظمہ مین جاکر فوت ہوئے ۵

	مفتین ہین شکستہ پائی کی		اسی تقریب اوس گلی مین رہے	۱۵۹

شیخ محمد قونوی صوفی صاحب ابن عربی انکی تفسیر سورۂ فاتحہ پر ایک مجلد مین ہے اسکے سوا اور بہی مولفات ہین کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی عمر ہوئی ۶۷۲ھ مین مرے انتقال انکا قونیہ مین ہوا انہا وصیت کی کہ تابوت کو دمشق لیجاکر نزدیک شیخ محی الدین بن عربی کے دفن کرین لیکن نہو سکا یہ بہی مبتلا بانکار ہوئے تہے تادم مرگ یہی حال رہا +

۱۶۰

شیخ محمد عبدری فاسی مصری مالکی معروف بابن الحاج یہ ایک عالم صالح متقدی تھے منجملہ اصحاب ابو عبداللہ بن جمرہ کے کتاب مدخل فی الحوادث والبدع انکی تالیف ہے کچہہ اوپر اسی برس زندہ رہے ۷۳۷ھ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی یہ کتاب مصر مین طبع ہو چکی ہے اس کتاب مین بدعات صوفیہ وغیرہم کا رد کیا جزاہ اللہ خیرا +

۱۶۱

شیخ ابراہیم جعبری رح بن معضاد بن شداد یہ شیخ زاہد عابد صاحب احوال غریبہ ومکاشفات عجیبہ تھے انکی

مجلس وعظ سامعین کو طاری ہوتی تھی استغراق بہ اہل جمعیت کرتے تھے اپنی موت کی خبر قبل وفات کے دی تھی اور سر قبر کی طرف دیکھ کر کہا تھا یا قبیر جاوک دبیرا اہل مجلس کرا شتار حال پکار مین جب چاہتے تھے بہا دیتے تھے اور وسط مجلس مین جب چاہتے رولا دیتے اور میان اہل مجلس کے چلتے پھرتے وعظ کہتے تھے ایک

حکایت عورت انکی مریدہ تھی وہ انکا وعظ سنتی ہا مصر مین ہوتی اور وہ ارض اسوان اقصی صعید مین ہوتی ایک دن لوگون کو وعظ کر رہے تھے اور وہ لوگ روتے تھے اس اثنا مین یہ شعر پڑھا

یا قاعد فی الطاقة		والکلب یاکل فی الصحین	
یا کلب کل و تقی		ما للصحین اصحاب	

مریدہ نے جھر کر دیکھا تو کتا آٹا کہا رہا ہے اس واقعہ کی تاریخ لکھ لیگئے پھر وہان سے خبر آئی تو ویسا ہی ہوا تھا جیسا کہ بیان کیا تھا شیخ کمال الدین بن عبد الظاہر منجملہ انکے اصحاب کے ہین قبر انکی صعید مین زیارت گاہ مردم ہے

حکایت ایک دن وعظ کہتے تھے اور لوگ گریان ہریان تھے اونسے کہا تم میرے ہمراہ یہ بات کہو کہ نقفع نقفع با اللہ نقع پھر خبر آئی کہ قاضی مالکی باب فتح قلعۂ مصر سے نیچے اوترتے تھے کہ اونکی گردن ٹوٹ گئی معلوم ہوا کہ اونہون نے ایک مجلس منعقد کی تھی کہ شیخ کو وعظ کہنے سے منع کر دیا جائے اس دلیل سے کہ وہ قرآن و حدیث مین لحن کرتے ہین قضاۃ ثلثہ باندے ہے مالکی نے فتوی منع کا دیا تھا وہ تینون قاضی آئے اور شیخ کے قدم چومے اور کہا ہم سب ہلاک ہو جاتے اگر تمہارے حق مین کسی بات کا فتوی دیتے شیخ نے فرمایا مین لحن نہین کرتا ہون تمہارے کان زور و باطل سنتے ہین وہ لحن کرتے ہین بادشاہ کو خط یون لکھتے تھے من ابراهیم المعبری الی الکلب الزوبری سلطان کہتا تھا اس شخص کو میرے اوس نام پر جو ہمارے بلاد مین تھا کسنے مطلع کر دیا قبل اسکے کہ مین اسجگہ آؤن اسپر علماء نے ایک مجلس منعقد کی اور فتوی تعزیر شیخ کا دیا شیخ نے اون لوگون کا اور سلطان کا پیشاب بند کر دیا سب تدبیرین کین پیشاب جاری نہوا آخر پاس شیخ کے آکر استغفار کی کہا میری ابریق سے استنجا کرو تب سب کو پیشاب ہوا شعرانی کہتے ہین وکان رح نارًا موقدۃ علی الظلمة والولاۃ امّارًا بالمعروف وله نظم و سجع کثیر و تصوف و شطح انکا انتقال محرم ۸۶۲ھ مین ہوا اپنے زاویہ مین دفن ہوئے وقبرہ بھا ظاہر یزار رضی اللہ عنہ

ف اس ترجمہ پر جزء اول طبقات شعرانی رح کا ختم ہوا ہے کل تراجم اس جزء کے دو سو چہتر ہوتے ہین اس حساب سے کہ ۲۷۹ عدد اشخاص صدر اول کے ہین اور ۱۶ عدد مستورات اور ۲ عدد مجانین اور ایکسو ایکسٹھ اولیاء ما بعد رضی اللہ عنہم اب بعد اسکے ترجمۂ جزء آخر طبقات مذکور کا انشاء اللہ تعالی لکھا جاوے گا

ختم اللہ لنا بالحسنی واذاقنا حلاوۃ رضوانہ الاسنی

جزو ثانی

شیخ عبداللہ منوفی مالکی رح یہ ایک شخص صالح عابد زاہد اور صاحب کرامات کثیرہ و تلامذہ کا ائمہ سے تھے ، رمضان کو
[illegible]ھ میں مرے اوسدن ایک شیر [illegible] ہوگئے تھے [illegible] انکا جنازہ [illegible] ہوا اور ہمی نے
سادہ [illegible] انکا ترجمہ حال بڑا کانہ لکہا ہے رح ✦

شیخ حسین حاکی یہ امام جامع حاکی خطیب مسجد واعظ صالح تھے لوگوں کو تذکیر کرتے انکے کلام سے نفع ہوتا ✦
حکایت انکے لئے نزدیک سلطان کے ایک مجلس عقد کی گئی تاکہ انکو وعظ کہنے سے منع کیا جائے سلطان
نے حکم دیا اسنے اونہون نے اس بات کی شکایت اپنے شیخ ایوب کناس سے کی سلطان بیت الخلا میں تھے کہ یکایک
شیخ ایوب دیوار میں سے مع جاروب بصورت شیر کلان نکلے اور منہ پہاڑ کر سلطان کو نگلنا چاہا سلطان کانپ کر
بیہوش گر پڑے جب ہوش آیا کہا شیخ حسین کو کہلا بہیج کہ وعظ کہے ورنہ میں تجہکو ہلاک کر ڈالونگا پہر او سی
دیوار میں گہس گئے سلطان پاس شیخ حسین کے آئے معذرت کی اور شیخ ایوب سے بہی ملنا چاہا مگر اونہون نے
اجازت ندی اپنے پاس آنے ندیا انتقال انکا [illegible]ھ میں ہوا رح ✦

شیخ خضر کردی یہ ملک ظاہر بیبرس کے شیخ تھے صاحب تصوف وکشف وہمت تھے سلطان انکی ملاقات کو
اکثر آتے اپنے اسرار کہتے سفر میں انکو اپنے ہمراہ رکہتے سلطان نے ایکبار ایک تہمت کے سبب سے انکو قید
کر دیا تہا چار برس قید رہے لیکن انکے لئے حبس میں اطعمۂ فاخرہ بہیجا کرتا پہر انکو رہا کر دیا انہون نے کہا
اجلی قریب من اجل السلطان چنانچہ دونون قریب یکدیگر ٦٧٥ھ میں مرگئے رح ✦

شیخ شرف الدین کردی رح یہ بہائی ہین شیخ خضر مذکور کے انکا مزار قاہرہ میں ہے یہ بہی صاحب مقام عظیم
وکرامات کثیرہ تھے منجملہ اصحاب شیخ ابو السعود بن ابی العشائر کے ٦٦٦ھ میں وفات پائی رح ✦

شیخ محمد بن ہارون رح یہ رہنے والے شہر سنہور کے تھے جو بحر غربی پر آباد ہے انکو کشف سے معلوم ہوا تہا
کہ یہ شہر صاعقہ سے ویران ہوجائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بجلی گری لوگ گہرون اور بازارون میں ہلاک ہوگئے
اور شیخ مع اہل ورفقہ وہانسے نکل گئے وہ شہر ابتک ویران ہے حالانکہ ایک شہر عظیم تہا رح ✦

شیخ یحیی صنافیری رح صاحب مکاشفات جمّہ تھے عالم صالح سائر اقطار سے لوگ انکی زیارت کو آتے [illegible]ھ میں
انتقال کیا انکا جنازہ مشہور ہے جب شیخ یوسف عجمی رح بلاد عجم سے مصر میں آئے تو انسے اجازت لی انہون نے
اجازت دی کہ کان لا یدخل احد من الاولیاء مصر الا باذنہ ؎

	تا گل بہ طلبگاری اولب نہ کشاید		بلبل زادب پا نہ نہد در صف گلزار	

شیخ ابو العباس بصیر یہ اصحاب کشف تام و قبول عام سے تھے معاصر شیخ ابو السعود شیخ حاتم نے انسے بیعت کی تھی انہوں نے کہا اھلا ببلدی حاتم جزی اللہ اخی ابا السعود خیراً فی حفظک الی ان قدمنا یہ اسلئے کہا کہ شیخ حاتم نے ابو السعود سے بیعت کرنا چاہا تھا اونہوں نے کہا لست من اولادی انت من اولاد اخی ابی العباس البصیر وسیاتی من ارض المغرب جب وہ مصر مین آئے تو انکو کہلا بھیجا کہ شیخک قدم اللیلۃ فاذھب لملاقاتہ فی بولاق چنانچہ سب سے پہلے اہل مصر مین سے یہی اونسے ملے اور مرید ہوئے **حکایت** ابو السعود کی زوجہ کو ایک امیر کبیر کی شادی مین بلایا گیا تھا انکے پاس ایک گدڑی تھی میان سے کہا مین اسی گدڑی کو پہنکر جاؤن کہا ہان وہ گئین اللہ نے اوس گدڑی کو حریر مزرکش مرصع بجواہر کردیا اوس طرح کا لباس ذنانۂ ملوک مین بھی نہ تھا خوندات نے سخت تعجب کیا اور کہا کہ پاس ایک فقیر کی جورو کے یہ لباس کہان سے آیا انسے کہا کہ ایک فص اسمین سے ہکو ہو من ہزار دینار کے دیدو انہون نے کہا مجھکو اذن نہین ہے جب واپس آکر شیخ سے ذکر کیا تو تبسم فرمایا کہا ان اللہ یستر من یشاء من عبادہ اس قصہ کو شعرانی رح نے اسجگہ لکھا ہے لکن محل اسکے ذکر کا ترجمہ شیخ ابو السعود رح تہا نہ یہ موضع واللہ اعلم **حکایت** ایک مرید شیخ ابو العباس کا بعد وفات شیخ کے نزدیک شیخ عبد الرحیم قناوی کے گیا وہ جماعۂ حاضرین سے بیعت لے رہے تھے اس مرید کی طرف بھی ہاتھ بڑہایا حائط محراب سے شیخ ابو العباس نے اپنا ہاتھ نکالکر شیخ عبد الرحیم کے ہاتھ کو روکدیا انہون نے کہا رحم اللہ اخی ابا العباس یغیر علی اولادہ حیا و میتاً رح +

شیخ حسن شیخ المسیلۃ یہ سید کبیر تھے ۶۶۴ھ مین مرے قریب شیخ ابو الخیر اقطع کے دفن ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ +

شیخ علی سدار یہ سدر فروش تھے پہر منقطع ہو کر اپنے گھر مین بیٹھہ رہے تا دم مرگ لوگ انکی زیارت کو آتے ۶۶۰ھ مین انتقال کیا **حکایت** ایک شخص انکے پاس حنا لینے کو آیا انہون نے اوسکو بیر دیئے اوسنے کہا کہ مین تو مہندی لینے آیا ہون واسطے عروس کے انہیں کہا آخر النھار یحتاجون الی السدر ولا حاجۃ لکم بالحناء وہ دلہن آخر شب کو مرگئی اوسی بیر کے پانی سے اوسکو نہلایا +

شیخ ابو الحسن شاذلی رح بن علی بن عبد الجبار شاذلہ ایک قریہ ہے افریقیہ کا نابینا تھے اسکندریہ مین رہتے شیخ طائفہ شاذلیہ ہین کبیر المقدار عالی المنار تھے علم طریق مین انکی عبارات ہین شعرانی کہتے ہین فوق ابن تیمیہ رح سھمہ الیہ فردہ علیہ یعنی ابن تیمیہ نے انپر تیر چلایا تہا انہون نے پہیر دیا مراد تیر سے انکار ہے لکن تفصیل اس انکار کی کچھ نہین لکھی یہ صحبت مین شیخ نجم الدین اصفہانی و ابن مشیش وغیرہما

کے رہتے تھے انہوں نے بارہا حج کیا اور صحراء عیذاب میں بقصد حج انتقال فرمایا چنانچہ اوسی جگہ سنہ ۵۶ ہجری میں فوت
ہوئے ابن عطا نے ترجمہ انکا [illegible] لکھا ہے کتاب لطائف المنن اونہیں پر مشتمل ہے و جمل انکا طریق قوم میں بعد استعداد
مناظرہ کے علوم ظاہرہ میں تھا شیخ ابن نعمان سے [illegible] کہا ہے ابن دقیق العید کہتے ہیں ما رأیت اعرف باللّٰہ
منہ یہ فرماتے تھے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتلایا تھا مغفرت ذنوب
متقدمہ و متأخرہ [illegible] بعد اسکے استغفار کرتے تھے یہ حق میں معصوم کے ہے جس سے کبھی کوئی گناہ نہیں
ہوا تھا اور مقدس تھا ہر طرح کے ذنب سے پھر اوس شخص کی نسبت کیا گمان ہے جو کسی وقت بھی خالی عیب و
ذنب سے نہیں ہوتا یہ بھی کہتے تھے اذا عارض کشفک الکتاب والسنۃ فتمسک بالکتاب والسنۃ
ودع الکشف وقل لنفسک ان اللہ تعالی قد ضمن لی العصمۃ فی الکتاب والسنۃ ولم یضمنہا
فی جانب الکشف ولا الالہام ولا المشاہدۃ مع انہم اجمعوا علی انہ لا ینبغی العمل بالکشف
ولا الالہام ولا المشاہدۃ الا بعد عرضہ علی الکتاب والسنۃ فرماتے تھے اذا عرض عارض یصدک
عن اللہ فاثبت قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم
تفلحون ہر علم جسکی طرف تیری خاطر سبقت کرے اور نفس مائل ہو اور طبیعت لذت اوٹھالے اوسکو پھینکدے
اگرچہ حق ہو اور لے تو وہ علم جسکو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیا ہے اقتدا کر اوس علم کا اور اقتدا کر خلفاء
وصحابہ وتابعین وائمہ ہداۃ کا وہ مبرا تھے ہوئی و متابعت ہوئی سے سلامت رہیگا تو شکوک و ظنون و اوہام
ودعاوی کاذبہ مضلہ عن الہدی سے اسمیں تیرا کیا نقصان ہے کہ تو اللہ کا بندہ ہو نہ علم ہو نہ عمل تجھکو علم سے اسی قدر
علم کافی ہے کہ عالم وحدانیت ہو اور عمل سے اتنا ہی عمل بس ہے کہ محبت خدا و محبت رسول اللہ رکھتا ہو اور دوست
ہو تو صحابہ کا اور جماعت کو حق جانے ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا قیامت کب ہوگی
فرمایا تو نے اوسکے لئے کیا طیاری کی ہے کہا کچھ بھی نہیں لیکن میں دوست رکھتا ہوں اللہ و رسول کو فرمایا
المرء مع من احب **ف** فرماتے تھے جب تجھپر ہجوم خواطر و وساوس کا زیادہ ہو تو یوں کہہ سبحان
الملک الخلاق ان یشأ یذہبکم و یأت بخلق جدید وما ذلک علی اللہ بعزیز بڑا قلعہ مضبوط و قوی
بوعلی المعاصی سے استغفار ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون
کہتے تھے مجھسے یہ بات کہی گئی ہے کہ ما علی وجہ الارض مجلس فی الفقہ ابہی من مجلس الشیخ عز الدین
بن عبد السلام وما علی وجہ الارض مجلس فی علم الحدیث ابہی من مجلس الشیخ عبد العظیم
المنذری وما علی الارض مجلس فی علم الحقائق ابہی من مجلسک جو کوئی یہ بات دوست رکھتا ہے
کہ اللہ کی مملکت میں اوسکا عصیان نکیا جائے وہ گویا یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ کی مغفرت و رحمت ظاہر نہو

اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی شفاعت کریں ولنعم ما قیل ؎

جیسی ہر رت گر بہ آہ آو نرد ہما		جیسی دیدند طوا اشش مغفو ترا
رلسند وجان جان گنا ہا وز ونید		

تو بزرگ ہوا اسکو ولایت کا نہ سوجھے گا جب تک کہ تو دنیا اور اہل دنیا میں زاہد ہوگا **حکایت** کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہا ای رسول خدا حقیقت متابعت کی کیا ہے فرمایا رویۃ المتبوع عند کل شئی ومع کل شئی وفی کل شئی فرماتے تھے من دعا الی اللہ تعالی بغیر ما دعا بہ رسول اللہ صلعم فہو بدعی تجھکو جب کوئی شے اپنے احوال باطنہ یا ظاہرہ سے مستحسن معلوم ہو اور اوسکے زوال کا ڈر لگے تو یوں کہہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہتے تھے من اراد عز الدارین فلیدخل فی مذہبنا یوم یبقی ایک شخص نے کہا میں کسطرح داخل ہوں کہا اصنام کو اپنے دل سے جدا کر بدن کو دنیا سے راحت دے ٹھر کن کیف شئت اللہ کسی بندہ کو پانوں پہیلاتے پر واسطے استراحت کے تعب سے ہمراہ استصحاب خاکساری وتواضع کے عذاب نہیں کرتا ہے عذاب تو اوس تعب پر کرتا ہے جسکے ساتھ تکبر ہوتا ہے یہ طریق کچھ رہبانیت واکل شعیر وتحالہ سے حاصل نہیں ہوتا ہے بلکہ اسکی بنیاد صبر علی الاوامر اور یقین فی الہدایہ پر ہے **قال تعالی** وجعلنا ھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون کہتے تھے من لم یزد دبعلمہ وعملہ افتقارا لربہ وتواضعا الخلقہ فہو ھالک تو اگر مومن ہو تو سب کو اپنا دشمن جان کما قال ابراہیم علیہ السلام فانھم عدو لی الا رب العالمین صادق ہو تو اگر سارے اہل ارض مجتمع ہوں تو زیادہ ہوگی اور سکو اس تکذیب سے مگر تمکین فرماتے تھے ما ثم کرامۃ اعظم من کرامۃ الایمان ومتابعۃ السنۃ فمن اعطیھما وجعل یشتاق الی غیرھما فھو عبد مفتر کذاب او ذو خطأ فی العلم بالصواب کمن اکرم بشہود الملک فاشتاق الی سیاسۃ الدواب **حکایت** کہتے تھے میں نے ایک ہاتف کو سنا کہتا تھا ان ارحتکم امتی فعلیک بطاعتی وبالاعراض عن معصیتی ایک رات میں نے یہ آیت پڑھی ولا تتبع اھواء الذین لا یعلمون انھم لن یغنوا عنک من اللہ شیئا پہر میں سو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرماتے تھے انا ممن یعلم ولا اغنی عنک من اللہ شیئا **ف** ایک شہوت خفیہ ولی کے ارادہ تصرف کا ہے اوس شخص پر جسنے اوسپر ظلم کیا ہے حالانکہ اللہ پاک نے معصوم اکبر سے یہ کہا ہے فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل یعنی اللہ اونکا ہلاک کرنا نہیں چاہتا ہے تو اگر یہ چاہتا ہے کہ تیرے دل کو زنگ نہ لگے اور کوئی غم وکرب تجھکو لاحق نہو اور کوئی گناہ تجھپر باقی نرہے تو اوس قول کو بہت کہا کر سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ ھو اللھم ثبت علمھا فی قلبی واغفر لی ذنبی

کہتے تھے ہمارے نزدیک کوئی کبیرہ ایسی دو خصلت سے بڑا نہیں ہے ایک حُبِّ دنیا بالایثار دوسرے مقام علی الجہل بالرضا
کیونکہ حُبِّ دنیا راس ہر خطیہ ہے اور مقام علی الجہل اصل ہر معصیت ہے **ف** ذکر ہوتا ہے کہ بات مین سمجھا ہو
تو انا انزلناہ فی لیلۃ القدر بہت پڑھا کرے اسکے واسطے کہ سارے احوال مین اخلاص ہاتھ آئے تو دوا رت
قل ہو اللہ احد کی [illegible] تو قل اعوذ برب الفلق پڑھے اور تمنا کرے سلامتی
شر سے تو قل اعوذ برب الناس کو کثرت سے پڑھے شعرانی کہتے ہین بعض نے کہا ہے کہ اہل النار یہ ہے کہ
ہر دن مین ستر بار سے سات سو بار تک پڑھے **ف** چار چیزین ہین کہ اونکے ہوتے ہوئے علم کچھ فائدہ نہین دیتا
حبِّ دنیا نسیان آخرت خوف فقر خوف مردم اصدق اقوال نزدیک اللہ کے کہنا ہے لا الہ الا اللہ کا اور افضل
افضل اعمال محبت خدا بغض رکھنا ہے دنیا سے اور یاس ہے اہل دنیا سے موافقت کرنے پر تو جبکہ کوئی کام
عمل دنیا و آخرت سے کرنا چاہے تو کہے یا قوی یا عزیز یا علیم یا قدیر یا سمیع یا بصیر تجھ پر جب کوئی مرید دنیا یا
آخرت والا ہو تو کہے حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ انا الی اللہ راغبون ایک خصلت
ہے کہ جب بندہ اوسکو کریگا تو اپنے عصر مین امام الناس ہو جائیگا اعراض دنیا سے اور احتمال اذی کا اہل زمانہ
سے **ف** جب کسی سے قرض لے تو یون کہے اللہم علیک تداینت وعلیک توکلت والیک
امری فوضت اس کہنے سے اللہ اوسکا قرض ادا کر دیگا فرماتے تھے ان حملہ ضحک عل من معلوم
ہولاک فلیھرب الی اللہ منہ ہروبک من النار شعرانی نے کہا وہذہ من غرائب المعرفۃ فی علوم
المعاملۃ کہتے تھے ایک خصلت ہے جو سارے اعمال کو حبط کر دیتی ہے اکثر لوگ اوس سے آگاہ نہین ہین وہ سخط
ہے بندہ کا اللہ کی قضا پر **قال تعالیٰ** ذلک بانہم کرہوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالہم **حکایت**
کہتے تھے مینے خواب مین ایک مرد صالح کو دیکھا کہ وہ جو آسمان مین چلا کر کہتا تھا انما تساق لرزقک او
لاجلک او لما یقضی اللہ علیک او بک او لک وہی خمسۃ لا سادس لہا جو حسن لی العزیر شمر کسی
نور یا علم کا ہو تو اوسکو اجر نہ گنین اور جو سیئہ سے شمر کسی خوف من اللہ و رجوع الی اللہ کا ہو تو اوسکو گناہ نہ گنین
دو خصلتین ہین کہ اونکے ہوتے ہوئے کثرت سیئات مضر نہین ہوتی ہے ایک رضا بقضاء اللہ تعالیٰ دوسرے
منع عن عباد اللہ تعالیٰ کہتے تھے اتق اللہ فی الفاحشۃ جملۃ وتفصیلا وفی المیل الی الدنیا صورۃ
وتمثیلا فرماتے تھے من النفاق التظاہر بفعل السنۃ واللہ یعلم منہ غیر ذلک ومن الشرک باللہ
اتخاذ الاولیاء والشفعاء من دون اللہ **قال تعالیٰ** ما لکم من دونہ من ولی ولا شفیع
افلا تتذکرون ایک بدگمانی ساتھ اللہ پاک کے یہی ہے کہ غیر اللہ سے استنصار کرے یعنی خلق سے
مدد چاہے **قال تعالیٰ** من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ الآیۃ شعرانی رح

سے انکے اقوال بضعف کوالتفہ تک مخص کرکے لکھے ہین تعلق اکثر اقوال کا علم حقائق سے ہے جو فہم عوام سے باہر ہین اسلئے ترجمہ اونکا اسجگہ نہین کہاگیا پہر کہا ہے انما سطرنالک یا اخی ھذہ الامور الخاصۃ بالمکملین من اھل اللہ تعالی تشویقالک الی مقاماتھم وفتحالباب التصدیق لھم اذسمعتھم یذکرون ذلک وھذا الکلام لما جدہ لغیرہ من الاولیاء الی وقتی ھذا فسبحان المنعم علی من یشاء بما یشاء واللہ اعلم +

امام احمد ابو العباس مرسی رح یہ اکابر عارفین سے تھے کہتے ہین کہ علم شاذلی کا سوا انکے کوئی شخص وارث نہین ہوا یہ کہتے تھے علوم اس گروہ کے علوم تحقیق ہین یہان علوم کو عقول عموم خلق سمجھ نہین اوٹھا سکتے ہین اسلئے کوئی کتاب انہون نے نہین لکھی اور نہ انکی شیخ رح نے یہ کہتے تھے کتبی اصحابی یعنی ہماری کتابین یہی ہمارے اصحاب ہین ۶۸۶ھ مین وفات پائی فرماتے تھے سارے انبیاء رحمت سے مخلوق ہوئے ہین ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عین رحمت ہین مین کہتا ہون اللہ نے فرمایا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اس حدیث کے من عرف نفسہ عرف ربہ یہ معنی کہتے تھے من عرف نفسہ بذلھا وعجزھا عرف ربہ بعزہ وقدرتہ شعرانی فرماتے ہین قلت وھذا اسلم الاجوبۃ واللہ اعلم اپنے شیخ سے نقل کرتے تھے کہ اونہون نے فرمایا ہے اگر نور مومن عاصی کا کشف کیا جائے تو مابین ارض وسما پر ہوجائے پہر ساتھ نور مومن مطیع کے تیرا کیا گمان ہے

حکایت فرماتے تھے ایک پادشاہ نے ایک عارف سے کہا تہا کچھہ مجھپر تمنا کرو یعنی مجھسے مانگو عارف نے کہا تو مجھسے یہ بات کہتا ہے میرے دو غلام ہین جنکا مین مالک ہون اور تو اون دونون کا مملوک ہے وہ میرے مقہور ہین تو اونکا مقہور ہے ایک شہوت دوسری حرص سو تو میرے غلامون کا غلام ہے مین کیا تجہپر تمنا کرونگا حالانکہ تو غلام غلامان ہے کہتے تھے شاذلی رح نے کہا ہے جسکی ولایت اللہ کی طرفسے ثابت ہوچکی ہے وہ موت کو مکروہ نہین رکہتا ہے یہ ایک میزان ہے واسطے مریدون کے تاکہ اوسمین اپنے نفوس کو وقت ادعاء ولایت کے وزن کرین کیونکہ شان نفوس کی وجود ہے دعوئی مراتب عالیہ کا بغیر سلوک سبیل موصل کے **قال تعالی** فتمنوا الموت ان کنتم صادقین **ف** کہتے تھے طے دو طرحپر ہے ایک اصغر دوسرے اکبر طے اصغر واسطے عامہ اس طائفہ کے ہوتی ہے کہ زمین مشرق سے مغرب تک ایک نفس مین طے ہوجائے طی اکبر طے اوصاف نفوس ہے فرماتے تھے ہمارا یہ طریقہ نہ طرف مشارقہ کے منسوب ہے اور نہ طرف مغاربہ کے بلکہ واحدا من واحد تا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم پہنچا ہے اور وہ اول اقطاب تھے انسان کو جبکہ طریقہ اوسکا لبس خرقہ ہو لازم ہے کہ مشائخ مستند الیہم کو متعین کرے کیونکہ یہ سوایت ہے اور روایت کے لئے تعیین رجال سند ضرور ہے اور ہمارا طریقہ ہدایت ہے اللہ کبہی بندہ کو طرف اپنے جذب کرلیتا ہے او سپر کسی استاد کی منت نہین رکہتا کبہی اوسکا شمل ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمع کردیتا ہے وہ خود حضرت سے

اخذ کرتا ہے دکھو ہمنا صفت **حکایت** بعض زمان الشیخ قال الشیخ کہا کرتے تھے ایک انسان نے کہا ہم نہیں دیکھتے
کہ کوئی بات تم اپنی طرف منسوب کرتے ہو جواب دیا کہ اگر میں چاہوں تو بعبدو الناس قال اللہ قال اللہ کہوں اور اگر چاہوں
تو اسی قدر قال رسول اللہ صلعم قال رسول اللہ صلعم کہوں اور اگر چاہوں تو قلت انا کہوں لیکن میں قال الشیخ کہتا ہوں
اور ابادکر اپنے نفس کا نہیں کرتا ہوں کہ تقیہ [illegible] فرماتے تھے وہ کہ مرد [illegible] کوئی امام ولی صدیق شیخ ہوتا ہے
ہلاک نہیں ہوتا فرماتے تھے [illegible] اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ میں سے شیخین کو ن
[illegible] اور اپنی جان کو منجملہ مسلمین شمار نکروں یہی بات حق میں جنت اور وقوف عرفہ کے ہر سال کہتے
تھے وکان یقول شارکنا الفقہاء فیما ھم فیہ ولم یشارکونا فیما نحن فیہ فرماتے تھے خریدار مرجان کے بہت
ہوتے ہیں اور خریدار یاقوت کے کم ہوتے ہیں ولم یزل اتباع اہل الحق قلیلون کما قال تعالی فی اہل الکہف
ما یعلمھم الا قلیل فامر اللہ کمعظم امور الناس ولکن قلیل من یفھم **حکایت** نائب اسکندریہ
نے چاہا کہ انسے بیعت کرے یہ اوسکے شیخ ہوں قاصد سے کہا لست ممن یلعب بہ اور وہاں نہ گئے یہاں تک کہ
انتقال ہوگیا سفر میں جب کسی شہر میں رات کو سوتے اور معلوم ہوجاتا کہ کبیر شہر اونسے ملاقات کرنا چاہتا ہے
تو فجر سے پہلے رات سے اوٹھکر چلدیتے کہتے تھے نزدیکی میں نے عزت مگر رفع ہمت میں خلق سے ایکدن ایک کتا
دیکھا میرے پاس روٹی تھی مینے اوسکے روبرو رکھی اوسنے التفات نکیا مینے منہہ سے قریب کی تب بھی ملتفت
نہو لیکن مینے مجھسے کہا اُفٍّ لمن یکون الکلب ازھد منہ فرماتے تھے لوگوں کے لئے اسباب ہیں ہمارا سبب
یہی ایمان وتقوی ہے اللہ نے کہا ہے ولو ان اہل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء
والارض **ف** جب کوئی شخص قصیدۂ مدحیہ کہتا تو اوسکی طرف متوجہ ہوتے اور جائزہ وعطایا دیتے
اپنے اصحاب سے کہتے جب کسی قوم کا رئیس آئے مجھے خبر کردیا کرو کہ میں باہر نکلکر اوسکو لوں جب وہ رخصت
ہوکر جاتا تو چند قدم اوسکے ساتھ جاتے پھر واپس آتے اور کہتے ان لوگوں نے اپنی جان کو تکلیف ہماری نیت
کی دی ہے کچھ ہم اونکی زیارت کو نہیں گئے کسی محسن کے لئے دعا نکرتے جب تک کہ وہ مجلس سے چلا نہ جاتا
جب اوٹھہ جاتا تب پس پشت اوسکے دعا کرتے اگر کوئی شئے یسیر ہدیہ میں آتی خوش ہوکر بشاشت سے قبول کرتے
اگر شئے کثیر آتی تو بعذر نفس واظہار غنی لیتے **ف** انکی نماز موجز ہوتی مگر تمام کہتے تھے یہ نماز ابدال کی ہے
جب کسی شخص کو سنتے کہ کہتا ہے ھذہ لیلۃ القدر تو کہتے نحن بحمد اللہ اوقاتنا کلھا لیلۃ قدر ہر شخص کا
اکرام مطابق اوسکے رتبہ کے کرتے کبھی کوئی شخص مطیع آتا اوسکی طرف التفات نکرتے اسلئے کہ وہ اپنی عبادت
کو دیکھتا ہے کبھی کوئی عاصی آتا اوسکے لئے کھڑے ہوجاتے اسلئے کہ اوسکا آنا ساتھ ذل نفس وانکسار کے
ہوتا ایک شخص حاجی سے پوچھا کہو تمہارا حج کیسا ہوا اوسنے کہا پانی بہت تھا نرخ بھی ارزان ملا اوسکی طرف

منھ پھیر لیا کہا مین حال حج کا پوچھتا ہون کہ اوسمین اللہ کی طرفسے کیا علم رموز و فتح ہوا یہ شخص حال کثرت آب و دانہ و نخ کا بیان کرتا ہے **ف** کہتے تھے ہم دنیا مین اپنے ابدان سے مع وجود ارواح ہین اب قریب ہے کہ آخرت مین مع وجود ابدان ہونگے انتہی شعرانی فرماتے ہین اس کلام مین رد ہے اوس شخص پر جو کہ یہ بات کہتا ہے کہ لوگ جنت مین اپنی ارواح سے ہونگے نہ اجسام سے ایک جماعت اہل کشف ناقص کی اسی طرف گئی ہے [illegible] اونھون نے اہل جنت کو دیکھا کہ جس صورت مین چاہتے ہین متحول ہو جاتے ہین یہ شان ارواح کی ہے نہ اجساد کی یہ بات اونسے غائب رہی کہ وہان اجسام منطوی بارواح مین ہونگے نہ منعدم جسطرح کہ یہان ارواح منطوی بیچ اجسام مین واللہ اعلم **ف** کہتے تھے معصیت مومن و معصیت فاجر مین تین فرق ہین ایک یہ کہ قبل فعل کے مومن کا عزم اوس معصیت پر نہین ہوتا ہے دوسرے یہ کہ وہ وقت فعل کے اوس سے خوش نہین ہوتا تیسرے یکبارہ پھر اصرار نہین کرتا اور فاجر کا یہ حال نہین ہے اپنے اصحاب سے کہتے تھے کہ تم نام پاک اللہ کا بہت ذکر کیا کرو یہ اسم سلطان الاسماء ہے اِسکے لئے ایک بساط ہے ایک ثمرہ ہے بساط علم ہے ثمرہ نور ہے جب نور حاصل ہوا تو اب کشف و عیان ہوگا فتوت آب و نمک نہین ہے بلکہ فتوت ایمان و ہدایت ہے جس سے ادب کا ثمرہ ادب ہے وہ ادب ہوتا ہے ؎

	تا صبح فرو گذار مارا		ہر بے ادبی کہ بینی امشب	

کہتے تھے جنید قطب تھے علم مین سہل تستری قطب تھے مقام مین ابو یزید قطب تھے حال مین تھوڑا عمل ہمراہ شہود منت کی طرفسے اللہ کے بہتر ہے عمل کثیر سے ہمراہ شہود تقصیر کی طرفسے نفس کے اپنے شیخ سے نقل کرتے تھے کہ جس شئے سے اللہ نے ہمکو منع کیا ہے وہ مکم شجرۂ آدم علیہ السلام مین سے ہے لکن ہم اونسے اس بات مین جدا ہین کہ اونھون نے جب شجرہ کھایا تو وہ طرف ارض خلافت کے اوترے اور تو جب شجرِ نہی کھائیگا تو نزول تیرا طرف ارض قطیعت کے ہوگا فایاک ثم ایاک **حکایت** کہتے تھے ایک شخص اولیا مین سے تھے وہ زمین مغرب مین لوگون پر تکلم کرتے تھے یعنی وعظ اور وہ بادن تھے یعنی فربہ اندام ایک شخص سر برہنہ کلان سر آیا اوسنے کہا یہ شخص دنیا مین زہد کرتا ہے اور یہ کاذب ہے شیخ کو کشف ہوا اوس سے کہا ای بارویس ما سمننی الا حبہ یعنی موٹا نہین کیا مجھکو مگر اوسکی محبت نے اپنے اصحاب سے کہتے تھے تم جب مکہ مین پہنچو تو قصد تمہارا رب البیت ہو نہ بیت تم اونمین مت ہو جو عباد اصنام و اوثان ہین **حکایت** ابن عطاء اللہ کہتے ہین مین شیخ پر کتاب الرعایہ تالیف محاسبی پڑہتا تھا مجھسے کہا جو کچھ اس کتاب مین سے ہے دو کلمہ اوس سے مغنی ہین اعبد اللہ بشرط العلم ولا ترضی عن نفسك ابدا پھر مجھکو اذن قرارت کا نہ دیا فرماتے تھے جو کوئی مشتاق ہے کسی ظالم کی ملاقات کا وہ ظالم ہے کہتے تھے الهالك بهذه الطائفة

اکثر من المناجی بھا شعرانی رح نے اسکے قول چار ورق تک لکھے ہین بسبب عدم حقائق کے ذکر انکا نہین کیا گیا +

یاقوت عرشی رح امام معارف عالم زاہد مرید شیخ ابو العباس مرسی رح تھے جس دن یہ بلاد حبشہ مین پیدا ہوئے اوسی دن شیخ نے اسکندریہ مین دودھ پستان [illegible] لکھا انکو کہ یاقوت نے اکام تو ایام زمستان مین بنایا جاتا ہے کہا یہ سنا [illegible] عنقریب تمھارے پاس آئے گا [illegible] انکو عرشی اسلئے کہتے تھے کہ ہمیشہ دل انکا نیچے عرش کے رہتا اور زمین مین جسد تھا یا اسلئے کہ ان حملۂ عرش کی سنتے تھے **حکایت** یہ سفارش کرتے یہانتک کہ حیوانات مین بھی شفیع ہوتے ایکدن ایکبوتر حبشی انکے دوش پر آبیٹھا یہ حلقۂ فقرا مین بیٹھے تھے کچھ انکے کان مین کہا انہون نے کہا بسم اللہ مین ایک فقیر کو تیرے ہمراہ کئے دیتا ہون اوسے کہا کوئی نہین تم ہی چلو آخر قبلہ مین سوار ہوکر اسکندریہ سے مصر مین آئے جامع عمرو مین پہنچکر کہا فلان موذن کو بلا دو وہ آیا اوس سے کہا یہ یامہ کہتا ہے کہ جب اوسکے بچے منارہ پر ہوتے ہین تو تو اونکو پکڑ کر ذبح کرتا ہے اوسنے کہا سچ کہتا ہے فرمایا اب ایسا مت کیجیو اوسنے توبہ کی شیخ اسکندریہ کو واپس آئے انکے مناقب طائفۂ شاذلیہ مصر وغیرہ مین بہت مشہور ہین ۷۰۷ھ مین انتقال کیا +

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ سکندری رح زاہد مذکر کبیر القدر طبقۂ شیخ یاقوت و شیخ مرسی تھے لوگ انکے اشارات سے منتفع ہوتے انکے کلام کو نفوس مین حلاوت و جلالت تھی ۷۰۹ھ مین انکا بھی انتقال ہوا کتاب التنویر فی اسقاط التدبیر کتاب الحکم کتاب لطائف المنن وغیرہا انکی تالیف ہین کتاب تنویر مصر مین طبع ہو چکی ہے رحمہ اللہ تعالیٰ +

شیخ موسی مکنی بابی عمران یہ جد خامس شعرانی رح ہین بلاد بہنسا مین تھے منجملہ اصحاب شیخ ابو مدین تلمسانی رح کی اولاد مین سلطان مولائی ابو عبد اللہ زغلی کے بنو زغلا ایک قبیلہ ہے عرب مغرب کا عمل تلمسان و حوالی تلمسان کے بادشاہ تھے شیخ موسی نے جوان ہوکر طریق الی اللہ کو سریر ملک پر اختیار کیا باپ کو نہایت تشویش ہوئی جب اونکو مغلوب الامر پایا چھوڑ دیا یہ پاس شیخ ابو مدین کے آئے اونہون نے کہا تمھارا انتساب کسطرف ہے کہا طرف سلطان زغلی کے پوچھا انتہائی نسب کہا ہے کہا محمد بن حنفیہ بن علی بن ابیطالب شیخ نے فرمایا طرق فقر و ملک و شرف مجتمع نہین ہوتے انھون نے کہا یا سیدی اشہدک انی قد خلعت نسبتی الی غیرک تب شیخ نے اسنے عہد لیا ۵

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی	کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

انکے ہاتھ پر کرامات ظاہر ہوئی تھا کم نے انسے کلام کیا شیر انسے ڈرتے تھے شیخ نے انکو بھی ہمراہ دیگر اصحاب

کے طرف مصر کے بہیجدیا اور کہا کہ تم جب مصر پہنچو تو چاہیئے کہ مین شہر دمیاط مین تمہاری قبر اوسی جگہ ہو گی چنانچہ ایسا ہی ہوا انکی اولاد و بلاد مین متفرق ہو گئی انکو جب کوئی مرید پکارتا تو ایک سال کی راہ بلکہ اس سے بہی زیادہ راہ سے جواب دیتے انتہی مین کہتا ہون یہ جواب دینا بطور کرامت کے تہا نہ بطریق استقلال تصرف کے سنہ میں انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

۱۵ شیخ محمد وفا رح یہ اکابر عارفین سے تہے شیخ علی جد قریب شعرانی رح نے انکو خاتم الاولیا کہا ہے یہ ان پڑہ تہے معنا علوم قوم مین لسان غریب رکہتے تہے سات یا دس برس کی عمر مین مولفات کثیرہ تالیف کئے انکی منظومات و منثورات مین رموز مطلسمہ بہت ہین اسوقت تک کے لئے جنکے معنی کسی نے ابتک حل نہین کیئے قریب وفات کے اپنا کمر بند ابزاری صاحب موشحات کو دیکر کہا کہ یہ تیرے پاس ودیعت ہے میرے بیٹے علی کو دیدینا چنانچہ جب وہ جوان ہوئے تو اونکو دیدیا اوسدن سے پہر کوئی موشح اونسے نہ ہوا کتاب فصول الحقائق مین کہتے ہین اعوذ باللہ من شیاطین الخلق وابالسۃ العلم والجہل واغیار المعرفۃ والنکرۃ اللہم الیک منک فی کل ذلک بکل ذلک کذلک من وجہ العلم ولا کیف کذلک من حیث العقل ولا بد لک من جہۃ قصد النفس الخ شعرانی کہتے ہین والحال فی ذلک بما لا تسعہ العقول فراجعہ رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

۱۶ شیخ علی انکے بیٹے نہایت ظریف و جمیل تہے مصر مین انسے زیادہ کوئی خوبصورت و خوش لباس نہ تہا انکی نظم شائع ہے انہون نے موشحات مین اسرار اہل طریق درج کئے ہین انکا کلام ادب مین بہت عالی ہے انکے وصایا بہی نفیسہ کئی مجلدات مین سمائے ہین تین دن مین اونکو لکہا تہا شعرانی رح نے انکی تلخیص کی ہے ۱۹۱ھ مین پیدا ہوئے ۱۰۰۱ھ مین مرے کہتے تہے رسل اولوالعزم سات ہین آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و داؤد و سلیمان و عیسیٰ پہر بیان مین اس سر کے اطالت کی ہے فرماتے تہے شریعت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسلئے نسخ قبول نہین کرتے ہے کہ جو کچہ اگلی شریعتون مین تہا وہ سب مع زیارت خاصہ اس شریعت مین ہے یہ شریعت فلک ہشتم مکوکب یعنی فلک کرسی سے اوتری ہے وہ فلک ثابت ہے اسلئے اگلے شرائع منسوخ ہوگئی نہ یہ شریعت

سخن از ہوش بدان بردن رندان آمد
این می صاف ز نہ شیشہ افلاک چکید

ف کہتے تہے شیطان کی کنیت ابو مرہ ہے تو جانتا ہے کہ مرہ کیا ہے جسکا وہ باپ ہے مرہ نفس خبیثہ صاحب شئون منکرہ ہے نہ حرہ ہے بسبب شہوت بہیمیہ کے نہ برہ ہے بسبب غضب کلبی سبعی کے اسکو مرہ کیون کہتے ہین اسلئے کہتے ہین کہ جس چیز مین یہ داخل ہوتا ہے اوسکو فاسد کر دیتا ہے جسطرح کہ حنظل لبن کو فاسد کر دیتا ہے فرماتے تہے شیخ ابو الحسن شاذلی نے کہا ہے کہ المحبۃ قطب والخیرات کلہا دائرۃ علیہا فافہم

شعرانی رح نے بیان مین انکے ملفوظات کے [illegible] لکھے ہین یہ کہ [illegible]
کا صفی و دقیق الفہم ہے اقسام مراتب [illegible] سے سمجھی [illegible] پر معانی صحیح آیات و حدیث
کے طریقہ قوم پر لباس تحقیق [illegible] الا ابلیس اذا
وسوس [illegible]
[illegible] ہم و علماء السوء یلبسون الحق بالباطل و یریدون [illegible]
[illegible] اهواء [illegible] و جد [illegible] فی الحامہم ضل سعیہ و هو یحسب انه یحسن صنعا فاستعذ
بالله منهم و کن مع العلماء [illegible] کہتے تہے ہم متفقہین سے استفادہ دعوی علم کا احکام مین کرتے
[illegible] سے استفادہ [illegible] احکام دین کا [illegible] اب تو دیکہ کہ ان دونون فائدون مین کونسا فائدہ
اقرب و اقرب [illegible] رب العالمین کے ہے اوسی کے ساتہ استمساک کر اگر متفقہین تجہسے یہ بات کہین کہ تو نے صوفیہ
صادقین سے کیا استفادہ کیا تو تو کہہ کہ مین نے اونسے استفادہ حسن عمل کا اون احکام دین پر کیا ہے جنکا استفادہ
قولی تم سے کر چکے ہین یعنی تمسے علم حاصل کیا تہا اونسے عمل کرنا سیکہا ہے رح ٭
شیخ یوسف عجمی کورانی رح سب سے پہلے مصر مین طریقہ جنید رح کو انہین نے تازہ و زندہ کیا انقطاع و تسلیک
مین انکی چال نئی تہی ۷۶۸ھ مین انتقال کیا ایک خلائق بیحساب نے اونپر نماز جنازہ پڑہی انکا طریقہ تجرید تہا ہر دن
ایک فقیر کو زاوئے سے باہر نکال دیتے کہ جا لوگون سے آخر روز تک بہیک مانگ لا جو کچہ وہ مانگ لاتا وہی سارے
فقرا کا اوس دن قوت ہوتا کوئی کسی بہی چیز ہوتی انکے کرامات و خوارق مشہور ہین دروازہ زاویہ کا بند رکہتے سوا نماز
کسی کام کے لئے نکلتے جب خلوت سے باہر آتے آنکہین سرخ ہوتین گویا ایک انگارہ ہے آگ کا جسپر نظر
پڑتی اوسکی آنکہہ زر خالص ہو جاتی ایک دن ایک گتّے پر نظر پڑی سارے کتّے اوسکے منقاد ہو گئے جب
وہ ٹہیر جاتا سب ٹہیر جاتے جب چلتا تب وہ بہی چلتے اسکا ذکر شیخ سے کیا ایک شخص کہا دس کتّے پیچہے بہیجا
جا کر کہے اخسأ ۔ ب کتّے اوسپر لوٹ پڑے نوچنے کہسوٹنے لگے رح ٭
شیخ حسن تستری یہ شاگرد یوسف عجمی ہین بعد اونکے سجادہ نشین ہوئے اونکے بیٹہے لوگ ہر طرف سے زیارت کو آتے تہے
انکو علم و عمل مین کمال تہا بادشاہ بہی اونسے ملنے کو آتا حاسدون نے چغلی کہا کر اعتقاد بادشاہ کا بدل دیا ارادہ
کیا کہ انکو قید کرے یا شہر سے نکال دے وزیر کو حکم دیا کہ دروازہ زاویہ کا بند کردو وہ شہر سے باہر گئے تہے
جب مع فقرا واپس آئے دروازہ زاویہ کا مسدود پایا پوچہا کہ یہ دروازہ کسنے چنوا دیا ہے کہا وزیر نے بحکم
سلطان فرمایا ہم ابواب اوسکے بدن و طبیقان کے بند کر دینگے وزیر اندر باہر آگ لگا ہو گیا ناک بند ہو گئی
سانس تنگ گئی قبل و دبر بول و غائط سے مسدود ہو گئے فی الحال مر گیا یہ خبر بادشاہ کو پہنچی وہ دوڑا ہوا آئے

صلح کی سلطان ملکہا سارا لشکر سلطان کا اونکا معتقد تہا انکی سی اطاعت بادشاہ کی بہی نکرتا تہا **حکایت** ایک
سنار نصرانی انکے پاس آیا اسنے کہا بادشاہ نے ایک نگ قیمتی مجہکو دیا تہا کہ مین اوسکو خاتم خاتون مین جڑ دون مع
میرے ہاتہ سے دو ٹکڑے ہوکر نصف نصف ہوگیا ہے مجہے ڈر ہے کہ مین قتل ہونگا ہان مین اوسکی قیمت دیسکتا ہون
اگر سہا ہزار دینار ہون اور سوا تمہارے مین کسیکو نہین دیکہتا کہ بادشاہ کو مجہسے روک سکے شیخ خلوت مین گئے اور خاطر سلطان کو اوس
طرف سے متحول کیا خود بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو نصف نصف کر دو وجہ اسکی یہ ہوئی کہ بادشاہ کی ایک سرہتی
اوسنے ایک نگ منگا اوسکو سب نگ دکہلائے اوسنے پسند نہ کئے کہا فلان نگکو دو نصف کر دو بادشاہ نے
اپنا آدمی اس سنار کے پاس بہیجا لوگون نے کہا وہ پاس شیخ کے گیا ہے قاصد نے وہین جاکر یہ حکم اوسکو
سنایا وہ مسلمان ہوگیا اور زاویہ شیخ مین دفن ہوا انکی وفات ۷۹۶ھ مین ہوئی ہے +

شیخ محمد ابو المواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ جامع ظرفاء و خیار علماء راسخین و ابرار کاملین مین سے تہے قریب جامع
ازہر کے رہتے تہے صاحب تصنیفات فائقہ لدنیہ ہین انپر حالت سکر کی غالب رہتی تہی خلوت سے نکلکر جامع ازہر
مین چلتے پہرتے لوگ اونکے حق مین موافق اپنی ظرف کے حسن و قبح بیان کرتے انکی کتاب القانون علوم
طائفہ مین کتاب بدیع ہے کہ مثل اوسکے تالیف نہین ہوئی شاہد ہے انکے ذوق کامل کی طریق مین اولاد
ابو الوفا انکو کچہ خیال مین نہ لاتے تہے اسلئے کہ اونہون نے اونکے دواوین کا جواب لکہا تہا اور وہ کلام انکا موالد
اجتماعات و مساجد مین علی رؤس العلماء والصلحاء پڑہا جاتا تہا وہ لوگ اوسکی حلاوت سے طرب و تمائل مین آتی
تہی وما خلا جسد من حسد اور یہ اونکا نہایت ادب کرتے اور رافت و خدمت سے پیش آتے تہے ایک دن
اونہون نے انکو پکڑکر خوب مارا یہانتک کہ سر خون آلودہ ہوگیا یہ تبسم کرتے جاتے تہے اور کہتے تہے انتم اسیادی
وانا عبدکم فرماتے تہے اگر تو چاہتا ہے کہ اخوان سوء کو چہوڑ دے تو اخلاق سوء کو ترک کر پہلے اونکے ترک کرنیسے
کیونکہ تیرا نفس تجہسے اقرب تر ہے اور اقربین اولی تر ہین ساتہ معروف کے ساری ابناء دنیا تو دنیا پر متوجہ ہین
اور وہ ہر دم دنیا سے رحلت کرتے رہتے ہین کیونکہ یہ شہود انجام سے اندہے ہین کہتے تہے الفقراء امراء
بالاحوال والفقہاء امراء بالاقوال فرماتے تہے یصل الولی الی حد یسقط عنہ التکلیف کے یہ معنی
ہین کہ کلفت و مشقت اعمال کی اونسے ساقط ہوجاتی ہے جیسے ارحنا بہا یا بلال اور کہتے تہے لا تظن ان
احدا من اہل اللہ یعتقد تفضیل الولایۃ علی النبوۃ والرسالۃ بعض عارفین نے کہا ہے الخضر مقام
لا انسان اسکا مطلب یہ ہے کہ ولی محبوب کو کرامات عطا ہوتی ہین جسطرح کہ خضر کو معجزات دئے گئے تہے
یہ بات وقت وراثت کی ہوتی ہے اور وراثت بلاشک ایک مقام ہے **ف** کہتے تہے اہل طبیعت دہریہ
ہین قائل ہین اسبات کے کہ عالم کا کوئی صانع نہین ہے مگر وجود طبیعت اور اہل علت فلاسفہ ہین یہ قائل

بین قدم عالم کہو کالعمر فی ظلمات بعضہا فوق بعض فرماتے تھے جو چیز دلالت کرے تجھکو اللہ پر وہ نور ہے
اور جو چیز دلالت نکرے اوسپر وہ ظلمت ہے ماثل وکان یقول کل شیٔ ماسوی اللہ لہو ولعب فما اعطاک
من الشہود ما اعطاک فکن [illegible] حکایت [illegible] ایک شخص کو نہایت پڑھتے سنا
وما کہم [illegible] واللہ [illegible]
[illegible] کی کچھ خوشی نہوئی اور سمجھا تا کہ جو موہبت وعطا سوا اللہ کے ہے سبب مشغولی اوس
کا نفس سے بچھن کو حجب کرتے ہین ف فرماتے تھے مجربات صحیحہ مین سے ایک یہ تجربہ ہے کہ جو شخص
ارادہ کسی قضاء حاجت یا دفع مصیبت کا کرے تو چاہیے کہ رفع اوس امر کا طرف اللہ پاک کے قبل علم مردم کے
کرے اللہ کی عادت اسی طرح جاری ہے کہ جو کوئی عامل مرتبہ اوسین سے متعلق ہوجاتا ہے اوسکی مشکل آسان
کردیتا ہے فاعمل علی ذلک فانہ الکبریت الاحمر والعزم القریب والمعین علی ذلک الصبر حکایت
شبلی نے جو آیت سنی منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ ایک چیخ ماری اور کہا فاین الذین
یریدون اللہ تعالی کہتے تھے اذا المرید ایہا المرید صاحب الحال فعلیک بصاحب القال
فان لم یصبہما وابل فطل وایاک وصحبۃ من لا قال ولا حال وکان یقول سارع علیک بتکثیر
سواد القوم فان من کثر سواد قوم فہو منہم فرماتے تھے وللہ عباد یتولی تربیتہم النبی صلعم
بنفسہ من غیر واسطۃ بکثرۃ صلوتہم علیہ صلعم شیخ ابوعثمان کہتے تھے من اعترض ہذا الطریق لا
یفلح ابدا ف یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دیکھا کرتے تھے کہتے تھے مینے حضرت کو سطح جامع
ازہر پر ۸۲۵ھ مین دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے دل پر رکھکر فرمایا ای بیٹے غیبت
حرام ہے تو نے اللہ کا قول نہین سنا ولا یغتب بعضکم بعضا بات یہ ہوئی تھی کہ میرے پاس ایک جماعت
بیٹھی تھی اوسنے بعض لوگون کی غیبت کی تھی پھر مجھکو ارشاد کیا کہ اگر بسبب غیبت کے نہ بنے تو سورۂ
اخلاص ومعوذتین پڑھکر ثواب اوسکا مغتاب کو دیدے تاکہ غیبت وثواب دونون متوازی ومتوافق ہوجاوین
انشاء اللہ تعالی حکایت فرماتے تھے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے فرمایا ہاتھ
بڑھا مین تجھکو مرید کرون مینے کہا میری یہ طاقت نہین ہے مین ڈرتا ہون کہ بعد مبایعت کے کہین مجھسے
کوئی معصیت ہو فرمایا تو مجھسے بیعت کر ہاتھ لا اگر کوئی غلطی وزلت تجھسے واقع ہوگی اور تو نے اوس سے
توبہ کرلی ہے تو وہ تجھکو ضرر نکریگی گویا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا کہ اللہ تعالی اصلاح حال عبد
کی کرتا ہے تاکہ اوس بندہ سے اوس رخنہ کو بند کردے جو اوسکے دین مین عجب یا کبر سے واقع ہو حکایت
ایک جماعت آئی کہ مجھسے اخذ طریقہ کرے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرمایا یہ جماعت تجھپر یقین

[illegible] ہمیشہ مرادسے دیکھتا ہے اوسکا خاتمہ

بالخیر [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا مجھسے فرمایا تو وقت

[illegible] اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پانچ بار بسم اللہ [illegible]

اللھم بحق محمد ارنی وجہ محمد حالا ومالا جب تو یون کہیگا تو مین پاس تیرے آیا کرونگا بجز اسکے کہ فوت

ہونگا **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا کہ ای رسول اللہ مجھکو نچھوڑو فرمایا

مین تجھکو نچھوڑونگا یہانتک کہ تو کوثر پر آئیگا اور اوسکا پانی پئیگا اسلئے کہ تو سورہ کوثر پڑھتا ہے اور ہم پر درود

بھیجتا ہے سو ثواب درود کا مینے تجھکو دیا اور ثواب کوثر کا تیرے لئے باقی رکھا ہے پہر فرمایا تو کثرت کر اس کلمہ کا

استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اور اللہ سے توبہ و استغفار کر وہ تواب

رحیم ہے جب تو ایسے کریگا تیرے عمل میں کچھہ خلل نپڑیگا **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو دیکھا [illegible] شفاعت کریگا مینے کہا مین اس لائق کسطرح ہوا فرمایا تو نے ثواب اپنے

درود کا مجھے دیا ہے **حکایت** یہ کہتے ہین ایکبار مینے درود پڑہنے مین جلدی کی تا کہ میرا ورد پورا ہوجائے

اور مین ہر ہر بار پڑہا کرتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا تو نے نہین جانا کہ عجلت طرف سے

[illegible] اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد اسکو تمہل و ترتیل

کہا کر مگر جبکہ وقت تنگ ہو تو پہر عجلت کا کچھہ ڈر تجھکو نہین ہے پہر فرمایا یہ جو مینے تجھسے کہا یہ بطور افضل کے

ہے ورنہ جسطرح تو درود بھیجیگا وہ درود ہے احسن یہ ہے کہ ابتدا پورے درود سے کر اگرچہ ایک ہی بار

ہو اسی طرح آخر مین پورے درود پر ختم کر پہر فرمایا پورا درود یہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی

آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلی آل سیدنا ابراھیم وبارک علی سیدنا

محمد وعلی آل سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراھیم وعلی آل سیدنا ابراھیم فی العالمین

انک حمید مجید السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ تمام انکی زبان سے منقول ہے

حکایت مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے کہا تیرا شیخ ابو سعید صفری مجھپر بہت درود

بھیجتا ہے اور بہت درود پڑہتا ہے تو اوس سے کہدے کہ جب درود ختم کیا کرے تو اللہ عزوجل کی حمد کیا کرے

حکایت مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے فرمایا جبتجھکو کوئی کام پیش ہو اور تو اوسکا

ہونا چاہے تو نذر نفیسہ طاہرہ کی مان اگرچہ ایک ہی پیسہ ہو وہ کام تیرا ہو جائیگا انتہی مین کہتا ہون مراد نذر

ماننے سے یہ ہے کہ اونکی طرف سے کچھہ خیرات کر کر اوسکا ثواب سیدہ نفیسہ کو پہونچے بس بس **ف** کہتے تہے

کہ بادشاہ کا مال لو اور اسکے مواشی کا مال نلو حضرت نے مجھکو حکم دیا کہ مین سلطان حقیقی کے پاس جاؤن اور کچھہ

دنیا سے مانگون اوسنے مجھکو تین سو دینار دیئے اور عذر کیا کہ اسکے سوا اوسکے پاس کچھ نہیں ہے **حکایت** کہتے تھے مینے ایک عورت کو دیکھا کہ ابواب مصر پر پھرا کرتی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح مین تغنی کرتی مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکا حال پوچھا فرمایا یہ ولیہ کبیرہ ہے لکن وہ اپنے حال کو ذکر محبوب سے مستور رکھتی ہے تو نے نہین دیکھا کہ وہ اپنے کلام مین سوا محبوب کے اور کچھ ذکر نہین کرتی ہے

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران	گفتہ آید در حدیث دیگران

حکایت یہ کہتے ہین جامع ازہر مین مجھسے اور ایک شخص سے قول صاحب بردہ پر مجادلہ ہوا

فمبلغ العلم فیہ انہ بشر	وانہ خیر خلق اللہ کلہم

اوسنے مجھسے کہا کہ اس قول پر کوئی دلیل نہین ہے مینے کہا اسپر اجماع منعقد ہے اوسنے نمانا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ نزدیک منبر جامع ازہر کے بیٹھے ہین اور اونکے ہمراہ ابو بکر وعمر ہین رضی اللہ عنہا مجھسے کہا مرحبا بحبیبنا پھر آپنے اصحاب سے فرمایا تم جانتے ہو کہ آج کیا ہوا اونہون نے کہا نہین فرمایا فلان تعیس یعنے ہالک یہ اعتقاد کرتا ہے کہ ملائکہ مجھسے افضل ہین سب نے کہا۔ وہی زمین پر آپسے زیادہ کوئی افضل نہین ہے فرمایا پھر اس تعیس کا کیا حال ہے یہ نہ جیئیگا اور اگر جیا تو ذلیل وخوار وخامل وتنگ حال دنیا وآخرت مین رہیگا اسکا یہ عقیدہ ہے کہ میری تفضیل پر اجماع نہین ہوا ہے باستنے یہ نہ جانا کہ مخالفت معتزلہ کی ساتھ اہل سنت کے قادح اجماع مین نہین ہوتی ہے **حکایت** دوسری بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا ای رسول خدا اس شعر بوصیری کے معنی نزدیک میرے یہ ہین کہ منتہی علم آپ کے حق مین اوس شخص کا علم جسکو آپکی حقیقت کا نہین ہے یہ ہے کہ آپ فقط بشر ہین ورنہ آپ تو روح قدسی وقالب بشری سے ماورا ہین حضرت نے فرمایا تو نے سچ کہا مینے تیری مراد سمجھ لی **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے فرمایا تیری مجلس بہت اچھی ہے جو لوگ اس مجلس مین حاضر ہین اللہ نے اونکو بخشدیا سلئے کہ بعد فراغ قاری کے تم اللہ کا ذکر کرتے ہو اور فتنی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے ذکر سے بڑھ کر کوئی شے اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی نہین ہے اور حضار مجلس ذکر کے حق مین فرمایا ہے ہم القوم لا یشقی بہم جلیسہم **حکایت** یہ کہتے ہین مین رویت رسول خدا صلعم سے ایک مدت تک منقطع ہو گیا تھا مجھکو نہایت غم ہوا مین ایک جماعت کو فقہ پڑھاتا تھا میرے اور اونکے درمیان مین بابت اذ جاءوا عن حج بعض علما کے جدال ہوا مینے اشتغال بالفقہ ترک کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا ای رسول خدا فقہ آپکی شریعت ہے فرمایا ہان لکن محتاج ہے طرف ادب مین لائمہ کے انتہی معلوم ہو کہ بے ادبی حق مین ائمہ علم کے جنکا فضل وصدق وخلوص وعلم معلوم ہے بہت بڑی چیز ہے خواہ ائمہ اربعہ مجتہدین ہون یا

علماء ظاہر یہ و محدثین یا فقہاء عارفین اور اولیاء مقربین رضی اللہ عنہم اجمعین **حکایت** یہ کہتے ہیں میں رؤیت
سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممتنع ہوگیا تھا پھر دیکھا عرض کیا کہ ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پھر کیا قصور ہے فرمایا تو لائق ہماری رؤیت کے نہیں ہے اسلئے کہ تو لوگوں کو ہمارے اسرار پر مطلع کر دیتا ہے
بات یہ ہوئی تھی کہ میں نے ایک شخص سے اپنے اخوان میں سے بعض حال رؤیا کا ذکر کیا تھا میں نے سامنے اللہ کے توبہ کی
بعد اوسکے پھر حضرت کو دیکھنے لگا **حکایت** مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انی لا
اجتمع بمن یجلس مجالس الغیبۃ مع الناس ولا یقوم منہا معلوم ہوا کہ غیبت کرنیوالے کو حضرت کی رؤیت
حاصل نہیں ہوتی ہے **حکایت** یہ کہتے تھے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھسے کہا ای فلان
یہ کیا غفلت ہے یہ کیا رقدت ہے یعنی خواب یہ کیا اعراض ہے تجھکو کیا ہوا ہے کہ تو نے تلاوت کرنا قرآن کا ترک
کر دیا ہے یہ کیا وریدات ہیں بمقابلہ تلاوت قرآن تو ہرگز یہ کام نکر بلکہ ہر دن تلاوت کر اگرچہ دو ہی حزب ہوں
اس سے کم ہر دن نچاہئے بعض اصحاب شیخ نے کہا کہ اوس دن سے شیخ نے پھر تلاوت ترک نہ کی اور بعض
آیات کو مرات وکرات پڑھتے اور روتے آنسو رخسار و ریش پر بہتے آہ کرتے تھا نتک کہ کسیکو اوس وقت
سامنے اونکے قدرت بات کرنے کی نہوتی بسبب کثرت بکاء و وجد کے یہ اکثر بعد سلام پھیرنے کے نماز نافلہ
سے بعد دعا کے سجدہ شکر کرتے تھے **حکایت** میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا کہ اے
رسول خدا میں نے سارا ثواب اپنے درود وکذا وکذا اعمال کا آپکو دیا کیا مراد آپ کی بجواب سوال سائل جسنے یہ کہا تھا
انا جعل لک ثواب صلاتی کلہا اور آپنے اوس سے فرمایا تھا اذا تکفی ہمک ویغفر لک ذنبک
یہی ہے کہا ہاں یہی میری مراد ہے لیکن فلان فلان عمل کا ثواب تو اپنے لئے باقی رکھ کہ میں اوس سے غنی ہوں **حکایت**
یہ کہتے تھے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا حضرت نے میرے دہن پر بوسہ دیا اور فرمایا میں اس
دہن کو چومتا ہوں جو ہزار بار دن میں اور ہزار بار رات میں مجھپر درود بھیجتا ہے پھر فرمایا اگر رات کو انا
اعطیناک الکوثر تیرا ورد ہوتا تو کیا اچھا ہوتا پھر کہا تو یہ دعا کیا کر اللہم فرج کرباتنا اللہم اقل عثراتنا
اللہم اغفر زلاتنا پھر مجھپر درود پڑھ اور کہہ وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین **ف**
یہ فرماتے تھے کہ نہیں آتی ہے مدد مگر بعد حصول ذل کے **قال تعالی** ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم
اذلۃ ع نا امید مشو دیاس براحت نرسی **حکایت** میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض
کیا ای رسول خدا جو کوئی آپ پر ایکبار درود بھیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار درود بھیجتا ہے ہل ذلک لمن
کان حاضر القلب فرمایا لا بل ہو لکل مصل علی غافلا ویعطیہ اللہ امثال الجبال من الملائکۃ تدعو لہ
وتستغفر لہ واما اذا کان حاضر القلب فیہا فلا یعلم ذلک الا اللہ میں کہتا ہوں یہ ایسی بات ہے

جیسا کہ اللہ پاک نے امام احمد کو خواب مین فرمایا تہا کہ سیر الی القرب تلاوت قرآن سے حاصل ہوتا ہے جب انہون نے
پوچہا کہ فہم یا بغیر فہم سے فرمایا فہم اور بلا فہم دونون طرح پر معلوم ہوا کہ سارے اذکار مین ذکر قرآن و ذکر درود ہر حال
مین لیاقت قبول کی رکہتا ہے ولله الحمد **حکایت** فرماتے تہے ایکبار مینے اپنی مجلس مین کہا محمد بشر لا
کالبشر بل هو یاقوت بین الحجر مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مجہسے کہا قد غفر اللہ لک و
لکل من قالها معک تب سے یہ اس کلمہ کو ہر مجلس مین مرتے دم تک کہا کرتے تہے **حکایت** یہ کہتے
ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا عرض کیا کہ ای رسول خدا مین علم تصوف مین متطفل ہون فرمایا
تو کلام قوم کو پڑہ جو کوئی متطفل ہے اس علم پر وہ ولی ہے اور جو عالم ہے اس علم کا وہ نجم ہے اوسکو کوئی
نہین پا سکتا هذا المنقول من لفظہ رام ای رب یہ تیرا بندۂ عاصی بہی کسی قدر طفیلی اس علم کا ہے تو برکت
سے اس علم کے اوسکو محروم نہ کرنا ۵

گرچہ از نیکان نیم خود را بہ نیکان بستہ ام		در بہار آفرینش رشتۂ گلدستہ ام	.

اللهم غفرا و توفیقا حسنا **حکایت** یہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مجہسے کہا
مین مردہ نہین ہون میری موت عبارت ہے میرے تستر سے اوس شخص سے جو کہ فقیہ عن اللہ نہین ہے
اور جو کہ فقیہ عن اللہ ہے سو مین اوسکو دیکہتا ہون وہ مجہکو دیکہتا ہے ۵

در رہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست		می بینمت عیان و دعا میفرستمت	

مین کہتا ہون کہ جس صورت مین حیات شہدا نزدیک اللہ پاک کے بنص کتاب عزیز ثابت ہے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ تو سارے شہدا امت سے بڑہ کر ہے اگر آپ مردہ نہین ہین اور نزدیک
اللہ تعالی کے زندہ ہین اور اہل اللہ کو آپکی رؤیت ہوتی ہے خواب یا بیداری مین بچشم دل یا بچشم سر تو یہ
بلکہ تعجب کی بات نہین ہے واللہ اعلم **حکایت** یہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا
اس حدیث مشہور اکثروا من ذکر اللہ حتی یقولوا المجنون رواہ ابن حبان فی صحیحہ سے سوال کیا
فرمایا ابن حبان اپنی روایت مین صادق ہے اور اذکروا حتی یقولوا المجنون کا راوی بہی سچا ہے مینے
دونون الفاظ کو معا کہا تہا کبہی یون اور کبہی وون **حکایت** مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دیکہا مجہسے کہا لا تخف من الحساد فانهم ان کادوک فان اللہ عز وجل یکیدهم الم تسمع
قول اللہ عز وجل انهم یکیدون کیدا واکید کیدا فمهل الکافرین امهلهم رویدا **ف** یہ کہتے
تہے جو کوئی یہ چاہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہے وہ رات دن ذکر حضرت کا کثرت سے کرے
اولیا سے محبت رکہے ورنہ دروازہ رؤیت نبوی کا مسدود رہیگا اسلئے کہ اولیا سادات مردم ہین ہمارا رب

اونکے خفا ہونیسے خفا ہوتا ہے اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انتہی میں کہتا ہون یہ بات ماخوذ ہے حدیث صحیح سے من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب **ف** فرماتے تھے اولیاء اللہ مطلع ہوتے ہین ایسے امور پر جنپر علما کو اطلاع نہین ہوتی ہے سو جسکو اپنے دین پر خوف ہوا وسکو چاہیئے کہ ادب وتسلیم سے رہے وکان یقول قد غلط اکثر الناس فی وصف اہل الصلاح بالنحول والتقشف فقط ولیس الامر کما ظنوا بل فیہم السمین والمہزول والمترفہ والمتقشف ودلیل السمین قولہ تعالی وزادہ بسطۃ فی العلم والجسم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک مین موٹاپے سے شکن تھے اور علی برتضی فربہ اندام کلان شکم تھے اسی طرح ہمارے شیخ حافظ ابن حجر نے استاد کبیر سید احمد بدوی کے وصف مین ذکر کیا ہے کہ وہ عظیم الساقین عظیم البطن تھے یہی دلیل ترنہ وتقشف کی سو سنت محمدیہ مین بہت سی دلیلین اسپر موجود ہین **ف** ایکمان انہون نے یہ اشعار پڑہے ہے

تغیر اخوان ہذا الزمان		فکل خلیل عراہ الخلل	
وکانوا اتدیما علی صحۃ		فقد داخلہم حرف العلل	
قضیت التعجب من امرہم		فصرت اطالع باب البدل	
دوستانے کہ اندرین عہد اند	۵	ما لہم ذمۃ ولا الٌ	
ہمہ در خون یکدگر شدہ اند		ثم افوا بانہ جلٌ	

فرماتے تھے جب کوئی شخص کوئی بات کسی تیرے دوست کی تجھسے نقل کرے تو تو اوس سے یہ بات کہہ کہ مجھکو اوسکی محبت ومودت کا یقین ہے اور تیری بات کا ظن وگمان ہے سو یقین کو گمان سے ترک نہین کیا جاتا ہے **ف** کہتے تھے جب نیات کثیر ہوتی ہین تو عمل بہی معنی مین کثیر ہو جاتا ہے اگرچہ صورت مین مفرد ہو جیسے کوئی شخص ایک نماز پڑہے اوسکی نیت وہ ہے کہ فرض ادا ہو سنت جماعت کی زندہ ہو اسکا مین لوگ اوسکی اقتدا کرین شعار اسلام ظاہر ہو تکثیر سواد مسلمین ہو شیاطین زاہد ہو طرف شعار کے کچھ التفات کرے یا مثل اسکے تو بہت سے حسنات ہوئے جنہون نے ایک عمل کو گہیر لیا ہے **ف** فرماتے تھے عبادت ہمراہ محبت دنیا کے شغل قلب وتعب جوارح ہے اگرچہ بہت ہو لیکن قلیل ہے گو وہم صاحب عمل مین وہ کثیر ہے یہ صور بے ارواح ہین انما ہی اشباح خالیۃ غیر حالیۃ اسیلئے تو دیکہتا ہے کہ بہت سے ارباب دنیا کثرت سے نماز روزہ حج بجا لاتے ہین حالانکہ اونپر نور زیادہ ہے اور نہ حلاوت عبادت **ف** کہتے تھے اللہ نے مثال حیات دنیا کی پانی سے دی ہے یہ اسلیئے کہ جب تو پانی کو روک رکہے گا تو وہ متغیر ومتنتن ہو کر ایک بلا ہو جائیگا اسی طرح دنیا بلا ہو جاتی ہے **ف** کہتے تھے اللہ کا ذکر نماز سے اسلئے بڑا ہے

کیونکہ اگرچہ نماز اشرف عبادات ہے لیکن بعض اوقات مین جائز نہین ہوتی ہے بخلاف ذکر کے کہ یہ عموم حالات مین مستدام ہوتا ہے

ف فرماتے تھے اسمین اختلاف ہے کہ ذکر سرًا افضل ہے یا جہرًا میرا یہ قول ہے کہ اہل بدایت مین جسپر قسوت غالب ہو اوسکے لئے ذکر جہر افضل ہے اور جسپر جمعیت غالب ہو اوسکے لئے ذکر سرًا افضل ہے انتہی مین کہتا ہون ایک صورت توفیق کی وہ ہے جو جناب شوکانی رح نے تحفۃ الذاکرین مین اور مینے نزل الابرار مین لکھی ہے کہ جس جگہ جو ذکر جہرًا آیا ہے وہان جہرًا اور جس جگہ سرًا آیا ہے وہان سرًا افضل ہے اور جہان نہ جہرًا آیا ہے اور نہ سرًا وہان ذاکر کو اختیار ہے خواہ جہر کرے یا سر **ف** فرماتے تھے اہل تعریف نے فقط ذکر اسم جلالہ کا اختیار کیا ہے نہ ذکر لاالہ الا اللہ کا بسبب وحشت کے توہم ثبوت المعیت سے یہانتک کہ اوسکی نفی کرین لیکن مین یہ کہتا ہون کہ جس شخص پر غلبۂ اغیار ہو اوسکے لئے ذکر لا الہ الا اللہ انفع ہے اور جو شخص کہ خالص وخالی ہے اغیار سے اوسکے لئے ذکر اسم جلالہ انفع ہے انتہی دلیل واسطے ذکر اسم جلالہ کے یہ آیت شریف ہوسکتی ہے قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون لیکن شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے فرمایا ہے کہ مراد اس آیت سے فقط اسم جلالہ نہین ہے بلکہ اس جملہ مین متقدم ہے اور سنت مطہرہ سے بھی فقط ذکر جلالہ ثابت نہین ہوتا ہے بلکہ ذکر کلمۂ تامہ ثابت ہے واللہ اعلم **ف** فرماتے تھے ذکر اہل حضرت کا یہ ہے الحمد للہ استغفر اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر کہتے تھے کہ مینے ایک آیت کتاب اللہ کی اوراسپر زیادہ کردی ہے تاکہ اونکے لئے حرز ہو کیونکہ ہر کوئی اپنے لئے دوام نعمت چاہتا ہے وہی **قولہ تعالی** ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ امام مالک رح کی عادت تھی کہ جب اوٹھتے بیٹھتے اسکو کہتے یہانتک کہ اپنے گھر کے دروازے پر اس آیت کو لکھ رکھا تھا اور کہتے تھے بہشت آدمی کی اوسکا گھر ہے اور اللہ تعالی کہتا ہے ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یعنی اگر وہ آدمی اس کلمہ کو کہتا تو اوسکی جنت آفات سے سلامت رہتی **ف** کہتے تھے من لم تؤدبہ الصوفیۃ فلیس بادیب یہ بھی فرماتے تھے الطریق کلہا ادب وتادیب وصاحب الادب لم یزل مستور العورۃ فی الدنیا والاخرۃ والعکس بالعکس دنیا مین درجات کا ہونا دلیل ہے درجات آخرت پر یہانکی کرامات دلیل ہین وہانکی کرامات پر جسطرح کہ یہان کا بعد دلیل ہے طرد فی الآخرت پر **قال تعالی** ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی مراد اس سے کوری بصیرت کی ہے بسبب ضلال کے رشد وطریق حق سے نسأل اللہ العافیۃ **ف** فرماتے تھے جسکا علم متعلق ظواہر ہے اوسکے لئے جنت مین منزلت مناسب ظواہر کی ہوگی اور جسکا علم متعلق بواطن ہے اوسکی منزلت مناسب بواطن کے ہوگی اور جسکا علم دنیا سے ہے اوسکی منزل آخرت مین مناسب اوسکے اعمال علمیہ کے ہوگی اسی طرحکا قول اوسکے باب مین ہے جسکا علم قلبی یا روحی یا سری ہے فلکل حال مقام عند اللہ وعلی قدر سلوک الطریق یکون التحقیق **ف** فرماتے تھے تم اپنے اس قول سے بچو کہ اکابر گئے فقراء

صادق نہین باقی رہے کیونکہ وہ حقیقت مین نہین گئے ہین وہ تو مثل کنز صاحب جدار کے ہین کبہی اللہ اوس شخص
کو جو آخر زمان مین آیا ہے وہ چیز دیتا ہے جس سے اہل عصر اول حجاب مین رہے دیکہو اللہ نے ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ کچہ دیا جو اگلے انبیاء کو نہ دیا تہا پہر حضرت کی مدح اور نہر مقدم کی **ف** کہتے تہے
اذا رایت من رزق العلوم و فتح لہ خزائن الفہوم فلا تحاججہ بنقل الطروس ولا تجادلہ بعزۃ النفوس
وتقول ہذا لم نجدہ فی الاسفار عن احد من الاخیار فان المواہب تفوق المکاسب فرماتے تہے
من انکر مالم یجد حرم برکۃ ما وجد ومن کان کثیر التسوید فہو فاقد التسویۃ وکان یقول تولوا الجمیل
الرجل الجلیل ظہور الاخیار من غیر اختیار محب اللہ مشہور ومحبوب اللہ مستور اساءۃ الادب
علی اہل المراتب توجب العطب فرماتے تہے بعض عارفین نے کہا ہے کہ لا یقال لید النبی صلعم یسار
وانما یقال الیمین الاول والیمین الثانی اور مین وجہہ یہین خلفہ مین کہتا ہون اطلاق یمین کا حدیث
صحیح مین حق تعالیٰ کی نسبت مین عبارت سے آیا ہے وکلتا یدیہ یمین اس صورت مین شاید مراد قائل منع لیسار
کی یہ ہوگی کہ حق مین باری تعالیٰ کے تو اطلاق یمین کا بدون وصف اول وثانی کے آتا ہے اور حق مین
رسول کے مقید باول وثانی ہونا چاہیے تاکہ درمیان مرتبہ الوہیت ورسالت کے فرق ثابت رہے واللہ اعلم

شیخ حسین آدمی ہیں وہ شیخ تہے سید احمد زاہد کے اصل مین مراکش کے ہین زمین مغرب سے وہان
کہیتی کرتے بکریان چراتے تہے جب سفر مین آتے ہر روز اپنی بکریان ہمراہ نقیب کے بہیجتے وہ مراکش مین
جاکر چرتین شام کو سفر مین آجاتین **حکایت** سید احمد کہتے ہین ایک دن مین انکے پاس بیٹہا تہا ایک
یہودی آیا اور اپنا پاؤن جو پاپوش کے اندر تہا بڑہاکر انسے کہا اے مسلمان یہ کہان جو مجہکو ایذا دیتی ہے کاٹ ڈال
کہا بسم اللہ چہری لی اور اللہ اکبر کہا یہودی نے چیخ ماری اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ
کہا پہر کہا اے احمد اگر مین زندہ رہا تو ایسا ہی کرونگا رح ۵

شیخ احمد بن سلیمان زاہد یہ بڑے امام عالم عامل ربانی شیخ طریقہ فقیہ اہل طریق مربی رجال مجمی طریق قوم تہے اللہ رحم
تہے لوگ کہتے تہے کہ وہ جنید قوم مین متستر بالفقہ تہے کیا ذکر ہے کہ ایک حرف واحد دقائق قوم کا اونکی زبان
سے سنا جاتا امور دین مین انکے کئی ایک رسائل ہین مساجد مین بیٹہکر عورتون کو وعظ سناتے خاص اونکو تعلیم
احکام دین وحقوق زوجیت وہمسائگی کے کرتے نہ مردون کو شعرانی کہتے ہین میرے پاس اونکے خط سے تصنیف
کراسہ لکہے ہوئے ہین اونمین وہ مواعظ ہین جو عورتون کو سنایا کرتے تہے فرماتے تہے یہ عورتین نہ درس
علما مین حاضر ہوتی ہین اور نہ انکے ازواج انکو تعلیم کرتے ہین **حکایت** یہ کہتے تہے مین صبی تہا ایکدن
مکتب کو جاتا تہا مجہکو ایک شخص منجملہ اولیاء اللہ کے بڑا میلا کچیلا گرد آلودہ مجہسے کہانا مانگا مینے اوسکو دیدیا اور جی

مین ارادہ کیا کہ آج مین سوکار ہونگا اوسنے وہ کہانا مجھسے لیکر کہا ای احمد تیرے لئے ایک جامع خط مقسم مین
بنایا جاتا ہے تیرا کتب زاہد ہوگا اوسکی عمارت مین ایک جماعت تیرا سعار منہ کریگی اقتدا انکو مخذول کریگا تو مصر
مین مشار الیہ ہوگا رجال تیرے ہاتھہ پر تربیت پاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اوسدن سے پہر وہ شخص مجہکو نہ ملا
انتہی شعرانی کہتے ہین ایک جماعت علما نے انسے تقریر کہا تہا منجملہ اونکے ایک شیخ الاسلام ابن حجر رجال الدین
صاحب جمالیہ ہین انہون نے تراب یعنی مٹی ڈہونے والے کو کہلا بہیجا کہ تراب عمارت جامع شیخ مت ڈہو شیخ
نے کہا جس فقیر کے لئے برہان ظاہر نہین ہوتی اوسکی جناب کا احترام نہین کیا جاتا ہے سر جہکا کر تغیر
خاطر سلطان مین جمال الدین پر توجہ کی بادشاہ نے اوسی وقت جمال الدین کو بلا کر قید کر دیا اور کوئی قصور
بیان نکیا جب تک جامع شیخ طیار ہوئی وہ قید رہے انہون نے تراب سے کہا تو مٹی ڈالا کر تو ہی رکہہ جبتک
تو اپنے کام سے فارغ ہوگا ہم اوسکو قید سے چہوڑ دینگے اس سے پہلے شیخ سراج الدین بلقینی نے بہی انپر انکار
کیا تہا جب زیادہ مبالغہ انکار مین ہوا شیخ نے پوچہا کس بات کا انکار کرتے ہین کہا تم طوب مساجد ویران کیکر
اپنی جامع مسجد بناتے ہو کہا کلہا بیوت اللہ پہر بار دیگر بلقینی جامع ازہر مین آکر صحن جامع مین کرسی
رکہہ کر بیٹہے حال مین تہے آنکہین مثل انگارہ کے سرخ ہو رہی تہین کہا من یسالنی عن کل علم نزل من السماء
اجیبہ عنہ سب لوگ دم بخود ہو گئے کسی نے کچہہ نہ پوچہا جب اوس حال سے افاقہ ہوا کہا مجہکو بیان کرو ایا
لوگون نے کہا تمہین ایسے ہو یہ بواعث ہوا کہا کسی نے مجھسے کچہہ سوال کیا کہا نہین فرمایا الحمد للہ اگر کوئی شخص نکل آتا
تو مین ہیا کرتا پہر جامع ازہر سے چلے گئے ف فرمایا جو کوئی میری اس مسجد مین آکر دو رکعت نماز
پڑہیگا مین عرصات قیامت مین اوسکا ہاتہہ پکڑونگا اللہ نے میری شفاعت حق مین سارے اہل عصر
میرے کے قبول فرمائی ہے کہتے تہے طریق موہبت ہے اگر اختیار سے ہوتا تو میرا بیٹا احمد تر ہوتا وقت سحر
باب جامع پر نکل کر بیٹہتے جو کوئی مسافرین مین سے داخل مصر ہوتا اوس سے برکت لیتے کہتے اللہم
مر علیہم نسیم الاسحار یعنی ع نسیم صبح نے انپر گذر کیا ہے آج ۵

نسیم صبح کہ دیوانہ وار میگذری	ندامتت زکدا مین بہار میگذری
ہنکمت تو کہ صد مستی بہار درست	زخود شدم مگر از کوی یار میگذری
بجلوہ توچہ نیرنگہاست حیرانم	کہ فتنہ خیز تر از روزگار میگذری

جب کوئی آدمی اپنا بچہ لاتا کہ اوسکے لئے دعا کرین تو کہتے اللہم لا تجعل لھذا الولد کلمۃ ولا حرمۃ فی
ھذہ الدار ف جو فقرا انکے نزدیک رہتے تہے اونکو فقط اجازت تعلیم فرائض و واجبات متعلقہ
عبادات کی دیتے اور تعلیم امور متعلقہ فصل احکام سے جیسے بیوع وصلح و شرکات ہین منع کرتے اور فرماتے

ابداً ولا ھم ولا اقدم من معرفة الله فی ھذہ الدار فقھا قائم بفروع شریعت ہین مگر یہ کم ہو جائینگے والعیاذ باللہ اور احکام معطل ہونے لگین گے تب تمہر تعلم ان فروع کا واجب ہوگا تاکہ شریعت مندرس نہو انکا لقب زاہد اسلئے ہوا کہ ایکبار پانچ قنطار سونے کی بطور کیمیا بنائی ہیر اونکو دیکہکر کہا اف اللدنیا پہر اونکو سراب جامع مین پہینکدیا انکا انتقال ۸۶۳ ہجری کے بعد ہوا اپنے ہی جامع مین مدفون ہین رح +

شیخ عمر کردی رح یہ حوض میدان قاہرہ مین رہتے ہر نماز کے لئے غسل کرتے موسم گرما ہو یا سرما آمراء و خوندات و اکابر انکے لئے اطعمہ فاخرہ و حلاوات نفیسہ لاتے یہ مشتغلین کو کہلا دیتے شیخ امین الدین امام غمری کہتے ہین انکو تربت خوش قدم مین دفن کیا منجملہ حاضرین کے ابراہیم متبولی رح بہی تہے اونہون نے کہا دعزتہ ربی ما راءیت اصبر منہ نازل فی قطعۃ من جھنم وما فیہ شعرۃ متغیر رح +

شیخ ابراہیم متبولی رح یہ منجملہ اصحاب دوائر کبرای ولایت کے تہے الکاکوئی شیخ نہ تہا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع امیر شرف الدین مین بچپنے چنے بیچتے تہے اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کرتے تہے اپنی مان سے یہ ذکر کرتے وہ کہتین بیٹا مرد وہ ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری مین دیکہے جب یہ بیداری مین دیکہنے لگے مان سے کہا اونہون نے فرمایا ہان اب تو نے قدم رجولیت مین رکہا ہے **حکایت** یہ قدس کو گئے وہان حضرت مریم علیہا السلام کی زیارت کی اوس رات ایک خادم ٹرالعبض فقراء نے عیسی علیہ السلام کو خواب مین دیکہا کہتے ہین سلم لنا علی ابراھیم وقل لہ جزاک اللہ عنہ وعن والدتہ خیرا انہر بابت عدم تزوج کے انکار کیا گیا تہا یہ کہتے تہے کہ میری پشت مین اولاد نہین ہے کہ مین اس قصد سے نکاح کرون اسّی برس کے ہوکر مرے کبہی غسل جنابت نہین کیا اسلئے کہ احتلام ہی نہوا جب کسی شخص کا انکار اپنے اوپر سنتے کہتے یا اولادی انا مسامح ساعۃ ندا للناس ولی ٥

ما نہ ہرگز تعلیم نصیحت نہ شنید ناب		مرد طماینچہ خوردن بال مگس نیم	

حکایت یہ فقراء سے حال اونکا پوچہتے اور مباسطہ کرتے ایک دن ایک شخص کو دیکہا کہ کثیر العبادۃ صاحب اعمال صالحہ ہے لوگ اوسکے معتقد ہین اوس سے کہا تیرا کیا حال ہے تو عبادت بہت کرتا ہے اور دوجہ ناقص ہے شاید تیرا باپ تجہسے ناخوش ہے کہا ہان کہا تو اوسکی قبر پہچانتا ہے کہا ہان فرمایا مجہکو لے چل شاید وہ تجہسے راضی ہوجاوے شیخ یوسف کردی کہتے ہین واللہ مینے دیکہا کہ اوسکا باپ قبر سے خاک جہاڑتا ہوا نکلا حبوقت کہ شیخ نے اوسکو پکارا جب وہ سامنے آکر کہڑا ہوا اوس سے کہا فقراء واسطے سفارش کے آئے ہین کہ تو اپنے بیٹے سے خوش ہوجا اوسنے کہا مین تم سبکو گواہ کرتا ہون کہ مین اس سے راضی ہوگیا کہا اچہا جا وہ قبر مین جا سویا **حکایت** ہم واپس آتے تہے کہ اتنے مین راہ مین ایک عورت نے کہا شیخ ذرا ٹہیر جاؤ

کہ سے کو شہر انطاکیہ جا کیا کشتی سے کہا خیر سے تجھکو انطاکیہ مین نے قید کر لیا ہے تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ آجاوے کہا
بسم اللہ پھر دعا کی پہر کہا لے تیرا بیٹا آگیا اوسنے مرد دیکھا اور گہرا یا ہم وہان سے پہر طنجہ لے ہمنے شیخ سے کہا اتقعد
بلا اللہ مہ حلا فی هذا العصر تعجب سوا العصر الملال **حکایت** ایکمرد والون نے متبول کی اوپر
تہمت لواطہ کی باندہ [illegible] اوسکو ذکر
[illegible] لے گئے وہ تمک کرتا ہوا اسی طرح ایک اور شخص نے تہمت نامشکی اوپر
[illegible] اللہ لضعف وجهك اوسکا آدہا منہ کالا ہو گیا اور اوسکی ذریت اسوقت تک اسی طرح کی پیدا
ہوتی ہے **حکایت** ایک آدمی آیا اور اوسکے ساتھ اوسکا لڑکا تھا لڑکے نے کہا اس درخت بیری کو ہلا اور اوسنے
ہلایا بیتر دانے گرے اوس نے کہا یہ سب تو کہالے تیری اتنی ہی بیان ہونگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوسنے
بیتر نکال سکے گئے یہ حق مین دلاۃ وظلمہ کے سم ناقع تھے جس کسی امیر یا وزیر پر مشوش ہوتے فی الفور وہ مرجاتا
حکایت شیخ یوسف کہتے ہیں ہم ایک دن جامع مسلمہ فرعون مین تھے ایک جماعت اہل لشکر کی آئی
شراب کے گھڑے لائی جبیکہ کرنے لگی شیخ نے کہا اس منکر کو کون دور کریگا ایک فقیر نے کہا مین پہر اوسنے اپنا
سر جھکایا فی الفور اونکے آپس مین جوتا چلا سارے گھڑے توڑ ڈالے پہر آکر ہاتھ پر شیخ کے توبہ و استغفار کی
حکایت انکو کوئی مصر مین نماز ظہر پڑہتے نہ دیکھتا الا بعض فقہا نے انکار کیا اتفاقاً اوسکا سفر طرت
شام کے ہوا دیکھا کہ جامع ابیض رملہ مین نماز ظہر پڑہ رہے ہین تیمم جامع سے پوچھا اوسنے کہا یہ تو سوا نماز
ظہر یہین پڑہتے ہین فقیہ نے اپنی انکار سے رجوع کیا یہ کہتے تھے تو اپنے دل کو محبت دنیا سے پاک کر پہر
تیرے دل مین حب اہل ایمان کی بہنے لگین گی اور جو کوئی اپنے دل کو اس سے پاک نہین کرتا ہے اوسکے دلمین
پانی ایمان کا نہین بہتا ہے فرماتے تھے مین اوس فقیر کو دوست نہین رکہتا ہون جو حرفہ نہین کرتا جس سے
کہ وہ سوال کرنے سے بچے انکا انتقال ۸۳۸ھ کے بعد ہوا ہے ✦

شیخ حسین ابو علی یہ کمل عارفین واصحاب دوائر کبری سے تھے کثیر التطورات کبہی صورت لشکری مین ہوتے کبہی
شکل درندہ مین کبہی شکل فیل مین کبہی ہیئت صبی مین چالیس برس دروازہ بند کرکے خلوت مین رہے
ایک طاقچہ کھلا تہا جس سے ہوا جاتی تہی زمین سے مٹی اوٹہا کر لوگون کو دیدیتے وہ سونا چاندی ہو جاتی جو
شخص احوال فقرا سے واقف نہوتا وہ اونکو کیمیا ساز کیمیا باز کہتا انکا انتقال بعد ۸۹۰ھ کے ہوا ہے ✦

شیخ محمد غمری یہ مرید سید احمد زاہد تھے عالم عامل فقیر محقق سائر طریق لبسیرت صالحہ تھے انکی حماعت
ادب و اجتہاد مین ضرب المثل تہی یہ کہتے تھے کہ سید احمد کی عادت تہی کہ کسی فقیر کو حکم بیٹھنے کا سمجھا وہ پڑہ دیتے
تھے جب تک کہ اوس سے کوئی کرامت ظاہر نہو میری کرامت یہ تہی کہ مین روشنی مین سویا کرتا تہا قنادیل کو

اشارہ کرتا وہ روشن ہو جاتین **حکایت** ایک بار غلہ گران ہوگیا اونہون نے جتنا غلہ انکے مخزن مین تہا
نکال کر فروخت کر دیا پہر جسطرح اور لوگ جس نرخ سے خریدتے تھے آپ بہی خریدنا شروع کیا کہا ان اللہ یکرہ
الرجل التمیز عن اخیہ **ف** لوگون کی سفارش کے واسطے جاتے اگرچہ بقوت قلب بہی اوس کام
کو کر سکتے تھے فرماتے حدیث مین آیا ہے کہ سفارش کرے ٭ نہین آیا ہے کہ دل سے کام کرے انکا انتقال
نششہ کے بعد ہوا ٭

شیخ شمس الدین محمد حنفی یہ اجلاء مشائخ مصر سے تھے صاحب کرامات ظاہرہ و افعال فاخرہ و احوال خارقہ و
مقامات سنیہ و ہمم عالیہ صاحب فتح مونق و کشف مخرق ہیں اس طریق کے ایک بڑے رکن تھے انکا شمار
اکابر ائمہ و اعیان العارفین سے تھا علماً و عملاً و حالاً و قالاً و زہداً و تحقیقاً و مہابۃ و ھو واحد من اظہرہ اللہ تعالیٰ
الی الوجود و صرفہ فی الکون و مکنہ فی الاحوال و انطقہ بالمغیبات و خرق لہ العوائد و قلب لہ
الاعیان و اظہر علی یدیہ العجائب و اجری علی لسانہ الفوائد شعرانی نے انکی مدح مین مبالغہ
کیا ہے اور لکہا ہے کہ جامہ و بدن مین ظریف جمیل تھے انپر شہود جمال غالب تہا اولاد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
مین تھے ششمہ مین انتقال کیا لوگون نے انکا ترجمہ مستقل طور پر لکہا ہے شیخ نور الدین قصبونی نے دو مجلد
لکہی ہین والحق انہ لم یحط علما بمقام الشیخ رضی اللہ عنہ من یتکلم علیہ انما ذکر بعض امورہ علی طریقۃ ارباب
التواریخ و اھل الطبقات ولو رام الولی ان یتکلم علی مقام نفسہ لا یقدر کما ھو مقرر فی کلام
اصحاب الدوائر الکبری ٭ فرماتے تھے خبردار جو تمنے انکار کرامات اولیا کا کیا کیونکہ یہ کرامات کتاب و سنت
سے ثابت ہین اور نقض عادت بر سبیل کرامت واسطے اہل ولایت کے جائز ہے نزدیک اہل سنت و جماعت کے
ایک دن امام ابوحنیفہؒ نے دعا کی تہی آسمان سے مائدہ اوترا اس طرح کہا اونکو معلوم بہی نہوا شیخ ابو العباس
کہتے ہین مین جب انکے پاس جاتا اور یہ خلوت مین ہوتے تو دروازہ پر کہڑا رہتا اگر کہتے آؤ تو جاتا اور اگر
سکوت کرتے تو واپس آتا ایک دن بے اذن چلا گیا میری نظر ایک اسد عظیم پر پڑی بیہوش ہوگیا جب افاقہ
ہوا باہر نکل کر استغفار کی کہ اب کبہی بے اذن داخل نہونگا کہتے ہین شیخ ابوالحسن شاذلی نے کہا تہا کہ مصر
مین ایک جوان حنفی المذہب ظاہر ہوگا اوسکو شاب تائب کہینگے اوسکا نام محمد بن حسن ہوگا اوسکے خد ایمن
پر ایک خال ہوگا سرخ سفید رنگ آنکہہ سیاہ وہ یتیم فقیر ہوگا **حکایت** شریف نعمانی انکے صاحب تھے
وہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ ایک خیمہ عظیم مین ہین اولیا آتے ہین ایک ایک ولی
سلام کرتا ہے ایک کہنے والا کہتا ہے یہ فلان ہے وہ فلان وہ بیٹھتے جاتے ہین یہانتک کہ ایک گروہ عظیمہ ذو خلق
کثیر آئی قائل نے کہا ھذا محمد الحنفی جب وہ قریب حضرت کے پہنچے حضرت نے اپنے پاس بٹہایا پہر

طرف ابوبکر و عمر کے التفات کر کے فرمایا مین اس آدمی کو دوست رکہتا ہون مگر اسکے عمامہ سے ناراض ہون اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ
سے کہا اگر حکم ہو تو مین انکے سر پر عمامہ باندہون فرمایا ہان پہر اپنا عمامہ اتار کر اسکے سر پر رکہدیا اور جانب بیان عمامہ
لٹکا دیا یہ خواب اسنے کہی گئی یہ رونے لگے اور لوگ بہی رونے لگے اور شریف سے کہا اگر تم پہر حضرت کو دیکہو تو اسکی علامت
پوچہنا کہ یہ کس مین [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور
[illegible] صورت مین [illegible] سبحان اللہم صل علی محمد النبی الامی و
علی آلہ و صحبہ وسلم عدد ما علمت و زنۃ ما علمت و ملء ما علمت انہون نے کہا حضرت صلعم
نے صحیح فرمایا ہے پہر عمامہ لیکر عذبہ چہوڑا اور سارے اہل مجلس نے اسی طرح عمامہ رکہا یہ کہتے تہے مینے مقام
شیخ ابو الحسن شاذلی رح کا مقام سیدی عبد القادر جیلانی سے اعلی تر پایا ہے یہ جب لوگون کو بعقد بے زنا وعظ
کرتے کہتے ان الذی یشبك الکلب مع الکلبۃ قادر ان یشبك الزانی مع الزانیۃ فی حال زنہما
یہ سنکر کہتے اہا لوگ بہی فریاد کرنے لگتے **حکایت** انکا لباس بہت قیمتی نفیس عمدہ ہوتا تہا ایک شخص
نے کہا بہلا اولیاء کو اس لباس سے کیا واسطہ ہے ایسا لباس تو بادشاہ پہنتے ہین پہر جی مین کہا اگر شیخ مجہکو
یہ لباس عطا کرین تو مین اسکو بیچکر اپنے عیال پر صرف کرون جب شیخ میعاد سے فارغ ہوئے لباس اوتار کر کہا
اس شخص کو دیدو کہ یہ اسکو بیچکر اپنے عیال پر صرف کرے اوسنے لے لیا اور بیچ دیا دوسری میعاد پر پہر آیا دیکہا
شیخ وہی لباس پہنے ہوئے ہین بعض محبین نے اوسکو خرید کر کے کہا کہ یہ لائق شیخ کے ہے بطور ہدیہ انکے
پاس بہیجدیا تہا شیخ الاسلام عینی تاریخ کبیر مین لکہتے ہین کہ ہمنے ایسا کامل شخص کسی کتاب مین نہ دیکہا نہ سنا
جو عزت و رفعت اللہ نے انکو دی ہے وہ کسی کو نہین ملی پہر کہا وابلغ من ذلك انہ لو طلب السلطان
ان ینزل الیہ خاضعا حتی یجلس بین یدیہ ویقبل یدیہ لکان ذلك الیوم احب الایام الیہ
مناقب شیخ عبد القادر جیلانی مین آیا ہے کہ یکبار خلیفہ نے قصد اونکی ملاقات کا کیا جب قریب زاویہ کے
پہنچا شیخ اپنی خلوت مین اوٹہ گئے جب خلیفہ آکر بیٹہ گیا تب باہر آئے سلام کیا بیٹہ گئے یہ اسلئے کہ وہ واسطے
خلیفہ کے کہڑے نہین ہوتے تہے اسی طرح شیخ شمس الدین حنفی بہی کسی امیر وزیر بادشاہ کے لئے کہڑے ہوتے
اور نہ کسی قاضی کے لئے قضاۃ اربع وغیرہم سے اور نہ کبہی کسیکے لئے اپنی نشست کو متغیر کیا یہ سب لوگ
جب نزدیک اونکے آتے نہ پاس بیٹہتے اور نہ سامنے بلکہ بادب خاضع ہو کر گہٹنے کے بل رہتے ادہر اودہر کوئی
نہ دیکہتا ع ہیبت حق ست این از خلق نیست **حکایت** جب شیخ الاسلام ابن حجر رح معزول ہوئے تو
انہون نے اپنی کنیز برکہ نام نزدیک ظطر کے بہیجکر کہلا بہیجا کہ شیخ کا عہدہ شیخ کو دیدو وہ قاضی القضاۃ تہے
اوسی وقت بادشاہ نے فرمان قضا جاری کیا اور خلعت بہیجدیا ابن حجر رح اس احسان شیخ کو کبہی فراموش

کرتے تہے **حکایت** ایکبار یہ واسطے عیادت سلطان کے گئے لوگون نے سن پایا اصحاب حوائج ہر طرف سے دوڑے سلطان نے کہا آجکے دن کوئی قضیہ رد نکیا جاوے اور شیخ سے کہا لوگون سے کہدو کہ اپنے قضایا پیش کرین چنانچہ ۵۰۳ قضایا مین سفارش شیخ کی قبول کی جب شیخ واپس آنے لگے تو اسپ خاصہ سغرق بزیور کسواکر سوار کیا اور سر پر چتر شاہی لگاکر اور سارا لشکر اردلی مین دیکر زاویہ تک پہنچایا **ف** جو کوئی کسی ظالم سے خائف ہو تو اوس سے کہتے کہ جب تو اوس ظالم پر داخل ہو تو یون کہہ بسم اللہ الخالق الاکبر یہ حرز ہے ہر خالف کا کسی مخلوق کو طاقت سامنے اللہ کے نہین ہے وہ مظلوم واپس آتا اور اوسپر خلعت ہوتی ۵

خدا کا نام بہی نام خدا کیا راحت جان ہے
مصاحب پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

حکایت انکے پاس ایک دن شیخ جلال الدین بلقینی آئے شیخ تفسیر قرآن کریم کی بیان کر رہے تہے کہا واللہ مینے چالیس تفسیرین قرآن کی مطالعہ کی ہین یہ فوائد جو شیخ نے بیان کئے کسی ایک تفسیر مین بہی مینے نہین دیکہے اسی طرح شیخ الاسلام عینی و شیخ الاسلام بساطی مالکی وغیرہا انکے پاس حاضر ہوتے بلقینی نے درمیان انکے آنکہون کے بوسہ دیا اور لہنے کہا تم بہت زمانہ تک زندہ رہوگے اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یہ جس زمانے مین بعد طفولیت قرآن حفظ کرتے تہے شیخ الاسلام ابن حجر انکے رفیق مکتب تہے کتاب مین **حکایت** ایکدن ایک شخص کو حکم دیا کہ شوارع و اسواق مصر مین باواز بلند پکارے یا معاشر المسلمین یقول لکم سیدی محمد الحنفی حافظوا علی الصلوات الخمس والصلوة الوسطی سب بلاد مین مشہور ہو گیا کہ شیخ نے یہ حکم دیا ہے بعض شہود نے منادی شیخ پر اعتراض کیا اور کہا ما ہو الحنفی هذا للہ عزوجل فقیر نے آکر شیخ سے کہا خاموش رہے تیسرے دن پہر منادی نے نکل کر ندا کی دکان شہود پر گزرا ایک شاہد نے کہا آجکی رات وہ مرگیا جسنے تجہپر اعتراض کیا تہا **حکایت** ایک شخص نے انکے سامنے ابلیس پر لعنت کی کہا لا تعود لسانک الا خیرا ولو کان جائزا شیخ شمس الدین بن کتیلہ رح نے دختر شیخ سے نکاح کیا تہا ایکدن دونون کہانا کہاتے تہے بلی آئی ایک قطعہ لحم اوچک لے گئی شیخ نے کہا لعنک اللہ دختر شیخ نے کہا اما تذکر اللعنة علی لسانک وانت رجل بقتدی بک وتفتی المسلمین شیخ نے کہا لا اعود لمثلها اور ہر لفظ قبیح سے توبہ کی **ف** فرماتے تہے پہلے نزول رحمت کا حلق ذکر پر ہوتا ہے پہر انتشار اوسکا جماعت پر ہوتا ہے فقرا کا پاہاتہ حلقہ مین پڑ جاتے کہ شاید کچہہ رحمت انکو پہنچے ۵

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ درو
یک دو کس یکدو نفس بہر خدا بنشیند

حکایت ایک دن ایک عورت کو سنا کہتی ہے ما احسن السجود فی السماء بین الملائکة اوس سے کہا محبة اللہ خیر من ذلک اپنے اصحاب کو کہتے تہے کہ تم اسواق و شوارع و مواضع ویران مین رفع

صوت بالذکر کیا کرو ان اماکن مین اللہ کا ذکر کرو کہ یہ اماکن دن قیامت کو تمہارے لئے گواہی دین اور ناموس طسیح
نفس کو جلاؤ کیونکہ جب تک تم اوسکو نجلاؤ گے حجاب مین رہو گے **حکایت** ابن البارزی کاتب السر
نے ایام ملک مؤید مین ولیمہ کیا اور کہا کہ ائمہ اربعہ فلان و فلان تمکو بلاتے ہین قاصد سے کہا اوس سے کہ تحریر
نیت کرے حضور فقراء مین وہ حاضر ہونگے اونکا حاضر ہونا اسلئے نچاہا کہ تو کہے ہمارے پاس ولیمہ مین فلان فلان
آئے اور فقراء کو ایک حکایت شمیرائی پھر کہا میرے گھوڑے کا سم کسی کے در پر اسطرح نہین گیا کہ وہ گھر ویران
ہوگیا قاصد نے پھر کر یہی کہا اوسنے سکوت کیا وہ ہمیشہ نزدیک مؤید کے مقرب رہا یہانتک کہ مؤید نے اوسکو
قتل کیا **ف** یہ جب سوار ہوتے انکے سامنے ایک جماعت اللہ کا ذکر کرتی چلتی جسطرح کہ طریقہ مشائخ
عجم کا ہے کہتے یہ ہمارا شعار ہے دنیا و آخرت مین اسی طرح ایک جماعت کو اپنے پیچھے رکھتے وہ بھی ذاکر ہوتے لوگ
انکی آہٹ مساجد یا گھرون مین سنتے تو باہر نکل کر دیکھتے یہ اونکو دعا دیتے یہ جب قرافہ مین واسطے زیارت اموات
کے جاتے اور اصحاب قبور پر سلام کرتے تو اموات جواب سلام کا بآواز بلند دیتے جسکو سب ہمراہی سنتے انکو سماع
معازف و جمیع آلات لہو سے تنزہ تھا ایکبار ایک مدرس حنفی کو حال درس مین سنا کہتا تھا الحکم کذا خلافًا
للشافعی اوس سے کہا تو خلافًا للشافعی کہتا ہے قلیل الادب ہے کیون نہین رضی اللہ عنہ یا رحمہ اللہ
تعالیٰ کہتا ہے مدرس نے کہا تبت الی اللہ یا سیدی اسی طرح جب کسی فقیر کے ساتھ پرگنہ سجدہ کا
دیکھتے کہتے مجکو تمپر ڈر ہے کہ کہین ریا سے نہو انکے سامنے ایک دن ذکر شیخ عبد القادر جیلانی کا آیا کہا اگر
وہ ہمارے پاس آتے تو ہم ادب کرتے جب کسی اسپ سرکش پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے اوسکی شرارت دور ہوجاتی
مشائخ قری و مدرسین بلاد کو مکروہ رکھتے اور کہتے تھے مین انکے اسلام کا قائل نہین ہون فرماتے تھے
جو کوئی کسی شیخ کا معتقد ہے اور اسنے اوسکو نہین دیکھا ہے وہ اتنی بات سے اوسکا مرید نہین ہوسکتا جو
ہان اوسکا محب ہے انسان کا شیخ وہ ہے جس سے یہ اخذ کرتا ہے اور اوسکا تقیدی ہوتا ہے واللہ گیلانی
و ابن الرفاعی نے طریق الی اللہ کو نہین پہچانا مگر ہاتھ پر شیخ کے شیطان نے بہت عابدون سے تلاعب
کیا ہے اور اونکو اللہ سے منقطع کردیا ہے **ف** کیسنے کہا صالح کون ہوتا ہے کہا جو لائق حضرت الٰہی کے
ہے اور لائق حضرت کے وہی ہوتا ہے جو کونین سے متخلی ہے پوچھا ولی کون ہوتا ہے کہا جو لا الہ الا اللہ کہتا
ہے اور قائم بشروط کلمہ طیبہ ہے شرط اس کلمہ کی موالات خدا و رسول ہے یعنی شہادت وحدانیت
و رسالت دیکر دوستدار خدا و رسول ہوا ہے فرماتے تھے جب ولی مرجاتا ہے تو تصرف اوسکا کون مین
امداد سے منقطع ہوجاتا ہے اگرچہ زائر کو بعد موت کے مدد ملی یا کوئی حاجت اوسکی بر آئی کہ یہ طرف سے اللہ
کے ہے ہاتھ پر قطب صاحب وقت کے وہ زائر کی مدد کرتا ہے بقدر مقام مزور کی **ف** انکو کئی مرض رہتے

اذا انجلا غلبہ بلغم جار و بلغم بارد واطبار نے کہا نصف اعلی مین بلغم حار ہے اور نصف اسفل مین بلغم بارد ہم اگر دوا گرم کی اعلی کی تو اسفل کو غلبہ ہوگا وبالعکس کہا خلوا بینی وبین اللہ تعالی یفعل بی ما یرید سات برس تک بیمار صاحب فراش رہے کبھی آہ نکی ہیانتک کہ سنہ مین انتقال کیا رح اپنی بی بی سے کہا تو بعد میرے کسی سے نکاح نہ کرنا جو کوئی تجھسے نکاح کریگا اوسکا گہر ویران ہوجائیگا مین نہین چاہتا کہ تیرے سبب سے کسی کا گہر برباد ہو ف اصل کتاب سے اسقدر ترجمہ کیا گیا ہے یہ ولی حنفی مذہب کا ذکر نہین آیا تہا اب انکا ذکر آیا و عبد الصمد شعرانی رح نے بیان مین انکی کرامات و خرق عادات کے بڑا طول کیا ہے سات ورق مین حالات کرامات و تصرف وغیرہ کے لکھے ہین سن ❊

شیخ مدین بن احمد اشمونی رح یہ صاحب سید احمد زاہد اور اکابر عرفا سے تہے مصر مین تربیت مریدین کے سلسلہ جنسیہ مین انہین سے ہوئی **حکایت** ایک بڑہے آدمی نے انسے آکر کہا میرا مطلب یہ ہے کہ مین قرآن شریفکو مدت یسیر مین حفظ کرلون فرمایا اس خلوت کے اندر جا صبح کو وہ پورا حافظ ہوکر نکلا انسے جب کوئی مسئلہ فقہی پوچہتا کہتے عیسی ضریر کے پاس جا وہ تجکو جواب دیگا خود کچہہ جواب ندیتے یہ عیسی ایک امی شخص تہے قریب زاویہ کے رہتے ایک جماعت بطور امتحان انکے پاس آئی کہا اس عیسی کے جاؤ کہا ہم تو آپ ہی سے جواب لینا چاہتے ہین فرمایا اسکا جواب فلان کتاب مین ہے جو تمہارے پاس ہے ورق دہم کی سطر سابع مین دیکہا تو اسیطرح پایا تائب مستغفر ہوگئے انکا انتقال ۸۵۲ھ کے بعد ہوا رح ❊

شیخ محمد شویمی رح یہ مرید شیخ مدین تہے حال عظیم رکہتے تہے ایکبار شیخ مدین بیمار ہوئے قریب الموت ہوگئے انہون نے کہا مینے دس برس اپنی عمر کے تمکو دیئے پہر اونکا انتقال غیبت شویمی مین ہوگیا یہ آئے تو لوگ اونکو نہلا رہے تہے کہا کیف مت وعزۃ ربی لوکنت حاضرک ما خلیتک تموت پہر سارا پانی اونکے غسل کا پی گئے **ف** اپنے اصحاب سے کہتے تہے تم اللہ کا ذکر کیا کرو تمہارے سارے کام ہوجائینگے یہ گہر مین شیخ کے جاکر عورتون کے سر پر ہاتہہ پہیرتے اونہون نے شیخ سے شکوہ کیا کہا حصل لکم الخیر فلا تتشوشوا انکے مرنیکے بعد انکے بہائی نے چاہا کہ بجای انکے سجادہ پر بیٹہے ایک عصا لیکر باہر نکلے اور کہا اگر تو باز نہ آئیگا تو مین تیرے رب سے کہکر تجکو تلف کردونگا چنانچہ پہر ابو السعود انکے بیٹے پنج سال کو سجادہ نشین کیا یہ جمال تہے اشمون سے غلہ گندم شتر پر بار کرکے ایام حصاد مین لاتے رح ❊

شیخ احمد حلفاوی یہ بہی مرید شیخ مدین تہے مرد صالح سلیم الباطن تہے رو برو شیخ کے زاویہ مین حلفا تیہ لیکر چلے جاتے شویمی اس بات سے متاثر ہوتے اور کہتے تو قلیل الادب ہم ایکدن خفا ہوکر انسے ملنا ترک کردیا تیسرے دن قبل غروب کے شویمی نے آکر انسے صلح کرلی اور کہا رایت الحق یغضب لغضبک یا اخی ولم

یفتح علی شیوخ من مواھب الحق منذ عجزت ـ بات شیخ کو پہنچی شیخ نے کہا انا رأیتہ یمشی بجلفا ئیہ ھذہ فی الجنۃ رح ✦

شیخ محمد بن احمد فرغل رح یہ رجال متمکنین و اصحاب تصریف سے تھے **حکایت** ایک عورت کو ضرورت جوز ہندی کی ہوئی مصر میں نہ ملا نقیب سے کہا اس خلوت میں جا جو درخت وہاں ہوا وسمیں سے پانچ جوز لے آوے گیا او سنے ایک درخت جھنڈ کا پایا پانچ عدد جوز توڑ لایا پھر دوبارہ گیا تو وہاں کوئی درخت نہ تھا

حکایت ایک دن ایک فقیر شیخ الاسلام حافظ ابن حجر کا ہوا انھوں نے چپکے سے اونکے کان میں کہا کہ اللہ کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں کرتا ہے اور اگر کرتا ہے تو اوسکو علم بھی دیدیتا ہے یہ بات بطور انکار کے کہی انھوں نے کہا اے قاضی ذرا ٹھیرا او نکو پکڑ کر دو چار تھپڑ لگائی اور کہا بل اتخذنی ولیاً **حکایت** ایک رہبان نے آکر بطیخ اصفر مانگا وہ موسم بطیخ کا نہ تھا لکن شیخ نے لا دیا اور کہا وحرمتی لھم اجل لا لاخلف جبل قاف **حکایت** ایک تمساح یعنی گرد حتر نقیب کو نگل گیا تھا وہ روتا ہوا انکے پاس آیا اوس سے کہا جس جگہ سے دختر کو لیگیا ہے وہاں جا کر پکار اے تمساح آ فرغل سے بات کر وہ دریا میں سے نکلکر ایک مرکب کی طرح آیا خلق دیکھ رہی تھی در وامرہ شیخ پاس آکر کھڑا ہوا شیخ ... نے اوسکو حکم دیا کہ اسکے سارے دانت توڑ ڈال اور تمساح سے کہا لڑکی کو اگل دے اوسنے اوگل دیا وہ مدہوش تھی تمساح سے عہد لیا کہ خبردار کسی کو مارے شہر میں سے پھر اسنے نہ نکلنا جب تک کہ تو زندہ رہے وہ تمساح روتا ہوا دریا میں چلا گیا

ف فرماتے تھے میں اکثر نیچے عرش کے سامنے اللہ پاک کے جاتا پھرتا رہتا ہوں اللہ نے مجھسے یہ فرمایا ہے اللہ سے یہ عرض کیا ایک قاضی نے اس بات پر انکار کیا اوسکو بدعا دی وہ گونگا ہو گیا مرتے دم تک بولنا یہ آخر عمر میں مقعد ہو گئے تھے مگر سارے اقالیم واطراف ارض کے اخبار بیان کرتے انکا انتقال ۸ شہ کے بعد ہوا انکی چند کرامات اور بھی لکھی ہیں ✦

شیخ ابو بکر موقدسی رح یہ منجملہ اصحاب تصریف نافذ کے تھے انکے لئے قلب اعیان ہو جاتا تھا شیخ عثمان حطاب کہتے ہیں میں انکے ہمراہ حج کو گیا یہ راہ میں قرض لیتے ہزار دینار تک یا کم اور میری معرفت لیتے جب لوگ مجھسے مطالبہ کرتے میں انسے کہتا فرماتے ان سنگریزوں میں سے بقدر قرض لیکر دیدے میں اونکو گن کر لیتا اور قرضخواہ کو جا کر دیدیتا وہ اوسکو دنانیر پاتا جب ہم مکہ میں پہنچے شیخ ہر صبح شام سماط بچھاتے کسیکو منع نکرتے جو کوئی آتا کھاتا جاتا جب تک مکہ میں رہے یہی کیا **حکایت** شیخ عثمان کہتے ہیں انکا ایک مرید سادہ حشیش بناکر فروخت کرتا تھا شیخ اوسکے پاس اصحاب مراتع کو بھیجتے وہ سبکے مراتع قضا کرتا ایکدن بیٹھے کہا المعصیۃ تخالف طریق الولایۃ مجھے فرمایا اے ولد یہ اہل معاصی سے نہیں ہے یہ بیٹھکر

صورت بیع حشیش مین لوگون سے توبہ کراتا ہے جو کوئی اس سے حشیش خرید کر لیجاتا ہے کیا فکر ہے کہ اوسکو نگل سکے رحمہ اللہ تعالی۔

شیخ عثمان حطاب رح انکا اخذ ابو بکر دقدوسی سے ہے ہونا ہتقشف تہے ایک پشتین تہمد اسکو گرما سرما مین پہنے رہتے ایک چمڑا کمر مین بجاے کمربند باندہتے بچون اور یتیمون پر بہت رحم کرتے فرماتے انا قاسیت مرارۃ الیتم لموت ابی و انا صغیر ؎

مرا باشد از حال طفلان خبر	که در طفلی از سر برفتم پدر

مدام سرنگون رہتے اور آسمان کی طرف سر نہ اوٹہاتے مگر واسطے کسی حاجت یا مخاطبت کے ہمیشہ فقرا زاویہ کے کام مین رہتے کبھی آٹا چلنی مین چھانتے کبھی چکی پیستے کبھی آلات طعام درست کرتے کبھی اونکا کپڑا سیتے کبھی اونکی جوئین دیکہتے کبھی چولہا پھونکتے کبھی باغون سے لکڑی لاتے ایک سو حد دسے زیادہ فقرا دارال انکے پاس جمع ہو گئے تہے انکے پاس نہ کوئی رزق تہا نہ وقف مگر جو بہر حق اللہ دیدے جب کبھی زیادہ تنگ حال ہوتے تو پاس سلطان قایتبائی کے جاکر کچہہ مانگتے وہ کسی قدر گیہون وسور وغیرہ دلوا دیتا ایک دن اوسنے انسے کہا کہ اے شیخ عثمان تم کس بلا مین پڑے ہو ان سب لوگون کو رستہ بتا دیجئے جائین تمہاری جان کو چین ہو کہا ایک مین ہون دوسرا شخص تو ہے تو بھی ان ممالیک ولشکر کو چلتا کر اکیلا بیٹہہ رہ اوسنے کہا یہ لشکر اسلام ہے انہون نے کہا یہ لشکر قرآن ہے سلطان نے تبسم کیا ف شیخ شمس الدین طلیمی کہتے ہین مینے خمسین دیکہا کہ غوری کسی فقیر مصر کے لئے کہڑے ہو جاتے ہون سوا شیخ عثمان حطاب کے کہ انکا استقبال دروازۂ جامع سے کرتے تہے اسی طرح متولی رح انکی تعظیم کرتے اور باہم ملاقات رکہتے انسے جب کوئی کہتا یا سیدی عثمان المدد تو فرماتے عثمان حطبة من حطب جھنم فماذا ینفعکم خاطرہ شیخ نور الدین شونی کہتے ہین مین مدت تک انکے پاس رہا ایک رات وضو کو اوٹہا ایک شخص کو راہ وضو مین لیٹا ہوا پڑا دیکہا مینے کہا اے شخص اوٹہہ یہ جگہہ سونے کی نہین ہے کہا اے بہائی مین عثمان ہون مجکو ام الاولاد یعنے بی بی نے نکال دیا ہے اور قسم کہائی ہے کہ آجکی رات گہر مین سونے نہ دیگی وہ انپر مسلط تہی ؎

زنہار زن ترویج نگردی شادان	باشد عزبی مایۂ راحت بجہان
زن صاحب فرزند چو شد علت تست	دشوار بود علاج ام الصبیان

اسی طرح انکے صاحب شیخ عثمان دیمی کی بی بی بہی اونپر غالب رہتی تہی اور ہر ایک کے عیال دوسرے کے عیال پر تحرج کرتے اور ہر کوئی دوسرے کو یا عثمان کہکر بلا لقب وکنیت پکارتا یہ واسطے زیارت قدس کے

گئے تھے وہان سنہ کے بعد انتقال کیا رح ٭

شیخ محمد حضری رح شعرانی کہتے ہین یہ اصحاب مین ہمارے جد کے تھے عجائب وغرائب وقائق علوم ومعارف بیان کرتے جب تک کہ صاحی رہتے یعنی ہوش مین جب حال قوی ہوتا ایسے الفاظ سے تکلم کرتے جسکو کوئی حق انبیاء و غیرہم مین بہی سن نسکے ایک وقت مین کسی شہر مین نظر آتے **حکایت** شیخ ابو الفضل سرسی کہتے ہین ایک دن جمعہ کو آئے لوگون نے کہا خطبہ پڑہو کہا بسم اللہ منبر پر جاکر حمد وثنای خدا کرکے کہا اشہد ان لا الہ لکم الا ابلیس علیہ الصلوۃ والسلام لوگون نے کہا یہ کافر ہوگیا یہ تلوار لیکر اوترے سب آدمی بہاگ گئے یہ نزدیک منبر کے اذان عصر تک بیٹہے رہے کسی کو جرأت نہوئی کہ مسجد مین قدم رکہے پہر بعض اہل بلاد مجاورہ آئے ہر اہل بلد نے خبر دی کہ انہون نے اونکے شہر مین خطبہ پڑہا نماز پڑہائی شمار کیا تو معلوم ہوا کہ اوس دن تیس جگہہ خطبہ پڑہا حالانکہ وہ ہمارے شہر مین ہمارے پاس بیٹہے تہے سلطان قایتبائی جب اون کو دیکہتے تو اوند گہر کے چلے جاتے اس قدر سے کہ سبکے سامنے کہیں اونکو نکہہ بیٹہین یا مار بیٹہین جب کسی آدمی کو یہ پکڑتے تو اوسکی ڈاڑہی پکڑکر منہ پر تہوکتے اور جب تک جی چاہتا تہپڑ مارتے کسی کا مجال نہ تہا کہ وہ چہوڑاکر چلا جاتا جب تک کہ خود ہی مار کر فارغ نہوتے فرماتے تہے آدمی کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ تمام اوسکا نیچے عرش کے نہو کہتے تہے زمین میرے سامنے مثل ایک برتن کے ہے جسمین مین کہاتا ہون اجساد خلائق کی مثل قواریر کے ہین جو اونکے بواطن مین ہے اوسکو مین دیکہتا ہون ۹۰۰ سنہ مین انتقال کیا ٭

شیخ عیسیٰ بن نجم خضیر البرسی رح یہ علماء عاملین سے تہے مجاہدات عالیہ رکہتے تہے سترہ برس تک ایک ہی وضو رہا پوچہا کیونکر ایک دن قبل اذان عصر کے وضو کرکے اپنی چارپائی پر سو رہے نقیب سے کہا کسی کو جگانے نہ دینا جبتک کہ مین خود ہی نہ جاگون کسیکو جرأت نہوئی اس مدت تک انتظار کیا جب جاگے تو آنکہین مثل خواب کے سرخ تہین اوسی وضو سے نماز پڑہی جدید وضو نکیا کمر مین ایک کمر بند تہا جب انتقال ہوا اوسکو کہولا تو اوسمین سے کیڑے جہڑ پڑے شعرانی رح فرماتے ہین یہ حالت احوال شہود سے ہے صاحب اس حالت پر گذر جانا ساری عمر کا مثل ایک لمحۂ بارق کے ہوتا ہے سالک احوال قوم اسکو سمجہتے ہین رح انتہی مین کہتا ہون استیناس اس حالت کا اون مادہ سے ہو سکتا ہے جو درباۂ تقلیل مدت برزخ قبور وقلت طی زمان حشر آئے ہین اور احادیث صحیحہ مین وارد ہوچکی ہین

	ورنہ در مجلس رندان خبری نیست کہ نیست		مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز

شیخ شہاب الدین مرحومی رح منجملہ اصحاب شیخ مدین رح کے تہے انکا طریقہ مجاہدہ وتقشف تہا صوف دستار مین اور پوستین جلی الوجہین پہنتے یعنی کبہی اولٹا اور کبہی سیدہا ہمیشہ سرنگون طرف زمین کے رہتے

مصر مین لڑکے پڑہایا کرتے یہ پاس شیخ مدین کے مرتے دم تک رہے کبہی اونکا کہانا نہ چکہا پوچہا تو کہا مین اس ڈر سے نہین کہاتا ہون کہ طلب شیخ مین کسی اور شئے کو شریک کر دون ؎

با مایہ ترا سخنے پسندم ؛	عشق ست و ہزار بدگمانی

فرماتے تہے ذہبت الطریق اذہب عشا قہا و صار الکلام فیہا معدود اعند الناس من البدعۃ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم غالب اثر خشوع و بکا ہتا جب دیکہو تو روتے پاؤ **حکایت** شیخ نور الدین شونی کہتے ہین ایکبار مین انکے پاس گیا مینے کہا اے سیدی مقصود سیر الطریق الی اللہ عز وجل ہے کہا اے بہائی واللہ ما اعد نفسی سلمت من النفاق طرفۃ عین اور مجکو مرید کیا جب مین نے مہر لگا دینے کہا میرے لئے دعا کرو رُوکر زمین پر گر پڑے مثل طیر مذبوح کے تڑپنے لگے اور اپنے نفس سے مخاطب ہوکر کہا اصدق یا شقیۃ الی زمان صار یطلب من مثلک الدعا اور اپنی جان کو برا بہلا کہنے لگے رح *

شیخ محمد خواہر زادہ شیخ مدین رح یہ مشہور ہین بلقب ابن عبد الرحیم مدینی انکے مجاہدات فوق الحد تہے انکا صدق انکے تلامذہ مین ظاہر ہوا ایک خلائق عجم و مغاربہ مین سے انکی تربیت سے درست ہوئی مدار طریق قوم کا مصر مین انہین کے تلامذہ پر تہا یہ صاحب سنت بہی و نظافت و ظرافت تہے بازار مین جاکر اپنا سودا آپ خریدلاتے اور اپنی روٹی تنور سے پکوا کر آپ لیجاتے فرماتے تہے چار پیٹ اس گہر کے قیل و قال و کلام نے بہر دیا اب بجز قدوم کے واصلاحد پر کچہہ باقی نہین رہا انکا ایک رسالہ ہے علم سلوک مین جو درمیان اہل طریقۂ مصر کے متداول ہے **حکایت** انکے پاس ایک مرد مغربی آیا اوسنے کہا تم عیال دار ہو تہارے پاس بہت سے فقرا بہی رہتے ہین اور کوئی رزق معلوم مقرر نہین ہے مین چاہتا ہون کہ تمکو صنعت کیمیا کی سکہا دون کہا جزاک اللہ عنا خیرا کہا مجہے ایک پیالہ دو تو مین حوائج لے آؤن اوسکو پیالہ دیا وہ لے آیا کہا اس خلوت مین جاکر بناؤ وہ گیا انہون نے اپنے فقرا سے کہا یہ آدمی احوال فقرا مین سے کچہہ بہی نہین پہنچا ہے فقرا کی کیمیا یہ ہے کہ اللہ تعالی قوت قلب اعیان کی ایک لفظ کن سے عطا فرماتا ہے اب یہ اپنا منہہ و ریش جلا کر نکلے گا ایک لحظہ کے بعد اوسنے آواز دی کہ دروازہ کہولو مین جلا ؎

دنیا بہ اہل خویش ترحم نمیکند	آتش امان نمیدہد آتش پرست را

کہولا تو محترق الوجہ واللحیہ نکلا کہا مجکو گندک لگ گئی شیخ نے کہا لا حاجۃ لنا بکیمیا فیہا حرق الوجوہ واللحی اذہب لحال سبیلک یعنی ہمکو ایسی کیمیا نہین درکار ہے جسمین منہہ ڈاڑہی جلے تو اپنا رستہ پکڑ ؎

قناعت طبع بود کیمیاے روحانی	چو مال نیست میسر بدل تونگر باش

شیخ شمس الدین صعیدی کہتے ہین شیخ نے اول ہی مرتبہ اوسکو ردنکیا بغیر تجربہ کے واسطے صیانت خرقہ کے تاکہ اوسکو یہ بات جتادین کہ فقراراس کیمیا سے بے نیاز ہین اونکا کنز اس گہر مین قناعت ہے لاغیر واللہ اعلم

ای قناعت توانگرم گردان		کہ ورائی تو ہیچ نعمت نیست	

شیخ علی محلی رح یہ منجملۂ رجال اللہ کے تھے یہ سوکہی مچہلی اور بطیخ وتمر ہندی اور مرسین ویاسمین وورد فروخت کیا کرتے **حکایت** انکے پاس کوئی فقیر آکر کچہہ مانگتا اوس سے کہتے جتنا سیسا تجکو ملے تو لے آ جب وہ لاتا کہتے اسکو آگ مین پگہلا جب وہ پگہل جاتا ایک ذراسی ہٹی انگلی سے اوٹہاکر اوسمین ڈالدیتے پہر کہتے بسم اللہ اور اوسکو ہلاتے وہ اوسی وقت سونا ہو جاتا **حکایت** ایک قاضی ومیاط نے ہنر انکار کیا انسے کہا تیرا مذہب کیا ہے کہا حنفی پہر قاضی پر ایک پہونک ماری وہ اوسی دم مرگیا یہ شہر مین چلتے پہرتے کہتے یاعلماء البلد مایصلح الملح اذا الملح فسد **حکایت** ایکبار شیخ حسین ابو علی نے اونکو سلام کہلا بہیجا انہون نے کہا ہم عوض سلام کے تمکو ہدیہ دیتے ہین پہر دریا مین سے ایک ٹوکرہ بہر جواہر نکال کر دئے فقیر نے کہا اسکی حاجت نہ مجکو ہے نہ میرے شیخ کو تب وہ جواہر دریا مین پہینکدئے سنہ ۹ کے بعد انتقال کیا +

شیخ عارف باللہ علی بن شہاب محمد قریب شعرانی رح یہ مدققین فی الورع مین سے تھے فرماتے تھے اصل طریق الی اللہ بین طیب مطعم ہے شعرانی کہتے ہین میرے باپ انکے پاس فتاوی علما لیجاتے یہ اونکو مل کرتے اور کہتے یا ولدی کل من الخلق یفتی بقدر ما علمہ اللہ عزوجل لڑکون کو پڑہاتے اور کچہہ نہ لیتے یا اونکے آبار سے لیکر نہ کہاتے اور نہ کسی کشتکار وشیخ بلد واعوان ظلمہ کے یہان کا کہاتے شیخ الاسلام زکریا انصاری فرماتے تہے کہ یہ منجملہ ہمارے اخوان کے تہے جامع ازہر مین ضرب المثل تہے شدت اجتہاد وصیام نہار وقیام لیل مین ہر رات نصف قرآن پڑہتے اور ورع مین تمہپر فائق تہے کبہی طعام اہل مصر سے نہ کہایا کہتے تہے طعام اہل مصر سم فی الابدان جو کوئی نیل مصر سے پانی بہر لاتا نہ پیتے اپنے لئے خود جاکر پانی لاتے والدین کے ساتہہ بار تھے **حکایت** فرماتے تہے مجکو یہ بات پہنچی ہے کہ جو جسم اکل حلال سے بنتا ہے اوسکو زمین نہین کہاتی ہے بعض فقہا رنے اسپر انکار کیا اور کہا ہذا خاص بالانبیاء علیہم السلام والشہداء جب میرے باپ مرے تو اونکو انہین کی قبر مین رکہا دیکہا تو اوسی طرح تر وتازہ تہے اکیس برس یہ واقعہ نظر آیا شیخ علی عیاشی کہتے ہین ایک رات مین انکے زاویہ مین رہا دیکہا کہ قبر مین قرآن پڑہتے ہین سورۂ مریم سے تا سورۂ رحمن پڑہ گئے جب فجر ہوئی خاموش ہوگئے **ف** کہا میری قبر کو کوئی علامت نکرنا اس دیوار زاویہ کے نیچے مجہے دفن کردینا چنانچہ ایسا ہی کیا فلیس لقبرہ علامۃ الی وقتنا ہذا

میں کہتا ہوں یہ منع اسلئے تھا کہ احادیث صحیحہ میں بناء علی القبر سے سخت نہی آئی ہے شعرانی کہتے ہیں میرے
چچا شیخ عبدالرحمن نے کہا جب میرے باپ مرنے لگے مجھسے کہا کتاب طہارۃ القلوب تالیف شیخ عبدالعزیز دیرینی
لے آؤ اور تیرے باپ سے کہا اسمیں سے وہ مقام پڑھو جہاں احوال قوم کا وقت خروج ارواح لکھا ہے جب
وہ صفحہ پڑہی تو کہا سبقونا علی خیول جُرد و نحن فی اثرھم علی حمیر دبرۃ یہ کہتے تھے مجھے کثرت عبادت
کی بندہ سے اوتنی خوشی نہیں آتی جتنی کہ کثرت خوف من اللہ و مناقشۃ للنفس پسند آتا ہے **حکایت** فقرا ابراہیمیہ
کو شہر میں کوئی فعل اونکا جیسے آگ کا کھانا زبان پر تلوار کھینچنا کرنے نہ دیتے کہتے اگر تم براہیمیہ ہو تو کوئی برہان
کتاب و سنت سے یا فعل سید ابراہیم دسوقی سے پیش کرو ایک جماعت اہل شہر نے کہا آج کی رات انکو یہ کام
کر لینے دو اوس رات سید ابراہیم نے آ کر کہا تم شیخ علی کا کہنا مانو اور میں بری ہوں ہر اس کام سے جو خلاف
ہو ہی خلفاء راشدین وائمہ مجتہدین کی ہے صبح کو اون سب لوگوں نے استغفار کی اور اپنے فعل سے رجوع
کیا اسی طرح کا ماجرا فقراء احمدیہ کے ساتھ گذرا ان فقراء کے شیخ کا نام عبدالرحمن سطوحی احمدی تھا ایک رات
اونسے کہا ای عبدالرحمن اگر تو ہمارے اس شہر میں آتا ہے تو کتاب و سنت کے طریقہ پر آ ورنہ تو مہجور ہے اونہوں
نے باواز بلند پکار کر کہا ای فقیرو تم میرے پاس سے جاؤ میں نے اس طریقہ سے رجوع طرف اللہ کے کیا پہر اوسی
رات انکے ہاتھ پر توبہ کی اور سات نے بحر الفیض کے ایک جو بڑا بنا کر عابد ہو گئے ہر طرف دریا محیط تھا لوگ مرکب پر سوار
ہو کر اسلئے زیارت کے جاتے وہ کہتے کل ھذا ببرکۃ الشیخ علی فانہ انقذنی من الضلالۃ پہر انسے ظہور
کرامات کا ہونے لگا ایکبار لوگ لکڑی انکے جزیرہ کی بغیر اذن کاٹ کر مرکب پر لاد کر لیچلے وہ مرکب قریب بولاق
جا کر الٹ گیا لوگ ڈوب گئے مرکب بہکر انکے جزیرہ پر آ لگا کہا ھذا ایضا عتنا رحمت الینا ف شعرانی
کہتے ہیں میرے دادا جب نماز کو نکلتے کسی تارک صلوۃ کو یہ قدرت نہوتی کہ وہ اونکو چھوڑ کر ملا جاتا اونکی
ہیبت سے نماز پڑھتا جماعت فلاحین کو جب مجلس لغو میں دیکھتے کہتے یا اولادی العمر یضیق عن مثل
ذلک وعن قریب تفقدونی انکا نسب طرف سلطان تلمسان کے منتہی ہوتا تھا لیکن یہ اس بات کو ظاہر نکرتے
تھے کہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفاخر بالنسب سے منع فرمایا ہے انسان حقیقت میں مقدس نہیں تہا
ہے مگر عمل سے اگرچہ اولاد اکابر صحابہ سے کیوں نہو تم موالی حضرت کو دیکھو جیسے سلمان و بلال کہ اونکی شان
بسبب طاعت خدا و رسول کے کسقدر بلند ہو گئی انکا انتقال بعمر ۵ سال ۹۱۰ھ میں ہوا ف اس جگہہ
پر شعرانی نے لکھا ہے کہ یہ آخر ذکر اہل قرن تاسع ہے ہمنے ذکر جماعات کثیرہ اہل ہر دو قرافہ کو ترک کر دیا ہے
اسلئے کہ کتب زوار اوس سے مغنی ہیں ہمنے اس کتاب کو بالاصالۃ واسطے بیان اہل طریق و احوال اس فریق کی وضع
کیا ہے فانھم کانوا علی الکتاب والسنۃ فربما تکثر البدع من فقراء اھل ھذا العصر زیادۃ علی

ماهی علیہ الآن فیعتقد العامۃ ان السلف الذین یزعم ہو کانوا ہم علی قدمہم کانوا اعلی
ہذہ البدع فلذلک لم نذکر فی الغالب فی ہذا الکتاب من المشائخ الا من لہ کلام فی الطریق
وانعال تنشط المریدین ہذہ طریق التاسی بالاشیاخ واما الکرامات ونتائج الاعمال فلیست
ہذہ الدار محلا لہا انما محلہا الدار الآخرۃ فلذلک لم نذکر منہا الا بقدر تسکین القلب
لذلک الولی لیؤخذ کلامہ بالقبول والاعتقاد واللہ حسبی ونعم الوکیل انتہی مین کہتا ہون
شعرانی رح نے اس کتاب طبقات مین جتنے ملفوظات حقائق باطنہ واخلاق ظاہرہ اہل اللہ سے نقل کئے ہین
اور کرامات اونکے لکھے ہین مینے اس ترجمہ مین اونکی تلخیص موافق افہام اہل عصر کے کی ہے غامضات مسائل تصوف
کو چھوڑ کر اکتفا نقل اخلاق ظاہرہ پر کیا ہے جنکو تزکیۂ قلب مین دخل تمام ہے اس زمانہ قرب قیامت مین اگر ہزار
آدمی مین ایک شخص کو بھی اللہ عز وجل ایسی توفیق شامل حال کرے کہ وہ مقتدی ان اخلاق وافعال کا ہو تو
غنیمت کبری ہے ورنہ نفس اسلام ان ایام متداولہ مین مثل عنقا وکیمیا وکبریت احمر کے عزیز الوجود ہوگیا ہے
پہر وجود اخلاص ایمان وتزکیۂ احسان کا کیا ذکر ہے ابنائے دنیا تو کبھی بھی طالب تقوی وطہارت نہ تھے اب اخوان اسلام
بھی مراتب اسلام سے ہارب ہین وکان امر اللہ قدرا مقدورا اسوقت مین جو کوئی مسلمان ادائے فرائض
وواجبات شرع پر قائم اور کبائر ذنوب سے مجتنب اور صحبت بد سے دور اور طالب درستی اخلاق وعامل اخلاص
وصواب ہے اور اکل حلال ورزق حرام سے بیزار اور صادق القول والفعل ہے سمجھو کہ وہ ولی اللہ ہے اگرچہ اوس سے
تمام عمر مین ایک خارق عادت یا کرامت بھی صادر نہو کیونکہ صدور کرامات کا شرط ولایت سے نہین ہے کرامات
نتائج اعمال صالحات کے ہوتے ہین خالق اون کرامات کا ہاتھ پر اہل کرامات کے اللہ عز وجل ہے واللہ خلقکم
وما تعملون اہل کرامات کو اوسمین کچھ اختیار حاصل نہین ہے اسوقت مین بڑی کرامت یہی ہے کہ کسی
مسلمان کو استقامت ظاہر سنت وواضح کتاب پر اعتقادا وعملا وقولا وفعلا وحالا نصیب ہو اللہم وفقنا
وتب علینا واجعلنا من عبادک الصالحین ولا تحرمنا من برکات العلم فیہن آمین یا رب العالمین
اسکے بعد شعرانی رح نے خاتمہ کتاب منعقد کیا ہے اوسمین ذکر ایک جماعت اولیاء قرن عاشر کا لکھا ہے اب ہم
اوسکو اس جگہہ شروع کرتے ہین وباللہ التوفیق

خاتمہ بیان مین اولیاء قرن عاشر کے رضی اللہ عنہم اجمعین

شعرانی کہتے ہین خاتمۃ فی ذکر مشائخ الذین ادرکتہم فی القرن العاشر وقد سبقنی الی
نحو ذلک الشیخ عبد العزیز الدیرینی فی منظومۃ لہ فقال فی اولہا وہو لسان حالی ایضا

واذکر الآن رجالا کانوا	کالنجم یزهو بها زمانٌ
مشائخنا صحبتهم زمانا	اوزرتهم تبرکا احیانا
مشائخی الائمة الابرار	واخوانی الاحبة الاخیار
ارجو بذکرهم بقاء الذکر	لهم وفوزی بجزیل الاجر
فانهم عاشوا بانس الرب	سراً وذاقوا من شراب الحب
فهم جلوس فی نعیم الحضرة	وجوهم فی نضرة من نظرة
وکل شیخ نلت منه علما	وادبا فهو امامی حتما
وکل شیخ زرته للبرکه	ففت وجدت ربح تلک الحرکه

معلوم ہو کہ اس خاتمہ میں جتنے شیوخ کا ذکر کیا ہے وہ سب مشائخ شعرانی ہیں رحمہ اللہ تعالی اب ذکر ان کا نام بنام مع حال و مقام کیا جاتا ہے اللہ پاک سے امید ہے کہ یہ ذکر میرے لئے مثل ذکر ابواب سابقہ موجب خیر و برکت دارین ہو ۵

عشق می ورزم وامید کہ این فن شریف	چون ہنرہای دگر موجب حرمان نشود

ہر چند محرر سطور ان حضرات بابرکات کی صحبت صوری سے مہجور ہے لیکن تہ دل سے انکا ہوا خواہ و محب ہے کچھ ان لم یکن وابل فطل اگر انکے حال برکت اشتمال سے محروم ہے تو بحمدہ تعالی انکے قال فیض اشتمال سے بہر حال مستفیض ہے کیونکہ علاقہ محبت کا ساری علائق سے زیادہ تر مستحکم ہوتا ہے اسلئے کہ منبع افعال قلوب کے ہے اور اعتبار اعمال کا بنص سید مختار رسالت پناہ نیات سے ہوتا ہے وانما لکل امرء ما نوی اور ہمارے حضرت رسالت علیہ الصلوات والتسلیمات نے ہمسے وعدہ صادقہ فرمایا ہے کہ المرء مع من احب اللھم آمین ۞

شیخ محمد مغربی شاذلی رح منجملہ راسخین فی العلم کے تھے انہوں نے اخذ طریق کا شیخ ابوالعباس مرسی تلمیذ شیخ محمد حنفی سے کیا اولاد اتراک میں ہیں انکو مغربی اسلئے کہتے ہیں کہ انکی ماں نے ایک مرد مغربی سے نکاح کیا تھا ان پر استغراق غالب رہتا تھا طریق میں بخیل بالکلام تھے سو یہ ایک اعظم دلیل ہے انکے صدق و علو شان پر کیونکہ شان اہل طریق کی ہمیشہ سے یہی رہی ہے **حکایت** کسی نے انسے کہا کوئی رسالہ طریق میں تصنیف کرو کہا کس کے لئے تصنیف کرون تم کوئی شخص صاحب صادق لے آؤ کہ جب میں اوس سے کہوں کہ تو اپنے مال و عیال سے باہر آ تو وہ باہر آئے یعنی اونکو ترک کر دے لوگ خاموش ہوگئے فرماتے تھے سارا طریق دو لفظ کی طرف راجع ہے سکتة ولفتة و قد وصلت شعرانی کہتے ہیں اسکے معنی یہ ہوئے کہ ساکت رہ عن الالتفات لغیر اللہ تعالی والاقبال علی اوامر اللہ **حکایت** انکے پاس جب فقہا آتے اور کہتے کہ ہمسے عہد لو

یعنی ہمکو مرید کرو ہم بیعت کرین تو فرماتے اے میرے بچو جاؤ چین کرو کیون بلا مین پڑتے ہو یہ سارا طریق بلا ہے تم
ایسے طریق مین ہو کہ جو چاہتے ہو سو کہاتے ہو جو چاہتے ہو وہ پہنتے ہو لوگ تمسے ڈرتے ہین اور چاہتے ہین کہ
تم اونسے سکوت کرو رہا یہ طریق سو اس طریق مین ترازو کہڑی کیجاتی ہے اور لوگون کی زبان تمپر کہولدی جاتی ہے
تمکو جائز نہین ہے کہ تم اس طریق مین اونکی زبانون کو اپنی جانون سے پہیرو تم مین اگر کوئی شخص ثوب مصقول
پہنے گا یا محرزات خام اوڑہے گا تو لوگ کہنے لگین گے کہ یہ فقرا کا لباس نہین ہے فقرا جب یہ بات سنتے تو چپکے
اوٹہکر چلے آتے یہ فرماتے اعجبنی صدقکم فی دعوی الکذب **ف** شیخ ابراہیم مواہبی انکے پاس طلب
تربیت گئے اونسے کہا تربیت خانگی چاہتے ہو یا تربیت بازاری عرض کیا اسکے کیا معنی ہین فرمایا تربیت سوقیہ
یہ ہے کہ مین تجکو چند کلمات نہایات سکہا دون جسطرح کہ متوسطین فنا و بقا و احوال قوم مین کلام کیا کرتے ہین اور
اجازت دون کہ تم ایک سجادہ پر بیٹہکر بات چیت کرو اپنی کہو اور دون کی سنو تربیت بیتیہ یہ ہے کہ تم سارے اہل بلا
کے سائر اقطار ارض مین شریک اونکی بلا کے ہو اور جو زور و بہتان اونکے بارہ مین کہا گیا ہے وہی تمہارے بارہ مین
کہا جائے اور جسطرح کہ تمسے پہلے اولیا اور اولوالعزم نے صبر کیا ہے ویسا ہی صبر تم بہی کرو نہ کلام ہو نہ سجادہ
ف فرماتے تہے سالک تین طرحکے ہوتے ہین ایک جلالی اونکا میل طرف شریعت کے زیادہ ہوتا ہے دوسرے
جمالی یہ طرف حقیقت کے مائل تر ہوتے ہین تیسرے کمالی یہ جامع ہوتے ہین ان دونون مراتب کے علی حد سواء
وھو منھما اکمل وافضل کہتے تہے مد صفات کی مشتمل ہے نفی و اثبات پر مثل مد کلمہ شہادت کے سو
اگر تو اوسکی طرف نظر من حیث عدم الذات بالصفات کریگا اور یہ طرف نفی کے ہے تو تو کہیگا لیست ھی ھو کلا
اللہ اور اگر تو نظر طرف اوسکے من حیث تعلق الصفات بالذات کریگا تو تو دلاھی ہو کا لا اللہ کہیگا سو جسطرح کہ
وقوف نزدیک قول لا الہ کے واسطے مد کے اول مین اثبات غیریت محضہ صفات الٰہی سے اور ثانی مین واسطے
مد کے نفی محض ذات الٰہی سے جائز نہین ہے اسیطرح وقوف نزدیک لیست ھی ھو کے بہی جائز نہین ہے
یہی حکم ہر اوس کلام کا ہے جو متعدد اللفظ متحد المعنی ہو **ف** اس قول غزالی کے لیس فی الامکان ابدع
مما کان یہ معنی کہتے تہے ای لیس فی الامکان ابدع حکمۃ من ھذا العالم بحکم یعقلنا بخلاف
ما استاثر اللہ تعالی بعلمہ و بادراکھم و ابدعیتہ خاصۃ بہ فھو اکمل و ابدع حسنا من ھذا
العالم بالنسبۃ الیہ تعالی وحدہ الخ فرماتے تہے المطلب طریق سادانک وان قلوا و ایانک و
طریق غیرھم وان جلوا وکفی شرفا بعلم القوم قول موسی للخضر علیھما السلام ھل اتبعک
علی ان تعلمنی مما علمت رشدا وھذا اعظم دلیل علی وجوب طلب علم الحقیقۃ کما یجب
طلب علم الشریعۃ **ف** کہتے تہے ابن شریعت آنکہ سے حکم ظاہر و نسبت فعل خلق کو بطرف خلق کیا

کیونکہ توجہ خطاب کی اور ترتب احکام کا خلق پر ہے واللہ خلقکم وما تعملون اور ابن تیمیہ آنکہ سے حکمت
بالمنہ ونسبت فعل الی الحق کو نظر کرتا ہے کیونکہ حقیقت مین فاعل مختار حق تعالی ہے وربک یخلق ما یشاء و
یختار ما کان لہم الخیرۃ سبحان اللہ وتعالی عما یشرکون **ف** در بارہ رویت حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے شیخ مین فرماتے تھے کہ مراد اس رویت سے تیقظہ قلب ہے نہ تیقظہ حواس جسمانیہ اسلئے کہ جو کوئی کمال
استعداد و تقرب مین مبالغہ کرتا ہے وہ محبوب حق ہوجاتا ہے جب حق کا محبوب ہوا تو اب سونا اوسکا کثرت بیداری دل
سے مثل بلال بیداری غیر کے ہوجاتا ہے اسوقت وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین دیکھتا مگر روح متشکل
بتشکل شباح کو بغیر اسکے کہ ذات حضرت صلعم اپنی جگہ سے انتقال کرے اور برزخ سے نزدیک اس دیکھنے والے کے
آئے اسلئے کہ وہ کلفت آمد و شد سے کریم و منزہ ہے ھذا ھو الحق الصراح انتہی مین کہتا ہون عفا اللہ
عنا جو معنی اس حالت شریفہ کے جناب شیخ رح نے اس جگہ ارشاد فرمائے ہین خطرہ اسی معنی کا میرے دل مین
بھی قبل اطلاع کے اس تاویل تریم پر سطاوی فتاوی سابقہ مین گزرا تہا کہ یہ رویت نبویہ بیداری مین اسیطرح ہوتی
ہے جسطرح کہ اس جگہ ذکر ہوا وللہ الحمد علی موافقۃ السعی فرماتے تھے التدرب پایا جاتا ہے کہ کسی بندے کا ایمان وقت
موت کے سلب کرے تو اوسکو کسی ولی پر مسلط کردیتا ہے یا اوسکو ایذا دیتا ہے کہتے تھے شکار سگ معلم کا اسلئے بجائے
ذبح شہید ہے کہ وہ حکم مین اپنے صاحب کے ہوتا ہے اور سوتر بنی سے منزجر ہوجاتا ہے گویا اپنے مین صیاد کے ایک مدیہ
یعنی سکین ہے اور اگر وہ سگ ہمراہ اپنے نفس و ہوی کے ہوتا تو کہانا اوسکے صید کا حرام ہوجاتا یہ آپنے عمامہ مین
ایک کیسہ زر نورد رکہتے تھے اوسمین سے مثل ملوک کے خرچ کیا کرتے لوگون کا قرض ادا کرتے محتاجون کی چارہ سازی
کیا کرتے ایک رحمت تہی بندون پر رح ؛

شیخ محمد بن عنان رح بڑے زاہد عابد تھے مثال انکی اور انکے احوال کی طاؤس یمانی یا سفیان ثوری کی ہے شعرانی
کہتے ہین ہمنے اپنے عصر مین انکی جوڑ کا کوئی نہین دیکھا مشائخ عصر جب انکے سامنے آتے مثل اطفال کے کونے
مین مزین کے ہو رہتے زمانہ بلوغ سے قدم بر عبادت و صیام و قیام لیل پر تھے انکی کرامات بہت ہین ایکبار شش قدح
آرد سے پانسو آدمی کو پیٹ بھر کر کہانا کہلا دیا اور کہا وعزۃ ربی لو شئت لملأت البلد کلہا خبزا
من ھذا العجین بعون اللہ تعالی **حکایت** ایک شخص جامع اسکندریہ مین تہا جب کسی سے خفا
ہوجاتا کہتا یا قمل اذھب الی فلان فتملی ثیاب ذلک الشخص قملا حتی یکاد یہلک یعنی اوس
شخص کے کپڑون مین اتنی جوئین ہوجاتین کہ وہ قریب ہلاک ہوجاتا یہ خبر انکو پہنچی کہا مجکو اوسکے پاس لیچلو لیگئے
اوس سے فرمایا انت ما عرفت من طریق اللہ الا القمل پہر اوسکا ہاتھ پکڑکر ہوا مین پہینکدیا وہ لوگون کی
نظر سے غائب ہوگیا اوس دن سے پہر کسینے اوسکو نہ دیکھا کہ شیخ نے کس طرف پہینکدیا **ف** کہتے تہے مجالست

اکابر محتاج ہے دوام طہارت کی اگر کوئی شخص انکے سامنے کچھ چیز دنیا کی لاکر رکھتا اور کہتا کہ آپ اسکو فقرا پر تقسیم کر دو تو
نہایت کمند ہوتے اور کہتے ما وجدت احدا یفرق ومعک فی البلد غیری **حکایت** شیخ شمس الدین کی
کہتے ہین ایک دن مین پاس انکے گیا مجھکو الم شدید تھا وسواس سے وضو ونماز مین مینے اسکا شکوہ کیا کہا ہمارا عہد
ہے ساتھہ مالکیہ کے کہ وہ طہارت وغیرہ مین وسواس نکیا کرین اوسی وم سارا وسوسہ دل سے جاتا رہا یہ کسیکو اپنے
زمانے مین صالح طریق نہین جانتے تھے کہتے تھے ہو لاء میتھم یمون بطریق اللہ اسی لئے کسیکو تلقین ذکر کی نکر
سوا شیخ احمد نجدی کے کہ وہ ایک دن مصحف لیکر پاس انکے آئے اور کہا تمکو قسم ہے صاحب اس کلام کی کہ تم مجھے
ذکر کرنا بتاؤ پاس قسم سے بیہوش ہو گئے پھر اونکو ذکر کرنا سکہلایا اور کہا یا ولدی الطریق ما ھی بھذا انما ھی
باتباع الکتاب والسنۃ انکی عادت تھی کہ ایک مسجد مین جمعہ نہ پڑھتے بلکہ ہر جمعہ کو مسجد جامع دیگر مین جاتے
کبھی جامع عمرو مین اور کبھی جامع محمود مین کبھی جامع قرافہ مین کبھی جامع ازہر مین فقراء صادقین کی زیارت کیا
کرتے خواہ وہ زندہ ہوتے یا مردہ سوا حال مرض کے کبھی ترک زیارت نکرتے شعرانی کہتے ہین مین اونکو دیکھتا تھا
کہ ہمیشہ سمگردان رہتے اور قرآن پڑہا کرتے اور فقیر کے لئے ننگے ہو کر نہانا گو خلوت مین ہوتا ناپسند کرتے کہتے
طریق اللہ ما بنیت الا علی الادب مع اللہ تعالی وکل من ترخص فیھا لا یصلح لھا انکا انتقال ۹۲۲ھ
مین ہوا ائمہ وسلطان طومان بائی نے نماز پڑھی پادشاہ نے پاؤن شیخ کے کھول کر اپنے گال اوس سے ملے وہ
دن ایک یوم مشہود تھا مصر مین رح ✤

شیخ ابو العباس غمری رح یہ ایک کوہ سنگین اور کنز مطلسم صاحب ہیبت تھے ملوک ورعایا انسے دہشت کھاتے
انکے کرامات بہت ہین شعرانی نے چند کرامات انکے ذکر کئے ہین شیخ محمد صالح عجمی کہتے ہین والد گرچہ انکو بہت
تھا انسے اخذ طریق کرتے یہ کسی صغیر کو کسی کبیر سے مزاح کرنے ندیتے تھے ایکبار ایک صبی کو دیکھا کہ ایک مرد کبیر کا
غمز کرتا ہے دونون کو نکال دیا اور آونکے حوائج او ٹھا کر پھینک دئے کسی امرد کو اپنی مسجد مین اذان کہنے ندیتے
جب تک کہ اوسکی ڈاڑہی نہ نکلتی سلطان قایتبائی نے بہت تمنا ملاقات کی ظاہر کی اذن ندیا مینے انکو ایکبار دیکھا تھا
جبکہ میری عمر آٹھہ سال کی تھی انتہے انکا انتقال ۹۰۵ھ مین ہوا رح ✤

شیخ نور الدین حسنی مدینی رح یہ عارف اللہ تھے رایتہ وانا صغیر قالہ الشعرانی ایک شخص خشب شیوخ حمص سے
موزین کتان بنتی مین فروخت کرتا تھا اوسکو سنا وہ کہتا ہے یا قفۃ شیوخ بنصف فضۃ انہون نے اوسکو
مینی لئے اور کہا قد رخصت الطریق قفۃ شیوخ بنصف فضۃ پھر مرتے دم تک کسی کو تلقین نہ کی یہ مرصد
قضاء حوائج خلق تھے نزدیک امراء وحکام کے رح ✤

شیخ الاسلام زکریا انصاری خزرجی رح یہ ایک رکن تھے طریق فقہ وتصوف کے شعرانی کہتے ہین مینے بیس برس

انکی خدمت کبھی غفلت یا اشتغال مالایعنی مین نہین دیکھا نہ رات کو نہ دن کو با وجود کبر سن کے سنن فرائض کھڑے ہوکر پڑہتے اور کہتے مین اپنے نفس کو عادت کسل کی نہین ڈالتا اگر کوئی آدمی آتا اور کلام طویل کرتا تو کہتی یا عجل ضیعت علینا الزمن یہ نکلا تے مگر سوتی خانقاہ کی اور کہتے کہ واقف اس خانقاہ کا سمجھا ہوگا صالحین کے مثا یہ وقف اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اذن سے کیا ہے انکی مصنفات اقطار ارض مین شائع ہین لوگ انکو بسبب انکی حسن نیت واخلاص کے پڑہتے پڑہاتے ہین مینے جب انپر رسالہ قشیری پڑہا مجکو اشارہ کیا حفظ روض کا یہنے تفسیر بیضاوی وحاشیہ طیبی علی الکشاف وحاشیہ سید وحاشیہ تفتازانی وحاشیہ سیوطی وحاشیہ جمع الجوامع وشروح بخاری مثل فتح الباری وکرمانی وعینی انسے پڑہی جب انکے پاس بیٹہتا انکو پاس ملوک صالحین عارفین ارض کے پاس بیٹہتا ہون متقین مصر انکے سامنے مثل طفل کے ہوتے یہی حال امراء وا کا برکا تہا یہ کثیر الکشف تہے مجکو جب کوئی خطرہ گذرتا تالیف رو کر دیتے اور کہتے قل ماھذہ وقت ملطا اکثر میرے سر مین درد ہونے لگتا کہتے نیت شفاکی علم سے کرمین نیت کرتا اوسی وقت درد سر جاتا رہتا انکی دعا سے ایک انڈہا نابینا بصیر ہوگیا تہا سنہ ۹۲۶ھ مین انتقال کیا شعرانی نے تلقی ذکر کی طریقہ سید محمد ھری پر انہین سے کی تہی اور خرقہ پہنا تہا رح ❁

شیخ علی مصری بیتی رح یہ اکابر علماء عاملین ومشائخ مکملین مین سے تہے شام وحجاز ویمن وغیرہ سے انکے پاس مشکلات ومعضلات مسائل آتے یہ سب کا حل بعبارت سہل کرتے سب علما انکو مانتے تہے بولد بنیت مین رہتے سائر اقطار سے لوگ انکے پاس قصد کر کے آتے شعرانی کہتے ہین مینے بارہا انکو دیکہا مجکو حدیث عاشیر بمقدسہ رضا وخذ السخط ناس الخرسنائی اور مجھے کہا تو اس حدیث کو یاد کر لے قریب ہے کہ تو مبتلا ہوگا ساتہ لوگون کے انکی ملاقات خضر سے بارہا ہوتی کہتے تہے خضر کسی شخص سے نہین ملتے ہین جب تک کہ اوسمین تین خصال مجتمع ہون اگر یہ خصال اوسمین نہین ہین تو پہر کبھی ملاقات نہین ہوسکتی اگرچہ عبادت مین برابر ملائکہ کے کیون نہو الخصلۃ الاولی ان یکون العبد علی سنتہ فی سائر احوالہ الثانیۃ ان لا یکون لہ حرص علی الدنیا الثالثۃ ان یکون سلیم الصدر لاھل الاسلام لاغل ولا غش ولا حسد انتقال انکا سنہ ۹۱۶ھ مین ہوا رح ❁

شیخ علی بن جمال بیتی رح یہ ہر سال غلہ لیجا کر مکہ مین فروخت کرتے محتاجون کے ہاتہ بیچتے مکہ مین عنوان مشہور تہا اسلئے کہ منہ مانگے دام لیتے کہتے اس سے کم قیمت نہ لونگا جو کوئی اس قیمت پر راضی ہوتا اور رجان لیتے کہ یہ محتاج ہے اوسکو مفت ہی دیدیتے اور قیمت نہ لیتے اوسکو کہتا کہ یہ غلہ گران ہے اور وہ محتاج ہوتا اوسکے ہاتہ فروخت نکرتے ہر سال ثیاب ستا لیجا کر اہل مکہ ومدینہ مین تقسیم کرتے اگر کسی کو خبر ہوجاتی تو اوس سے پہیر لیتے

اور کہتے بھائی مجھسے غلطی ہوگئی یہ تمہارا نہین ہے شعرانی کہتے ہین مینے اونکو فقط ایکبار دیکھا ہی مجھکو دعاوی
سے امید قبول ہے رح ❊

شیخ عبدالقادر بن عنان رح شعرانی کہتے ہین مینے سات برس انکی خدمت کی آناء اللیل و اطراف النہار قرآن پڑھا
کرتے خواہ چلتے پہرتے یا حصاد کرتے یا کشتکاری کرتے انکا ورد فقط قرآن کریم تہا انکے وقائع ساتھ حکام و مشائخ
کے بہت ہین یہ اونکے حق مین کثیر العطب تہے کہتے تہے کل فقیر لا یقتل من ہولاء الظلمۃ عدد شعر راسہ
فما ہو نفقیر سنہ ۹۲۰ھ مین انتقال کیا ❊

شیخ محمد عدل شعرانی کہتے ہین مین انکے پاس پانچ سال تک رہا صاحب سمت حسن و قبول تام تہے بین الخاص و العام
حکایت ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا آپنے فرمایا قل لمحمد العدل الطناحی
یتبع سنتی و ینفع الناس اوس دن سے مشہور بعدل ہو گئے ❊

شیخ محمد بن داؤد منزلاوی رح شعرانی کہتے ہین مین بار ہا انسے ملا مجکو نہای عمر دی یہ اتباع کتاب و سنت
مین ضرب المثل تہے فقراء و منقطعین کی خدمت کرتے کہانے پہنے مین اونسے امتیاز نہ کرتے انکی بی بی کبہی
مرغ پکاتین جب نفر اسو رہتے تو انکے پاس لاتین کہ یہ کہائین یہ لیکر زاویہ مین جاکر فقراء کو جگاکر کہلاتے انکے بیٹے
شہاب الدین بہی اتباع کتاب و سنت مین ضرب المثل تہے مینے اپنے عصر مین انسے اور شیخ یوسف حریثی سے
زیادہ کوئی با انضباط للسنۃ نہین دیکہا رح ❊

شیخ محمد سروی مشہور بابی الحمائل رح یہ بہی احد الرجال تہے ہمت و عبارت مین اپر جب حال غالب ہوتا عبرانی
سریانی عجمی مین بات کرتے اور جو بات منہہ سے کہتے اللہ ویساہی کردیتا شہر والون نے آکر شکوہ کیا کہ ہماری کشت
بطیخ مین چوہے ہمکو بہت ستاتے ہین کہا تم جاکر پکارو حسب مارسم محمد ابو الحمائل انکم ترحلوا
اجمعون ایساہی کیا پہر اوس دن سے کوئی چوہا نظر نہ آیا اور شہر والون نے یہ حال سنا وہ بہی شاکی
ہوکر آئے اونسے کہا یا اولادی لا اصل الا اذن من اللہ اور اونکے چوہے نہ بہاگے **حکایت** یہ مبتلا
اتہے مین اپنی بی بی کے بیحد اوس سے ڈرتے تہے یہانتک کہ کسی فقیر کو خلوت مین جگہہ دیتے وہ اوسکو نکالدیتے
شیخ سے اذن بہی نہ لیتے یہ بول نہ سکتے انکی بی بی کہتی ہین کہ یہ میرے پاس بیٹہے ہوتے کہ اتنے مین ایک گروہ
فقراء کا ہوا پر گذر کرتا انکو پکارتا یہ بہی اونکے ساتہہ اوڑتے پہر کہین مجھکو نظر آتے وقت غلبہ حال کہڑے ہوکر ہلکا
کرتے ہین مارتے **ف** انکے مریدین حزب شاذلیہ وغیرہ پڑہتے تو ناخوش ہوتے اور کہتے ہمنے کسی کو
نہین دیکہا کہ مجرد قرأت حزب و اوراد سے کوئی اللہ تک پہنچا ہو ہم تو سوا لا الہ الا اللہ کہنے کے عزم و ہمت سے
اور کچہہ نہین پہچانتے ارباب احزاب کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اسافل مردم سے رات دن امر دعا

مین مشغول ہو کہ اللہ اوسکا بیاہ کسی دختر بادشاہ سے کرا دے جب مکہ کو حج کے لئے گئے تہا رکہ وغیرہم نے انپر اجتماع کیا انہون نے اپنے خادم سے کہا کیا ہم تجارت کرنے کو آئے ہین یا اس شہر مین عبادت کے لئے آگئے ہین یا لوگون سے مشغول ہون تو وقت مغرب کے ہر ایک کے پاس اس جماعت سے جا کر الگ الگ ایک ایک سے یہ بات کہہ کہ شیخ محتاج ہین تمسے ایک ہزار دینار مانگتے ہین پہر اوس رات کوئی انکے پاس نہ آیا جب سب کا آنا بند ہوگیا کہا الحمد للہ رب العالمین ا وقائع مشہور ہین جامع ازہر مین انپر نماز جنازہ پڑہی گئی سنہ ۹۲۳ھ مین انتقال کیا رح +

شیخ نور الدین علی مرصفی رح ہیں ائمہ راسخین فی العلم سے تہے انکی مولفات طریق مین بہت نافع ہین رسالہ قشیری کو مختصر کرکے تکلم مشکلات پر کیا ہے حالانکہ یہ بدایت امر مین اُمّی تہے آٹھہ برس کی عمر مین انہون نے شیخ مدین کو دیکہا تہا وقت تکلم دقائق طریق کے اگر کوئی قاضی انکے پاس آجاتا تو نقل کلام طرف مسائل فقہ کے کرتے یہانتک کہ وہ اوٹھہ جاتا اور کہتے ذکر الکلام بین غیر اہلہ عورۃ **ف** انکی یہہ وصیت تہی کہ تو ایسے جامع یا زاویہ مین سکونت نکر جسکے لئے وقف یا مستحق لوگ ہون بلکہ مواضع مہجورہ مین رہ جسکے لئے وقف مقرر نہو فقراء کو معاشرت نچاہئے مگر اوسی کے ساتہہ جو اونکے خرقہ مین ہے معاشرت باضد مکدر نفوس ہوتی ہے بعد سنہ ۹۳۰ھ کے انتقال کیا رح

شیخ تاج الدین ذاکر رح انکا چہرہ انکے نور قلب سے منور تہا صاحب سمت حسن وتجمل باخلاق جمیلہ تہے قریب تہا کہ ہر بال انکا بول اوٹہے کہ یہ اللہ کے ولی ہین انکے اصحاب نہایت جمال وکمال مین تہے خاص وعام کے دل مین انکا اعتقاد تہا سلطان وامراء سے لوگون کی بہت سفارش کرتے تہے سات سات دن تک ایک ہی وضو پر رہتے آخر عمر مین گیارہ دن کے بعد ایکبار وضو کرتے فرماتے تہے قناعت یہ نہین ہے کہ جو سوکہی روکہی روٹی ملے وہ کہالے قناعت تو یہ ہے کہ نہ کہائے مگر بعد تین دن کے چند لقمے جو پشت قوی رکہین اور اکثر مدت پانچ دن ہین مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے یکفی ابن آدم لقیمات یقمن صلبہ اوکما قال ؎

	سر از دریچہ گوہر بر آور ی فردا		اگرچہ رشتہ لبازی بہ پیچ وتاب اینجا

سنہ ۹۴۰ھ کے بعد انکا انتقال ہوا رح انکا جنازہ مشہور ہے +

شیخ ابو السعود جارحی رح یہ صاحب شیخ شہاب الدین مرحومی ہتے اونہین سے طریقہ لیا مصر مین انکی کرامات بہت ہوئی عام وخاص وملوک وامراء سب معتقد تہے سامنے انکے نیازمندانہ حاضر ہوتے انکا نادیہ اپنے ہاتہہ سے بناتے طوب وطین اوٹہاتے جس بات کو سنتے بسمع باطن سنتے ایک آدمی نے کہا معاملہ بگڑ گیا پہیسے کہوتے ہین چیخ مارکر گرپڑے ڈاڑہی نوچ ڈالی کامل ایک دن تک اسی حال پر رہے جب کبہی حال زیادہ غالب ہوتا تو کپڑے پہاڑ کر برہنہ ہو جاتے کہتے تہے مین اسجگہ ۳۰ برس سے ہون آجتک ایک آدمی بہی میرے پاس طلب طریق کے لئے نہین آیا نہ کوئی سوال حسرت کرتا ہے نہ فرقت سے پوچہتا ہے نہ کسی شئے مقرب الی اللہ کا سوال کرتا ہے

جوتا ہے وہی کہتا ہے میرے استاذ نے مجھپر ظلم کیا میری جورو مجکو ستاتی ہے میری کنیز بھاگ گئی میرا ہمسایہ مجکو ایذا دیتا ہے میرے شریک نے میری خیانت کی آخر سنتے سنتے میرا جی تھک گیا اور وحدت مجکو پسند آئی دیکھا تو میری خیریت اس ہی تنہائی مین ہے فیالیتنی لم اعرف احدا ولم یعرفنی احد ؎

	صفای دل طلبی چشم از جہان بربند		کہ رخنہا بست کزینجا غبار می آید	

ف جب مرنے لگے تو شیخ الاسلام حنفی اور ایک جماعت کو کہلا بھیجا کہ مین تمکو اس بات کا گواہ کرتا ہون کہ مینے اپنے اصحاب مین کسیکو اذن سلوک کا نہین دیا ہے انہین کسی ایک نے رائحہ طریق کا نہین سونگہا سنہ ۹۰۳ کے بعد قضا ہوئی جس سرداب مین اعتکاف کرتے تھے اوسی مین دفن ہوئے شعرانی کہتے ہین ما رایت امرع کشفا منہ وحصل لی منہ دعوات وجدت برکتہا فرماتے تھے لا تجعل الشیخ قط مریدا ولا مؤلفا ولا زاویۃ وفر فان ہذا زمان الفرار ایکبار ایک فقیہ جامع ازہر سے کہا متی تصیر ہاء الفقیہ راء والحمد للہ رب العلمین ✦

شیخ محمد منیر رح یہ مرید شیخ ابراہیم متبولی تھے انہون نے ۷۰ حج کئے تھے یہ کلام کرنے کو طریق مین بغیر سلوک وعمل کے مکروہ رکہتے تھے کہتے تھے یہ بطالت ہے اکثر حج پاپیادہ کرتے معہ زادہ رہتا ایک رکوہ دوش پر رہتا لوگون کو اوس سے پانی پلاتے انکے سر پر سفید لنبے بال رہتے حج مین سر منڈاتے تحمل اہل مکہ بجنسہ سکر وصابون وخیط وکحل وغیرہا لادتے یہ راہ مکہ وزمانہ اقامت مکہ مین طعام اکل وشرب کرتے تاکہ اماکن حرم مین حاجت بول وبراز کی نہو سنہ ۹۳۰ کے بعد انتقال کیا رح ✦

شیخ ابوبکر صدیدی رح یہ رفیق شیخ محمد منیر تھے حج مین ہر سال اونکے ہمراہ جاتے بڑے کریم النفس تھے جب کسی شخص کی دعوت طعام کرتے اور وہ راضی نہوتا برہنہ سر ہوکر اوسکے پیچھے چلتے یہانتک کہ وہ قبول کرتا انکا طریقہ یہ تہا کہ فقرا کے لئے سفر وحضر مین سوال کرتے اہل مکہ کا بار اوٹہاتے انکو عسر بول کا مرض تہا جب پیشاب کرتے چیخ مارتے انہون نے شیخ محمد عدل کو ایک عورت اجنبیہ کی پیٹھ پر ہاتہ پہیرتے دیکھا ایک فریاد کی وا دیناہ وا محمداہ اللہ اکبر علیک یا عدل شیخ محمد نے کہا ما قصد تہا بشہوۃ کہا انت معصوم نحن ما نعرف الا ظاہر السنۃ یہ ہمراہ اپنے ایک مقص یعنے مقراض رکہتے تھے جسکی مونچھین لنبی دیکہتے اوس سے کتر ڈالتے اگر صاحب بروت راضی نہوتا تو چلاتے اور کہتے وا دیناہ وا اسلاماہ وا محمداہ یہانتک کہ بزور دستی کتر دیتے معہذا بہر بسط وانشراح غالب تہا انکا انتقال مدینہ مین سنہ ۹۲۵ مین ہوا بقیع مین مدفون ہوئے ✦

شیخ محمد شناوی رح یہ اولیاء راسخین مین سے تھے اہل انصاف واولاد فقرا مین بعد انکے یہ بات مفقود ہوگئی رات دن لوگون کے کاروبار مین رہتے رجال ونساء واطفال کو تلقین کرتے بلاد مین مجالس ترتیب دیتے کہتے یا فلانۃ اذکری یا اہل حارتک یا فلانۃ اذکری یا اخوانک فرماتے تھے اشعلنا نار التوحید

فی هذہ الاقطار فلا تنطفی الی یوم القیامة کسی عامل وامیر واہل دولت کا ہدیہ نہ لیتے کہتے تھے الطرق
کلہا اخلاق **حکایت** ایک دن محل مین دختر خلیفہ کے چلے گئے اوسکو اور ساری کنیزون کو ذکر سکہایا
کثرتِ اضطراب ذکر سے سب کی چادرین سر سے گر گئین باہر آکر کہا الحمد للہ ما کان هناك احد من المنکرین علیٰ
هذہ الطائفة انکی تربیت اکثر نظر سے ہوتی تہی قطاع الطریق کی طرف نظر کرتے وہ فی الحال تائب ہو جاتے ہر وقت
تلاوت قرآن یا ذکر مین رہتے تا آنکہ انتقال کیا شعرانی کہتے ہین وهو الذی ابطل البدع التی کانت الناس
تطالع بها فی مولد سیدی احمد البدوی من نهب امتعة الناس واکل اموالهم بغیر طیبة نفس و
کانوا یطلعون بالدف والمزمار فابطل ذلك وجعل عوضه مجلس الذکر سنہ ۹۳۲ مین انتقال کیا رح +
شیخ عبد الحلیم بن مصلح منزلاوی رح یہ ایک جانب عظیم پر تہے اخلاق نبویہ سے بڑے خاکسار اپنے نفس کو
نہایت حقیر سمجہتے ایک شخص طالب طریق آیا اوس سے کہا یا اخی النجاسة لا تطهر غیرها **حکایت**
ایک شخص ایک جبۂ صوف لایا اور کہا اسکو تم قبول کرو آجکی رات مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس جبہ مین دیکہا
کہا جسکو حضرت نے پہنا ہے مجکو طاقت اوسکے پہننے کی نہین ہے کہ مین مجہسے کوئی معصیت نہوا ور مین اسکو پہنے
ہوئے ہون بات مین اس سے برکت لونگا اپنے منہ پر پہیر کر اوسکو واپس کر دیا **حکایت** ایک شخص یمن
سے آئے اونہون نے کہا مین تربیت فقرا مین ماذون ہون شیخ نے کہا الحمد للہ الناس یسافرون فی طلب
الشیخ ونحن الشیخ جاء عندنا پہر اوس یمنی پر تلقن کیا حالانکہ وہ کچہہ نہ تہا لیکن صورت متعلم مین در پردہ
اوسکی تعلیم کی یہانتک کہ وہ کامل ہو گیا جب وہ سفر کو نکلا اوسکو زاد راہ دیا اوسکے پاؤن چومے اور کہا صرنا
محسوبین علیکم شعرانی کہتے ہین مین انکے زاویہ مین ۷۰ دن رہا دیکہا کہ سارے حوائج فقرا کے ایک کیس
صوفیہ سے جو برابر ہتہیلی بہر کے تہا پورے کرتے تہے چنانچہ مینے اپنی آنکہہ سے دیکہا کہ پچاس دینار اوس سے واسطے
ثمن چوب و دیا وغیرہ کے نکال کر دیئے انکی کرامات مشہور ہین سنہ ۹۰۳ کے بعد انتقال کیا +
شیخ علی ابو خود رحمہ اللہ تعالیٰ یہ صاحب حال اور زمرۂ ملامتیہ سے تہے قصداً ایسے کام کرتے کہ لوگ اونپر انکار کرین
پہر جب کوئی انکار کرتا تو اوسکو ہلاک کر دیتے ایک خود لوہے کا بوزن سوا قنطار کے رکہتے تہے ہمیشہ اوسکو رات دن
اوڑہے رہتے گندمگون قصیر قد تہے ایک عصا تہا جسکے دو شعبے تہے جو کوئی انسے مزاحمت کرتا اوسکو وہی
عصا مارتے انکو غلامان حبشی سے بہت الفت تہی قریب بیس نفر کے خود پہنے ہوئے انکے پاس رہتے ہر ایک کے
پاس ایک حملہ ہوتا جسپر وہ سوار ہو کر آتے یہی انکی جماعت تہی کسی نے انکو ہمراہ لوگون کے نماز پڑہتے نہین دیکہا جب
پڑہتے تنہا اکیلے پڑہتے جب کسی عورت یا امرد کو دیکہتے اوسکے طالب ہوتے اوسکی مقعد پر ہاتہہ پہیر لیتے خواہ امیر
کا بیٹا ہو یا وزیر کا بیٹا تنگ کرتے اوسکے باپ کے سامنے بہی کچہہ التفات طرف لوگون کے نکرتے جب سماع مین حاضر ہوتے

منبر پر سوار ہوکے اوسکو گہوڑے کی طرح چلاتے **حکایت** شیخ یوسف حریشی کہتے ہین ایک دن مین دمیاط
مین تہا اونہون نے قصد سفر کا مرکب مین کیا اوسمین جگہہ نہ تہی لوگون نے ناخدا سے کہا اگر تو انکو بٹہا لیگا تو مرکب
ڈوب جائیگا اسلئے کہ یہ ظاہر بہی فعل نامشروع کرتا ہے ناخدا نے انکو مرکب پر سے اوتار دیا اونہون نے کہا اے مرکب تہم جا یہ مرکب کہڑا
رہگیا نہ ہوا سے چلتا تہا نہ کسی اور طرح آخر سب لوگ اوتر پڑے وہ نہ چلا یہ مع اپنے ہمراہیون کے پانی پر چلے شہر مین
پہنچے اور لوگ دیکہہ رہے تہے ایکبار امیر کبیر قرقماش کو ایام غوری مین سامنے اوسکی لشکر کے پکڑ کر خوب مارا
یہانتک کہ اوسنے بہاگ کر دروازہ بند کر لیا تب اوسکو چہوڑا کسی کو قدرت نہوئی کہ اوسکو بچاتا انکا انتقال سنہ ۹۲۰
کے بعد ہوا رحمہ اللہ تعالےٰ ؁

شیخ محمد شربینی شیخ طائفہ فقراء شرقیہ تہے صاحب احوال و مکاشفات یہ سائر اقطار ارض پر تکلم کرتے درخت کی
چہال کا عمامہ و لباس پہنتے **حکایت** انکے بیٹے ضعف سے مرنے لگے عزرائیل علیہ السلام قبض روح کو آئے
کہا تم اپنے رب کے پاس جاؤ حکم موت منسوخ ہوگیا چنانچہ وہ چلے گئے احمد اچہے ہوگئے تیس برس تک بعد اسکے
زندہ رہے **حکایت** یہ اپنی عصا سے کہتے انسان ہوجا وہ انسان ہوجاتا اوسکو واسطے کام کاج کے بہیجتے
وہ کام کرلاتا پہر عصا ہوجاتا انکی کرامات بہت ہین ہر رات اپنے شہر شربین سے وقت مغرب کے چلے جاتے فجر
کو نظر آتے معلوم نہوتا کہ کہان گئے ہین امیر قرقماس وغیرہ امرا انکے معتقد تہے شیخ محمد بن عنان انپر بسبب عدم نماز
کے انکار رکہتے تہے اور کہتے تہے نحن ما نعرف طریقا تقرب الی اللہ الا ما درج علیہ الصحابۃ والتابعون
یہ ہوا سے ہر چیز حاجت کی اخذ کر لیتے لوگون کو اور گہر والون کو دیتے دو برس پہلے سلطان سلیم کے آنے کے خبر دی
تہی لوگ ہنستے تہے اسلئے کہ قوت تمکین چراکسہ کی معلوم تہی کسیکو گمان نہ تہا کہ ایسے تہوڑی مدت مین انکا انقراض
ہوجائیگا یہ قبل سنہ ۹۲۰ھ کے مرے رح ؁

شیخ علی دویب رح نواحی بحر صغیر مین تہے منجملہ ملامتیہ کے شعرانی کہتے ہین بارہا مجکو سلام کہلا بہیجا میرے انکے
ملاقات نہین ہوئی مگر خواب مین مینے ایک قائل کو سنا کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ علی الدویب قطب الشرقیۃ
مینے انکا نام بہی نہ سنا تہا ایک جماعت سے پوچہا تب معلوم ہوا کہ ہان اس نام کے ایک شیخ ہین یہ شیخ محمد عدل
کے شیخ تہے عمامہ و نعلین مثل شتر بانون کے پہنتے سو برس سے زیادہ زندہ رہے جنگل مین رہتے شہر مین نہ آتے
مگر رات کو پہر فجر سے پہلے چلے جاتے یہ دریا پر چلتے کسینے کبہی انکو کشتی مین سوار ہوتے نہین دیکہا بیس برس مصر مین آکر
رہے سامنے بیمارستان کے فجر سے عشا تک کہڑے رہتے پہر طرف ریف کے چلے گئے انکی کرامات خارقہ عادت بہت
ظاہر ہوئی کہتے تہے فلان ہند مین اور فلان شام مین اور فلان حجاز مین مرگیا بعد مدت کے خبر آتی ٹہیک نکلتی
جب مرے تو انکے گہر مین قریب ایک لاکہہ دینار کے نکلے کچہہ اصل اسکی معلوم نہین ہوئی اسلئے کہ یہ دنیا سے

مستجرو تھے وہ مال سلطان نے لیلیا ۹۳۷ھ مین انتقال کیا ہے ؂

شیخ احمد سلیمہ رجال راسخین مین سے تھے شعرانی کہتے ہین مین انکے پاس بیس برس سایہ میرے پاس چند ایام ولیا لی تک مقیم رہے کہتے تھے ما احببت احداً فی عمری قد رک یہ قدم شیخنا محمد فرغل پر تھے لبس وغیرہ مین خواطر پکلم کرتے قضاء حوائج خلق مین رہتے اِنسے بہت کرامات ظاہر ہوئے انکے پاس چار منکوحہ تھین اِنکا ہاتھ گندھے آٹے سے بھی زیادہ نرم تھا خفی الصوت تھے بات نکرتے مگر چپکے کثیر المباسطہ ضعیف اللفات تھے کہیں تی کرتے تھے لوگ ہر طرف سے انکو بلا بیجتے تھے اِنپر آثار ولایت کے لائح تھے جب کوئی انسان انکو دیکھتا انکو نہچوڑتا اِنکے شہر کا نام بطا تھا **حکایت** ایک امیر نے ایک دختر بکر سے نکاح کرنا چاہا اوسنے نہ مانا اور کہا کیا دنیا مجھپر تنگ ہو گئی ہے کہ مین سلیمہ سے نکاح کرون اوسکو فالج ہو گیا کیسنے اوس سے انتفاع نلیا وہ مر گئی ایک اور دختر نے خود انسے نکاح کرنا چاہا عورتون نے کہا یا امرأۃ انکسیہ اور اوسکو عار دلائی انہون نے اوسکی بکارت زائل کی اتنا خون بہا کہ سارے کپڑے خون سے بھر گئے اوس کپڑے کو ایک نیزہ پر رکھکر گھر مین کھڑا کیا کہ سب لوگ دیکھ لین **حکایت** ایک شخص کی شفاعت پاس ایک امیر کے کی وہ بلدہ صنف مین بھا اوسنے سفارش قبول کرلی لکن انکے پاس سے نکال کر پھر دوبارہ اوس شخص کو قید کر دیا امیر کی گردن مین ایک غدہ نکلا جس سے وہ اوسی دن مرگیا **حکایت** شعرانی کہتے ہین ایک دن میرے زاویہ پر آئے کسی شخص کی سفارش کرنیکو نزدیک بادشاہ کے مجھسے کہا کیون خاطر رکھ معنای ھذہ الشفاعۃ مجکو ایک حالت طاری ہوئی جیسے اپنی جان کو باب کہہ پر کھڑا ہوا دیکھا کہا یا ھو ۂ ابعد ھنا یہ ہمیشہ صائم رہتے ۹۳۸ھ مین انتقال کیا ؂

شیخ بہاء الدین مجذوب برج ہیاکا بر عارفین سے تھے انکا کشف خطا نکرتا تھا پہلے خطیب جامع میدان اور سبجا شہود قاضی کے تھے ایک دن عقد ازدواج مین آئے کسیکو سنا کہتا ہے ما تو النار حال الشہود سراسیمہ ہو کر تین دن تک جبل مقطم مین بے آب ودانہ رہے پھر حال گران ہوا بالکل خارج ہو گئے انکو کتاب بہجہ حفظ تھی ہمیشہ اوسکو پڑھا کرتے یہ ماسلئے کہ جس حال پر کسی شخص کو جذب ہوتا ہے وہ اوسی مین رہتا ہے اگر حال قبض ہے تو قبض پر اور اگر حال بسط ہے تو بسط پر رہتا ہے چنانچہ شیخ فرج مجذوب ہمیشہ کہا کرتے کہ عندک رزقۃ فیھا خراج ودجاج دولاجین اسلئے کہ اونکو جذب اسی حالت اشتغال مین ان چیزون سے ہوا تھا مجذوب کا زمانہ مین جذب سے موت تک زمین فرو ہوتا ہے اوسکو کچھ خبر مرور زمان کی نہین ہوتی ہے شعرانی کہتے ہین مینے ابن البجائی کو دیکھا ہمیشہ یون کہتے الفاعل مرفوع والمخفوض مجرور اسلئے کہ اونکو جذب حالت قرات علم نحو مین ہوا تھا قاضی ابن عبد الکافی کو دیکھا کہ وہ حالت جذب مین یہانتک کہ بیت الخلا وغیرہ مین بھی کہا کرتے تھے لا حق ولا استحقاق ولا دعوی ولا طلب ولا غیر ذلک **حکایت** شعرانی کہتے ہین ہم ایک دن ولیمہ مین گئے

انہون نے رات کو نصاری کی طرف نظر کر کے ایک چیخ ماری اور کہا کفر تم بکلام اللہ پہر ایک سیڑہی آبنوس اوسجگہ رکہا تہا اوٹہا کر پہینکا وہ سیدہی طرف سقف کے چڑہ گیا پہر اوتر آیا ایک فقیہ نے کہا ٹوٹ گیا کہا تو جہوٹا ہے جب وہ زمین پر گرا تہا ثابت وصحیح تہا پہر پندرہ برس کے بعد انہون نے اوس فقیہ کو دیکہا کہا اهل تشاهد الزور الذی تشهد ان القلة انکسرت انکے مکاشفات مشہور ہین بعد ۹۲۰ھ کے مرے ٭

شیخ عبدالقادر دشطوطی رح اکابر اولیا سے تہے شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین بیس برس رہا مجکو انسے نفحات حاصل ہوئے جنکی برکت مینے پائی یہ صاحی تہے لیکن ہیئت مجاذیب مین سر برہنہ پا برہنہ رہتے مین بحکم رمضان ۹۱۲ھ مین قبل بلوغ انکے پاس گیا تہا مجہسے کہا یہ کلمات مجہسے سنکر یاد رکہہ تجکو برکت ہوگی مینے کہا بہت اچہا فرمایا یقول اللہ عزوجل لو سقت الیك خزائن الکونین فملت بقلبك الیها طرفة عین فانت مشغول عنا لابنا مینے یہ کلمات یاد کرلئے فہذا من برکتہا یہ اولیاء مین صاحب مصر کہلاتے تہے انہون نے حج پا پیادہ برہنہ کیا سلطان قائیتبائی اپنا رخسار انکے پاؤن پر ملتے **حکایت** انکی شان تطور تہی دو شخصون نے حلف کیا کہ شیخ شام سے صبح تک اونکے پاس تہے ایک ہی شب مین شیخ الاسلام جلال الدین سیوطی رح نے فتوی عدم وقوع طلاق کا دیا شعرانی کہتے ہین ایکبار مین پاس انکے گیا مین جوان بے زن تہا مجہسے کہا بیاہ کر اللہ پر بہروسا کر دختر شیخ محمد بن عنان سے وہ ایک صبیہ بالغہ ہے مینے کہا میرے پاس کوئی شئے دنیا کی نہین ہے کہا ہان کہہ کہ میرے پاس اشرفی ہے دو تین چار پانچ اتنی ہی اشرفی نہ میرے پاس ایک شخص کی تہین جو نواحی منزل مین تہا اور مین اوسکو بہول گیا تہا شیخ نے گن کر بتا دین اتنے مین اذان ظہر کی ہوئی شیخ ایک ملاہ مین متغطی ہوکر ایک ساعت تک غائب ہوگئے پہر حرکت کی اور کہا لوگ معذور ہین کہتے ہین عبدالقادر نماز نہین پڑہتا واللہ جبسے مجکو جذب ہوا ہے مینے کوئی نماز ترک نہین کی لیکن میرے بہت سے مکان ہین جہان مین نماز پڑہا کرتا ہون مینے اس بات کا ذکر شیخ محمد بن عنان سے کیا کہا سچ ہے اونکے اماکن ہین جہان وہ نماز پڑہتے ہین وہ جامع ابیض رملہ مین نماز ادا کرتے ہین **ف** ایکبار فرمایا جو کوئی یہ بات کہتا ہے کہ سعادت سوا اللہ کے کسی اور کے ہاتہہ مین ہے وہ جہوٹا ہے ٭

این سعادت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خدای بخشندہ

مین دنیا مین بڑی مشقت مین گرفتار تہا ضرب المثل تہا مجکو جذب الٰہی حاصل ہوا مین دو دو تین تین دن تک غائب رہنے لگا پہر جب افاقہ ہوتا لوگون کو اپنے گرد پاتا وہ میرے حال سے تعجب کرتے پہر دس دن ایک ماہ تک غائب رہتا نہ کہاتا نہ پیتا مینے کہا اللہم ان کان ھذا ولی منک فاقطع علائقی من الدنیا سو میرا لا دو بیوی بہائیم سب مرگئے سوا اہل شہر کے کوئی باقی نہ رہا اوس وقت سے ابتک مین سیاحت کرتا ہون بہلا یہ بات کسی بندہ کی قدرت مین ہے **ف** یہ اکثر نزدیک کسی شخص نصرانی کے یا بہر پر جا کر سوتے لوگ ملامت کرتے یہ کہتے وہ مسلمان ہے

پھر انکی برکت سے وہ مسلمان ہوجاتا قریب وفات کے بہت گریہ وزاری کی بنا ہے کہا جلد باوقت قریب ہے چنانچہ قبہ بنشین ایک سال باقی رہگیا تہا کا انتقال ہوگیا وصیت کر گئے کہ میرے قبہ میں اور کوئی دفن نہو ۵

جائے مختصر خواہم کہ انجا		ہمین جا سے لبس وجائی تو باشد	

اور کہا کہ گرو میری گور کے ایک حظیرہ پتہر کا بنا اور کسی کو گنجایش دفن کی ہمراہ میرے نہو مین کہتا ہون کہ قبہ وحظیرہ بنانا خلاف سنت صحیحہ ہے اس فعل پر وعید شدید آئی ہے خدا جانے نیت انکی کیا ہوگی معہذا ایسے افعال مشائخ کے لائق حجت نہین ہوسکتے مین حجت عباد پر حکم سنت وکتاب کا ہے لپس لپس شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے فرمایا ہے نسبت حضرت غنیمت کبری ست ورسوم ایشان ہیچ نمی ارزد انتہی انکا انتقال ۵۴۰ھ کے بعد ہوا اکثر الامرا رغیب بک وجمیع امرا اسنے انہر شو نہم لمسبی رح +

شیخ حسن عراقی شعرانی کہتے ہین مین انکے پاس گیا مجہسے کہا مین حکایت اپنے حال بدایت کی اسوقت تک تجہسے کہتا ہون گویا تو مجہسے میرا رفیق طریق تہا پہر کہا مین دمشق مین ایک جوان صانع تہا دن جمعہ کے لہو ولعب وخمر پر ہم سب جمع ہوتے اللہ کی طرفسے مجکو تنبیہ آئی کہ الہذا خلقت مین وہان سے بہاگا لوگ میرے پیچہے لگے مین جامع ابن امیہ مین جا گہسا وہان ایک شخص کو کرسی پر بیٹہے ہوئے دیکہا کہ وہ شان مہدی علیہ السلام مین تکلم کر رہا ہے مجکو شوق ملاقات مہدی کا ہوا پہر سجدہ نماز مین اللہ سے سوال لقاء مہدی کا کرتا تہا ایک دن بعد نماز مغرب کے نماز سنت پڑہ رہا تہا کہ ایک شخص نے میرے پیچہے آکر میرے دوش پر ہاتہ رکہدیا اور مجہسے کہا اے تیری دعا قبول ہوگئی مین مہدی ہون مینے کہا تم میرے ساتہ میرے گہر تک چلو گے کہا ہان مین اونکو اپنے گہر لیگیا اونہون نے کہا مجکو علیحدہ جگہہ واسطے ٹہرنے کے دے مینے ایک مکان خالی کردیا وہ سات رات دن میرے پاس رہے مجکو ذکر سکہایا اور کہا مین تجکو اپنا وظیفہ بتاتا ہون تو اسکو ہمیشہ کیا کر ایک دن روزہ رکہہ ایک دن افطار کر اور ہر رات پانسو رکعت پڑہا کر مینے کہا بہتر مین ہر رات اونکے پیچہے پانسو رکعت پڑہا کرتا مین ایک جوان امرد خوش صورت تہا وہ کہتے تو میری پشت بیٹہا کر چنانچہ مینے ایسا ہی کیا اونکا عمامہ مثل عمائم عجم کے تہا ایک جبہ صوف شتر کا پہنے ہوئے رہتے ساتوین دن وہ رخصت ہوئے اور مجہسے کہا یا حسن ما وقع لی قط مع احد ما وقع معک فدم علی وِردک حتی تعجز فانک ستعمر عمرا طویلا انتہی کلام المہدی یہ فرماکر کہا اب میری عمر ایکسو بتائیس برس کی ہے جب مہدی چلے گئے مین سیاحت کو نکلا ہند سند چین بلاد عجم و روم و مغرب مین پہر کر بعد سیاحت پنجاہ سال اب مصر مین آیا ہون پہر وقائع قیام مصر کا ذکر کیا الی آخر ما قال مین کہتا ہون کہ مراد ان مہدی سے اگر مہدی آخر الزمان ہین تو شعرانی رح کو اسجگہ تاویل کرنا اس ملاقات کا ضرور تہا کیونکہ ہنوز مہدی موعود عالم وجود مین اس جہان مشہود کے اندر نہین آئے ہین لپس ملاقات یعنے چہ اور اگر مراد کوئی اور مہدی لغوی ہین تو خدا جانے کہ کون شخص ہین یا یہ ملاقات عالم ارواح مین ہوئی ہو

جسکو قالب اشباح مین بیان کیا گیا ہے واللہ اعلم بہر حال انکا انتقال سنہ ۹۳۰ھ کے بعد ہوا انکو اگر کوئی شخص کپڑا لاکر دیتا یہ
اسکو چھری سے چندی چندی کر کے سوراخ کے آگے سے پہنتے اور کہتے ان نفسی تمیل الی الاشیاء الجدیدۃ ساہم +

۱۷۵
شیخ ابراہیم بن عصیفیر رح یہ کثیر الکشف تھے انکے وقائع مشہور ہین جنگل مین رہتے گرگ و کفتار پر سوار
ہو کر شہر مین آتے پانی پر بغیر کشتی کے چلے جاتے انکا پیشاب مثل دودھ کے سفید ہوتا حال غالب رہتا سر برہنہ رہتے کبھی
آبیٹہتی تو آدمی جسے جہگڑنے لگتے قول موذن اللہ اکبر سنکر مشوش ہو جاتے پتھر مارنے لگتے کہتے علیک یا کلب
عن کفرنا یا مسلمین حتی تکبروا علینا انکے کسی کشف مین کبہی نقصان نہ پایا کہتے جاء کم عثمان جاء کم عثمان
لوگ ہنستے یہانتک کہ جنگ عثمانی ہوئی یہ کثیر الشطح تھے اکثر کنیسہ مین سوتے اور کہتے کہ نصاری کنیسہ مین فعال نہین
جولتے ہین بخلاف مسلمین کے اپنے خادم سے کہتے اوصیک ان لا تفعل الخیر فی ہذا الزمان فینقلب علیک
بالشر وجرب انت **حکایت** انکے سامنے جب کوئی جنازہ نکلتا اور اہل جنازہ روتے تو یہ آگے آگے اوس
جنازہ کے چلتے اور کہتے نزلا بیہ ہریسہ نزلا بیہ ہریسہ انکا حال عجیب ہین شعرانی کہتے ہین یہ مجکو دوست
رکہتے تہے مین انکی برکت مین انکے زیر نظر تہا یہانتک کہ سنہ ۹۴۲ھ مین انتقال کیا رح +

۱۷۶
شیخ شہاب طویل شبلی رح شعرانی کہتے ہین مینے انکو اوائل جذب مین دیکہا تہا سر پر چوز لٹکائے پہرتے انکو گھروالے
کہتے تہے یہ جن ہے مین انکو دوست رکہتا تہا وہ مجکو دوست رکہتے تہے پہلی ملاقات میری جب انسے ہوئی مین جوان امرد
تہا مجسے کہا اہلا یا ابن الشونی الیش حال ابوک مین شونی کو بالکل نہ جانتا تہا دس برس کے بعد شونی سے ملا یہ خبر
اونکو دی کہا صدق انت ولدی وانشاء اللہ یحصل لک علی یدیہ خیر یہ میرے پاس آتے مین مدرسہ
ام خوند مین ہوتا مجسے کہتے میرے لئے انڈے تل دے مین انڈے طیار کرتا پہلے انڈے کہاتے پہر روٹی علیحدہ کہاتے
جب ہوش مین ہوتے بہت کلام شیرین ادب آموز کرتے حمام کو بہت پسند کرتے تہے ہمیشہ اوسمین داخل ہوتے
یہانتک کہ حمام ہی مین مرے انکا خادم نماز مین ہوتا اوسکو پکارتے وہ اگر جواب نہ دیتا اوسکے پاس جاکر تہپڑ مارتے
اور بکلاتے اور کہتے کم اقول لک لا تعد تصلی ہذہ الصلاۃ المشومۃ کسی کی مجال نہو تا کہ بند انکے
ہاتہ سے چہڑاتا آدمی کے منہ پر مار بیٹہتے **حکایت** ایکبار ایک انسان کو جامع غمری مین دیکہا وہ جنب تہا منہ پر اوسکے ایک
طمانچہ مارا اور کہا جا غسل کر **حکایت** ایک شخص نے اپنے غلام سے فعل فاحشہ کیا تہا وہ انکے پاس آیا دعا طلب کی ایک لکڑی اوٹہا کر سو بار ماری
اور کہا کلب تفعل فی العبد الفاحشۃ وہ شخص سوٹ ہو گیا انکا انتقال بعد ۹۴۰ھ کے ہوا رح +

۱۷۷
شیخ عبد الرحمن مجذوب رح یہ اکابر اولیا مین سے تہے علی خواص رح فرماتے تہے مینے کسی صاحب حال کو نہین دیکہا
کہ وہ مصر مین آیا ہو مگر اوسکا حال کم ہو گیا لکن ایک انکو یہ مقطوع الذکر تہے اوائل جذب مین خود ہی اپنے ذکر کو کاٹ
ڈالا تہا گرما سرما مین ریت پر بیٹہے رہتے جب بہوکے پیاسے ہوتے تہے کہتے اطعموہ اسقوہ تین ماہ بات کرتے

تین ماہ خاموش رہتے سریانی مین کلام کرتے شعرانی کہتے ہین مجکو سلام کہلا بہیجتے اپنے خادم سے ہر ایک رات کا واقعہ
میرا کہدیتے مین انکی قوت اطلاع سے سخت متعجب تہا ایکبار مجہپر ایک وارد آیا ایک آگ سی بہڑکی مینے اپنے کپڑے
اتار ڈالے کوچہ بازار شیر فروشون مین قبیل عشا کی گیا انہون نے اپنے خادم سے کہا کہ یہ چادر لیجا اور عبد الوہاب
کا ستر چہپا یہ ساری اقطار ارض کے احوال و اقوات کی خبر دیتے تہے ۹۴۴ھ مین انتقال کیا رح +

شیخ محمد ریہ بجال عرمان رح صاحب کشف نام تہے شعرانی کہتے ہین مینے انکو ایکبار بہت دور سے دیکہا مجہسے میرے رفیق
نے کہا هل بمیّت باحد اذا ضربه جب ہم پاس انکے پہنچے میرے رفیق سے کہا اتضربنی علی ایش یہ با ورچی کی
دوکان مین جاکر سو رہا کرتے شیخ شہاب الدین رملی شافعی کہتے تہے اصل مین جو کچہ علم و فتوی مجکو حاصل ہوا وہ برکت
سے انہین کی ملی ۹۲۲ھ مین مقتول ہوگئے لشکر ابن عثمان جب مصر مین آیا تو اوسنے انکو قتل کرڈالا جسدن قتل ہونے
کو تہے اوسدن مجکو خبر دی کہ آج میری گردن ماری جائیگی اور کہنے لگے ایش عمل الرویجل تقطعوا رقبته
پہر شباک شیخ محمد بن عنان پر کہڑے ہوکر یہی کلمہ کہا انتہی مین کہتا ہون وہ جو یہ پوچہتے تہے کہ مینے کیا کیا ہے جو
میری گردن کاٹتے ہین اسکا جواب یہ ہے کہ تمنے یہ کیا کہ تم محبوب رب ٹہیرے اسلئے سب لوگ تمہارے دشمن ہوگئے

بجرم عشق توام میکشند و غوغا ایست	۵	تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشا ایست

شیخ حبیب مجذوب رح شیخ علی خواص فرماتے تہے حبیب حیة نقطاء خلقه الله اذی صرفا یعنی یہ ایک
سانپ نقطہ دار ہے اللہ نے اسکو نرا ایذا پیدا کیا ہے یہ جب انکو دیکہتے کہتے تو الا هم اکفنا الیهود لوگ انکے منکر تہے
لڑکے انسے مزاح کرتے یہ اونکو ہلاک کرڈالتے انکی کرامت نہ تہی مگر ایذای مردم مین اسلئے ہم اونکی حکایات نہین
لکہتے شعرانی کہتے ہین جب کبہی میرا گزر انپر ہوا اور نظر پڑی تو قبض عظیم ہوگیا اوسدن سارے دن مکدر رہا جب
یہ مرگئے علی خواص رح نے کہا الحمد لله علی ذالک رح +

شیخ فرج مجذوب رح صاحب کرامات ظاہرہ تہے شعرانی کہتے ہین وقع لی معہ کرامات یہ لوگون سے پیسے مانگتے
جب جمع ہوجاتے تو سقاؤن و ارامل کو بانٹ دیتے اور اکثر زیر دیوار دفن کردیتے لوگ آکر نکال لیجاتے شیخ الاسلام
زکریا انصاری کہتے ہین ہم ایک دن مین حمام کو جاتا تہا انہون نے مجکو دیکہا کہا نصف لاؤ مینے دیدیا کہا اور لاؤ ہم
دیتے گیا تک کہ ۳۹ نصف لئے کہا اور دو مینے کہا اب ایک نصف حمام کے لئے ہے کہا کتبت الک وصولا علی
شموال الیهودی جب مین حمام سے باہر آیا یہودی نے آکر مجہے ۳۹ دینار دیئے اور کہا کہ تمہارے باپ نے
مجہے چالیس دینار قرض دئے تہے سوا خدا کے کسی کو معلوم نہین ہے لکن مجہے زیادہ ۳۹ سے قدرت نہوئی
تم یہ لے لو انکے وقائع بہت ہین آخر عمر مین مارستان مین جا رہے وہین مرے پاس شیخ بہار الدین مجذوب کے
دفن ہوئے +

شیخ ابراہیم مجذوب ہیں انکو جو پیسا ملتا وہ طبلین کو دیکر کہتے طبلوالی زمر والی یعنی مجکو طبلہ باجا بجاکر سنا و ہمیشہ کہا کرتے یا ابراھیم سر دم المنوبۃ علی خواص کہتے ہین یہ اصحاب نوبہ سے تھے علی خواص ہیں کو جب کوئی ضرورت ہوتی انکو کہلا بہیجتے وہ کام ہوجاتا جو قمیص پہنتے اوسکو پہاڑکر گلے مین ڈالتے کبہی اوسکو اتنا تنگ کرتے کہ گلا گھٹنے لگتا اوس وقت لوگون کو شدت عظیمہ پہنچتی اور اگر کشادہ رکہتے لوگون کو کشادگی حال کی ہوتی شعرانی کہتے ہین مین انکے پاس سات برس رہا مجہے جب دیکہتے مسکراتے انکو لوگ ابراہیم نوبہ کہتے تھے ہیں +

شیخ احمد مجذوب مشہور بحب رمانی ہیں یہ سوا حریر کے کچہ نہ پہنتے دوکان پر کہڑے ہوکر چلاتے کہتے یا مالی وحال السلطان عند صاحب ھذا الدکان آخر جو مانگتے وہ اوس سے لے مرتے پہر اوس مال کو نیچے ایک دیوار کے دفن کر دیتے انکے کرامات بہت ہین سنہ ۹۰۰ کے بعد مرے ہیں +

شیخ ابراہیم عریان ہیں یہ جب کسی شہر مین داخل ہوتے تو سارے صغار کبار کو اونکا نام لیکر سلام کرتے گویا اونمین مین پرورش پائی جمعہ منبر پر چڑہ جاتے برہنہ خطبہ پڑہتے کہتے السلطان ودمیاط باب اللوق بین القصرین وجامع طیلون الحمد للہ رب العالمین لوگون کو ایک انبساط عظیم حاصل ہوتا جب کبہی ہوشیار رہتے بہت کلام شیرین کرتے آدمی کا جی نچاہتا کہ اونکو چہوڑکر جائے شعرانی کہتے ہین مجہپر بار ہا اوپہ مین گذرگیا مجہپر اور میرے ماں باپ پر نام لیکر سلام کیا پہر ایک آدمی کو جو اونکے پہلو مین تہا کہا ایش اسم ھذا سامنے اکابر کے کوزہ مارتے اور کہتے ھذہ ضرطۃ فلان پہر اسپر حلف کرتے وہ کبیر خجل ہوجاتا +

شیخ محیسن برتیسی صاحب کشف تام تہے اپنے پاس ایک بکری ایک مرغی باندہتے ہمیشہ انکے نزدیک گرمی جاڑے مین آگ جلتی رہتی شیخ علی خواص کو جبکہ نزول بلا مین اہل مصر پر کچہ شک ہوتا کہتے جاکر دیکہو آگ شیخ محیسن کی جلتی ہے یا بجہ گئی اگر بجہی ہوتی تو مصر کو رخا و نعمت حاصل ہوتی لوگ نہایت راحت مین ہوجاتے ایکبار شیخ محیسن نے آگ بجہائی شیخ نے کہا اللہ کا بہتر ہو بعد لوگ شدت عظیم مین پڑ گئے اور اونکو نہایت ضیق حاصل ہوا شعرانی کہتے ہین یہ مجکو دوست رکہتے تہے اور جو میرے گہر مین واقعہ ہوتا ایک ایک بات کی مجکو خبر دیتے جس کسی لڑکے کا باپ چاہتا کہ اوسکو پڑہ دے اوسکو کہتے کہ اسکو زاویہ سیدی ابو سعود مین بہیجدے چنانچہ بہت سے اطفال میرے پاس بہجوادئے اونکو خیر حاصل ہوئی سنہ ۹۰۰ کے بعد انکا انتقال ہوا قریب امام شافعی کے مدفون ہوئے ہیں +

شیخ ابو الخیر کلیباتی ہیں یہ اولیاء معتقدین مین سے تہے انکے مکاشفات عظیمہ تہے ساتہ اہل مصر کے جو کتے انکے ساتہ رہتے تہے وہ جن تہے انکے حکم سے سارے کام کرتے صاحب حاجت کو کہدیتے کہ یہ تیرے ساتہ جاتا ہے تواسکے لئے ایک طل گوشت خریدکر دینا اکثر اوقات اپنا منہ وضو کی مٹہری مین ڈالے رہتے جامع مین مع کتون کے چلے آتے بعض فقہا نے اس بات پر انکار کیا کہا ہو کلام لا یحکمون بالملائکۃ و لا یشہدون نہ دار اوس قاضی پر تہمت ورگی لگی اور ایک بیل پر سوار کرکے

ہوگیا مرتے دم تک معتوب رہا ایک پستہ قد آدمی تھے ہاتھ مین عصا رکھتے اوسمین حلق وشتما شیخ تھے شنکر اکر ہتے شعرانی کہتے ہین مجھے دعا دی کہ اللہ مجھے بلوے پر صبر دے چنانچہ اس دعا کی برکت سے صبر حاصل ہوا سنہ ۹۱۰ھ مین مرے مین مکھہ اکثر اوقات بیٹھتے تھے وہین دفن ہوئے رح +

(۳۷) شیخ عمر بجاوی مغربی رح مصر مین بایام سلطان غوری کے آئے صاحب قبول تام تھے وقائع آئندہ کی ولاۃ کو خبر دیتے وہ خطا نکرتی انکا چہرہ مانند قندیل کے منور تھا لنبے دراز قد آدمی تھے سر پر کبھی نہ باندھتے ملا یا وڑے رہتے شیخ محمد بن عنان سے سخت محبت رکھتے تھے سنہ ۹۲۰ھ مین مرے ایک خلق نے انپر نماز پڑھی شعرانی کہتے ہین حصل لی منہ دعوات مبارکات وجدت اثرہا رح +

(۳۸) شیخ مسعود مجذوب رح صاحب کشف تام تھے انکا کتا برابر ایک گدھے کے تھا ہمیشہ اوسکا بوڑا اپنے دوش پر رکھتے شعرانی کہتے ہین بارہا مجھے سلام کہلا بھیجا مین بہی بارہا انکے پاس گیا انکے وقائع اہل محلہ مین مشہور ہین سنہ ۹۴۱ھ مین انتقال کیا رح +

(۳۹) شیخ سویدان رح شعرانی کہتے ہین ہم مدت تک انکے پاس رہے برہنہ سر دراز موی تھے فرزندان سلطان ہر سال ایک جمعہ فرا انکو سنواتے پرانا جوتہ نقبا ہوسلے لیتے انکے وقائع و کرامات بہت ہین انکے منہ مین رات دن قریب پچاس دانہ نخود کے ہمیشہ رہتے کہتے تھے انما حملات الناس انکی بات سوا فقرا صادقین کے کوئی نہ سمجھتا سارے کلمات اشارات تھی سنہ ۹۱۹ھ مین انتقال کیا رح +

(۴۰) شیخ برکات خیاط رح ملامتیہ سے تھے شاش مخطط مثل جادر نصاری کے پہنتے مغربیات شمہ فروخت کرتے انکی دوکان بہت بدبودار و نجس رہتی تھی جس کتے وغیرہ کو مردہ پاتے لاکر دوکان مین رکھتے کوئی شخص انکے پاس بیٹھ نسکتا **حکایت** انکو کوئی شخص گوشت بکری کا بھیجتا اور انکا جی کبوتر کے گوشت کو چاہتا وہ فی الفور لحم حمام ہو جاتا **حکایت**

ایک تاجر مغربی بغلہ پر سوار جاتا تھا اوسکو پکڑ لیا اور کہا اسنے میرے گھر مین چوری کی ہے اوسکو سامنے وال کے لیگئے والی نے اوسکو مارا جب مار چکا شیخ نے تاجر کا منہ دیکھکر کہا مجھے غلطی ہوئی اسنے میری چوری نہین کی ہے والی نے ایک عصا شیخ کو مار دیا یہ باہر نکل کر اوسکے چوکسٹ پر لیٹ گئے کہا واللہ یا زربون ما افارق ہذہ العتبۃ حتی اعزلک پہر کہڑے ہوگئے اتنے مین قاصد سلطان کا حکم اوسکے عزل کا لیکر آیا انکا انتقال سنہ ۹۲۳ھ مین ہوا رح +

(۴۱) شیخ علی شونوزی رح ظریف لطیف تھے انپر استغراق غالب رہتا اکثر اوقات مصر و بولاق و قرافہ مین پا پیادہ پہرتے اچھا لباس پہنتے جیسے قضاۃ پہنتے ہین توحید مین انکے موشحات نفیسہ ہین شعرانی کہتے ہین مین قریب دس سال کے انکے پاس رہا مجھسے کہا انا کیلانی زمانی یعنی مین اپنے زمانہ کا شیخ جیلانی ہون اسکو باب تحدث بالنعم سے خیال کرتے تھے سنہ ۹۳۰ھ کے بعد مرے رح +

(۴۲) شیخ احمد زواوی رح یہ قدم عظیم پر تھے انکا ورد رات دن مین بیس ہزار تسبیح اور چالیس ہزار درود تھا جب غوری نے واسطے قتال ابن عثمان کے سفر کیا انہون نے قاہرہ مین آکر کہا مین اسلئے آیا ہون کہ ابن عثمان کو دخول مصر سے پہیر دون

پھر مرض اسہال ہوا انکو وہان سے لیچلے راہ مین انتقال ہو گیا انکے بہت کرامات ہین شعرانی کہتے ہین دعا لی بدعوات ارشدنی الی ورد الصلوۃ علی النبی صلعم ۹۳۲ھ مین وفات پائی ہے ۔

شیخ احمد بہلول شعرانی کہتے ہین اول امر مین انہین نے مجھے اشارہ ازدواج کا کیا تھا مجھسے کہا مینے تیرا بیاہ زینب بنت شیخ تلیل قصبی سے کر دیا ہے اور تیری طرف کا مہر تیس دینار لے لیا اور تجھکو گھر دیا تین سالیان تیری خدمت کرینگی مین سنکر الگ ہو گیا پھر والد صبیہ نے آکر خود مجھکو پیغام دیا اوسکا نام وہی زینب نکلا اوسکی تین بہنین تھین گھر کو اوسکے نام پر مقفل پایا یہ فرماتے تھے مجھکو شرک ہے دفن کرنا جامع باب قرافہ سے اور میری قبر پر کوئی شاہد نہ بنانا یعنی گنبد وغیرہ بہائم و بغال کو میرے اوپر چلنے پھرنے دینا خبردار جو میری قبر پر کبھی تابوت بنایا بلکہ ہر کسیکو میری قبر پامال کرنے دو لوگون نے کہا چاہتے تمہاری قبر جامع بلبیغہ مین بنائی ہے کہا اگر مجھے لیجا سکو تو لیجاؤ کتنا ہی چاہا کہ نعش کو حرکت دین عاجز رہے جب بجای وصیت لیجانا چاہا ہلکی ہو گئی ۹۴۵ھ مین انتقال کیا ہے ۔

شیخ امین الدین امام جامع غمری ہے راسخین فی العلم مین سے تھے ریاست سند عالی کتب ستہ انہین کی طرف منتہی ہوتی تھی قرأت سبعہ پڑہتے انکی آواز محراب مین بےمثل تھی گھر سے آکر وضو کرکے نماز تہجد پڑہکے ستر حزب قرآن سرا پڑہتے جب اذان صبح ہوتی جہرا پڑہنے لگتے قریب ہوتا کہ دل اپنی جگہ سے سرک جائین ایکبار ایک نصرانی ملازم کچہری کا گذر انکی طرف سے ہوا اوسکا دل رقیق ہو گیا آکر انکے ہاتہ پر اسلام لایا انکے پیچھے نماز پڑہا کرتا یہانتک کہ مرگیا لوگ بسکہ بڑی دور سے چلکر انکے پیچھے نماز پڑہنے کو بسبب انکی خوش آوازی و کثرت خشوع و بکا کے آتے یہانتک کہ اکثر لوگ رونے لگتے شیخ ابو العباس غمری کہتے تھے جامع ایک جثہ ہے یہ اوسکی روح ہین مصداق اسکا یہ تھا کہ لوگ جامع مین سے جمع کو تنہا چلے جاتے سوا انکے کوئی وہان باقی نرہتا ایسا معلوم ہوتا کہ وہان سے کوئی نہین گیا ہے اور جب یہ سفر کر جاتے تو ایسا ثابت ہوتا کہ گویا کوئی وہان نہین ہے **حکایت** شعرانی کہتے ہین مین انکے ہمراہ مقابلہ شرح بخاری کا کرتا تھا باب جزاء صید کا تھا انہون نے ذکر جزاء قتیل کا کیا مینے کہا قتیل کیا ہوتا ہے کہا ابھی اوسکو دیکھ لیگا اتنے مین محراب سے قتیل نکلکر پاس میرے دوش کے کھڑا ہو گیا مینے اوسکو دیکھا بکری سے بڑا گدہے سے چھوٹا تھا اوسکے داڑھی بھی تھی مگر خرد مجھسے کہا دیکھ لے یہ ہے پھر وہ دیوار مین گھس گیا مینے اوٹھکر پاؤن چومے مجھسے کہا اسکو مخفی رکھیو جب تک کہ مین زندہ رہون **حکایت** بعد دو برس کے انتقال سے مینے انکو دیکھا مجھسے ایک حدیث کی روایت کی سند سے اپنی متن عربی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من ادمن النوم بعد صلوۃ الصبح ابتلاہ اللہ تعالی بوجع الجنب وفی روایۃ ابتلاہ اللہ فی جنبہ بالبعج ۷۰ برس امام رہے کسی وقت بے وضو نہوتے لباس زرد و سیاہ جبہ پہنتے رومی کا عمامہ باندہتے ارامل و مساکین و عیال کی خبرگیری کرتے اونکے حوائج کے لئے تعصب کرتے زکوات جمع کرکے اونپر بانٹتے خود کچہ نہ لیتے اور مخفی دیتے یہ حال بعد موت کے

معلوم ہوا سنہ ۹۳۹ میں انتقال کیا ہے ◆

شیخ ابو الحسن غمری رح یہ صغار وعلما سے ایک جانب عظیم پر تھے فرزند ہین شیخ ابو العباس غمری کے شیخ محمد بن عنان کہتے
تھے فرعان فانا اهلهما فی الکرم والحیاء ابو الحسن وعبد الحلیم بن مصلح یہ اپنے گھر مین ہمراہ خادم کے کام
کاج کرتے تین دہوتے چونا پوتے آٹا گوندہتے جہاڑو دیتے اور کسی شخص کے پاس نہ بیٹھتے مگر وقت نماز یا ذکر یا تلاوت
قرآن یا مصالح ضروری کے سفر مین سوار ہوکر نہ نکلتے شرماتے اور کہتے لا استطیع ان ارکب فوق رؤس الناس
ابدا کسی ولیمہ مین جاتے تو مارے شرم کے پسینا پسینا ہوجاتے مرکب مین سفر کرتے تو شرم سے کھانا نہ کہاتے کہتے
کوئی مجھے پیشاب کرتے نہ دیکھے اگرچہ دور ہی سے کیون نہو کسیکے سامنے نہ سوتے نہ رات کو نہ دن کو کہتے مجھے ڈر لگتا ہے
کہ سونے مین ریح نکلے شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین تیس برس رہا مرنے تک ایک دن بہی مجہپر خفا نہوئے جب
مین اونکے جامع سے چلا آیا تو میرے پاس آیا کرتے مین ندامت سے پانی پانی ہوجاتا فرماتے انا اشتاق الیک سنہ ۹۳۶
مین انتقال کیا ◆

شیخ عبید بلقینی رح شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین دس برس رہا یہ اصحاب احوال وکشف سے تھے جب کسی شئے
کی خبر دیتے مثل فلق صبح کے وہ ظاہر ہوتے سلطان قایتبائی وسلطان قانصوہ غوری انکی زیارت کو آتے یہ جب
کلام عمر بن فارض رح کا سنتے مثل جمل ہائج یعنی شتر مست کے کھڑے ہوجاتے کسی کو طاقت نہ تہی کہ بٹھالے
جب تک یہ خود ہی نہ بیٹہین صاحب مقام جمال تھے لباس نفیس پہنتے طعام لذیذ کہاتے انکے سامنے دنیا کی کچہہ قدر
نہ تہی بے تکلف اپنا لباس قیمتی سائل کو دیدیتے اول عمر مین انکو جذب ہوگیا تہا پندرہ برس تک چمڑا پہنے رہے
ننگے سر وبدن پہرے یہانتک کہ ٹوپی کے نیچے سے کیڑے جہڑتے تھے عمر بہت ہوئی سنہ ۹۳۰ کے بعد انتقال کیا ہے ◆

شیخ یوسف حریثی یہ اتباع سنت مین قدم عظیم پر تھے قائم اللیل تالی قرآن رہتے مائل باخفاء عبادت تھے کہتے
تھے جب سے مینے نکاح کیا ہے ہر رات مدت دس سال تک کنار زوجہ مین ختم قرآن کیا مجھے گمان ہے کہ ایک رات
بہی اوسکو یہ حال نہ معلوم ہوا شعرانی کہتے ہین جس رات وفات کرینگے مجہسے کہا مین دنیا سے باہر جاتا ہون مجھے وضو
کرنا نہ آیا مینے کہا کیا وجہ ہے کہا مینے بہت سے علماء وحفاظ سے پوچھا کہ کیفیت تخلیل لحیہ کی وضو مین کیا ہے کسی
ایک نے نہ بتایا کہ حضرت اسطرح پر خلال لحیۃ کرتے تھے اپنے فرزند ابو العباس سے کہتے یا ولدی الیس بلاء ابهذا
الطریق اور ہمیشہ ہانپتے نفس تھے سنہ ۹۴۱ مین مرے رح ◆

شیخ عبد الرزاق ترابی رح یہ قدم عظیم پر تھے عبادت تقشف سے تھے لوگ انسے اعتقاد رکھتے تھے علم طریق مین انکے
رسائل ہین احوال قوم مین صاحب نظم سائق ہین **حکایت** ایکبار واسطے سفارش کے پاس نائب مصر کے
گئے وہ اونسے خلطت کی انہون نے قسم کہائی کہ مین جامع قلعہ سے نجاؤنگا جب تک کہ خیر بک سر نجہکائے گا وہ

تیسرے دن مر گیا تب وہان سے باہر آئے سنہ ۹۲۰ کے بعد انتقال کیا ۔

شیخ مخلص رح یہ فقراء صادقین مین سے تھے شیخ محمد شناوی انکی تعظیم کرتے شعرانی کہتے ہین مین بارہا ان سے ملا وحصل لی منہ نفحات وجدت برکتھا یہ طریقہ فقراء اول پر تھے کثرت صوم و تلاوت قرآن و اعراض عن الدنیا واہل الدنیا سے سنہ ۹۴۰ مین وفات ہوئی رح ۔

شیخ صدر الدین بکری صاحب سمت حسن قلیل الکلام تھے گویا بولتے ہی نہ تھے بات کرتے تو سمجھ بوجھ کر کرتے شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین دس برس رہا وحصل لی منہ نفحۃ وجدت برکتھا یہ جب حج کو گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو جواب سلام کا سنا سنہ ۹۱۰ مین انتقال کیا ۔

شیخ دمرداش محمدی رح یہ شہر تبریز عجم کے تھے قدم قدم سلف صالح تھے اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کھاتے جو زیادہ ہوتا صدقہ کرتے پانچ برس تک یہ میان بی بی ایک جھونپڑے مین رہتے اپنے ہاتھ سے متصل زاویہ کے درخت لگاتے شعرانی کہتے ہین مجھسے کہا مینے ان درختون کا ایک پھل بھی آجتک نہین کھایا اسلیئے کہ یہ درخت واسطے فقراء و مساکین و ابناء سبیل و سائلین کے لگائے ہین مین کئی شب انکے پاس رہا انکو سوتے نہ دیکھا مگر بہت کم وضو کرکے نماز پڑھ کے تلاوت قرآن کیا کرتے کبھی پورا ختم کرتے مصر مین انکے پھل سے شیرین تر پھل نہین ہے اوس باغچہ کو تین ثلث پر وقف کیا تھا ایک مصالح زاویہ پر دوسری ذریت پر تیسرے فقراء سکنہ زاویہ پر اور مقرر کیا تھا کہ وہ سب فقراء نوبت بنوبت ہر دن ایک ختم قرآن کا کیا کرین اور مصحالف شیخ محی الدین عربی مین یہ کرین انکے سارے کام عمدہ تھے سنہ ۹۲۹ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی ۔

شیخ ابراہیم رح انکے مجاہدات فوق الحد تھے شعرانی کہتے ہین مینے بارہا انسے ملاقات کی یہ قدم عظیم پر تھے مگر الکن اغلب اللسان تھے اپنا مقصود اچھی طرح بیان نکرسکتے معہذا اللہ نے انکو قبول تام دیا تھا زمانہ ابن عثمان مین سارا لشکر انکی طرف متوجہ تھا اسلیئے انکا نکالنا چاہا تھا انھون نے اپنا زاویہ بنایا اور جتنے انکے اصحاب تھے اونکی قبور بنائین طریقہ مشائخ عجم پر پھر وہین دفن ہوئے انکو مجاہدات بغیر تخلل راحت کے پسند آتے تھے کہتے تھے انتم مشائخ المخیر سنہ ۹۴۰ مین انتقال کیا ۔

شیخ مرشد رح قادری الخرقہ تھے طے ایام ولیالی کرتے چالیس برس تک ہر روز ایک ہی منقی پر اکتفا کیا یہانتک کہ پیٹ پیٹھ سے لگ گیا شعرانی کہتے ہین مینے بارہا انسے ملاقات کی مجکو اپنے حال کی ابتدا سے اسوقت تک کی خبر دی اور چند امور باطن پر مجکو آگاہ کیا جنمین مجھسے اخلال ہوتا تھا مجکو انسے بہت مدد ملی آخر عمر مین ایک جماعت فقراء سودان کے بہت معتقد انکے ہو گئے سنہ ۹۴۰ کے بعد مرے رح انکی عمر قریب سو برس کے ہوئی ۔

شیخ ناصر الدین ابو العمائم زفتاوی رح یہ ایک عبد صالح احمدی الخرقہ تھے بجاریہ مین ایک زاویہ مع بستان بنایا تھا

دیتے مجھے تین چادر بلکہ زیادہ کا عمامہ باندھتے انکی زبان ذکر و تلاوت قرآن سے جاری رہتی شعرانی کہتے ہین مین پانچ برس انکی صحبت مین رہا حصل لی منہ نفحات و دعالی بدعوات منھا قولہ اللھم اجعل اخی ھذا من الذین لا یرضون لسواک سنہ ۹۱۹ مین وفات پائی +

۵۵
شیخ شرف الدین صعیدی رح صاحب کشف با اجتہاد و قیام و صیام وطی تھے چالیس دن بلکہ زیادہ ایام تک مسلسل طی کرتے سلطان غوری نے انکو قید کر دیا اور امتحان لیا چالیس دن کے بعد دروازہ کھولا دیکھا کھڑے نماز پڑھتے ہین شعرانی کہتے ہین مین تین برس انکے پاس رہا +

۵۶
شیخ ابو القاسم مغربی فاسی رح شعرانی کہتے ہین ۹۴۳ مین بقصد حج وارد مصر ہوئے تا سفر حج مین انکی صحبت مین رہا جب حج سے پھر کر آئے پھر انکے ساتھ رہا یہانتک کہ سفر مغرب کا کیا فاس مین پہنچکر مجکو کتب آداب و ارشادات بھیجے صاحب خلق حسن و کرم و حلم تھے ہمیشہ متبسم و منشرح رہتے بالنسو مرید سفر حج مین انکے ہمراہ تھے انکی عادت طول عمر عبادتی مرتے دم تک رہی +

۵۷
سید علی بلبلی رح بلبل ایک قبیلہ ہے عرب مغرب کا یہ صاحب سمت حسن و خلق حسن تھے ہمیشہ سفر حجاز و قدس و یمن کا کرتے یہانتک کہ قدس مین مرے جب مصر مین آتے تو جامع ازہر مین ٹھیرتے شعرانی کہتے ہین مجھسے فرمایا جمیع ما یقدم الیک من الماکل مائدۃ اللہ تعالی فکل منھا بالتعظیم لمن بسط مدھا و میزان الشریعۃ بیدک من حیث الورع و لا تترکھا لقلک ہمارے شیخ محمد بن عنان انسے بہت محبت رکھتے تھے اسی طرح شیخ نور الدین شونی یہ قدم عظیم پر تھے زہد و ورع سے ایک دن شیخ محمد بن عنان انکے پاس گئے دیکھا بیمار ہین قریب تلف ہین اونکی جگہ خود لیٹ گئے وہ فی الحال اچھے ہوکر اوٹھ بیٹھے گویا کچھہ مرض ہی نہ تھا اور یہ قریب چالیس دن کے بیمار رہے رحمہ اللہ تعالی +

۵۸
شیخ ابراہیم ابو لطاف مجذوب رح یہ بڑے وسیع الخلق تھے کیا ذکر تھا کہ کوئی اونکو غصہ مین تو لاکے گھاونکے ساتھہ کچھہ ہی کر شعرانی کہتے ہین میرے پاس ایک ایک ماہ سے زیادہ رہتے مینے نہین دیکھا کہ شام سے صبح تک کبھی سوتے ہون ساری رات اللہ اللہ اللہ کیا کرتے ہرگز نہ تھکتے ننگے پاؤن سر برہنہ سرخ چادر اوڑھے ہاتھہ مین ایک لٹھہ لئے پھرتے کہتے زمانہ اسکا محتاج ہے **حکایت** ایام سلطان احمد مین کسی نے کہا کہ فلان شخص اکابر دولت سے میرے پاس ودیعت ہے یہ انسے مدد چاہی میرے سر کے پاس کھڑے ہوکر کہا تو مت ڈر کل تیرا کام وقت اذان ظہر کے ہو جائیگا دوسرا دن ہوا تو وقت اذان ظہر کے سلطان احمد خوف قتل سے بھاگ گیا مین ہمیشہ انکو سنتا تھا کہ کہا کرتے ہین سبحان من خلق الخلق احتیاطا علم خبر فقط رح +

۵۹
شیخ محمد بن زرعہ رح تین دن بولتے تین دن چپکے رہتے شعرانی کہتے ہین مینے بارہا انکی زیارت کی مجکو دعائین دین

منہا اللہ یجعلک من رؤس حزب محمد صلعم سنہ ۹۱۰ھ مین انتقال کیا +

۶۹ شیخ علی وحیش مجذوب رحمہ اللہ تعالی اعیان مجاذیب وارباب احوال سے تھے انکی کرامات وخوارق بہت ہین شعرانی کہتے ہین ایک دن مین پاس انکے گیا مجھسے کہا ودّ بنی للزلبانی مینے ایسا ہی کیا مجھے دعا دی اللہ یصبرک علی ما بین یدیک من البلوی جو کوئی شخص انکے محلہ کا انکے سامنے سے نکلتا اوس سے کہتے ٹھیر جا مین تیری شفاعت سامنے خدا کے کرلون قبل اسکے کہ تو جائے پھر اوسکے حق مین شفاعت کرتے اور بعض کو ایک ایک دو دو دن تک روک رکھتے ممکن نہ تھا کہ وہ اونکے پاس سے جاتا جب تک کہ اوسکے حق مین قبول ہونا شفاعت کا معلوم نکر لیتے **حکایت** کسی شیخ بلد وغیرہ کو دیکھتے تو اوسکو گدہے پر سے اوتار کر کہتے تو اسکا سر پکڑے رہ مین اس سے حرکت کرلون اگر وہ نہ مانتا تو وہ حمار زمین پر جم جاتا ایک قدم نہ چلتا اور اگر مان لیتا تو ایک خجالت عظیمہ حاصل ہوتی اور لوگ دیکھتے انکے احوال غریب تھے مینے ذکر سیدی محمد بن عنان سے کیا اونہون نے کہا ھؤلاء یخیلون للناس منہ الا الافعال ولیس لہا حقیقة سنہ ۹۱۰ھ مین وفات پائی +

۷۱ شیخ شریف مجذوب رح انکے کشف و مناقلات تھے واسطے لوگون کے جنپر وہ انکار کرتے تھے یہ رمضان مین کہاتے اور کہتے مین معتوق ہون مجکو میرے رب نے آزاد کردیا ہے جو کوئی انپر انکار کرتا اوسکو فی الحال ہلاک کردیتے **حکایت** شعرانی کہتے ہین ایک بار مجکو ایک روٹی بھیجی اور کہلا بھیجا کہ اسکو کہا لے اوسمین ۵ دن کی بیماری تھی مینے اوسکو نکمایا تو قاصد نے کہا لے وہ، ۵ دن تک بیمار رہا قاصد سے کہا تو سست پڑ مین اوسکو دوسری بار شکار کرونگا لکن یہ اونکے مقدر مین نہ تھا ظاہر مین حشیش کہاتے ایک دن اوس حشیش کو حلوے پایا اللہ نے انکو تمیز سعدا و اشقیاء کا بخشا تہا اصل مین یہ ایک شتربان تھے نزدیک بعض امراء کے پھر انکو جذب ہوگیا اصحاب نوبہ نے انکو خنجر سے زخمی کیا بعد ایک ماہ کے انتقال فرمایا رح +

۷۲ شیخ علی وہیری مجذوب رح یہ رات دن دوکان بتاع رقاق پر سامنے مارستان کے بیٹھے رہتے اقفا قابات کرتے سر برہنہ ایک چادر مین ملفوف رہتے جب وہ پھٹ جاتی تو لوگ دوسری چادر بدل دیتے بیس برس تک اسی حالت پر رہے شعرانی رح کو جب دیکھتے مسکراتے سنہ ۹۲۵ھ مین انتقال کیا رح +

۷۳ شیخ علی خواص برلسی رح یہ شعرانی رح کے شیخ و استاذ ہین امی تھے نہ لکھتے نہ پڑھتے معہذا معانی قرآن عظیم و سنت مشرفہ پر تکلم بہ کلام نفیس کرتے جسمین علماء حیران رہتے جب کوئی بات کہتے اوسی صفت پر واقع ہوتی جیسا کہتے محل کشف انکا لوح محفوظ تہا جو شخص انکے پاس جاتا قبل اسکے کہ اپنی حاجت بیان کرے خود ہی اوس سے کہدیتے کہ تو اس کام کو آیا ہے وہ شخص متحیر رہجاتا اور کہتا انکو کسنے خبر کردی انکی طب عجیب غریب تہی اہل استسقا و جذام و فالج و امراض مزمنہ کی دوا معارو کرتے جس چیز کی طرف اشارہ کرتے اوسکے استعمال سے شفا ہوجاتی

یعلماء اور ارکان دولت کی تعظیم کرتے اور اونکے ہاتھ چومتے اور کہتے هذا ادبنا معهم فی هذه الدار وسیعلمنا
الله الادب معهم اذا وصلنا الی دار الآخرة انکو جب معلوم ہوتا کہ فلان صاحب دولت وغیرہ کا قصد ہے
کہ انکے سلام کو آئے تو قبل اوسکے آنے کے خود ہی اوسکے پاس چلے جاتے اور کہتے ہر قدم جس سے لوگ طرف فقیر کے
چل کر آتے ہین ایک درجہ مقام فقیری سے گھٹ جاتا ہے کہا یہ شرم کیون جاتے ہو کہا مین اللہ سے سوال کرتا ہون کہ امن کا
درجہ کم نہو میرا اجر اللہ پر ہے ابتدا مین پہلے یہ صابون وعجوہ وحمیز وغیرہ فروخت کرتے تھے پھر تیل کی دوکان کرلی تھی
پہیرتے دم تک خوص بنتے ظلمہ و اعوان ظلمہ کے گھر کا طعام نہ کہاتے جو دراہم اونکے انکے پاس آتے اپنی ذات
اور اہل و عیال پر صرف نکرتے اہل و شیوخ وصبیان وعاجزین عن الکسب کے لئے رکھ چھوڑتے لوگون کا قدر من
اونکی کرتے ہر شخص سے معاملہ موافق اوسکے دل کے کرتے نہ موافق صورت حال کے **حکایت** ایکبار ایک شخص فقرا مین سے
انکے پاس آیا اوسکا چہرہ بہت نورانی تھا اوسکو دیکھکر کہا اللهم اکفنا السوء اللہ جب کسی بندہ سے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو
اوسکا نور اوسکے دل مین رکھتا ہے ظاہر جسد اوسکا مثل آحاد ناس کے ہوتا ہے اور جب کسی سے ارادہ سوء کا کرتا ہے
تو جو کچھ اوسکے دل مین ہے وہ اوسکی صورت پر ظاہر کرتا ہے اور دل کو تاریک کردیتا ہے **ف** ہر جمعہ کو مسجد مین
جاروب کشی کرتے بیوت الخلیہ کو صاف کرکے سارا خس و خاشاک باہر لیجاکر پہینک آتے یہ کام احتسابا لوجہ اللہ
کرتے کسینے انکو نماز ظہر جماعت وغیرہ مین پڑہتے نہین دیکہا وقت اذان کے دروازہ اپنی دوکان کا بند کرلیتے ایک
ساعت غائب رہتے پہر آموجود ہوتے معلوم ہوا کہ جامع ابیض رملہ مین نماز ظہر پڑہتے خادم نے خبر دی کہ وہ ہمیشہ
وہین جاکر نماز پڑہتے ہین شعرانی کہتے ہین مین انکی صحبت مین دس برس رہا گویا وہ دس سال ایک ساعت تہی
انکا کلام بہت نفیس ہے مینے کتاب الجواہر والدرر مین نقل کیا ہے ہر جواب ایسا ہے جس سے فحول علماء عاجز
ہین یہانتک کہ جس عالم نے اوس کتاب پر کچھ لکہا وہ تعجب مین رہا جیسے شیخ شہاب الدین فتوحی حنبلی اور شیخ
شہاب الدین شلبی حنفی اور شیخ ناصر الدین لقانی مالکی اور شیخ شہاب الدین رملی شافعی وغیرہم فتوحی نے کہا مجکو
ستر برس ہوئے کہ مین خدمت علم کی کرتا ہون مجھے گمان بہی نہین آتا کہ کبہی میرے دل پر ایک سوال وجواب بہی
اس کتاب یعنی جواہر و درر کا خطرہ ہوا ہو **ف** فرماتے تھے ہمارے نزدیک عالم اوسکا نام ہے جس کا علم کسی
نقل یا صدر سے مستفاد نہو خضری المقام ہمارے سوا جو ہے وہ حاکی علم غیر ہے فقط اوسکو اجر حمل علم کا ہے
یہانتک کہ اوسکو ادا کردے نہ اجر عالم کا و الله لا یضیع اجر المحسنین پہر کہا جو کوئی یہ چاہے کہ یہ اپنا مرتبہ علم
مین یقینا معلوم کرلے جسمین کسی طرح کا شک نہو تو وہ ہر قول محفوظ کو طرف اوسکے قائل کے رد کرے پہر طرف اپنے
علم کے دیکھے جتنا پالے وہ اوسکا علم ہے مجھے گمان ہے کہ انکے پاس بجز شئے یسیر کے کچھ بہی باقی نرہیگا
اتنی سی شئے پر اوسکا نام عالم نہین ہو سکتا کہتے تھے ہمارے نزدیک شمار آدمی کا اہل طریق مین نہین ہوتا مگر

اوسی وقت کہ عالم شریعت مطہرہ ہو مجمل مبین ناسخ منسوخ خاص عام پہچانتا اور جو شخص ایک حکم سے بہی منجملہ ان احکام کے جاہل ہے وہ حجت رجال سے ساقط ہے **حکایت** امام احمد نے رب العزت کو خواب مین دیکہہ کر پوچہا تہا یارب بمہ یتقرب الیک المتقربون اوسنے فرمایا تہا یا احمد بتلاوۃ کلامی احمد نے کہا یارب بفہم ام بغیر فہم اللہ نے فرمایا یا احمد بفہم وبغیر فہم اس جواب کے معنی یہ کہتے تہے کہ مراد فہم سے وہ چیز ہے جو متعلق علماء شریعت ہے اور مراد بغیر فہم سے وہ چیز ہے جو متعلق علماء حقیقت ہے کیونکہ علماء کے پاس آلہ فہم کلام اللہ کا نہین ہے مگر فکر و نظر اور طریقہ فہم عارفین کا کشف و تعریف الہی سے ہے یہ محتاج تفہم کی نہین ہے پوچہا قرارت عوام کے باب مین تم کیا کہتے ہو کہ وہ بغیر فہم کی تلاوت کرتے ہین کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ ہر حرف پر دس نیکیان ملتی ہین اسلئے نیچے قول بغیر فہم کے دو مسئلے ہین واللہ اعلم **ف** فرماتے تہے ہم ۱۲۲۱ء مین ہین سارے ابواب اولیاء کے بند ہو گئے اب کوئی ہدو وارنہ کہلا سکین رہا مگر دروازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اب جو ضرورت تمکو ہو تم اوسکو حضرت کی جناب مین نازل کرو کہتے تہے زیادت علم کی رجل سو مین مثل زیادت آب کے ہے اصول شجر حنظل مین کہ جتنا پانی زیادہ ہوگا اوتنی ہی مرارت اوسکی زیادہ ہوگی فرماتے تہے حدیث ان اللہ لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر مین وہ عالم اور مسلک داخل ہے جو اپنے علم پر خود عمل نہین کرتا ہے لکن فتوی دیتا ہے اور لوگون کو طریق الی اللہ بتاتا ہے اسی طرح وہ عالم و عابد داخل ہے جسنے طول عمر دنیا مین زہد کیا ہے جب وفات قریب ہوئی نیل الی الدنیا کیا دنیا کو دوست رکہکر مال غیر حلال جمع کرنے لگا پہر اسی حال پر مر گیا اوسکا حشر ہمراہ فجار کے ہوگا جو تر سے علماء عاملین سے خارج ہین کہتے تہے مشائخ قوم اپنے تلامذہ کو قبور مین سے جواب دیتے ہین نہ مشائخ فقہاء اسلئے کہ فقراء اپنے اعتقاد مین بحق اشیاخ صادق ہین نہ فقہاء اگر فقیہ صادق ہو تو امام شافعی اوسکو جواب دین اور مشافہۃً خطاب کرین اللہ پاک کا یہ خبر دینا کہ وہ ہمسے اقرب جار ہے بشارت ہے انا منہ فضل و رحمت کی بہ نسبت قبل خلق کے اور ہم اقرب ہین طرف عفو و مغفرت و فضل و مسامحت کے اسلئے کہ اللہ تعالی اوس [illegible] ہے ہر مؤمن کی حق جوار ہے اگرچہ ہم مؤمن اوسکے حق کے نہین ہین ؎

ندامت گنہم دوست را رحیم کند
شکست توبہ ام آواز الکریم کند

عداوت ہماری اوس شخص کے افعال سے جسکی عداوت کا حق نے ہمکو حکم کیا ہے عداوت شرعیہ ہے اور عداوت ہماری اوسکی ذات سے عداوت طبعیہ ہے اور سعادت عداوت شرعیہ مین ہے نہ عداوت طبعیہ مین فرماتے تہے کما لم یجب الحق تعالی عبدہ فی کل مسئلۃ کذلک العبد لا یطعہ فی کل ما امرہ جزاء وفاقا **ف** فرماتے تہے آفت عقل کی خود ہے اور آفت ایمان کی انکار اور آفت اسلام کی علل اور آفت [illegible] کی ملل اور آفت علم کی نفس اور آفت حال کی امن اور آفت معارف کی ظہور اور آفت عدل کی جور اور آفت محبت کی شہوت

اور آفت تواضع کی ذلت اور آفت صبر کی شکوہ اور آفت تسلیم کی تفریط اور آفت غنا کی طمع اور آفت عزت کی بطر اور آفت کرم کی سرف نا دار اور آفت بطالت کی فقر اور آفت کشف کی تکلم اور آفت اتباع کی تاویل اور آفت ادب کی تفسیر اور آفت صحبت کی منازعت اور آفت فہم کی جدال اور آفت مرید کی التسلل علی المقامات اور آفت انقطاع کی تسلق اور آفت فتح کی التفات اور آفت فقیہ کی کشف اور آفت سالک کی وہم اور آفت دنیا کی شدت طلب اور آفت آخرت کی اعراض اور آفت کرامت کی استدراج اور آفت داعی الی اللہ کی میل بطرف ریاست اور آفت ظلم کی انتشار اور آفت عدل کی انتقام اور آفت تقییک کی وسوسہ اور آفت اطلاق کی خروج عن الحدود اور آفت حدث کی نقص **ف** کہتے تھے مجذوب کو مجذوب اسلئے کہتے ہین کہ بندہ ہمیشہ عاشق و آلف اپنے حال کا ہوتا ہے اور اس حال سے منجذب نہین ہوتا مگر ساتھ اقوی تر کے اوس سے پھر جب اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ کسی بندہ کو رہائی دے اور اوسکو خالص اپنے لئے کر لے تو اوسکو اوس امر دنیا سے و آخرت سے جسکا وہ مالوف ہے جذب کر لیتا ہے پھر جب اسکو اوس چیز کا عشق ہو جاتا ہے جسکی طرف حق نے اوسکو جذب کر لیا ہے تو پھر دوبارہ سہ بارہ اوسکو جذب بجانب دیگر کرتا ہے یہ فعل حق کا ساتھ بندے کے اسلئے ہوتا ہے کہ اوسکو تنبیہ کر دے اس بات پر کہ ساری حرکات اوسکی معلوم حق ہین قال ومن ادرک من نفسہ التبدیل والتغییر فی کل نفس فہو العالم بقولہ تعالیٰ کل یوم ھو فی شان فرماتے تھے مطلب لب الیا علی الوحدانیۃ کان الحکم اعرف منہ باللہ کہتے تھے العلوم الالٰہیۃ لا تنزل الا فی الاوعیۃ الفارغۃ ثم انشد لبعضہم شعر

فصادف قلبا خالیا فتمکنا	اتانی ھواھا قبل ان اعرف الھوی

فرماتے تھے مجاذیب کے لئے جنت اعمال مین کوئی قدم ہے اور نہ مکان ہے پھر اسی طرح ماکل ولابس ومناکح وغیر ذلک مین بھی کوئی قدم نہین ہے جسکی طرف وہ راجع ہون بلکہ مشاہدہ حق کے فقط یہ لوگ جنت مین شریک اہل جنت ہونگے اور خصوصیت وصف مشاہدہ علٰحدہ ہوگی پھر کہا کہ سوقہ اہل صنائع و حرف کا درجہ نزدیک اللہ کے درجہ مجاذیب سے اعظم وانفع ہے اسلئے کہ یہ قائم باسباب ہین اور اللہ سے ڈرتے ہین فقرا وطلبہ انکے سوال مین سے کماتے ہین یہ اپنے نفس مین حقیر ہین انکے لئے ہر جنت مین جنان اربع سے تنعم ہوگا جنت فردوس جنت ماوا جنت نعیم جنت عدن یہی جنات مخصوص ہین ساتھ مشاہدہ و زیادت کے فرماتے تھے نشات اہل جنت مخالف نشاۃ دنیا ہے جسمین اسدم ہم موجود ہین صورۃً و معنیً چنانچہ حدیث ان فی الجنۃ ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اس طرف اشارہ کرتی ہے الیفتاح امر کا یہ ہے کہ جب ایک شخص مین حجاب بشریت کا موجود ہے تو وہ احوال اہل جنت کا معلوم نہین کر سکتا ہے کیونکہ جنت

عارف باللہ جنت خاص بالعارفین ہے اور جنت اعمال اہل جنت و احوال اہل جنت ہے علم بہ سے وصیدانسی وتقیسید احصاب ہے نشاۃ وشہود والملاق ہے کہتے تھے جب تو مومن ہوا اور اللہ کو سنکے وہ مدح مومنین ہے تو تو جلد ہی نگر اپنے مومن ہونیکی طرف اس سے پہلے تامل کرکے تو اوس وصف پر ہے جو اللہ نے مومنین کا وصف کیا ہے یا نہیں ہے اگر تو اوس وصف پر ہے تو تامل کرکے اوسی وصف پر تو مریگا یا نہیں اگر تجکو معلوم ہو جائے کہ تیری موت اونہین اوصاف مومنین پر ہوگی تو اب تو اللہ کے مکر سے امن میں ہوا و لایامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون اور اگر تو جان لے کہ تو اون اوصاف پر نہ مریگا تو تو رحمت آلہی سے مایوس ہے و لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون فکن علی الخوف والرجاء فانہ الصراط المستقیم فرماتے تھے لا یخرج احد من الدنیا حتی یکشف لہ عن حقیقۃ ما ھو علیہ ویتساوی معہ اھل الکشف انما ھو تقدیم وتاخیر شعرانی رح نے انکا کلام ومقام گیارہ ورق تک لکہا ہے اور کریمہ اذا الشمس کورت کے معنی نقل کرکے کہا ہے قلت وھذا لسان لا اعرف لہ معنی علی مراد قائلہ وانما ذکرتہ تبرکا واللہ اعلم میں کہتا ہوں یہ قول شعرانی کا خاص بہ نسبت تقریر تفسیر آیۂ مذکورہ کے ہے ورنہ سارا کلام ان سارے حضرات عالیمقام کا بہ نسبت عامۂ خلق کے اسیطرح کا ہے کہ افہام عوام بلکہ خواص انام سے بالاتر ہے و لہذا اس ترجمہ میں اونہین کلمات و عبارات پر اقتصار و اکتفا کیا گیا ہے جو کسیقدر قریب الفہم وسہل حصول ہیں وما توفیقی الا باللہ اللھم زینا باخلاقھم الشریفہ و اعمالھم اللطیفہ +

شیخ علی بحیری رح ۹۵۲ھ یہ اولیاء کملین میں سے تھے خوف و ورع وتقوی و رثاثت ثیاب میں قدم سلف صالح پر تھے اپنے عصر میں جامع شریعت و حقیقت تھے شعرانی کہتے ہیں میں جب انکو دیکہتا مجھے شیخ عبد العزیز دیرینی یاد آتے لوگون کو درس علم کا دیتے فتوی دیتے تعلیم آداب و اخلاق کرتے تو اگر انکو دیکہتا مگر لسنہ مدا سنو تا اگرچہ طول زمان ہوتا انکو دیکہکر احوال آخرت کا اسطرح یاد آتا تھا کہ گویا رائی العین ہے یہ کثیر البکا تھے جب کوئی انکو روکتا تو کہتے وھل النار الی الا المثلی انکے فتاوی مصر میں آتے علماء ولادت لفظ و کثرت تحویف خصم ت تاکہ وہ راجع بطرف حق ہو نہایت تعجب کرتے فرماتے تھے عشنا الی زمان صار الخلق فیہ فی غمرۃ ولنو ایوما تشیب فیہ الاطفال وتسار فیہ الجبال انکا گزر جب اطفال پر ہوتا اونکو سلام کرتے اونسے دعا کراتے کہتے تھے ہمنے ایک جماعت پائی ہے جو ساری رات روتی اور خلق کے حق میں تضرع کرتی اور کہتی تھی کہ جو بلائیں بلاد پر نازل ہوتی ہیں وہ بسبب ہمارے افعال کے ہے اگر ہم انکے درمیان میں سے نکل جائیں تو وہ بلائیں سبک ہو جائیں ۹۵۲ھ میں انکا انتقال ہوا رح +

شیخ ابو العباس حریثی ۹۴۵ھ شعرانی کہتے ہیں میں انکی صحبت میں تیس برس رہا میں نے کبھی نہیں دیکہا کہ اپنے نفس کا انتصار ایکدم بہی کیا ہو انکا نشو و نما عبادت و اشتغال بعلم و قراءت قرآن پر ہوا یہ خادم شیخ محمد بن عنان کے تھے

شیخ نے اپنی دختر سے انکا نکاح کر دیا انسے کرامات لاتحصی صادر ہوئی ایکبار مجکو غلبہ ہوا سیز چوا جس سے ضرر شدید پہنچا میں نے انسے کہا فرمایا کل وقت عصر انشاء اللہ زائل ہو جائیگی چنانچہ اوسوقت پہر کچھ اثر نہ پایا یہ بڑے کریم النفس ظریف حسن المعاشرہ بطی الغیظ کثیر التبسم زاہد فی الدنیا کثیر الوحدة فی اللیل تھے نہایت شیرین زبان کثیر التحمل تھے واسطے ہموم خلق کے یہانتک کہ مثل مشک کہنہ کے ہو گئے تھے فقط پوست واستخوان باقی تہا کبھی اپنی جان کو اہل طریق مین شمار نہین کیا دس ہزار مرید کو تلقین کی مرتے وقت شیخ احمد عمری وحاضرین سے کہا خرجنا من الدنیا ولم نصحب معنا صاحب فی الطریق اسی طرح شیخ ابراہیم متبولی سے کہا گیا تہا کہ تمہارے اصحاب مین فلان اور فلان ہین کہا ھو کلا من معلم ما انما صاحبك من شرب من بحرك سنہ ۹۴۵ مین انتقال کیا **حکایت** شعرانی کہتے ہین بسبب ایک حاجت کے مینے انکا قصد کیا مین مطوع مدرسہ ام خوند پر مصر مین تہا مینے دیکہا کہ قبر سے نکل کر دو میل واسطے چلے آتے ہین مین نظر کرتا تہا یہانتک کہ میرے اور اونکے بیچمین پانچ گز کا فاصلہ رہگیا مجھسے کہا علیك بالصبر پہر مختفی ہو گئے رحمہ اللہ تعالی ؛

شیخ نور الدین شونی رح شعرانی کہتے ہین سب سے زیادہ مینے انہین کی خدمت کی ۴۰ برس تک خادم رہا ایک دن بہی مجہپر خفا نہین ہوئے شونی نام ہے ایک شہر کا نواحی طنطا مین یہ حسن المعشرة جمیل الخلق کریم النفس حسن السمت کثیر التبسم صافی القلب مسبوح الفواد مثل باطن طفل کے تھے یہ ایک صفت ہے صفات قلت سے مسلمانون پر جبکوئی ہم یا غم ہوتا جب تک کہ وہ دور نہو جاتا تب تک انکو قرار نہوتا کبھی یہ نہ کہتے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا ہے بلکہ یون کہتے رائی بعض الفقراء رسول اللّٰہ صلعم وقال لہ کذا وکذا حالانکہ انکا مرتبہ مقتضی کثرت رویت جناب نبوی صلعم کا تہا اور مینے انکو بہت سے وقائع مین بیداری مین دیکہا ہے جب مین انسے ذکر کرتا فرماتے اشتبھت بی اور ہرگز اقرار نکرتے ایکبار ایک قائل کو سنا کہ شوارع مصر مین کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس شیخ نور الدین شونی کے ہین جبکو حضرت سے ملنا ہو وہ اونکے مدرسہ مین جاوے مین گیا مینے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو باب اول مدرسہ پر پاکر سلام کیا پہر مقداد بن الاسود کو دوسرے باب پر پایا اونپر بہی سلام کیا پہر ایک شخص کو تیسرے دروازے پر پایا اوسکو مین نہین پہچانتا تہا جب مین باب خلوت شیخ پر کہڑا ہوا شیخ کو پایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا مینے غور سے چہرۂ شیخ مین نظر کی حضرت صلعم کو ایک آب سفید شفاف دیکہا کہ پیشانی سے سر تک جاری ہے شیخ کا جسم غائب ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم ظاہر ہوا مینے سلام کیا مجکو مرحبا کہا کئی امور کی وصیت کی جو سنت مین آئے ہین اون امور کی تاکید فرمائی پہر مین جاگ اوٹہا یہ ذکر شیخ رح سے کیا فرمایا واللہ ما سررت فی عمری کلہ کسروری بھذا اور اتنا روئے کہ ڈاڑہی آنسوؤن سے تر ہو گئی انتہی مین کہتا ہون اسی طرحکا ماجرا شیخ ابن عربی رح نے حق مین ابن حزم ظاہری رح کے دیکہا تہا کہ حضرت صلعم

اوسوہ ایکستن ہوگئے ہین فرق دوئی کا درمیان سے اوٹھہ گیا ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء ۵

کر رقیب آمد و بر سید نشان من و تو	جذبۂ وصل بحدیست میان من و تو

اس قصہ کو شیخ رح نے فتوحات مکیہ مین لکھا ہے ولیتدِ احمد شعرانی کہتے ہین اسی طرح انکو موقف عرفات مین تبرات لا تحصی دیکہا ہے یہانتک کہ ایک شخص نے حلف طلاق کیا اور کہا کہ مینے انکو سلام کیا تہا لکن شیخ نے اعتراف نکیا کہا مین کبہی مصر سے کسی جگہہ بہی نہین گیا ف سائر مجالس صلوٰۃ علی النبی صلعم اسدم علی وجہ الارض انہین سے متفرع ہوئی ہین حجاز شام مصر صعید محلہ کبری اسکندریہ بلاد مغرب بلاد تکرور وغیرہ مین انسے پہلے کسی شخص سے معہود نہین ہین بلکہ لوگ تنہا درود وصلوٰۃ رکہتے تہے الگ الگ یہ اجتماع لوگون کا اس ہیئت پر بعد رسالت صلعم سے اسوقت تک کسی جگہہ واقع نہین ہوا تہا شعرانی کہتے ہین جب انکی وفات ہوگئی مینے انکو قبر مین دیکہا کہ مد بصر تک کشادہ ہے یہ ایک لحاف حریر سبز اوڑہے ہین پہر دوسری بار دیکہا حال پوچہا کہا مجکو لو آب برزخ کا مقرر کیا ہے برزخ مین کوئی عمل داخل نہین ہوتا ہے جب تک کہ مجپر عرض نکر لیا جائے مینے کوئی شئے افضل تر عمل سے اپنے اصحاب کے نہین دیکہی یعنے قرارت قل ہو اللہ احد اور درود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور کلمۂ لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ صلعم شعرانی کہتے ہین ومناقبہ کثیرۃ وانشاء اللہ نفردھا بالتالیف ان کان فی الاجل فسحۃ واللہ اعلم ۰

شیخ ابو الفضل احمدی رح ہین صاحب کشوفات ربانیہ وانفاقات سماویہ ومواہب لدنیہ تہے شعرانی کہتے ہین یہ اکابر اولیاء سے ہین انسے زیادہ مینے کوئی عارف طریق الی اللہ عزوجل نہین دیکہا احوال دنیا وآخرت سے خوب ہی واقف تہے نافذ النظر تہے ہر شئے مین اگر افراد وجود مین کلام کرتے تو دفاتر تنگ ہو جاتے مین پندرہ برس انکی صحبت مین رہا **حکایت** شعرانی کہتے ہین مجہسے امیر محی الدین بن ابی اصبغ نے کہا میرے لئے دعا کرو کہ مین قید سلطان سے رہا ہو جاؤن مینے وقت سحر دعا کی شیخ میرے پاس آئے اور کہا آجکی رات تیری دعا سے مجکو ہنسی آئی کیونکہ پانچ ماہ ہفت روز ابہی اوسکی رہائی مین باقی ہین اگر تو شاطر مصر ہوتا تب بہی اوسکو رہا نکر سکتا جب تک کہ یہ مدت پوری نہو مینے تیری دعا کو دیکہا کہ بقدر قامت طرف آسمان کے چڑہ کر پہر تیری ہی طرف واپس آتی ہے کبہی میرے پاس آکر ساری کہانی رات کی خبر دیتے متحمل ہموم مردم تہے یہانتک کہ ایک اوقیہ لحم ابتر ہوگیا تہا **حکایت** مینے ایکبار اونکے کپڑے پر کچہہ اثر دیکہا کہا مجہے دو تو مین اوسکو دہو ڈالون کہا تجکو میرے حال کی خبر نہین ہے واللہ مجہے پہننے سے جامۂ نظیف کی شرم آتی ہے کہ اس ذات قذرہ پر اوسکو پہنون ہے اہل نوبت کو سائر اقطار ارض مین پہچانتے تہے کہ کون آج معزول ہوا اور کون معزول ہوا بارہا قدم تجرید پر حج کیا آخر حج مین نہایت ضعیف ہوگئے مینے کہا اس حالت مین پہر سفر کرتے ہو کہا خاک کے لئے میری مٹی تربت شہداء بدر سے ملی ہوئی ہے چنانچہ

ایساہی ہوا کہ دو دن بیمار رہکر بدر مین دفن ہوئے یہ واقعہ ۱۲۴۲ھ مین ہوا جب ۱۲۴۸ھ مین میرا جانا حج کو ہوا تو مین انکے قبر پہ گیا اور مینے کہا تمکو قسم ہے خدا کی تم قبر مین سے مجکو جواب دو اور اپنی قبر پہچنوا کو مجکو پکار کر کہا انعال فانی ہا ہا مینے اونکے بتانے سے قبر پہچانی وہ فرماتے تہے بواطن ان خلائق کے مثل بلور صافی کے ہین مین انکے بواطن کو ویساہی دیکہتا ہون جسطرح کہ انکے ظواہر کو دیکہتا ہون یہ جب کسی الشان سے منحرف ہو جاتے وہ گھل جاتا کسی اثر دین دنیا مین فلاح مند ہوتا انکا کلام طریق و مقامات مین بہت عالی تہا کہتے تہے تو اپنا گمان حق مین ولاۃ مسلمین کے نیک رکہہ اگرچہ وہ جور کرین اسلئے کہ اللہ کسی شخص سے آخرت مین یہ سوال نکریگا کہ تو نے اپنا گمان ساتہہ بندون کے کیون نیک کیا اللہ کے خلق مین علی التعیین کسیکو گالی ندے بسبب کسی مصیبت کے اگرچہ عظیم ہو تجہے کیا خبر ہے کہ تیرا خاتمہ کس طرح ہوگا اوسکے فعل کو برا کہہ نہ اوسکی ذات کو کیونکہ ذات تیری اور اوسکی ایک ہے ؎

جس گلستان کے ہو تم گل تر وجہ بیگانگی نہین معلوم		خار اوس بوستان کے ہم بہی ہین تم جہان کے ہو وہان کے ہم بہی ہین	

غرضکہ برا کہے مگر فعل مذموم کو **قولہ** صلعم فی الثوم انہا شجرۃ اکرہ ریحہا یہ نہ فرمایا اکرہہا کیونکہ ریح بعض صفات ثوم سے ہے **ف** فرماتے تہے جو شخص کہ منقص اعراض مردم ہے وہ تین حال سے خالی نہین ہے اگر اپنے نفس کو اوس سے افضل دیکہتا ہے تو اوس سے بہی بدتر حال ہے جسطرح کہ ابلیس کا واقعہ ساتہہ آدم کے ہوا اور اگر اپنے نفس کو برابر اوسکے جانتا ہے تو یہ انکار گویا اپنے حال نفس پر حقیقۃً کرتا ہے اور اگر آپکو اوس سے کم دیکہتا ہے تو پہر جو شخص کہ اس سے بہتر ہے اوسکی تنقیص کرنا کیا کہتے تہے یہ منقصین اعراض ہماری فلاح مین ہمکو فلاح دیتے ہین پوچہا کیونکر کہا اپنے سارے اعمال صالحہ خالصہ ہمارے صحائف اعمال مین نقل کر دیتے ہین اور بیان وہ ذنوب تہے جنکا کفارہ بغیر اسکے نہو سکتا تہا کہ لوگ عرض الشان مین کلام کرین کہتے تہے کفوا غضبکم عمن یسیئ الیکم لا تسلط علیکم بارادتہ رکہہ شرع نے جو حکم تمکو دیا ہے تم وہی کام کرو اگر بن سکے لیکن اس حیثیت سے کہ وہ امر مشروع و مامور بہ ہے نہ کسی حیثیت علت اغراض سے سارے علل کو تم سارے اپنے اقوال و اعمال مین ترک کر دو اور **بقولہ** یمحو اللہ ما یشاء ویثبت قطع کل کرو **ف** کہتے تہے جب کوئی تم سے کوئی بات تمہاری بے آبروئی کی کسی شخص کی طرف سے نقل کرے تو تم اوسکو زجر کرو اگرچہ اعز اخوان ہو اور اوس سے یہ بات کہو کہ اگر تو بہی مجکو ایسا ہی جانتا ہے تو تو اور وہ شخص جس سے تو ناقل ہے برابر ہے بلکہ اوس سے بہی بدتر ہے کہ اوسنے مجکو یہ بات نہین سنائی اور تو نے مجکو سنادی اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ یہ امر باطل ہے اور مجہسے بعید ہے تو پہر اس نقل سے کیا فائدہ ہے انتہی مین کہتا ہون یہ تقریر دربارہ غیبت کے نہایت چست و برجستہ ہے کہتے تہے تم اپنی زبان انکار سے اہل شرع پر محفوظ رکہو یہ لوگ دربان درگاہ اسرار

وصفات ہین اسی طرح حنظ دل کا انکار لعلیاؤ سے کرو کہ یہ لوگ دربان بارگاہ ذات ہین اور کسبب اقوال متکلمین کے
عقائد اولیار پر انتقاد کرنیسے بچو کیونکہ انکے عقائد مطلق متجرد ہین ہر آن مین بحسب شئون الٰہیہ ہوتی ہین فرماتے تھے
تم اللہ سے عفو وعافیت مانگا کرو سبت الحاح سے اگرچہ تم صبور ہی کیون نہو اور جہان تکت ہوسکے اصلاح طعمہ کی کرو
کہ یہ تمہاری اساس سے بنا اسی پر تمام ہوتی ہے سارے اعمال صالحہ کی یہی بنیاد ہے اور اگر تم متجرد ہوا اسباب سے
توجہ کچھ حقتعالیٰ تمکو بھیجدے بغیر سوال سوا چاندی سونے ثیاب فاخرہ کے وہ تم قبول کرلو تم مین جب کوئی بالغ مبلغ
رجال ہوجاویگا تو معلوم کرلیگا کہ یہ لقمہ کہان سے آیا ہے اور مستحق اکل کو پہچان لے گا جسطرح کہ معمار پہچانتا ہے
کہ اس طوب یعنی خشت کو کس جگہ رکھے **ف** کہتے تھے محققین کا قول یہ ہے کہ اجسام اہل جنت ارواح مین
منطوی ہونگے ارواح ظروف اجسام ہوجائینگی بالعکس اس دنیا کے پس ظہور وحکم دار آخرت مین واسطے روح کے ہوگا نہ
واسطے جسم کے اسی وجہ سے جس صورت مین چاہینگے تحول کرینگے جسطرح کہ آج حال ملائکہ وعالم ارواح کا ہے کہتے تھے اہل جنت
اگر چاہینگے تو تناسل ہوگا مرد اپنی زوجہ آدمیہ یا حور سے جماع کریگا اللہ تعالیٰ نزدیک ہر دفعہ کے ولد ایجاد فرماویگا اسلئے
کہ اللہ نے نوع انسان کو غیر متناہی الاشخاص ٹھیرایا ہے دنیا وآخرت مین بسبب شرف کے فرماتے تھے اہل جنت کے
دبر نہونگی مطلقاً نہ مرد کے لئے نہ عورت کے لئے اسلئے کہ اللہ نے دار دنیا مین دبر کو مخرج غائط بنایا ہے وہان غائط
نہوگا اکل وشرب پسینا ہوکر بدن سے بہجاویگا اور اگر ذکر مرد وقبل زن وہان محتاج جماع نہوتے تو یہ بہی دونون
جنت مین نہوتے اسلئے کہ وہان بول بہی نہوگا لذت جماع اہل جنت کے خروج ریح سے ہوگی نہ خروج منی سے
کیونکہ وہان منی نہوگی زوجین سے ایک ہوا رائحہ مشک کے طرح کی نکل رحم سے ملاقی ہوگی شعرانی رح نے انکا کلام
بہت نقل کیا ہے سب کلمات سراپا علم وبرکت ہین رح +

۱۸ شیخ ناصر الدین نحاس رح شعرانی کہتے ہین مین پانچ برس انکی صحبت مین رہا یہ رجال مستورین مین سے تھے
قدم تعب پر اپنے نفس کو بالکل راحت ندیتے نہ کوئی خواہش اوسکی پوری کرتے ولنعم ما قیل **ع**

زفربہی بغبل درنیاید آسائش
بدرد خویش ہم آغوش کردہ مارا

حکایت انہون نے ایک دن پہلے موت شیخ افضل الدین سے خبر کردی اور کہا کہ وہ آج مرگئے کل مدفون
ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا انکے کرامات بہت ہین چونکہ یہ محب خمول وعدم شہرت تھے اسلئے زیادہ ذکر انکے کرامات
کا اسجگہ نہین کیا گیا ۹۴۵ھ مین انتقال ہوا رح +

۱۹ شیخ علی کاورانی رح یہ کثیر المجاہدہ والریاضہ تھے پانچ پانچ ماہ تک رات دن زمین پر پہلو نرکہتے شعرانی کہتے
ہین مین ۹۴۲ھ مین بیس دن تک سفر حج مین مکہ معظمہ مین انکی صحبت مین رہا اسیطرح ۹۵۲ھ مین جب حج
کو گیا مدت موسم مین انکے کلام واشارات ومواعظ ودقائق علم توحید سے منتفع ہوا انکے رسائل نافعہ ہین علم

طریق مین بعض پر مجکو اطلاع دی صاحب تمکین تھے اپنے مقام کو لوگون سے مستور رکہتے تھے یہانتک کہ غالب اہل
مکہ انپر انکار کرتے اور کہتے تھے کہ یہ شخص محب دنیا ہے مجسے کہا یہ اللہ کا شہر اور اوسکی درگاہ خاصہ ہے جو کوئی اسجگہ
متظاہر بصلاح ہوتا ہے لوگ اوسکی طرف توجہ لاتے ہین باللہ سے اوسکو مشغول کر دیتے ہین مین جب شام سے
اس جگہہ اپنی حالت پر آیا لوگ معتقد ہو کر گہیرنے لگے مینے اظہار حب دنیا کا کیا اور سوال صدقات کا اسلئے کرنے لگا
سب نے مجسے نفرت کی اب مین بڑی راحت واستراحت مین ہون **ف** فرماتے تھے ارشاد تین قسم ہے ارشاد عوام
کا طرف معرفت حدود واحکام فروض عین وفروض کفایہ کے ہوتا ہے جسکی شناخت مکلف پر واجب ہے ارشاد خواص
کا طرف معرفت نفس کے ہوتا ہے یہ شناخت ہے واردوں اور واردات نفس اور خواطر ضمائر کے ارشاد خواص الخواص
کا طرف معرفت اوس چیز کے ہے جو واسطے اللہ کے واجب ہے اور شناخت ہے تنزیہ صفات واسماء وافعال وذات
الٰہی کے طریق الی الحق بکمال شہود ولزوم حدود ہے جسکے لئے استقامت ثابت ہوئی اوسکو کلام کا اذن ہے
وقوف ہمراہ مظاہر کے حجاب ظاہر ہے اور ترقی کرنا مظاہر سے کشف ظاہر ہے جو کوئی دعوی کمال طریقت کا بغیر
ادب شریعت کرے اوسکے لئے کوئی برہان نہین ہے اور جو کوئی مدعی وجود حقیقت کا بغیر کمال آداب طریقت کے
وہ بہی لا برہان لہ ہے من زھد فی فضول الثیاب کان من الاحباب فی باطن الزھد طمع وفی باطن الغنی
الفقر وفی باطن العز ذل وفی باطن الذل عز واجر القیاس واللہ یعصمک من الناس کہتے تھے انسان
اول احسن تقویم مین پیدا کیا گیا اسلئے کہ وقت فطرت کے بلا شہوت تہا جب مبتلا بشہوات ہوا مردود الی اسفل سافلین
ہوا انکا انتقال ۹۲۰ھ؁ مین ہوا رح +

شیخ محمد جاولی رح شعرانی کہتے ہین مین مدت تک انکی صحبت مین رہا کوئی بات ایسی نہین دیکہی جو انکے دین
مین شین ہو انکی تربیت کنارا ولیا مین بسبب لطف وذلال کے ساتہہ ہوئی تہی کما قال الشیخ علی بن وفا
رحمہ اللہ تعالی ؎

فما عرفنا ولا ألفنا	سوی الموالاة والوصال

انکا انتقال مکہ مین ۹۳۰ھ؁ کے بعد ہوا شعرانی رح نے انکو بالفاظ گرانمایہ یاد کیا ہے +

شیخ شمس الدین دیروطی رح واعظ جامع ازہر تھے نزدیک ملوک وامرا کے مہابت رکہتے تھے زاہد ورع مجاہد
صائم قائم آمر ناہی تھے شعرانی کہتے ہین مین بارہا جامع ازہر مین انکی مجلس وعظ مین حاضر ہوا دیکہا اہل مجلس
کے آنسو بہتے ہین جب یہ بات کرتے سب خاموش ہو جاتے اکابر وامرا دولت آتے متخشع وذلیل وصغیر ہو کر
مجلس سے اوٹہتے جب انکا گذر شوارع مصر سے ہوتا لوگ دیکہنے کے لئے ازدحام کرتے اپنا کپڑا انپر پہینک کر اوسکو
آنکہون سے لگاتے یہ لوگو نسکہر وغیرہ مین روپوش ہو جاتے **حکایت** یہ ایکبار بحر دمیاط مین تھے کہ

سنہرون سے لٹے اُکہیر اہل مرکب ڈہ گئے انہون نے کہا کچہ بہت ٹڈہ و مکب کی طرف اشارہ کیا کہ اسی جگہہ پانی مین شمر جاوہ
شہر گیا جنبش رُکی ہیے تو یہ کی نا خدا سے پوچھا تمہارے ہمراہ کون ہے کہا شیخ شمس الدین دمیاطی کہا اونکو خبر کرد کہ ہم سب
تائب ہوئے فرمایا اُسے کہدو کہ طرف صحرا کے چلے جاوین **حکایت** ایکبار سلطان غوری پر بابت ترک جہاد کے
غصہ کیا سلطان نے انکو بلا بھیجا جب آئے کہا السلام علیکم و رحمة الله و برکاته سلطان نے جواب ندیا انہون نے
کہا اگر تو جواب ندیگا تو فاسق ٹہیریگا اور معزول ہو جائیگا کہا و علیکم السلام و رحمة الله و برکاته پھر کہا تم سب کے
سامنے کیون ہمارا حق ترک جہاد میں کرتے ہو ہمارے پاس مراکب نہین ہین جنپر ہم جہاد کرین کہا تیرے پاس مال ہے جس سے
تو بندوبست کرسکتا ہے جب باہم زیادہ گفتگو ہوئی کہا اس تو خدا کی نعمت کو بہول گیا اور تو نے مقابلہ نعمت کا عصیان
کیا تجکو یاد نہین کہ تو ایک نصرانی تہا تجکو پکڑ لیگئے تہے اور دست بدست بکتا رہا یہانتک کہ اللہ نے تجپر احسان کیا
آزادگی و سلطانی بخشی اور اس درجہ کو پہنچایا کہ تو سلطان علی الخلق ہوا اب عنقریب تجکو وہ مرض ہوگا جسکی علاج نہین ہے
پہر تو مر جائیگا کفن دیکر ایک تاریک گڑہے مین تجکو ڈالدینگے تیری ناک خاک آلودہ ہوگی پہر تو ننگا پیاسا بہوکا اوٹہیگا سامنے حکم
قضا کے کہڑا کیا جائیگا جو ذرہ برابر ظلم نہین کرتا ہے منادی ندا کریگا کہ جس کسی کا اسپر حق یا کوئی مظلمہ ہو اور غوری
حق رکہتا ہو وہ حاضر ہو ایک خلائق لا تحصی حاضر ہوگی جسکی گنتی سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ہے سلطان کا چہرہ
متغیر ہو گیا کاتب ہتر و جماعہ سلطان سے کہا شیخ فاتحہ پڑہو یہ اسلئے کہ کہین عقل سلطان کی مختل نہو جاسے لٹے جب شیخ
وہان سے چلے آئے اور سلطان کو افاقہ ہوا کہا شیخ کو لاؤ آئے تو دس ہزار دینار دئے کہ برج دمیاط طیار کرا لو شیخ نے پہیر دئے
اور کہا مین ایک مرد مالدار ہون کسی کی مساعدت کا محتاج نہین ہون ہان اگر تو محتاج ہو تو مین تجکو قرض دیتا ہون اور
تجپر مہر کرتا ہون شعرانی کہتے ہین فما رأى اعز من الشيخ في ذلك المجلس ولا اذل من السلطان فيه
هكذا كان العلماء العاملون پہر اپنے پاس سے چالیس ہزار دینار صرف کرکے برج دمیاط طیار کرایا انہون نے
منہاج نووی اور ستین مسئلہ پر شرح لکہی ہے قاموس نام کتاب فقہ مین تالیف کی ہے انکی کرامات ظاہر تہی اپنے
مرنے کی خبر بتعین یوم دی ویسا ہی ہوا کہا مجہے خضر کہہ گئے ہین **حکایت** انکی بی بی نے انکو بعد ممات کے خواب
مین دیکہا کہا ما وقع لك مع منكر و نكير جواب دیا كلمونا بكلام مليح واجبناهم بجواب فصيح انکی عمر
کچہ اوپر پچاس برس کی ہوئی سنہ ۹۲۱ مین انتقال کیا رح ◆
شیخ محمد سندفادی رحمہ یہ ایک جوان آدمی صوام قوام قلیل الکلام حسن السمت کریم النفس محب وحدت تہے انکی نشست
مساجد مہجورہ و خرائب مین زیادہ رہتی تہی علی دویب رح سے انتفاع لیا جُبہ پہنا والدہ کے ساتہہ بار تہے اپنی آواز
اونپر بلند نکرتے ماں سے کہتے هبيني لله عز وجل والميعاد بيننا في الآخرة تاکہ وہ انسے قطع طمع کرلین چالیس
سال قدم تجرید پر پاشی جانی حج کیا کسی سے نہ سوال کیا نکوئی چیز کسی سے قبول کی انپر اسمہ دنیا مین سذاجت اور امور

کثرت مین مذاقت غالب تھی کثیر التوجہ الی اللہ لین الجانب لعامۃ المسلمین واسع الاخلاق تھے کیا ذکر سنا کہ کوئی انکو غصے مین تو
لاتے ایک جماعت اہل طریق نے ان سے استفادہ کیا شعرانی کہتے ہین انتفعت بمواعظہ وآدابہ وصحبتہ نحو خمس
عشرۃ سنۃ ما رایت منہ شیئا یشینہ فی دینہ انکا انتقال [illegible] مین ہوا

شیخ احمد رومی رح مصر عتیق مین مقیم تھے شعرانی کہتے ہین مین دس برس انکی صحبت مین رہا کثیر المجاہدات والریاضات
تھے کہتے تھے بسبب اشتغال باللہ کے ستر برس سے اپنے عیال سے نہین ملا ہون تھنے سنت ادا کر لی بہت سی اولاد
ہوگئی مقصود حاصل ہوگیا کثیر الغذا محب خمول تھے کہتے تھے ما بقی للظہور الآن فائدۃ علوم نظر مین محقق و
بکار توحید مین غواص تھے اکثر ایام صائم رہتے لیکن ہین لشوش تھے [illegible] کے بعد مرے

شیخ شاہین محمدی رح مرید سید عمر روشنی تھے منجملہ لشکر سلطان قایتبائی کے پادشاہ سے کہا مجھے چھوڑ دو مین اپنے
رب کی عبادت کرون اونہون نے انکار کیا بلاد عجم کی سیاحت کو نکلے ناحیہ توریز عجم مین شیخ مذکور سے اخذ
کیا پھر مصر مین آکر جبل مقطم پر ایک صومعہ بنایا ایک قبر کھودی تیس برس تک اوسی جگہہ رہے مصر مین نہ آتے
زمانہ سلطان ابن عثمان مین انکی بڑی شہرت ہوئی امرا وزرا اوسکے زیارت کے آتے یہ کثیر المکاشفہ قلیل الکلام
تھے کوئی سارے دن انکے پاس بیٹھتا ایک بات بھی نہ سنتا کثیر السہر متقشف فی اللباس معتزل عن الناس تھے
[illegible] کے بعد وفات پائی ہے

شیخ عبدالقادر سبکی رح منجملہ رجال اللہ اور اصحاب تصریف کے تھے قرآن بہت پڑھتے کثیر الشطح تھے جسکا نہ معتقد
جانتے اوسپر بہت تشنیع کرتے کشف کا یہ حال تھا کہ دیوار و مسافت بعیدہ انکو اطلاع سے فعل انسان پر قصد
بیت مین حاجب نہ ہوتے رات بھر کبھی شغل قرارت کبھی ضحک کبھی اپنے نفس سے گفتگو مین صبح تک رہتے
بازار مین جاتے اہل محلہ انکو بیگار مین پکڑ لیتے سب کے حوائج قضا کرتے ایک برتن رکھتے تھے سب لوگونکی فرمائش خرید
کر کے اوسی مین ڈال لاتے پھر جسکی جو چیز ہوتی وہ الگ الگ نکال کر دیتے کسی کو شیرج کسی کو عسل کسی کو زیت
حارا نکے پاس ایک حمارہ اور اوسکی اولاد تھی اوسکے منہ پر برقع ڈالتے کہتے کہ کہین اسکو نظر نہ لگ جائے جب
کشتی نہ ملتی تو اوسی گدہے پر سوار ہوکر پانی مین ایسے جاتے جیسے کوئی خشکی مین چلتا ہے ایسی بات کہتے جس کے
ذکر سے عرفا حیا آتی ہے ایک بار ایک لڑکی سے پیغام نکاح کیا اوسکو دیکر بہت خوش ہوئے اوسکے رو برو اوسکے باپ کے
سامنے ننگے ہو کر کہا دیکہہ لے تو دوسرے سے کہین کہنے لگے کہ اسکا بدن سخت ہے یا برص ہے یا اور کچھ بلا ہے پھر ذکر کو پکڑ
کہا دایہ نے کہ یہ تجھکو کافی ہے یا نہین کہین تو کہنے لگی کہ یہ بڑا ہے مین اسکی متحمل نہونگی یا چھوٹا ہے یہ مجھکو کافی نہوگا تو مجھے
بڑے ذکر کا آدمی طلب کرے ف انکی دختر تھی جہان کہین جاتے اوسکو اپنی پشت پر لاد دے پھرتے یہانتک
کہ وہ سیانی ہوگئی انکے دوش پر رہتی کہتے مین اسکو ڈر سے اولاد زنا کے لادے پھرتا ہون کبھی اوسکے کپڑے

خوض میں پرہوتے کو لیجاتے جب تک کپڑا خشک ہو ایک گڑہا زمین میں کہود کر ادسمین اوسکو بٹہا کر خاک سے چہپا دیتے آخر عمر مین عمدہ اسپ پر لباس شاہانہ پہنکر اور مثل بادشاہ کے عمامہ ریش دار باندہ کر سوار ہوتے جسکو کوئی دیکہتا جانتا کہ کوئی بادشاہ ہے داؤد پاشا انکی بات رد نکرتا اسی طرح دفتردار و ابن بغداد وغیرہ قضاۃ شرع کبہی بعض منکرین پر دعاوی باطلہ مخالف ظاہر شرع کرتے قضاۃ چار و ناچار حکم دیتے مقدور نہ تہا کہ مخالفت کر سکین بسبب انکے منکرین کے ویران کر دیتے کثیر العطب تہے سنہ ۹۴۰ کے بعد مرے رح ❊

شیخ احمد کعکی رح عابد زاہد کثیر الغوص فی علم التوحید تہے لکن زبان مغلق تہی بات سمجہہ مین نہ آتی تہی اکثر رکوع سجود سے انکا موضع رکبہ سے پڑا ہوتا بسبب کثرت سجود کے رات دن مین چالیس ہزار بار درود پڑہتے اور بارہ ہزار تسبیح کرتے اسکے سوا اور بہت احزاب و اسمار تہے معہذا با تباع شیخ کثیر الشطح تہے یہانتک کہ بہت تہوڑا آدمی کا انکے پاس مشکل ہوتا تہا انپر محبت خمول وعدم شہرت کی غالب تہی زاویہ مین نرہتے بازار و دوکان مین جا بیٹہتے شعرانی کہتے ہین مین بیس برس سے زیادہ انکی صحبت مین رہا جو کچہہ میرے گہر مین حال گذرتا سب مجہسے کہدیتے میرے خطرہ پر مجکو آگاہ کر دیتے اکثر لوگ انکے معتقد تہے بسبب کثرت تشعیث کے قولا نہ فعلا یہ اپنے حال کو مستور رکہتے پنجم رجب سنہ ۹۵۲ مین انتقال کیا رح ❊

شیخ علی ہندی رح نزیل مکہ شعرانی کہتے ہین سنہ ۹۴۷ مین میری انسے ملاقات ہوئی مین بارہا انکے پاس گیا یہ میرے پاس آئے یہ عالم ورع زاہد نحیف البدن تہے تو اونکے بدن پر ایک اوقیہ گوشت بہی بسبب کثرت جوع کے نہ تہا کثیر الصمت کثیر العزلہ تہے سوا نماز جمعہ کے اپنے گہر سے باہر نہ آتے فقط جمعہ کو حرم مین آکر آخر صفوف مین نماز پڑہ کر جلد چلے جاتے ایکدن مجہے اپنے گہر کے لیگئے مینے اونکے پاس ایک جماعت فقرا و صادقین کی دیکہی ہر فقیر کا ایک حجرہ تہا گردا گرد انکے گہر کے تہا وہ سبہین متوجہ الی اللہ رہتا کوئی تالی تہا کوئی ذاکر تہا کوئی مراقب کوئی مطالع فی العلم ما انجبوا فی مکۃ مثلہ ولہ عدۃ مولفات منہا ترتیب الجامع الصغیر للحافظ السیوطی ومنہا مختصر النہایۃ فی اللغۃ مجکو ایک قرآن شریف اپنے ہاتہہ کا لکہا ہوا دکہایا ہر سطر ربع حزب تہا ایک ورقہ مین اور مجکو دو نصف فضہ دیکے اور کہا الک المعذرۃ فی ہذا البلد اللہ نے اونکی برکت سے مجکو حج مین وسعت بخشی یہانتک کہ مینے مال عظیم صرف کیا معلوم نہین کہان سے آیا رضی اللہ عنہ انتہی کلام الشعرانی مین کہتا ہون یہ مشہور ہین بلقب متقی انکے خلیفہ شیخ عبد الوہاب متقی تہے جنسے شیخ عبد الحق دہلوی رح نے مکہ معظمہ مین خلافت حاصل کی تہی انکا ترجمہ اخبار الاخیار وتقصار وغیرہ مین شیخ دہلوی اور خاکسار نے لکہا ہے رحمہم اللہ تعالی وایانا ❊

شیخ شعبان مجذوب رح مصر مین منجملہ اہل تصریف کے تہے وقائع زمان مستقبل کی خبر دیتے تہے شیخ علی خواص کہتے ہین اللہ تعالی انکو رویت ہلال سے سال بہر کے حال پر مطلع کر دیتا ہے ہلال کو دیکہا اور معلوم ہوگیا کہ اس سال عباد

کیا کرنے والا ہے انکو جب موت یا عالم پر اطلاع ہوتی صبحکو اوس رات کی گائے بکری اونٹ کا چمڑا پہنتے شعرانی کہتے ہین مجہہ پر حالات کو گزر یکا ملا سیپے **حکایت** ایک عورت آئی پاس ارادہ سے کہ اوسکی دختر کا نکاح سے فسخ کرا دیا جاوے کیونکہ وہ ایک مدت سے غائب ہے وہ شب کو میرے گھر رہی مجھے معلوم بھی نہ تھا صبحکو شیخ شعبان نے مجھے کہلا بھیجا کہ لا تفرق بین راعیین فی الحلال مین سمجھا کہ اوسکا خاوند عنقریب آجاویگا پھر اوس عورت سے کہدیا وہ چلی گئی ایسا ہی ہوا حالانکہ اوسنے مجھسے کچھ حال نکہا تھا اوسکے جی مین تھا کہ دن چڑہے کہیگی **ف** یہ کراسی مسجد پر دن جمعہ کے جاکر کئی سو تین سو اشعار قرآن کے پڑہتے کوئی انکار نکرتا عامی یہ سمجھتا کہ قرآن پڑہتے ہین کہ فواصل مین شبیہ آیات کا ہوتا ایک دن اپنے گھر کے دروازے پر طریقہ فقہا دیر تک کچھ پڑھ رہے تھے مینے کان لگا کر سنا کہتے تھے وما انتم فی تصدیق ہود بصادقین ولقد ارسل اللہ لنا نبی قوما بالمؤتکفات یضربون ویاخذون اموالنا وما لنا من ناصرین پہر کہا اللہم اجعل ثواب ما قرأناہ من الکلام العزیز فی صحائف فلان وفلان الی آخر ما قال **ف** یہ برہنہ رہتے ایک لنگی یا مُرے سے قبل و دبر کو چھپائے رکھتے یا بوریا باندھ لیتے زینت حلال دنیا کو مثل حرام کے جانتے تھے اور پرہیز کرتے خلائق کو انکے ساتھ اعتقاد ایسا تھا کسیکو نہین دیکھا کہ ان پر انکار کرتا بلکہ انکی رویت کو ایک عید جانتے تھے اور اللہ کی رحمت سمجھتے تھے ۹۰۰ھ کے بعد انتقال ہوا۔

شیخ صالح یہ معتزل عن الناس تھے جامع آل ملک ابراہیم مین رہتے تھے چالیس برس تک اکیلے رہے رات دن گرمی سردی مین اکابر انکے پاس جاتے برکت حاصل کرتے جو عمامہ یا کپڑا پہنتے اوسکو نہ اوتارتے یہانتک کہ وہ خود ہی گل کر گر جاتا شعرانی کہتے ہین مین تیس برس انکی صحبت مین رہا ۹۱۰ھ کے بعد انکا انتقال ہوا ہے۔

شیخ محمد صوفی ساکن نیل شہر فیوم یہ اکابر عارفین سے تھے حیاکت کرکے اپنے ہاتھ کی مزدوری محنت سے کہاتے کسی سے کوئی شے قبول نکرتے مشکلات مسائل شیخ ابن عربی کو بافصح عبارت حل کرتے فرماتے تھے سیر الی اللہ دو قسم ہے ایک سیر الی اللہ دوسری سیر فی اللہ جب تک سالک مسالک فانیہ مین کہ طریق عدم ہین رہتا ہے تو وہ سیر الی اللہ مین ہوتا ہے پھر جب کرہ وجود کو قطع کر جاتا ہے تو پاس معبود کے پہنچ جاتا ہے اور یہ رتبہ حاصل نہین ہوتا مگر طریق اسماء سے سو بدایت مین تو تو ہے اور نام نام ہے اور وسط طریق مین کبھی تو ہے اور کبھی نام ہے اور نہایت مین تو ہی تو ہے نام نہین ہے الی آخرہ ؎

در کیش ما تجرد عنقا تمام نیست	در قید نام ماند اگر از نشان گذشت

شعرانی کہتے ہین واطال فی ذلک بکلام یدق علی العقول یہ کہتے تھے میری ملاقات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب چاہون ہوجاتی ہے یعنے بیداری مین شعرانی کہتے ہین وہو صادق لانہ صالح مسلم

فی کل مکان وجدت فیہ شریعتہ وما منع الناس من رؤیتہ الا غلظ حجابہم پھر کہا کہ مین انکی صحبت مین ۲۵ برس رہا اور انکے کلام و اشارات سے منتفع ہوا ہے ✦

شیخ عبد العال مجذوب رح یہ قمیص نہ پہنتے تھے گرما سرما مین ایک ازار پر اکتفا کرتے سر برہنہ رہتے ہمیشہ خط طہارت رکھتے نماز تمام و کمال باطمینان تام و ذہول کامل پڑھتے کانہ جذع نخلۃ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کرتے تھے انکی شعر خوانی سے لوگون کو عبرت ہوتی روتے بلاد و قری مین گشت کرتے پھر مصر مین آ جاتے مسواک ازار مین باندہے رہتے اور شکم سے کفن بندہا رہتا یہانتک کہ وفات ہوئی اوسکا ایک بڑا ابریق لبریز آب لئے پہرتے گلی کوچون مین سبکو پانی پلاتے قریب وفات اکے کہا فقرا کس جگہ دفن ہوتے ہین مینے کہا اللہ اعلم کہا قلیوب مین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تین دن کے بعد وسط قلیوب مین لیجا کر دفن کیا ہے سنہ ۹۳۱ھ مین انتقال فرمایا رح ✦

شیخ خلیل مجذوب رح یہ اصل مین قریہ منیتین کے تھے ننگے رہتے پہر سنہ ۹۴۰ھ مین قریہ شیبین مین آئے شعرانی کہتے ہین جب ہم وہان واسطے عمارت جامع کے گئے او نکو اوسی بقعہ مین مقیم پایا جہان ہمنے جامع بنائی ہے لوگون نے کہا یہ ایک سال سے یہان گڑہا کہودتے تھے اور الجامع الجامع کہتے تھے جب ہم ساحل بحر پہ آئے اونہون نے نکل کر ہمسے ملاقات کی اور ہنستے تھے اور اظہار سرور کیا اور جب تک عمارت جامع ہو ہمارے ارد گرد رہے انسے کرامات خارقہ و کشوفات صادقہ ظاہر ہوئی ہے سارے دن شہر مین چکر مارتے کبھی چلاتے کبھی خاموش ہوتے **حکایت** ایکدن مینے دیکہا کہ کوم بلد پر چڑہتے ہین جبی مین کہا یا تری ھل ھوا حمد ابن ابرھانی وہان سے چلا کر کہا یا دائم یا دائم یشیر انہ برھانی سنہ ۹۰۰ھ کے بعد انتقال کیا ہے ✦

شیخ عامر مجذوب رح یہ اصل مین قریہ بہجورہ کے تھے رات دن خاموش رہتے لیل و نہار ایک کوم عالی پر کہڑے رہتے ایک پتہر کا طوق تہا اوسکو درمیان دونون پاؤن کے حرکت دیا کرتے پاؤن جب ابہوتے عمامہ بوزن یک قنطار رہتا کسیکی طاقت نہ تہی کہ اوسکو سر پر اوٹہا سکتا نہایت وزنی تہا خود کچہہ نہ کہاتے جب کوئی سامنے لاکر رکہدیتا تب کہا لیتے اگرچہ ایک ماہ تک کہانا نہ ملتا سنہ ۹۰۰ھ کے بعد انتقال کیا ✦

شیخ عمر مجذوب یہ کثیر الکاشفات تھے شعرانی کہتے ہین جب سلطان قانصوہ غوری نے طرف مرج دابق کے سفر کیا اور معرکہ ابن عثمان مین قتل ہوا مینے انسے کہا کیا سلطان ابن عثمان مصر مین داخل ہونگے کہا ہان اور اس جگہ پر اوسکا گذر ہوگا یہ موضع اوسکے حافر فرس کا ہے مینے اس بات کو یاد رکہا جب سلطان سلیم مصر مین آئے اوسی جگہ انکے فرس کا حافر واقع ہوا جو جگہ کہ شیخ عمر نے متعین کردی تہی یہ امور مستقبلہ کی خبر دیتے اور نصب و عزل و موت ولاۃ کا حال بیان کرتے ✿

	گرستانند و دہند افسر شاہنشاہی		در سکیدہ رندان قلندر باشند	

جب سوتے تو سر زمین پر رکھتے سر کو زمین سے صبح تک او ٹھا کے رہتے اور ساری رات جاگتے ۵

تری جا ایک گردا و رہاری ساری رات	تو پر ہی سنوای زلف پیدا ہاری رات
چلا ہے روز قیامت برابری کرنے	تو کوئی کھیل تماشا ہوئی ہاری رات

جب نسیم پہنتے تو اوتارتے یہانتک کہ وہ گل جاتا سر پر فقط ایک عرقیہ سفید بغیر کلاہ رکھتے عمامہ نہوتا شعرانی انکی صحبت مین تیس برس رہے رح ❊

شیخ سلمان حافوقی رح ۲۰ سال تک پہلو زمین پر نرکہا بطور تحدث بالنعم اکثر اوقات مساجد مصر ہ وبساتین قرافہ مین رات دن بسر کرتے انکے کپڑے کبھی پرانے ہوتے کبھی لباس قضاۃ و تجار پہنتے رنگ کپڑے کا کبھی سرخ قرمزی رکھتے کبھی زرد کبھی بہت موٹے ہو جاتے کبھی بہت دبلے ہر رات کا واقعہ الگ الگ مجھسے کہدیتے گویا میرے پاس بیٹھے تھے محب خمول وعدم شہرت تھے جس مکان مین کوئی انکو پہچانتا وہان سے نقل کر جاتے کبھی بر کہ الحبش مین کبھی رید انیہ مین کبھی جزیرہ وسطانیہ مین ہوتے ۵

یوماً بحزوی ویوماً بالعقیق ویا		لعذیب یوما ویوما بالخلیصاء
رہتے ایک جا نہین عاشق بدنام کہین	۵	دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین

مصر مین شانتے حوالی مصر مین ایک ناحیہ سے دوسرے ناحیہ کی طرف نقل کرتے رہتے اپنا جو پڑا خشت خام سے بغیر مٹی کے بناتے وہ ہر دم منہدم ہو جاتا پھر دوبارہ سہ بارہ اوسکو بناتے کسیکو طین سے بنانے ندیتے ۹۳۰ھ کے بعد انتقال کیا رح ❊

شیخ شہاب الدین بن داؤد منزلاوی مالکی سنی محمدی تھے ملازم عمل بالکتاب والسنہ رہتے شعرانی کہتے ہین میری غرض آنکہ نے بعد شیخ محمد بن عنان کے انسے زیادہ اضبط للسنہ کسیکو نہین دیکھا ہے فرماتے تھے جو شخص ارادہ حفظ سنت کا رکہ اوسکو چاہیے کہ عامل بالحدیث ہو کہ وہ سنت نزدیک اوسکے متقید رہیگی یہ اوسکو نہ بھولیگا یہ تدریس علم کرتے اور نیچے زاویہ مین کتب تصوف پڑھاتے جتنے لوگ دمیاط کے صادر وارد ہوتے وہ انہین کے پاس ٹھیرتے شعرانی انکی صحبت مین قریب چالیس برس کے رہے کہتے ہین مینے کبھی نہین دیکھا کہ کسی شئے مین اپنے احوال سے زائد عن السنہ ہوئے ہون رح ۹۹۱ھ مین عمر اسی برس سے زیادہ کے ہو کر مرے رح ❊

شیخ علی حیاشی ستر برس سے کچھ اوپر زمین پر پہلو نرکہا اگر بیماری سے اشتغال الکا دن رات یہی قرات یا ذکر یا نماز رہتا تھا یہ ابلیس کو دیکھتے اور اپنی عصا سے اوسکو مارتے ایک دن ابلیس نے انسے کہا مین عصا سے نہین ڈرتا ہون نور قلب سے البتہ ڈرتا ہون

حکایت ایک رات مجلس درود خوانی مین شب جمعہ کو ہمارے پاس بیٹھے رہے مجلس مین ایک پرانے انسان کو لاٹھی سے مارا اوسنے کہا مجھے کیون مارتے ہو کہا مین تو شیطان کو مارتا ہون جو تیری گردن پر سوار ہے اور

دو نون پاؤن اپنے تیرے سینے پر ٹکائے ہوئے بیٹھا ہے اولیا راموات اکثر انکی زیارت کو آتے خصوصًا امام شافعی
جو شخص انکے حال کو نہ جانتا وہ کہتا کہ یہ خرف ہین شعرانی کہتے ہین مینے ایکبار دیکھا کہ نماز عشا سے قرآن کہولا طلوع فجر تک
فقط پانچ حزب پڑہے ترتیل و تفکر سے ہم لوگ جوان تھے رات کو جب اوٹھتے انکو کہڑے ہوئے نماز پڑہتے دیکھتے
ہمیشہ یہی حال رہا ہمنے نہین دیکھا کہ کوئی فرش یا تکیہ رکھتے یہانتک کہ آخر عمر مین نابینا ہوگئے کبھی اپنے اوراد کو ناقص
دیکھا جب کوئی وضو کرانے والا نہ ملتا تو اولیا آکر وضو کرا دیتے تھے یہ کہتے کہ مجھکو امام شافعی نے اسوقت وضو کرا دیا آج
فلان نے وضو کرایا پھر اوسی وضو سے نماز پڑہتے بعض لوگ جو سنکر ستے کہتے تھے کہ شیخ خفیف العقل ہوگئے ہین سنہ
۹۰۰ کے بعد انتقال کیا ہے +

ذیل الخاتمہ

شعرانی رح کہتے ہین یہ آخر طبقات ہے مین چاہتا ہون کہ ذرا سا حال علماء عاملین اہل مذہب اپنے کا بھی فقط
تبرکًا ذکر کرون اور خوشبو اونکی عبیر مشک کی پہیلاؤن سو کہتا ہون اور اللہ سے توفیق چاہتا ہون ۱ ابوبکر بن اسحق
ضبعی امام جمیع علوم تھے کبھی سفر و حضر مین قیام لیل کو ترک کرتے تھے نہ گرما مین نہ سرما مین ؎

گرما بگزشت واین دل زار رہان	سرما بگزشت واین دل زار رہان
القصہ ہزار سرد و گرم عالم	برما بگزشت واین دل زار رہان

۲ ابن صباغ حافظ مذہب صائم الدہر تھے ۳ قمولی کبھی لا الٰہ الا اللہ کہنے سے نہ تھکتے ۴ ابو العباس دبیلی ہمیشہ
صائم رہتے درس قرآن دیتے دن کو خیاطی کرتے شام کو نماز مغرب پڑہ کر مشتغل بہ فقہ رہتے ۵ ابو زید مروزی زاہد
متقشف تھے انکے اصحاب کہتے ہین ہم مرتے دم تک اونسے ملا کئے ہمیں گمان نہین ہے کہ فرشتون نے کوئی خطا اونپر
لکھی ہو ۶ امام ابن الحداد ہر رات دن مین ایک ختم کرتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور ہر جمعہ کو
ایک دوسرا ختم کرتے دو رکعت نماز مین اندر جامع کے قبل نماز کے ۷ امام ابو جعفر ترمذی انکا نفقہ ہر ماہ مین
چار درہم تھا کسی سے سوال نکرتے اکثر ہر دن ایک دانہ زبیب کا کہاتے معہذا بڑے شجاع تھے ۸ امام ابن خزیمہ
ادب مین ضرب المثل تھے خصوصًا اپنے شیخ بوشنجی کا نہایت ادب کرتے تھے اونسے ایک مسئلہ پوچھا یہ جنازہ مین تھے
کہا کلا فتی حتی ادارہی استاذی الترب ۹ شیخ ابو العباس نیسابوری یہ کہتے تھے کہ مینے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے بارہ ہزار ختم کئے ہین اور بارہ ہزار قربانی کی ہے ۱۰ امام احمد بن بردنبہ بخاری یہ ہر دن ایک
ختم کرتے اور رات کو وقت سحر ایک ثلث قرآن الگ پڑہتے مجموع اسکا ایک ختم اور ایک ثلث ہوتا کہتے تھے
ارجوان القی اللہ تعالیٰ وکاتبی صاحبی ای الغیبۃ احدا ۱۱ شیخ تقی الدین ابن دقیق العید یہ کہتے تھے مینے

دوئی کلمہ نکالا اور نہ کوئی ایسا فعل کیا جسکا جواب مجکو سامنے اللہ کے دینا پڑے ۱۲ امام محمد نیسابوری سارے دن نماز پڑہتے اور روزہ رکہتے اگر کوئی مستفتی آجاتا فتوی دیتے ورنہ نماز پڑہنے لگتے ۱۳ امام محمد معروف بالفقیہ المکرم شاگرد ابواسحق شیرازی تھے ہر دن چہ ہزار بار قل ہو اللہ احد سنجلہ اوراد کے پڑہا کرتے ۱۴ امام حسن اصبہانی ہر شنبہ کو اپنے تلامذہ سے علحدہ ہوکر روتے یہانتک کہ آنکہیں جاتی رہین فرماتے تھے جو مجہسے پہلے تھے وہ خون رویا کرتے تھے پہر بہی قائم ہوا عیب حق عذانتے تھے

رگون مین دوڑتے پہرنیکے ہم نہین قائل
جب آنکہ ہی سے نہ ٹپکا تو پہر لہو کیا ہے

۱۵ شیخ زین الاسناد دمشقی رحمہ اللہ انہون نے رات کے تین حصے کئے تھے ایک ثلث مین تلاوت و تسبیح کرتے دوسرے ثلث مین سوتے تیسرے ثلث مین عبادت و تہجد کرتے انکا سجدہ بہت دراز ہوتا اسی طرح حال دن کا تہا ۱۶ امام حسن بن سمعون امام زاہد ورع کثیر التہجد تھے اپنے گہر سے کم نکلتے مگر ایام جمع مین واسطے نماز کے باقی طول نہار قعر بیت مین رہتے ۱۷ شیخ ابو علی یہ امام زاہد عابد تھے سلطان نے انپر واسطے قبول قضا کے اکراہ کیا نہ مانا دس دن تک قید رکہا پہر چہوڑدیا یہ ابن شریح پر بابت ولایت قضا کی عیب لگاتے تھے اور کہتے تھے هذا الامر لم يكن فی اصحابنا انما كان فی اصحاب ابی حنیفة رضی اللہ عنه

۱۸ ابو عبد اللہ حاکم کہتے تھے مین ہمراہ شیخ حسین نیسابوری کے قریب ۳۰ سال سفر و حضر مین رہا مینے نہین دیکہا کہ اونہون نے کبہی قیام لیل ترک کیا ہو ہر رکعت مین ایک سبع پڑہتے تھے ۱۹ امام بغوی زاہد ورع تھے یہانتک کہ نفقہ خشک روٹی کہاتے جب بہت کہاتے تو زیت سے کہانے لگے مرتے دم تک [illegible] تعقل مرد زیرکا پر حال درس مین غلبہ بکا رہتا یہانتک کہ بیہوش ہوجاتے جب افاقہ مین آتے [illegible] عمایر ادبنا ۲۱ ابوبکر نیسابوری قائم اللیل تھے یہانتک کہ چالیس سال نماز صبح [illegible]

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم
کہ تلخ کرد برائی تو خواب شیرین را

۲۲ شیخ عبد اللہ اصفہانی مشہور با بن اللبان یہ لوگون کو نماز تراویح پڑہا کر پہیر دیتے پہر کہڑے ہوکر طلوع فجر تک نماز پڑہا کرتے پہر بعد صبح کے بیٹہکر درس کرتے رمضان مین رات دن نہ سوتے ۲۳ ابن ابی حاتم زاہد ورع خاشع تھے نظر طرف آسمان کے نہ اوٹہاتے **حکایت** ایک شخص نے درس مین آکر کہا کہ سور طرطوس ایک جانب سے منہدم ہوگیا ہے ہزار دینار مین طیار ہوگا شیخ نے حاضرین سے کہا من یعمرہ وانا اضمن له علی اللہ قصرا فی الجنة ایک مرد عجمی جاکر ہزار دینار لے آیا کہا اکتب لی ورقة بهذه الضمانة شیخ نے اوسکو لکہدیا وہ عجمی مرگیا ورقہ اپنے ساتہہ قبر مین لیگیا ہوا سے وہ ورقہ اوڑکر کنار شیخ مین آپڑا اوسکی پشت پر لکہا تہا قد وفینا ما ضمنته ولا تعد ۲۴ شیخ عبد الرحمن انباری نحوی یہ اپنے گہر کبہی جراغ

اس لئے کہ شمع زیت صاف نہ تہا

غیر محتاج الی السراج		ان کنت انت ساکنہ

ایک بوریا نرکل کا نیچے بچہاتے ایک کپڑا اور موٹا عمامہ پہنے رہتے اوسی لباس مین جمعہ پڑہاتے لوگ زیادت میت
مین درمیان انکے اور شمائین کے کچہ فرق نکرتے [illegible] سوای جمعہ کے گہر سے باہر نہ نکلتے ۲۵ شیخ ابو الحسن [illegible]
بڑے متقی عالم صاحب ورع زاہد تہے چالیس برس سے گوشت کہانا چہوڑدیا تہا جب سے کہ ترکمان نے [illegible] لیا تہا
مچہلی کہاتے تہے پہر یہ سناکہ بعض اہل لشکر نے لب نہر کہانا کہاکر اپنا دسترخوان نہر مین جہاڑ دیا تہا اوس دن سے مچہلی کہانا
بہی ترک کردیا باپ کی طرف سے ایک زمین ارث مین ملی تہی اوسکی زراعت کرکے قوت بسر کیا کرتے اوس زمین مین
ایک کنوان تہا اور بیل تہا ایک دن پانی برسا بیل چہوٹ گیا زمین ہمسایہ مین چلا گیا جب وسکو لائے تو اوسکے
پاؤن مین کیچڑ لگی تہی وہ مٹی انکی زمین سے مختلط ہوگئی اوس دن سے وہ زمین لوگون کے لئے چہوڑدی زراعت کرنا
ترک کردیا گہر مین ایک چولہا تہا جسمین روٹی پکاتے تہے فقرا انکی زیارت کو آئے یہ گہر مین نہ تہے چولہا ایک طرف سے
شکستہ ہوگیا تہا ایک فقیر نے اوسکو مٹی لگاکر درست کردیا اوس دن سے اوسمین روٹی پکانا چہوڑدیا اسلئے کہ شاید
وہ فقیر مرتبۂ ورع مین انکے قدم پر نہ تہا ۲۶ شیخ عبد اللہ رازی رح یہ شاگرد ابو اسحق شیرازی کے تہے مجاب الدعوہ تہے
ایکبار حج کو گئے حاجیون کے پاس پانی نہ رہا اونہون نے انسے کہا اے فقیہ ہمارے لئے استسقا کرو آگے بڑہ کر کہا
اللہم انک تعلم ان ہذا ابدن لم یعصک قط فی لذۃ پہر استسقا کیا اللہ نے پانی برسایا گویا مشکون کے
منہ کہل گئے ۲۷ شیخ ابو الحسن بصری رح یہ عالم عامل تہے طول لیل نماز مین طول نہار صیام مین رہتے عارف زاہد تہے
انکے اور اونکے بہائی کے درمیان مین فقط ایک عمامہ و قمیص تہا جب ایک گہر سے باہر نکلتا تو دوسرا گہر مین بیٹہا رہتا
۲۸ شیخ ابو الحسن استرآبادی ساری عمر مجتہد فی العبادۃ رہے سارے دن لکہتے قرآن بآواز بلند پڑہتے ایک کام دوسرے
کام سے انکو مانع نہوتا جب کوئی انکے پاس آتا اور لغویات کرتا تو اوس سے کہتے نکل جا اگرچہ اعز ناس ہوتا صاحب
درس و فتوی و مجلس نظر و توسط تہے معتد لک ہر دن ایک ختم کرتے رح ۲۹ شیخ علی بن عزیزان امام ورع زاہد
تہے کہتے تہے ما اعلم لاحد قط علی مظلمۃ فی مال او عرض حالانکہ ایسے شخص پر امر تحریم غیبت و سوء ظن
بالمسلمین مخفی نہین رہ سکتا ہے ۳۰ امام ابو الحسن اشعری امام تہے سنت مین مقدم تہے اقران متکلمین پر انہون نے
بیس برس تک نماز صبح وضوی عشا سے پڑہی انکا نفقہ ہر سال سترہ درہم تہا ۳۱ حافظ ابن عساکر امام زاہد ورع
تہے مواظب تہے نماز جماعت پر مسجد مین کثیر التلاوت کثیر النوافل والاذکار تہے آناء اللیل واطراف النہار ذاکر و تالی رہتے
ہر ہفتہ مین ایک ختم قرآن شریف کا نماز تہجد مین کیا کرتے ۳۲ شیخ ابو الحسن قزوینی صاحب مکاشفہ و متکلم علی الخواطر
تہے ملازم صمت اپنے گہر سے باہر نہ نکلتے شعرانی کہتے ہین نکل ہولاء کانوا علماء عاملین غیر مشہورین بالعبادۃ

والزهد والورع رضی الله تعالی عنهم فذکرناهم لننبه علی فضلهم رجاء الخیر والترحم علیهم رحمهم الله
تعالی والاقتداء بهم واما من اشتهر بالعبادة والزهد والورع کالشیخ ابی اسحٰق الشیرازی والامام الغزالی والامام
الرافعی والامام النووی رضی الله عنهم ورحمهم ورحمنا بهم فاکتفینا بشهرتهم انتهی اسکے بعد انہون نے یہ
کہا ہے کان الفراغ من کتابة تالیفها خامس عشر رجب سنة اثنتین وخمسین وتسعمایة بمصر المحروسة
والحمد لله رب العالمین ۔ یہ کتاب بتمامہا مطبع بولاق مصر مین بصیغۂ خالص کر ک سنہ ۱۲۷۶ مین طبع ہوئی تھی آج یہ ترجمہ
اوسکا بطور تلخیص باہتمام پریس خاکسار کے روز سہ شنبہ سلخ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۳ ہجری قدسی کو شہر بھوپال محل
عالیہ تاج محل نام مین تمام ہوا ۔ ست ۲۶ یوم مین شعرانی نے ترجمہ اپنا بالاستقلال اس کتاب مین نہین لکھا اسلئے
ذکر مختصر انکا اسجگہ مین اپنی کتاب تاج مکلل من جواہر مآثر الطراز الآخر والاول سے نقل کرتا ہون **ف**
شیخ عبد الوہاب احمد بن علی ہے انکو شعرانی و شعراوی کہتے ہین یہ عالم محدث صوفی صاحب کرامات و تالیفات نفیسہ
تھے سلالۂ اولیاء اصحاب و علامۂ علماء افراد ہین علوم طریق قوم مین استاد تھے فرماتے تھے من اخلاق السلف الصالح
ملازمة الکتاب والسنة کلزوم الظل للشاخص ولا یتصدر احد هم للارشاد الا بعد تبحره فی علوم
السنة المطهرة **قال** وهذا الخلق قد صار غریبا فی فقراء هذا الزمان فصار احدهم یجتمع بمن
لیس له قدم فی الطریق وینتقف منه کلمات فی البقاء والفناء والشطح مما لا یشهد له کتاب ولا سنة
ثم یلبس له جبة ویرخی له عذبة ثم یسافر الی بلاد الروم مثلا ویظهر الصمت والجوع فیطلب
لم مرتبها الی قوله وکان شیخنا علی الخواص یقول ان طریق القوم محررة علی الکتاب والسنة تحریر الذهب
والجوهر وذلک لان لهم فی کل حرکة وسکون نیة صالحة موزونة فی میزان السنة ولا یعرف
ذلک الا من تبحر فی علوم الشریعة ۔ یہ بھی فرماتے تھے کہ اخلاق قوم مین سے ایک یہ بات تھی کہ وہ ہر قول و فعل
مین توقف کرتے تھے جبتک کہ اوسکو میزان کتاب و سنت مین تول نہ لیتے تھے کیتے نہ کرتے معلوم ہو کہ مجرد عمل مردم پر اقوال و افعال
مین اکتفا نکرتے تھے اس احتمال سے کہ مبادا کہین وہ قول یا فعل منجملہ بدعات کے نہو جسکے لئے کتاب و سنت شاہد نہین
مین حدیث مین آیا ہے ساعت قائم نہوگی یہانتک کہ سنت بدعت ہو جاویگی کوئی بدعت جب ترک ہوگی تو لوگ
کہین گے کہ ایک سنت ترک ہوگئی وذلک لتوارث الفروع البدع من اصولهم فلما طال الزمن العمل
بالبدع ظن الناس انها سنة مما سنه رسول الله صلعم انتهی ونعم ما قیل **ع** ہر کہ فکر کہنہ شد بیسامانی شد
انتقال انکا سنہ ۹۷۳ ہجری مین ہوا کتاب تاج مکلل سنہ ۱۲۹۰ مین تالیف و طبع ہوئی ہے اس کتاب مین تراجم علماء حدیث و
فقہ کے لکھے گئے ہین خصوصًا ان علماء کے جو متبع کتاب و سنت و بالغ مبلغ اجتہاد تھے یہ کتاب تذکرہ اہل علم مین مثل
کتاب طبقات شعرانی ہے کے تذکرۂ اہل طریق مین ہے دونون کتابین اپنے باب مین خطیب فی المحراب ہین چند سطر

علما کا تعصب سلفاً و خلفاً ادس مین لکھا گیا ہے و للہ الحمد اس سے پہلے یہ کتاب تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار فارسی مین لکھے تھے ادسمین تراجم ایک جماعت اولیاء زمانۂ اول و آخر کے مع بعض ملفوظات کے لکہے گئے ہین بعض سے حال اس ترجمہ کی ادس کتاب مین بہی موجود ہین اور سنہ ایک ہجری سے سنہ تالیف تک ذکر اولیاء ہند وغیرہم کا ادسمین مرقوم ہے غرضکہ دو کتابین سیری طبقات اہل علم مین ہین ایک اتحاف النبلاء یہ فارسی ہے دوسری تاج مکلل یہ عربی ہے اور دو کتابین طبقات اہل طریق مین ہین ایک تقصار یہ فارسی عبارت ہے دوسری یہ کتاب خیرۃ الخیر کہ یہ زبان اردو مین عام فہم تالیف ہوئی ہے انکے سوا ایک کتاب خاص مسائل طریق مین بہی تالیف ہو چکی ہے جسکا نام ریاض المرتاض ہے والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات افسوس صرف اس بات کا ہے کہ اب اس زمانہ مین نہ اہل طریق باقی ہین اور نہ اہل علم فقط ایک حکایت ادن لوگون کی کاغذ مین باقی رہگئی ہے ہم کسی اور کا کیا شکوہ کرین ہم خود باوجود اس کثرت تالیف کے علوم شریعت و طریقت مین ہر نفع ظاہر و فیض باطن سے محروم ہین زبردستی خون لگا کر شہیدون مین داخل ہوتے ہین ہاں اگر بر خاتمہ کلمۂ اسلام پر اخلاص دل و صدق زبان سے ہو جاوے تو ہم خیال کرتے ہین کہ بازی ہمارے ہی ہاتھ رہی یہ خیال کہ ہم مین کوئی ایک خلق بہی اخلاق صوفیہ مین سے یا ایک ادب بہی آداب شریعت مین سے موجود و معلوم ہے یا ہم مین کوئی ایک صفت بہی صفات علماء مین سے پائی جاتی ہے وہم محض غلط صرف ہے ہم ان بزرگون سے متطفل ہین اتنی بات ہو تو ہو کہ دل سے انکے ساتھ محبت رکھتے ہین اور اللہ سے امید ہے کہ یہ محبت ہمارے کام آوے ارحم الراحمین بطفیل اس الفت کے ہمپر رحم فرماوے ؎

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بدان را بہ نیکان ببخشد کریم
تو ہم گر بدی بینی اندر سخن
بلطف جہان آفرین کار کن

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد النبی الامی و آلہ و صحبہ دائماً ابداً کما یحب ربنا و یرضی ۞

[illegible]

الحمد للہ والمنہ کہ این کتاب سعادت انتساب در حالات اولیاء اللہ و اخبار اخیار حضرات مقبولان الہ مع بعض کلمات طیبات و حکایات کرامات اہل طریق الی اللہ ترجمہ کتاب لواقح الانوار فی طبقات السادۃ الاخیار تالیف ابو المواہب شعرانی کہ ریختہ کلک جواہر سلک جناب عمدۃ الابرار بحر العلوم حقائق آگاہ معانی شناس عرفان دستگاہ امیر کبیر روشن ضمیر عالی النسب والاحسب جناب **نواب سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر** زاد لہ المجد والتفاخر در مطبع مفید عام آگرہ ماہ محرم الحرام سنہ [illegible] الہجری پیرایۂ انطباع پوشید و خلعت اختتام در بر کشیدہ نور افزای دیدۂ اولو الابصار ان روزگار گردید فقط ✦

صحت نامہ خیرۃ الخیرہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۱۵	المفرقہ	القرنہ
"	۱۸	تیری	میری
"	۱۹	کرین	کرین
۴	۱۰	متیجر	متبہم
"	۲۳	تخشبی	تخشبی
۵	۹	چاہیے	چاہئے
۹	۱	نو	تو
۱۴	۱۷	پر	جر
۱۵	۴	خیفہ	حقیہ
"	۱۴	امنر	اخنس
۱۷	۴	حدیت	حدیث
۱۸	۲۳	دنیا	دینا
۱۹	۲	دے	وسے
"	۱۳	یہ	بہ
۲۰	۱	نکرنا	نکرنا
"	۵	عاصلو	عاصلوا
"	۱۲	پھنون	پھنون
۲۳	۷	الساعو	المساعو
"	۲۰	تبہ	تہہ
۲۴	۲۳	تقاوت	تفاوت
۲۷	۱۳	ادّاکر	ادِاکر

صفحہ	سطر	خطا
۲۸	۵	اجبہ
۳۰	۶	یحتاج
"	۲۱	الاآخرۃ
"	۲۳	کہ
۳۲	۱۴	انھون
"	۱۸	زمین
۳۶	۲۵	لاترہنا
۳۷	۶	پہرکیا
۴۱	۷	بطیب
۴۲	۹	متوکل
۴۳	۴	ہوگی ہے
۴۴	۸	زمن
"	۱۹	گنہگار
۴۵	۲۳	عصی
۴۸	۱	وز
"	۶	بادلو
۴۹	۲۵	توتو
۵۰	۶	فعیر
۵۴	۹	جانتے
"	۱۲	یحب
"	۲۱	قلیل

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۷	۷	غزوہ ۲	غزوہ ۲
〃	۲	بنلتی	بتلیتی
۵۸	۲۵	احبالی	احبابی
۶۰	۱۳	ظلما	طلما
۶۲	۱۱	سنہ ۵۵	سنہ ۱۵۵
〃	۲۲	تخانطہم	تخالطہم
۶۴	۱	اقترص	اقترض
۶۵	۹	استفادہ	استفادہ
۶۹	۶	دکہنا	دکہا
〃	۱۵	ہوگئے	ہوگئے ہے
〃	۱۶	پنی	اپنی
۷۳	۲	۱۹۱	۹۱
۸۱	۲	اوہم	ادہم
〃	〃	قروین	قزوین
〃	۱۶	رجہما	رحمہا
۸۴	۲۲	تنبیر	تدبیر
〃	۲۳	انبتھوا	انتبھوا
۸۸	۱	لحوا	الحوا
۸۹	۱۳	افسوس سے	افسوس ہے
۹۰	۱۷	سفت	مُقت
۹۳	۱۸	تُستُر	تُشتَر
۹۴	۱۲	اعذیار	اغنیار
〃	۱۴	عناد	عناو
۹۴	۲۳	لنصر	نفر
۹۸	۲۵	ب	ہے
۹۹	۱۱	ین	بن
۱۰۳	۱۳	دسمن	دشمن
۱۰۶	۲۰	مزابل	مزائل کی
〃	۲۳	فرالے	فرماتے
۱۰۸	۵	بعمری	بسری
۱۰۹	۱۸	االدت	ارادت
۱۱۱	۱۱	دنیار	دنیاست
۱۱۸	۱۳	محبتک	محبتک
〃	۱۴	جنبیبک	جنبیک
۱۲۱	۵	لاحظا	لاحظا
۱۲۲	〃	کہتے	کہتے تھے
۱۲۳	۱۹	نول	وزل
۱۲۴	۱۵	کچھ	۔
۱۲۵	۲	من	بین
〃	۸	ہوسئے	ہوسے
〃	۱۰	حزاز	خزانہ
۱۲۶	۱۷	بخلاف	خلاف
۱۲۷	۱۲	اہن	اہل
۱۳۰	۷	فخلف	مخلف
〃	۲۵	سنہ ۳۲۸	سنہ ۳۴۸
۱۳۳	۱	مجانیت	مجانبت

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۳۳	۲	تحلیل	تہلیل	۱۵۱	۱۳	الاشیاح	الاشباح
″	۳	صفات	معرفت صفات	″	۲۱	ہی	سی
۱۳۴	۱۵	الشیاء	الاشیاء	″	۲۳	آمر	امرا
۱۳۷	۵	یاری	باری	۱۵۲	۲۲	سقیین	[illegible]
۱۳۹	۷	الارج	لاحرج	۱۵۳	۲	وحدانیت	وحدانیت الٰہی
۱۴۰	۶	یکاد	تکاد	۱۵۷	۸	عصافر	عصافیر
″	۱۰	باسمر	یاسمر	۱۵۸	۴	جا	یا
۱۴۲	۱	لاتک	لالک	″	۱۹	سلے	سنے
″	۲۳	قسطنطنیہ	قسطنطینیہ	۱۵۹	۹	ہوناہے	ہوتاہے
۱۴۳	۳	وباں	وہاں	۱۶۲	۱۲	یار	بار
″	۴	منبنج	منبج	۱۶۴	۱۹	لقاء	لیقاو
″	۲۰	واسطے	اولیٰ	۱۶۵	۸	نقق	نقل
۱۴۴	۳	ماکاہیتہ	ماہیتہ	″	۲۵	مناج	منہاج
۱۴۶	۵	ولسان	اورلسان	۱۶۶	۵	مہارت	طہارت
″	۱۱	نقصاکن	نقصانا	″	۱۱	گرزان	گزران
″	۲۲	اصسب	اصعب	۱۶۷	۲	شیخرخت	شیخت
″	۲۵	لا	ولا	۱۶۸	۱	متاہل	مناہل
″	″	سصیح	مطیع	″	″	الھنانۃ	النہاتہ
۱۴۷	۲۲	لغیر	لغیرنا	″	۱۷	بطریق	طریق
۱۴۸	۱۷	بتادے	بتادے	۱۶۹	۴	تخریج	تخریج
۱۴۹	۲۵	علبات	غلبات	۱۷۱	″	سبیلا	۲
۱۵۰	۱۵	کرامت	کرامات	۱۷۳	۸	مدونہ	مدوّنہ
۱۵۱	۱۰	نہایت	ہمایت	۱۷۵	۷	دیا	لکھ دیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۷۷	۱۱	اذکراو	اذکروا
〃	۱۴	ادہام	اوہام و
۱۷۸	۲۵	اللہ ھو	ھو
۱۷۹	۲	بجا	سچا
〃	۲۴	الشفاء	الشفعاء
۱۸۰	۵	امام احمد	امام احمد رح
۱۸۱	۲	والنفس	النفس
۱۸۳	۸	خلقہ	حلقہ
۱۸۴	۲۴	لئبن	لئین
۱۸۵	۶	فاستغن	فاستعن
〃	۷	منہم	منہم واجتلبہم
۱۸۷	۴	یتخیر	یتخیرون
۱۸۸	۷	کما	کما
۱۸۹	۱۶	علم جسکو	جسکو علم
۱۹۰	〃	یہی ہے	یہی ہے
۱۹۳	۳	جہر افضل	جہر لا افضل
〃	۱۳	وہی	وھی
〃	۱۳	علیۃ	صلتیہ
۱۹۷	۲	اشہدو	اشہدوا
〃	۴	مذکور	ذکور
〃	۲۵	روسنی	روشنی
۱۹۹	۶	علو	علد
〃	۶	نزننۃ	نزنتۃ
۲۰۰	۱۹	لسباطی	بساطی
〃	۲۰	یقتل ی	یقتدی
۲۰۳	۱۰	تشاخ	تشاج
۲۰۵	۲۳	افند	افتد
۲۰۶	۴	اذھب	واذھب
۲۰۷	〃	حنا	وحنا
〃	۷	وسیاط	[illegible]
۲۰۹	۱۷	ھذا لا	[illegible]
۲۱۰	۱۵	ستیفی	[illegible]
〃	۱۸	سرسی	سرسی
۲۱۱	۲۰	فما	مما
۲۱۲	۸	الخلق	الحق
۲۱۳	۱۲	ترحص	ترخص
۲۱۴	۱	خدمت	خدمت کی
〃	〃	اشتعال	اشتغال
〃	۱۴	منفصلات	معضلات
〃	۲۲	بنقیبی	بتقیبی
۲۱۵	۱۴	السنۃ	للسنۃ
〃	۱۵	شیخ محمد	شیخ محمدؒ
۲۱۸	۱	تنطقی	تنطفی
۲۱۹	۳	یہ مرکب	وہ مرکب
〃	۱۳	قرقاسی	قرقاشی
۲۲۰	۲	اجر	احمر

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۲۰	۵	پچکے	چپکے
۲۲۱	۲	نقیہ	نقیہ
〃	۳	اھل	اھلا
〃	۱۴	نواحی	نواحی
۲۲۲	۲۰	ستغمر	ستعمر
	[illegible]	سیاست	سیاحت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	سلمین
	[illegible]		یا کلب
۲۲۵	۵	[illegible]	توبہ
〃	۴	گزرگیا	گزرکیا
〃	۲۵	یالملا	باکملا
۲۲۶	۱۳	فردخت	روخت
۲۲۷	۱۱	ضرب	حزاب
۲۲۸	۱۴	حویشی	حریشی
〃	۱۹	نہ معلوم	معلوم نہ
〃	۲۳	عبادت تقشف ستی	عبادت و تقشف سے
۲۲۹	۹	ملتہہ	باتہہ
〃	۱۴	اغلب	اغلف
〃	۲۵	زنقاوی	زنقادی
〃	〃	بجاریہ	بخاریہ
۲۳۱	〃	کرسنے	کرتے
۲۳۲	۱۵	پڑھتے	پڑھا کرتے
〃	۲۱	استغاثہ	استفادہ
۲۳۳	۱۵	بڈہے	بڈھی
۲۳۴	۹	وآخرت	اور آخرت
〃	۲۴	بشرا	بشرا
۲۳۵	۱۸	الی	×
۲۳۸	۳	ھاجہا	ھلمنا
〃	۱۹	حیثیث	حیثیت
〃	〃	〃	〃
۲۳۹	۴	اساس سے	اساس تھے
۲۴۰	۹	کمال	یہی کمال
〃	۱۹	انفنا	الفنا
۲۴۲	۱۲	جاجب	حاجب
۲۴۵	۴	بہتے	بہتے
〃	۲۵	در میکدہ	بر در میکدہ
۲۴۶	۱۷	الالسنہ	للسنۃ
〃	۲۰	زائع	زائغ
۲۴۷	۱۵	مرذری	مروزی
۲۴۸	۱۶	مرذری	مروزی
۲۴۹	۲	بیت	بیتا
〃	۲۴	قرذینی	قزوینی
۲۵۰	۱۳	یتلقف	یتلقف
〃	۱۵	لم	لہ

تمت بالخیر